سبحان اللہ
خواتین کے لئے
تربیتی بیانات
ساؤتھ افریقہ میں نیکیوں کے موسم بہار
رمضان المبارک میں خواتین سے کئے گئے خصوصی
بیانات کا حسین گلدستہ
پیر طریقت رہبر شریعت مفکر اسلام
حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ
دار المطالعہ
بالمقابل جامع مسجد اللہ والی
حاصل پور شہر ضلع بہاولپور
پاکستان TEL. 0696-42059
DAR-UL-MUTALIAH

خواتین کے لئے

تربیتی بیانات

ساؤتھ افریقہ میں نیکیوں کے موسم بہار
رمضان المبارک میں خواتین سے کئے گئے خصوصی
بیانات کا حسین گلدستہ

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت مفکرِ اسلام

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

دار المطالعہ

بالمقابل جامع مسجد اللہ والی
حاصل پور شہر ضلع بہاولپور
پاکستان TEL. 0696-42059

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ اللہ اللہ

نام کتاب ——— خواتین کیلئے تربیتی بیانات

مؤلف ——— حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

اہتمام ——— محمد عابد شریف

ناشر ——— دار المطالعہ

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر اردو بازار لاہور Ph:7224228

عظیم اینڈ سنز لاہور ☆ ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور

بیت الکتب سرائیکی چوک بہاول پور ☆ مکتبہ سید احمد شہید لاہور

اقبال نعمانی بک سنٹر سابقہ طاہر نیوز پیپر اینڈ بک سنٹر صدر کراچی

مکتبہ الفقیر 223 سنت پورہ فیصل آباد

کتابستان شاہی بازار بہاول پور

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

زیر نظر کتاب نیکیوں کے موسم بہار رمضان المبارک کی مبارک فضاؤں میں ساؤتھ افریقہ کے تبلیغی سفر میں دنیائے اسلام کے روحانی پیشوا مفکر اسلام حضرت مولانا حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم کے بیانات کا مجموعہ ہے۔

ہمارے حضرت اقدس دامت برکاتہم کے دل میں ہر وقت یہی کڑھن رہتی ہے۔ کہ ہماری آج کی عورت اپنے اسلاف کے کردار اور طرز زندگی سے خوب آشنا ہو۔ حدیث شریف میں ہے ''دنیا پورے طور پر سرمایہ زندگی ہے اور دنیا کا سب سے اچھا سرمایہ نیک عورت ہے۔ (مسلم' نسائی)

الحمدللہ یہ کتاب ایسا حسین گلدستہ ہے جس میں ''خواتین کی کامیاب زندگی کے راز' خواتین کی مثالی زندگی کی مکمل راہنمائی' تعلیم و تربیت' شوہر کو دین دار بنانا' نیک بیوی کی صفات' گھریلو جھگڑوں سے نجات کیلئے چند ضروری مشورے' ترغیب و ترہیب کیلئے' جنت کے نظارے' اور جہنم کے دہکتے ہوئے انگارے' دنیا کے گھر کو جنت نما بنانے کیلئے آسان نسخے موجود ہیں۔ ایک اہم پہلو بچے کی تربیت میں ماں کا کردار بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ حضرت جی دامت برکاتہم کا یہ امت پر احسان ہے کہ آپ نے سوز جگر سے ان گنت کتب کے مطالعہ اور عملی تجربات کے بعد ہمیں ایسے مواد سے نوازا جو ہماری زندگیوں کو خوبصورت بنانے کیلئے بیش بہا تحفہ ہے۔ ادارہ کی یہ کاوش حضرت اقدس دامت برکاتہم' حضرت مولانا سید عبدالوہاب شاہ صاحب مدظلہٗ استاذ مکرم مولانا محمد عبداللہ صاحب کی دعاؤں اور عزیزم محمد عابد سلمہٗ کی محنت کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ ناشرین و معاونین کو اخلاص کی دولت سے نوازیں۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین ﷺ

دعاؤں کا طالب

محمد زاہد راشدی

شعبہ تحقیق و تصنیف دار المطالعہ حاصل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمات فقیر

از حضرت مولانا سید عبدالوہاب شاہ بخاری نقشبندی مدظلہٗ
خلیفہ مجاز حضرت مولانا پیر حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

دنیا میں مختلف چیزیں پائی جاتی ہیں۔ کسی چیز کو دیکھا جانا خوبی شمار کی جاتی ہے اور کسی چیز کو نہ دیکھا جانا خوبی شمار کی جاتی ہے۔ عورت کی خوبی یہ ہے کہ محرم کے علاوہ کسی نے نہ دیکھا ہو۔ دنیا کا دستور ہے کہ جو چیز قیمتی ہو اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور اس کو چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس طرح عورت کے بارے میں کرنا چاہئے۔ ایجادات وخرافات اور اخبارات ورسائل کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے جو عورت کو مقام دیا ہے اس کو مسخ کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے۔ اس لئے ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو ہماری ماؤں بہنوں کے لئے راہ نما ثابت ہو کیونکہ ''دارالمطالعہ'' بوڑھوں' نوجوانوں' بچوں اور عورتوں سب کے دینی دنیوی فائدے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس لئے صنف نازک کے لئے یہ کتاب شائع کی جا رہی ہے تا کہ وہ فائدہ اٹھاسکیں۔ اس سلسلہ میں ہمارے حضرت اقدس مدظلہٗ کی کتاب کا اس لئے انتخاب کیا گیا ہے کہ اس میں عورت کا مقام اس کی ذمہ داری اس کی شفقت اور اس کے اجر وثواب کو اس انداز سے پیش کیا گیا ہے کہ عورت کے اندر اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کا شوق اتنا پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی سعادت' ذمہ داری کو اچھے طریقے سے پورا کرنے میں سمجھتی ہے۔ بندہ کے پیر و مرشد حضرت ذوالفقار احمد دامت برکاتہم حضرت غلام حبیبؒ کے تربیت یافتہ ہیں جو واقعی مرشد عالم تھے۔ مجھے تو

ایسے معلوم ہوتا ہے کہ میرے حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ نے محبوب عالم کے مرتبہ پر فائز کر دیا ہے آپ کا اکثر وقت بیرون ممالک میں دعوت الی اللہ میں گزرتا ہے۔ میرے حضرت اقدس جس موضوع پر تقریر کریں بس! حق ادا کر دیتے ہیں۔ اکثر گھر کے مسائل عورت کی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں' اگر عورت اسلامی تربیت کے زیور سے آراستہ ہو تو مسائل پیدا نہیں ہوتے۔ جس عورت نے بھی یہ کتاب پڑھ لی تو ہمیں یقین ہے انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ اگر عورت پڑھی ہوئی نہ ہو تو اس کو پڑھ کر سنایا جائے۔ (جزاکم اللہ)

ہم اللہ رب العزت سے امید کرتے ہیں کہ اس کتاب کو ہمارے لئے بخشش ونجات اور اجر وثواب اور اپنی رضا کا سبب بنائے اور ہم ڈرتے ہیں کہیں یہ عمل شہرت و فخر کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی کا سبب نہ بن جائے کیونکہ

لازم ہے انسان کو رہے دور ریا سے
یہ چیز جدا کرتی ہے بندے کو خدا سے

فقط والسلام

سید عبدالوھاب شاہ
مہتمم دارالعلوم تعلیم وتربیت ہائی سکول روڈ حاصل پور شہر
ضلع بہاول پور (پاکستان)
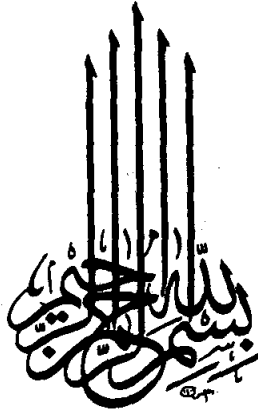
ماں کی محبت و شفقت

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا

حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماں کی محبت و شفقت

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعدفاعوذ بالله من الشيطن الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. نبى عبادى انى انا الغفورالرحيم وانّ عذابى هو العذاب العظيم (سورۃ الحجر) وقال الله تعالىٰ فى مقام اخر ان رحمتى وسعت كل شئى (سورۃ الاعراف) وقال الله تعالىٰ فى مقام اخر ان رحمة الله قريب من المحسنين (سورۃ الاعراف) وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال الله تعالىٰ كنت كنزا مخفيا واحببت ان اعرف وخلقت الخلق سبحن ربك رب العزت عما يصفون. وسلم على المرسلين. والحمد لله رب العالمين. اللهم صل على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد وبارک وسلم.

محبت کی کارفرمائی

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ کنت کنزا مخفیا میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا۔ واحببت ان اعرف میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں۔ وخلقت الخلق پس میں نے مخلوق کو پیدا کر دیا۔ مخلوق کے پیدا ہونے کا بنیادی سبب یہ رہا کہ اللہ رب العزت کو یہ بات پسند آئی کہ لوگ میری معرفت حاصل کریں۔ میری عظمتوں سے واقف ہوں۔ چونکہ مخلوق کی تخلیق کا سبب محبت بنی اس لئے ہمارے مشائخ محبت کو تعین اول کہتے ہیں۔

محبت کی تقسیم

یہ محبت اللہ رب العزت نے اپنی ساری مخلوق میں تقسیم فرمائی۔ ہر مخلوق نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس میں سے حصہ پایا۔ یہ محبت ذی روح چیزوں کو بھی ملی اور جو غیر ذی روح ہیں ان کو بھی ملی۔ پوری دنیا میں محبت کا راج ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوہا مقناطیس کی طرف بے اختیار کھنچتا ہے۔ یہ چیزوں میں محبت کی دلیل ہے۔ جو بھی چیز اوپر سے پھینکیے وہ زمین پر گرتی ہے۔ یہ جمادات میں محبت کی دلیل ہے۔ پرندوں نے حصہ پایا۔ جانوروں نے حصہ پایا' انسانوں نے حصہ پایا' مل جل کر رہنا تھا۔ اگر دلوں میں کوئی تعلق ہی نہ ہوتا لوگ ایک دوسرے سے اجنبی ہوتے ایک کی تکلیف کا دوسرا احساس ہی نہ کرتا' کوئی کسی کے ساتھ ہمدردی نہ کرتا تو یہ زندگی انسان کیلئے گزارنی مشکل ہو جاتی۔

اولاد کی محبت والدین سے

اس محبت کے نمونے آپ کو گھر گھر میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ہر بیٹی کو باپ سے محبت ہوتی ہے۔ باپ بیمار ہے' بیٹی ساری رات پاس کرسی پر بیٹھی جاگ رہی ہے' کہ میرے ابو اگر آنکھ کھولیں گے تو میں انہیں دوائی پیش کروں گی۔ کھانے کو کچھ مانگیں گے تو میں کھانا حاضر کروں گی۔ وہ اپنے آپ کو اپنے والد کی باندی خادمہ سمجھتی ہے۔ اور اس رات بھر کی تکلیف اٹھانے کو وہ اپنا فرض منصبی سمجھتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو اس کے دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ میں بیمار ہو جاتی' اللہ تعالیٰ میرے والد کو شفا عطا کر دیتے۔ یہ اس محبت کی وجہ سے ہے جو اللہ نے بیٹی کے دل میں باپ کے متعلق ڈال دی۔

والدین کی محبت اولاد سے

والد کی محبت جس طرح بیٹی کے دل میں اسی طرح بیٹی کی محبت اللہ تعالیٰ نے والد کے دل میں ڈالی۔ اس کا منظر آپ اس وقت دیکھا کریں جب کسی جوان بچی کو گھر سے رخصت کیا جارہا ہوتا ہے۔ اس کا باپ اپنی کمائی کا بیشتر حصہ اس کے جہیز پہ خرچ کر دیتا ہے۔ اور جب یہ رخصت ہو رہی ہوتی ہے۔ تو باپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔ دیکھنے سے تو اس کا بوجھ کم ہو رہا ہے' اس کے سر سے ایک فریضہ ادا ہو رہا ہے۔ لیکن وہ سمجھتا ہے یہ میرے جگر کا گوشہ ہے۔ میں نے اتنی محبتوں سے اسے پالا۔ معلوم نہیں آگے اس کی زندگی کیسی ہوگی؟ ہم نے بیٹی اور باپ کو ایسے لپٹ کر روتے دیکھا کہ شاید لوگ کسی کی موت پہ بھی اتنا نہ روتے ہوں۔ تو جدائی کے وقت باپ اور بیٹی کا رونا اس محبت کی ایک دلیل ہے۔

بھائی اور بہن کی محبت

بھائی اور بہن کے دل میں اللہ رب العزت نے محبت ڈالی پردیس میں بہن ہے۔ اپنے بچوں کے ساتھ خاوند کے ساتھ خوشیوں بھری زندگی گزار رہی ہے۔ جب اس کو فون پر اطلاع ملے گی بھائی بیمار ہو ہسپٹلا ئز ہے (ہسپتال میں داخل ہے)۔ اسے چین نہیں آئے گا اسے کھانا اچھا نہیں لگے گا۔ نفلیں پڑھ کر دعائیں مانگے گی۔ راتوں کو جاگ جاگ کر دعائیں مانگے گی۔ خیر کی خبر سننے کیلئے ہر وقت اس کے کان منتظر ہو نگے۔ ایسی محبت ہوتی ہے بہن کے دل میں کہ وہ اپنے بچوں کو بھی بھائی کی بات سمجھاتی ہے تو اس کو چندہ ماموں کہتی ہے۔ اس کی نظر میں بھائی جیسا بھی ہے مگر چاند سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔ یہ محبتیں اس زندگی کے گزارنے کیلئے بنیادی ضرورت تھیں۔

میاں بیوی کی محبت

میاں بیوی کی محبت کی کئی مثالیں آپ کے سامنے ہیں۔ تکلیف ایک کو ہوتی

ہے محسوس دوسرا کر رہا ہوتا ہے۔بس نہیں چلتا کہ کس طرح دوسرے کو ایسی دوا دی جائے کہ وہ صحت مند ہو جائے۔خاوند سمجھتا ہے کہ بیوی کا غم میرا غم ہے۔اور بیوی کی خوشی میری خوشی ہے۔بیوی کو دیکھا کہ خاوند کے کاروبار پر کوئی برا وقت آ جائے تو اپنے گھر میں شہزادی کی طرح یہ پلی تھی۔مگر خاوند کے گھر میں غربت کو برداشت کرے گی۔دوسرے پوچھیں بھی سہی تو کیسی ہے۔تو اپنے بھائی اور باپ کو بھی بتانا پسند نہیں کرے گی۔سمجھے گی کہ یہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے۔جب خاوند مجھ سے محبت کرتا ہے۔تو اب میرے لئے ہر تکلیف کو برداشت کرنا آسان ہے۔

اولاد اور والدین کی محبت

اسی طرح اولاد اور والدین کے درمیان محبت ہوتی ہے۔ ہر باپ کو اپنی اولاد کے اوپر شفقت حاصل ہے۔وہ اولاد کی حفاظت کرتا ہے۔گھر میں بچے اگر بھوکے ہوں تو وہ پسینہ بہاتا ہے۔راتوں کو جاگ جاگ کر پہرہ دیتا ہے۔ایک وقت میں دو دو جگہ نوکریاں کرتا ہے۔حالانکہ وہ اتنا کما چکا کہ وہ اچھی روٹی کھا سکتا ہے۔لیکن اس کے سامنے تو بچوں کی ضروریات ہوتی ہیں۔باپ اپنے منہ میں کچھ نہیں ڈالے گا۔اپنے بچے کے منہ میں ضرور ڈالے گا۔یہ محبت ہے جو اللہ رب العزت نے اولاد کے حق میں باپ کے دل میں رکھ دی۔

ماں کی محبت

رہ گئی بات ماں کی محبت تو ماں کی مامتا تو ضرب المثل ہے۔ماں کی محبت وہ گہرا سمندر ہے۔کہ جس کی گہرائیوں کو آج تک کوئی نہیں ناپ سکا۔ماں کی محبت وہ ہمالیہ پہاڑ ہے کہ جس کی بلندیوں کو آج تک کوئی نہیں چھو سکا۔ماں کی محبت وہ سدا بہار پھول ہے جس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ماں تو اولاد پہ قربان ہوئی جاتی ہے۔اور یہ صرف انسانوں میں نہیں بلکہ پرندوں میں دیکھ لیجئے' چڑیا ایک ننھی سی جان ہے۔گرمی

کے موسم میں اڑ کر جاتی ہے اور پسینہ پسینہ ہوتی ہے مگر چونچ میں پانی لا کر اپنے بچوں کو پلاتی ہے۔اس کی اپنی چونچ میں پانی تھا۔ پیاس لگی ہوئی تھی۔ یہ خود پی سکتی تھی، مگر پیتی نہیں کہ اس کے بچے پیاسے ہیں۔ چھوٹی سی جان میں دیکھو اپنے بچوں سے محبت کیسی ہے؟۔

چڑیا کی فریاد

ایک صحابیؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے۔ایک درخت پر انہوں نے ایک گھونسلا دیکھا جس میں چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ چڑیا کہیں گئی ہوئی تھی۔ان کو وہ پیارے لگے، اچھے لگے ان کو انہوں نے اٹھالیا۔ ذرا دیر میں چڑیا آ گئی اس نے ان کے سر پر چہچہانا شروع کر دیا۔ وہ ان کے سر پر اڑتی رہی چہچہاتی رہی۔ وہ صحابیؓ سمجھ نہ پائے بالآخر تھک کر چڑیا ان کے کندھے پر بیٹھ گئی۔ انہوں نے اس کو بھی پکڑ لیا۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں آ کر پیش کیا۔اے اللہ کے نبی ﷺ یہ بچے کتنے پیارے خوبصورت ہیں۔اور واقعہ بھی سارا سنایا۔ نبی ﷺ نے بات سمجھائی کہ ماں کے دل میں بچوں کی اتنی محبت تھی کہ پہلے تو یہ تمہارے سر پر اڑتی رہی۔ فریاد کرتی رہی میرے بچوں کو آزاد کر دو۔ میں ماں ہوں۔ مجھے بچوں سے جدا نہ کرو۔ مگر آپ سمجھ نہ سکے۔ تو اس ننھی سی جان نے یہ فیصلہ کیا کہ میں بچوں کے بغیر تو رہ نہیں سکتی۔ میں اس آزادی کا کیا کروں گی، میں بچوں سے جدا ہوں۔اس لئے تمہارے کندھے پر آ کر بیٹھ گئی۔ اگر چہ میں قید ہو جاؤں گی مگر بچوں کے تو ساتھ رہوں گی۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو واپس اپنی جگہ چھوڑ آؤ۔

مرغی کی ممتا

آپ نے مرغی کو دیکھا ہوگا۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہوتے ہیں۔ اگر کبھی بلی قریب آنے لگے۔ تو یہ مرغی ان بچوں کو اپنے پیچھے کر لیتی ہے۔اور بلی کے سامنے

ڈٹ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ مرغی کو پتہ ہے میں بلی کا مقابلہ نہیں کر سکتی مگر اس کو یہ بھی پتہ ہے کہ میں اپنی آنکھوں کے سامنے بچوں کو بلی کا لقمہ بنتے نہیں دیکھ سکتی۔ اس کی محبت برداشت نہیں کرتی' اس کی ممتا برداشت نہیں کرتی۔ وہ سمجھتی ہے بلی پہلے میری جان لے گی۔ اور میرے بعد میرے بچوں کو ہاتھ لگائے گی۔ ماں کے دل کی محبت کا اندازہ لگائیے۔ انسان تو بالآخر انسان ہے۔ عقل دید اور دانش رکھنے والا ہے۔

نعمت عظمیٰ

ایک عورت کے دل میں بچے کی کتنی محبت ہوتی ہے۔ اس کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ جوان بچیاں اس بات کو نہیں سمجھ سکتی۔ جب تک وہ زندگی کے اس حصہ تک نہ پہنچیں جب خود ماں بنیں گیں تب محسوس ہوگا کہ ماں کی محبت کیا چیز ہے۔ یہ اللہ رب العزت نے ماں کے دل میں ودیعت کر دی۔ کیونکہ اس نے پرورش کرنی تھی۔ اس نے بچوں کو پالنا تھا۔ ماں کے دل میں ایسی محبت ہے کہ بچوں کو ہر معاملہ میں اپنے اوپر ترجیح دیتی ہے۔ اک بچی جس کی شادی کو چند سال ہو گئے۔ اولاد نہیں ہو رہی۔ اپنے گھر میں غمگین بیٹھی مصلے پہ رو رہی ہوگی' دعائیں مانگے گی۔ اے اللہ مجھے اولاد عطا فرمادے۔ اگر کوئی اس بچی سے پوچھے کہ تمہیں اللہ نے حسن و جمال عطا فرمایا ہے۔ اچھی تعلیم عطا کی' محبت کرنے والا خاوند عطا کیا' مال و دولت کے ڈھیر عطا کئے۔ دنیا کی عزتیں عطا کیں۔ ہر نعمت تمہارے پاس موجود ہے۔ کیوں پریشان ہو۔ وہ جواب دے گی کہ ایک نعمت ایسی ہے جو سب سے بڑی ہے۔ میں اللہ سے وہ مانگ رہی ہوں یہ حج پہ جائے گی تو طواف کعبہ کے بعد اولاد کی دعائیں کرے گی۔ مقام ابراہیم پہ سجدے کرے گی تو اولاد کی دعائیں کرے گی۔ غلاف کعبہ کو پکڑے گی تو اولاد کی دعائیں کرے گی۔ تہجد کی نماز پڑھے گی تو اولاد کی دعائیں کرے گی۔ کبھی لیلۃ القدر میں جاگنا نصیب ہوا تو اولاد کی دعائیں کرے گی۔ کسی نیک بزرگ کی محفل میں جانے

کا اتفاق ہوا اولاد کی دعائیں کرے گی۔ آخر یہ کیسی نعمت ہے۔ جس کی وجہ سے مغموم ہے۔ پریشان ہے۔ حالانکہ بچی جانتی ہے۔ کہ جب میں ماں بننے لگوں گی۔ تو نو مہینے کا عرصہ میری بیماری میں گزرے گا۔ نہ میرا دل کچھ کھانے کو چاہے گا۔ جو کھاؤں گی کئی مرتبہ وہ بھی باہر نکل آئے گا۔ مجھے بھوک برداشت کرنی پڑے گی۔ بیماروں جیسی زندگی گزارنی پڑے گی۔ مگر اس کے دل میں ایسی محبت ہوتی ہے کہ اس سب کو برداشت کرنے کیلئے تیار ہوتی ہے۔ اس کو یہ بھی پتہ ہے کہ جب وضع حمل کا وقت آتا ہے۔ تو عورت کو اس قدر تکالیف ہوتی ہیں کہ اس کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہوتا ہے۔ بچہ سیزیرین بھی ہوسکتا ہے۔ والدہ کی ڈتھ Death (موت) بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن اس سب کے باوجود وہ اس مشقت کو اٹھانے کیلئے تیار ہے۔ اسے یہ بھی پتہ ہے کہ جب بچہ ہوجائے گا۔ تو دو سال کیلئے مجھے راتوں کو سونے کا موقع نہیں ملے گا۔ میں سارا دن بچے کے کام کروں گی' اور رات کو بھی بچے کی خاطر جاگوں گی۔ اس کو اپنی سلیپ لیس نائٹ (Sleep Less Night) کا پتہ ہوتا ہے۔ اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ مجھے بچے کی خدمت چند گھنٹے نہیں بلکہ چوبیس گھنٹے کرنی پڑے گی۔ مگر اس کی وہ خادمہ بننے کیلئے تیار ہے۔ آخر کیوں اللہ رب العزت نے اس کے دل میں اولاد کی محبت ڈال دی۔ ڈاکٹروں کو چیک اپ کروائے گی۔ کسی سے پڑھنے کا عمل لے گی۔ رات کی تنہائیوں میں قرآن پڑھ پڑھ کر اللہ سے مانگے گی۔ آخر یہ کیا ہے؟ یہ اولاد کی محبت ہے۔

ولادت کے بعد ماں کی توجہ کا مرکز

جب بچے کی ولادت ہوتی ہے۔ تو ماں کی زندگی میں تبدیلی آجاتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو بیچاری بھول جاتی ہے۔ ہر وقت بچے کی فکر لگی ہے۔ کبھی اسے پلا رہی ہے' کبھی سلا رہی ہے' کبھی پہنا رہی ہے' کبھی بہلا رہی ہے' ہر وقت اس کی سوچیں بچے کے بارے میں' ہر وقت اس کی فکر بچے کے بارے میں' بچے کو خوش دیکھ کہ یہ خوش

ہوجاتی ہے۔اور بچے کو دکھی دیکھ کر یہ غم زدہ ہوجاتی ہے۔بچے کی پیدائش کے بعد محبتوں کے پیمانے بدل گئے۔اس کا کوئی قریبی رشتہ دار بچے کو پیار نہ کرے تو یہ اسے اپنا نہیں غیر سمجھے گی۔اور اگر کوئی غیر عورت اس بچے سے محبت کا اظہار کرے گی تو یہ اسے اپنا سمجھے گی۔بچے کی جدائی اس سے برداشت ہو نہیں سکتی۔کبھی اپنی بہن کے گھر اپنے بچے کو بھیج دیا تو تھوڑی دیر کے بعد فون کرتی ہے کہ جلدی پہنچادیں۔اور جب بچہ اس کی گود میں آتا ہے تو یہ سمجھتی ہے کہ ساری دنیا کی خوشیاں میری گود میں آ گئیں۔یہ کیا چیز ہے؟ بچے کی محبت ہے۔جو اللہ رب العزت نے ماں کے دل میں ڈال دی۔یہ پہلے بچے کو کھلاتی ہے پھر خود کھاتی ہے۔پہلے بچے کو پلاتی ہے پھر خود پیتی ہے۔پہلے بچے کو سلاتی ہے بعد میں خود سوتی ہے۔سارا دن اس نے کام کیا' تھکی ہوئی تھی آنکھیں نیند سے بھری ہوئیں تھیں۔جیسے ہی لیٹی بچے نے رونا شروع کر دیا۔یہ بچے کو اٹھا کے بیٹھ جائے گی۔اپنے آرام کو قربان کر دے گی۔اگر بچے کو اس کی گود میں نیند آ گئی تو وہیں بیٹھی رہے گی۔حرکت بھی نہیں کرے گی۔دل میں یہ آئے گا میری حرکت سے بچہ جاگ۔نہ جائے۔یہ خود بھی تھکی ہوئی تھی۔جاگ رہی ہے' لیکن بچے کا جاگنا اس کو گوارا نہیں۔یہ اللہ رب العزت نے اولاد کی محبت ماں کے دل میں ڈال دی۔

آخر یہ کیا ہے؟

چنانچہ ہم نے دیکھا بچہ جوان ہو گیا۔کام کرنے باہر نکلا' رات کو آنے میں دیر ہو گئی۔گھر کے سب لوگ اپنے وقت پہ کھانا کھالیں گے۔اک ماں ہوگی جو انتظار میں رہے گی۔بیٹی بھی کہتی ہے امی کھانا کھالو' میاں بھی کہتا ہے کہ کھانا کھالو۔یہ کہے گی نہیں میں بعد میں کھاؤں گی۔اس کے دل میں یہ ہوتا ہے معلوم نہیں میرے بیٹے کو کھانا ملا ہوگا یا نہیں۔جب میں اسے دیکھوں گی پھر وہ بھی کھائے گا میں بھی کھاؤں گی۔سارے گھر کے لوگ سو جاتے ہیں۔یہ ماں بستر پہ کروٹیں بدل رہی ہوتی ہے ۔

کبھی دروازے کو دیکھتی ہے کبھی فون کی گھنٹی سننے لگتی ہے۔ میرے بچے کا کہیں سے پیغام آئے۔ دل گھبراتا ہے اٹھ کے مصلے پہ بیٹھ جاتی ہے۔ دوپٹہ آنسوؤں سے تر کر لیتی ہے۔ اللہ میرے بیٹے کی حفاظت کرنا' خیریت سے واپس آجائے۔ آخر یہ کیا ہے ؟ یہ ماں کے دل میں اولاد کی محبت ہے۔ بلکہ سچی بات تو یہ ہے' کہ دنیا کے سب لوگ نیکوں سے محبت کرتے ہیں لیکن ماں ایک ایسی ہستی ہے جو بد اولاد سے بھی محبت کرتی ہے۔ خاوند ناراض ہو رہا ہے' تمہارے پیار نے بچوں کو بگاڑ دیا۔ یہ کہے گی یہ تو مقدر تھا ان کا۔ میں کیا کروں آخر میرا تو بچہ ہے۔ باپ غصے میں کہہ جائے بچے کو کہ گھر سے چلے جاؤ۔ ماں کبھی اپنی زبان سے کہہ نہیں سکتی۔ یہ نیک اولاد سے بھی محبت کرتی ہے اور بری اولاد سے بھی محبت کرتی ہے۔ اللہ رب العزت نے اس کے دل کو ماں کی مامتا سے بھر دیا۔ یہ وہ نعمت ہے جو بازار سے نہیں مل سکتی۔ مامتا وہ نعمت ہے جس کی قیمت کوئی ادا نہیں کر سکتا۔ اور اس کو ماں کے سوا کوئی دوسرا سمجھ بھی نہیں سکتا۔

ماں کی دعا جنت کی ہوا

اللہ رب العزت نے شریعت میں ماں کا بہت مقام بنا دیا۔ کہتے ہیں کہ ماں کی دعا جنت کی ہوا ہوتی ہے۔ جو محبت کی نظر اپنی والدہ کے چہرہ پر ڈالتا ہے۔ اللہ رب العزت ایک حج یا عمرے کا ثواب عطا فرما دیتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا جو بار بار محبت و عقیدت سے دیکھے۔ فرمایا جتنی بار دیکھے گا اتنی بار حج یا عمرے کا ثواب پائے گا۔ اس لئے ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ ماں کے قدموں کو بوسہ دینا کعبے کی دہلیز کو بوسہ دینے کے مترادف ہے۔ اس لئے کہ ماں کے قدموں میں جنت ہوتی ہے۔ خوش نصیب ہے وہ انسان جس نے ماں کی دعائیں لے لیں۔ جس نے ماں کی خدمت کر لی۔ ماں کے دل کو راضی کر لیا۔

ایک ولی کی والدہ فوت ہو گئی۔ اللہ رب العزت نے الہام فرمایا۔ اے

میرے پیارے جس کی دعائیں تیری حفاظت کرتی تھیں۔اب وہ دنیا سے رخصت ہوگئی اب ذرسنبھل کے زندگی گزارنا۔ماں کی دعائیں اولاد کے گرد پہرا دیتی ہیں۔اولاد کو نہیں پتہ ہوتا' ماں کب کب کہاں کہاں بیٹھی دعائیں دے رہی ہوتی ہے۔ یہ بوڑھاپے کی وجہ سے ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے۔پھر بھی اولاد کے لئے رحمت شفقت کا سایہ ہوتی ہے۔ہمیشہ اولاد کا اچھا سوچتی ہے۔بلکہ اولاد کی طرف سے تکلیف بھی پہنچے تو جلدی معاف کر دیتی ہے۔دنیا میں ماں سے زیادہ جلد معاف کرنے والا کوئی نہیں۔اپنے بچے کی تکلیف دیکھ نہیں سکتی۔اس لئے ماں کا حق تین بار بتایا چوتھی بار باپ کا حق بھی بتایا۔اس لئے کہ ماں بچے کی پیدائش میں مشقت اٹھاتی ہے۔اور باپ کا حصہ شہوت کے ساتھ ہوتا ہے۔ماں کا نطفہ رحم کے زیادہ قریب ہوتا ہے کہ سینے سے آتا ہے۔باپ کا نطفہ پشت سے دور سے آتا ہے۔اس لئے ماں کے دل میں اولاد کی محبت اللہ نے زیادہ ڈالی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے کی دو عورتیں

حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں دو عورتیں تھیں چھوٹے ایک جیسے بچے اٹھائے ہوئے تھے۔جنگل میں سے جا رہی تھیں۔ایک بھیڑیا آیا' اور اس نے اس میں سے ایک عورت کے بچے کو چھین لیا اور بھاگ گیا۔تھوڑی دیر کے بعد اس عورت کے دل میں یہ خیال آیا' کہ یہ دوسری عورت کا بچہ میں لے لوں۔اس نے جھگڑنا شروع کر دیا۔معاملہ حضرت سلیمان علیہ السلام تک پہنچا۔دونوں اپنا حق جتلاتی ہیں۔وہ کہتی ہے اس کے بچے کو بھیڑیا لے گیا۔سلیمان السلام نے فرمایا چھری لاؤ۔میں اس بچے کے دو ٹکڑے کرتا ہوں۔اور دونوں میں آدھا آدھا تقسیم کر دیتا ہوں۔ان میں سے جب ایک نے فیصلہ سنا تو وہ کہنے لگی ٹھیک ہے۔لیکن جب دوسری نے سنا تو رونا شروع کر دیا۔کہنے لگی میرے بچے کے ٹکڑے نہ کرو۔اس دوسری عورت

کو دے دو یہی پالے گی۔ کم از کم میرا بچہ زندہ تو رہے گا۔ آپ سمجھ گئے کہ یہ بچہ اس عورت کا ہے۔ آپ نے اسے عطا فرما دیا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ماں کبھی بچے سے خود تو ناراض ہو جاتی ہے' لیکن دوسروں کو ناراض نہیں ہونے دیتی۔ اس لئے اگر باپ ڈانٹ ڈپٹ کرے تو ماں سے برداشت نہیں ہوتا۔ وہ کہتی ہے کہ کیوں اس کو اتنا ڈانٹتے ہیں۔ یہ اس مامتا کی وجہ سے ہے۔ خود جھڑکی دے لے گی مگر کسی کی جھڑکی برداشت نہیں ہوتی۔ یہ اصل میں محبت ہے۔ اور اس کی دلیل قرآن مجید سے ملتی ہے۔ جتنی ساری مخلوق کے اندر محبتیں ہیں انسانوں کو حیوانوں کو چرندوں کو' پرندوں کو' مچھلیوں کو' کیڑوں مکوڑوں کو' سب کی محبتوں کو جمع کیا جائے۔ تو یہ سب مل کر بھی اللہ رب العزت کی رحمت کے سترویں حصہ کا نعم البدل نہیں بن سکتیں۔

سنیئے اور دل کے کانوں سے سنیئے

اللہ رب العزت کو اپنی مخلوق سے اتنی محبت ہے۔ ان اللہ بالناس لرؤف الرحیم ○ اسی لئے قرآن مجید سے اس کی گواہی ملتی ہے۔ سنیے اور ذرا دل کے کانوں سے سنیے' قرآن عظیم الشان گواہی دے رہا ہے۔ غزوۂ احد میں صحابہؓ سے ایک بھول ہوئی۔ چند صحابہؓ کو نبی ﷺ نے پہاڑی پر کھڑا کیا تھا۔ جب فتح ہوئی کافر پسپا ہوئے وہ سمجھے ڈیوٹی مکمل ہو گئی۔ غلط فہمی کی بنا پر نیچے اتر آئے۔ خالد بن ولیدؓ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ انہوں نے موقع پا کر پیچھے سے حملہ کیا۔ مسلمان دونوں طرف کفار کے درمیان آ گئے۔ کئی صحابہؓ شہید ہوئے۔ نبی علیہ السلام کو بھی پتھر لگا دندان مبارک شہید ہوئے۔ آپ کے جسم سے خون نکل آیا۔ آپؐ اس بات پر بہت غمگین تھے۔ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہؓ شہید ہوئے تھے۔ اور بہت ساری اکثریت تو زخمی تھی۔ سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے تھے۔ جو نبی علیہ السلام کے غم گسار تھے۔ چنانچہ جب نبی ﷺ مدینہ میں آئے۔ تو آپؐ خاموش تھے۔ غمزدہ

تھے۔ صحابہؓ سے کلام نہیں کر رہے تھے۔ اب ذرا دیکھئے قرآن مجید کو اللہ رب العزت کو نبی ﷺ کی یہ ناراضگی پسند نہ آئی۔ کہ یہ اپنے صحابہؓ سے کیوں ناراض ہیں، جیسے ماں کو بچوں سے کسی کی ناراضگی پسند نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ نے سفارش فرمادی۔ فرمایا **فاعف عنھم واستغفرلھم** (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۵۹) اے میرے محبوب ﷺ انہیں معاف فرمادیجئے۔ ان کے لئے آپ استغفار کیجئے میں خدا بھی انہیں معاف کر دوں گا۔ **وشاورھم فی الامر** (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۵۹) اور انہیں مشورے میں شامل کر لیجئے تو دیکھو! اللہ رب العزت مومنین کی سفارش فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ برداشت نہ ہوا کہ میرے محبوب ﷺ صحابہؓ سے کیوں ناراض ہیں۔ ایک موقعے پر صدیق اکبرؓ اپنے ایک رشتے دار سے ناراض ہوئے۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بہتان کے بارے میں سچ سمجھ لیا تھا۔ غلط فہمی دل میں آ گئی تھی۔ صدیق اکبرؓ نے دل میں سوچا میں ہر مہینے ان کو کچھ پیسے دیتا ہوں امداد کے طور پر نہ میں وہ تعلق رکھو گا نہ میں امداد بھیجوں گا۔ رب کریم نے بہتان لگانے والے منافقین کو ڈانٹ پلائی جو صحابہؓ ان کی باتوں میں آ گئے تھے۔ ان کو بھی سرزنش فرمائی۔ خود ڈانٹ ڈپٹ کر لی۔ مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ناراض نہ ہونے دیا۔ فرمایا **ولیعفوا ولیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم** (سورۃ نور آیت نمبر ۲۲) ان کو چاہیئے کہ ان کو معاف کر دیں ان کے ساتھ محبت کا تعلق رکھیں۔ کیا یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دیں۔ صدیق اکبرؓ نے جب یہ آیات سنیں تو آپ نے دل سے بھی معاف کر دیا۔ اور آئندہ ان کو دوگنا ماہانہ دینے کا ارادہ فرمالیا۔ تو سوچنے کی بات ہے۔ کہ جس طرح ماں خود ڈانٹ ڈپٹ کر لیتی ہے۔ کسی کو اولاد کو ڈانٹنے کا موقع نہیں دیتی۔ یوں لگتا ہے کہ اللہ رب العزت کو بھی ایمان والوں کے ساتھ ایسی محبت ہے۔ خود ناراض ہولیا ڈانٹ لیا۔ لیکن اپنے محبوب ﷺ کی ناراضگی پسند نہ آئی۔ اس کو فرمادیا۔ کہ آپ ان کو معاف فرمادیجئے۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کی ناراضگی پسند نہ آئی۔ ان کو بھی سمجھا دیا کہ معاف کر دو

کیاتم نہیں چاہتے کہ تمہیں اللہ معاف کردے۔

قابل غور نقطہ

تو یہاں نقطہ سمجھنے کا یہ ہے کہ جو پرودگار دوسروں کی ناراضگی کو برداشت نہیں کرتا وہ اگر خود کسی بات پر ناراض ہو تو اس کو کیسے برداشت کرے گا' کہ وہ ناراض رہے۔اس لئے اللہ رب العزت کی یہ چاہت ہے میرے بندے گناہوں سے سچی توبہ کریں۔میرے در پر آکر معافی مانگ لیں اور میں ان کو معاف کردوں۔بچہ اپنی ماں سے جب بھی معافی مانگتا ہے ماں جلدی معاف کر دیتی ہے۔اللہ رب العزت تو اس سے بھی زیادہ مومنین پر مہربان ہیں۔اس لئے اللہ رب العزت سے معافی مانگنا بہت آسان ہے۔اور بالخصوص رمضان المبارک کے مہینے میں جو رحمتوں کا مہینہ ہے۔پروردگار کی رحمتوں اور مغفرتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں تو اب تو مغفرت حاصل کرنے کیلئے بہانے کی ضرورت ہے۔یہ ہماری خوش نصیبی ہے ہم رمضان المبارک کے آخری عشرے میں زندہ ہیں۔اللہ نے ہمیں سنہری موقع دے دیا۔اپنے گزرے ہوئے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہوجایئے۔معافی مانگ لیجئے۔پروردگار عالم معاف فرمادیں گے۔ہمارے سر سے گناہوں کا بوجھ ہٹ جائے گا۔ماں جتنی بھی ناراض ہو بچے کی تکلیف نہیں دیکھ سکتی معاف کر دیتی ہے۔

رحمت الٰہی کی وسعت

چنانچہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ایک قافلے کو دیکھا ایک ماں پریشان تھی اس کو اپنے سر پر دوپٹے کا ہوش بھی نہیں تھا اس کا بیٹا گم ہوگیا تھا وہ بھاگی پھر رہی تھی لوگوں سے پوچھتی تھی۔کسی نے میرے بیٹے کو دیکھا ہو مجھے بتا دے۔یہ منظر بھی عجیب ہوتا ہے کہ ماں کا جگر گوشہ اس سے جدا ہو اس پر کیا گزرتی ہے۔اس کا دل مچھلی کی طرح تڑپ رہا ہوتا ہے۔الفاظ میں بیان نہیں کرسکتی کہ اس پر کیا مصیبت گزرتی ہے۔اس کی

آنکھیں تلاش کر رہی ہوتی ہیں۔میرا بیٹا مجھے نظر آجائے نبی ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا۔یہ ماں اپنے بیٹے کی وجہ سے اتنی پریشان ہے اگر اسے بیٹا مل جائے تو کیا یہ اس کو آگ میں ڈال دے گی۔صحابہؓ نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ کبھی نہیں ڈالے گی۔اتنی محبت ہے اس کو بچے سے یہ تو گوارا نہیں کرے گی۔نبی ﷺ نے فرمایا جس طرح ماں اپنے بچے کو آگ میں ڈالنا گوارا نہیں کرتی اسی طرح اللہ رب العزت بھی مومن بندے کو آگ میں ڈالنا گوارا نہیں کرتے تو اللہ رب العزت سے معافی مانگنی تو بہت آسان ہے۔اس لئے کہ ان کی محبت تو ساری دنیا کی ماؤں سے ستر گناہ زیادہ ہے۔حدیث پاک میں آتا ہے۔اک نوجوان صحابیؓ تھے اپنی ماں کو ناراض کر رکھا تھا۔کوئی تکلیف پہنچائی تھی ناراض ہوکر دھکا دیا اور ماں کو چوٹ آگئی۔تو وہ دل سے ناراض تھی۔اب اس کی موت کا وقت آگیا۔سکرات موت طاری ہے مگر موت نہیں آتی،نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ارشاد فرمایا! کہ میں خود چلتا ہوں۔آپ ﷺ تشریف لائے،صورت حال معلوم کی آپ ﷺ نے والدہ کو سفارش فرمائی کہ اپنے بیٹے کو معاف کر دے وہ کہنے لگی میں ہرگز معاف نہیں کروں گی۔اس نے مجھے اتنا دکھ دیا اتنا ستایا کہ میں اسے معاف کر ہی نہیں سکتی۔جب آپ ﷺ نے دیکھا یہ اپنی بات پر ڈٹی ہوئی ہے۔تو نبی ﷺ نے فرمایا لاؤ آگ کے لئے لکڑیاں اکٹھی کرو۔جب اس نے یہ سنا تو وہ پوچھنے لگی کہ لکڑیاں کیوں منگوا رہے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا آگ جلائیں گے اور تمہارے بیٹے کو اس آگ میں ڈالیں گے۔تو اس سے راضی جو نہیں ہورہی،اس نے جیسے ہی سنا دل موم ہوگیا۔کہنے لگی اللہ کے نبی ﷺ میرے بیٹے کو آگ میں نہ ڈالئے میں نے اپنے بیٹے کی غلطیوں کو معاف کر دیا۔تو جب ماں نہیں چاہتی کہ بیٹا آگ میں جائے اللہ رب العزت کیسے چاہیں گے کہ اس کے مومن بندے جہنم میں جائیں۔ماں نے جتنی بھی تکلیفیں اٹھائیں ہوں بالآخر ماں ہوتی ہے۔محبت کے ہاتھوں مجبور ہوتی ہے۔

سبق آموز سچا واقعہ

آپ کی خدمت میں ایک سچا واقعہ پیش کردوں۔ایک نوجوان کی شادی ہوئی اس کو بیوی سے بہت پیار تھا۔اور بیوی کی طبیعت کام چور تھی۔وہ اس نوجوان کے ماں باپ کی خدمت کو بوجھ سمجھتی تھی' کچھ عرصے کے بعد اس نے دیکھا کہ خاوند تو مجھ سے بہت پیار کرتا ہے۔تو وہ اپنے خاوند سے ناراض رہنے لگی۔جوانی تھی خاوند سے بھی برداشت نہ ہوا' اس نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگی' میں تمہارے ساتھ ٹھیک رہوں گی۔جب تم یہاں سے مجھے میرے گھر واپس لے جاؤ۔اور میرے ساتھ وہیں پر تم بھی میرے ساتھ رہو۔میں آپ کے ساتھ تو خوش رہ سکتی ہوں۔ان بوڑھوں کی خدمت کرنا پڑتی ہے' یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا اب وہ نوجوان ایسا تھا کہ اس نے بیوی کی بات کو مان لیا۔بوڑھے ماں باپ کو چھوڑ کر بالآخر دوسرے شہر میں جا کر گھر لے لیا' ماں باپ نے بہت سمجھایا کہ بیٹا تیرے سوا ہمارا کوئی نہیں مگر بچے کے کان میں جوں بھی نہ رینگی وہ اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے شہر میں عیش و آرام کے ساتھ زندگی گزارتا رہا۔بالآخر اس کو سعودی عرب جانے کا موقعہ مل گیا Job اچھی تھی۔یہ وہاں چلا گیا' پیسے زیادہ آ گئے' بیوی کو شاندار مکان بنا کر دے دیا۔سارا خرچہ بیوی کے لئے بھیجتا' اپنے ماں باپ سے اس نے کوئی رابطہ نہ رکھا۔بیوی کہتی تھی اگر ان سے رابطہ کرو گے تو میں رابطہ توڑ لوں گی۔محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے یہ کرتوت کیا۔کہ اپنے بوڑھے ماں باپ کو اس نے (Neglect) کر دیا کئی سال گزر گئے ایک مرتبہ یہ طواف کر رہا ہے' اک بزرگ بھی طواف کر رہے تھے' طواف کے بعد ان بزرگوں کے پاس آیا' کہنے لگا! میں جب سے آیا ہوں بارہ سال میں میں نے بارہ حج کیے سینکڑوں عمرے کیے' لیکن میرے دل پر کوئی تالا لگا ہوا ہے۔میرے دل پر ظلمت ہے نہ عبادت کو جی چاہتا ہے' نہ کسی اور کام کو' معلوم نہیں میں کیوں ایسا ہوں۔ان

بزرگوں نے پوچھا کہ تو نے کسی کے دل کو دکھ تو نہیں دیا۔تب اس کو ماں باپ کی یاد آئی۔کہنے لگا ہاں میں بوڑھے ماں باپ کو چھوڑ کر یہاں آیا۔اور میں سمجھا کہ میرے حجوں اور عمروں سے وہ سارا گناہ دھل جائے گا۔انہوں نے فرمایا کہ حج کرنے کی مزید ضرورت نہیں' جاؤ اور اپنے ماں باپ سے پہلے معافی مانگو۔چنانچہ ٹکٹ بنوا کر یہ اپنے ملک واپس آیا۔اپنے ماں باپ کے گاؤں میں گیا' بارہ سال گزر چکے تھے' کچھ پتہ نہیں تھا کہ اس کے ماں باپ کے ساتھ کیا گزری۔اس بستی کے کنارے پر ایک آدمی ملا' اس نے ڈرتے ڈرتے ماں باپ کے بارے میں پوچھا۔اس نے ان کو نہ پہچانا اور یہ بتایا کہ انکا ایک جوان بیٹا تھا جو ان کو چھوڑ کر بیوی کیلئے چلا گیا۔وہ میاں بیوی بوڑھے تھے۔بہت تنگی کی زندگی انہوں نے گزاری بالآخر ایک وقت آیا کہ خاوند بھی فوت ہو گیا اب ماں اکیلی رہ گئی۔وہ بچاری گھر میں اکیلی پڑوسیوں نے ترس کھایا تو انہوں نے روٹی بھیج دی۔نہ بھیجی تو اس نے اللہ کا شکر ادا کر لیا۔صبر کر لیا' پھر اس عورت کو فالج ہو گیا۔اب سنا ہے کہ چند دنوں سے اس کی آنکھوں کی بینائی چلی گئی ہے۔بڑھاپے کی وجہ سے نابینا ہو چکی ہے' فالج زدہ ہے۔لیکن پتہ نہیں کوئی بات ہے' کہ اکثر دعائیں مانگتی رہتی ہے۔اور کسی کو یاد کرتی رہتی ہے۔یہ اپنے گھر میں گیا' دروازہ کھول کر دیکھا ماں بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکی تھی۔سوچ رہا تھا میں نے ماں کو اتنا ستایا یہ مجھے کہے گی دفع ہو جاؤ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کر سکتی لیکن جب اس کے پاؤں کی آہٹ ماں نے سنی تو پوچھنے لگی کون ہے۔اس نے بتایا میں آپ کا بیٹا ہوں ماں کی آنکھوں سے آنسو آ گئے۔بیٹے تو نے بہت انتظار کروایا' میں اس گھر میں اکیلی مصیبتوں کی ماری لیٹی ہوں دل کی آخری تمنا تھی تم آ جاتے' میں تمہاری شکل نہیں دیکھ سکتی تمہاری آواز تو سن سکتی ہوں بیٹے تمہارا چہرہ کہاں ہے مجھے ہاتھ لگانے دو' بیٹے قریب آؤ میرے سینے سے لگ جاؤ یہ ماں کی محبت ہوتی ہے کہ اتنے دکھ برداشت کرنے کے باوجود بھی وہ فقط بیٹے کے گھر آ جانے سے خوش ہو جاتی ہے۔تو جس

طرح ماں اپنے بیٹے کے گھر آ جانے پر خوش ہو جاتی ہے سب کچھ معاف کر دیتی ہے۔ پروردگار عالم بھی اپنے بندے کے اپنے در پر آ جانے سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور بندوں کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

زریں مثال

آپ ایک مثال ذرا سوچئے کہ اگر والدین کا کوئی بیٹا ہو جس کو ان کا کوئی بڑا دشمن ورغلا لے اور ماں باپ سے جدا کر دے' اور ماں باپ یہ سمجھتے ہوں کہ ہمارے بیٹے کا بھی قصور ہے۔ لیکن ورغلانے والے کا زیادہ قصور ہے۔ وہ دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ اس کو واپس لائے۔ اگر بالفرض کسی دن ماں گھر میں اکیلی ہے' اور وہ بیٹا اپنے گھر واپس آ گیا اگر دروازے پر کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ امی دروازہ کھولیئے۔ آپ کیا سمجھتی ہیں کہ وہ دروازہ کھولے گی یا بند رکھے گی۔ وہ تو دعائیں مانگتی تھی۔ کہ میرا بیٹا دشمن کے ہاتھوں سے چھوٹ کر میرے پاس آ جائے۔ بالکل اسی طرح شیطان اللہ تعالیٰ کا دشمن اس نے اللہ کے بندوں کو ورغلا لیا' اللہ سے غافل بنا لیا۔ پروردگار عالم چاہتے ہیں کہ یہ دشمن سے چھوٹ کر میرے پاس آئیں' میں ان کے لئے دروازے کھول دوں گا۔ ماں تو پھر بھی دروازہ بند رکھتی ہے' بیٹے کے آنے پر کھولنا پڑتا ہے۔ پروردگار کا معاملہ تو یہ ہے کہ توبہ کا دروازہ بند ہی نہیں کرتے۔

سچی توبہ کر لیجئے

ہم رمضان المبارک کی ان مبارک گھڑیوں میں اپنے گناہوں سے سچی معافی مانگیں اپنے رب کو منائیں' اپنی زندگی کے پچھلے سب گناہوں سے معافی مانگ کر اللہ کے محبوب بندوں میں شامل ہو جائیں۔ اللہ کرے کہ یہ رمضان المبارک کا وقت ہمارے لئے بخشش کا وقت بن جائے آج کی اس محفل کو غنیمت سمجھتے ہوئے سچے دل سے توبہ کر لیجئے۔ آئندہ مختلف محفلوں میں عورتوں کی تربیت کے بارے میں

کچھ باتیں کی جائیں گی۔ کچھ محفلوں میں بچوں کی تربیت کے بارے میں کچھ باتیں بتائی جائیں گی۔ لیکن ابتدا میں بات آئی کہ شروع کام توبہ سے کرنا چاہئے۔ اس لئے آپ آج اٹھنے سے پہلے اپنے پروردگار سے سچی معافی مانگیں۔ اور اگر آپ نے اپنے ماں باپ کے دل کو ستایا ہے تو ان سے سچی معافی مانگیں پاؤں پکڑ کر معافی مانگیں ان کے پاؤں کو بوسہ دینا اپنی سعادت سمجھیں۔ اور آئندہ کی محافل میں پابندی سے تشریف لائیں۔ اپنی دوسری عزیز رشتہ دار خواتین کو بھی یہاں آنے کو کہیں۔ اگرچہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے آواز گھر بھی پہنچ جائے گی۔ مگر چل کر آنے کی اپنی قیمت ہوتی ہے۔ آپ اللہ کے گھر چل کر آئیں گی ایک تو بات توجہ سے سنیں گی دل پر توجہ اثر کرے گی اور دوسرا اللہ تعالیٰ چل کر آنے کی رعایت فرمائیں گے۔ دعا ہے اللہ رب العزت ہماری ان مختلف محفلوں میں ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے۔ ہماری اصلاح فرمادے۔ اور ہمیں اپنے مقبول بندوں میں شامل فرمادے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

اللہ کو اپنا بنا لو
اللہ سے لو لگا لو
یہ زندگی اک مہلت ہے
روٹھے ہوئے رب کو منا لو
سب رشتوں کو اب چھوڑ دو
اللہ سے رشتہ جوڑ دو

ہر عیب سے اب ہٹ کٹ کے
اللہ کو اپنا بنا لو!
اللہ سے غفلت کیسی؟
اللہ سے دوری کیسی؟
اب سب وردوں کو چھوڑو
اللہ کو ورد بنا لو!

الله الله الله
بسم الله الرحمن الرحیم
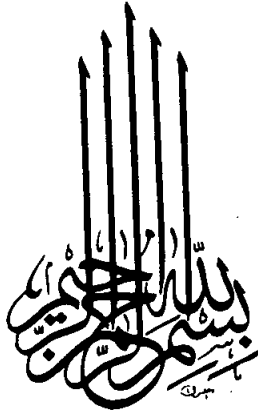
خوشگوار ازدواجی زندگی

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام اور ازدواجی زندگی

الحمدلله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

ومن ايته ان خلق لكم من انفسكم ازواجالتسكنوا اليها و جعل بينكم مودة ورحمة ان فى ذلك لايت لقوم يتفكرونo

سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام على المرسلين

والحمد لله رب العالمينo

مختلف معاشروں میں عورت کی حیثیت

ازدواجی زندگی کے عنوان پر بات کرتے ہوئے اس پس منظر کو ذہن میں رکھنا ضروری ہوگا کہ اسلام سے پہلے دنیا کی مختلف تہذیبوں اور مختلف معاشروں میں عورت کو کیا مقام حاصل تھا؟ تاریخ عالم کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ اسلام سے پہلے دنیا کی مختلف تہذیبوں اور مختلف ممالک میں عورت اپنے بنیادی حقوق سے بالکل محروم تھی فرانس میں عورت کے بارے میں یہ تصور تھا کہ یہ آدھا انسان ہے اس لئے معاشرے کی تمام خرابیوں کا ذریعہ بنتی ہے۔ چین میں عورت کے بارے میں یہ تصور تھا کہ اس میں شیطانی روح ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ برائیوں کی طرف انسان کو دعوت دیتی ہے۔ جاپان میں عورت کے بارے میں یہ تصور تھا کہ یہ ناپاک پیدا کی گئی ہے، اس لئے عبادت گاہوں سے اس کو دور رکھا جاتا تھا۔ ہندوازم میں جس عورت کا خاوند مر جاتا اس کو معاشرے میں زندہ رہنے کے قابل نہیں سمجھا جاتا

تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ وہ اپنے خاوند کی نعش کے ساتھ زندہ جل کر اپنے آپ کو ختم کر لے، اگر وہ اس طرح نہ کرتی تو اس کو معاشرہ میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ عیسائی دنیا میں عورت کو معرفت الٰہی کے راستے میں رکاوٹ سمجھا جاتا تھا۔ عورتوں کو تعلیم دی جاتی تھی کہ کنواری (Nuns) رہ کر زندگی گزاریں۔ جبکہ مرد راہب بن کر رہنا اعزاز سمجھتے تھے۔ جزیرہ عرب میں بیٹی کا پیدا ہونا عار سمجھا جاتا تھا۔ لہٰذا ماں باپ خود اپنے ہاتھوں سے بیٹی کو زندہ در گور کر دیا کرتے تھے۔ عورت کے حقوق اس قدر پامال کئے جا چکے تھے کہ اگر کوئی آدمی مر جاتا تو جس طرح وارثت کی چیزیں اس کی اولاد میں تقسیم ہوتی تھیں اسی طرح بیوی بھی اس کی اولاد کے نکاح میں آجاتی تھی۔ اگر کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو مکہ مکرمہ سے باہر ایک کال کوٹھری میں اس عورت کو دو سال کے لئے رکھا جاتا تھا۔ طہارت کے لئے پانی اور دوسری ضروریات زندگی بھی پوری نہ دی جاتی تھیں اگر دو سال یہ جتن کاٹ کر بھی عورت زندہ رہتی تو اس کا منہ کالا کر کے مکہ مکرمہ میں پھرایا جاتا۔ اس کے بعد اسے گھر میں رہنے کی اجازت دی جاتی تھی۔ اب سوچئے تو سہی کہ خاوند تو مرا اپنی قضاء سے، بھلا اس میں بیوی کا کیا قصور؟ مگر یہ مظلومہ اتنی بے بس تھی کہ اپنے حق میں کوئی آواز ہی نہیں اٹھا سکتی تھی۔ ایسے ماحول میں جب کہ چاروں طرف عورت کے حقوق کو پامال کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو اسلام کی نعمت دے کر بھیجا۔ آپؐ دنیا میں تشریف لائے اور آپؐ نے آکر عورت کے مقام کو نکھارا۔ بتلایا کہ اے لوگو! اگر یہ بیٹی ہے تو تمہاری عزت ہے اگر بہن ہے تو تمہارا ناموس ہے اگر بیوی ہے تو زندگی کی ساتھی ہے۔ اگر ماں ہے تو اس کے قدموں میں تمہاری جنت ہے۔

اسلام میں عورت کا مقام

معزز سامعین! وہ لوگ کس قدر سخت دل ہوں گے جو اپنی بیٹیوں کو زندہ

درگور کردیا کرتے تھے۔ دفن ہونے والی معصوم بچیوں کی چیخ و پکار ان کے کانوں میں پڑتی ہوگی مگر ان کا ضمیر ان کو نہیں جھنجھوڑتا ہوگا ایسے حالات میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کا اشارہ کر کے فرمایا جس آدمی کے گھر میں دو بیٹیاں ہوں وہ ان کی اچھی پرورش کرے حتیٰ کہ ان کا نکاح کر دے تو وہ آدمی جنت میں میرے ساتھ ایسے ہوگا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں۔

ازدواجی زندگی کی اہمیت

نبی علیہ السلام نے عورت کی کھوئی ہوئی عزت کو واپس دلایا اور بتلایا کہ '' لا رھبانية فی الاسلام '' (اسلام میں رہبانیت نہیں ہے) بلکہ دو ٹوک الفاظ میں واضح کیا کہ اگر عورت کے ساتھ تم ازدواجی زندگی گزارو گے تو یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے راستے میں تمہاری مدد و معاون بنے گی اسلام نے واضح کیا کہ راہب بن کر جنگلوں اور غاروں میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جو راستہ جاتا ہے وہ جنگلوں اور غاروں سے ہو کر نہیں جاتا ان گلی کوچوں اور بازاروں سے ہو کر جاتا ہے یعنی اسی معاشرے میں رہو گے اور جو حقوق تم پر عائد ہوتے ہیں انہیں پورا کرو گے تو تمہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت نصیب ہوگی گویا اسلام نے رہبانیت کی بجائے معاشرتی زندگی کا سبق دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔

'' النکاح من سنتی '' (نکاح میری سنت ہے) پھر فرمایا '' فمن رغب عن سنتی فلیس منی '' (جو میری سنت سے اعراض کرے وہ میری امت میں سے نہیں ہے) بھلا نکاح کی اہمیت واضح کرنے کے لئے اس سے زیادہ اور کیا زور دیا جا سکتا ہے۔

انبیاء کرام کی سنتیں

ترمذی شریف کی روایت ہے کہ چار چیزیں سنن المرسلین یعنی انبیاءؑ کی سنتیں ہیں۔

(1)...... ''**الحیاء**'' حیاداری یعنی تمام انبیاء باحیا ہوا کرتے تھے۔

(2)...... ''**والتعطر**'' یعنی تمام انبیاءؑ خوشبو کا استعمال کیا کرتے تھے۔

(3)...... ''**والسواك**'' یعنی تمام انبیاءؑ مسواک کیا کرتے تھے۔

(4)...... ''**والنكاح**'' یعنی تمام انبیاءؑ ازدواجی زندگی بسر کیا کرتے تھے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ ''**ولقد ارسلنا رسلاً من قبلک وجعلنا لهم ازواجا و ذرية**'' (اے میرے محبوبؐ ہم نے آپؐ سے پہلے کتنے ہی انبیاءؑ کو بھیجا اور ہم نے ان کے لئے بیویاں اور اولادیں بنائیں) یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سب انبیاء کرامؑ دین کی دعوت کا مقدس فریضہ ادا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ وہ مخلوق کو اللہ سے ملایا کرتے تھے مگر اولاد یا بیوی ان کے راستے کی رکاوٹ نہیں بنا کرتی تھی۔ گویا اس بات کو پختہ (Estiablish) کر دیا گیا کہ ازدواجی زندگی سے فرار تو درحقیقت معاشرتی حقوق کی ادائیگی سے فرار ہے۔

نکاح آدھا ایمان ہے

حدیث پاک میں ہے۔''**النکاح نصف الایمان**'' (نکاح تو آدھا ایمان ہے) ایک کنوارہ آدمی خواہ کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو جائے وہ ایمان کے کامل رتبے کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک وہ ازدواجی زندگی میں داخل ہو کر حقوق و فرائض کو ادا نہ کرے تب تک اس کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ اس لئے جس لڑکے کی شادی نہ ہو اور وہ جوان العمر ہو حدیث میں اس کو ''مسکین'' کہا گیا ہے۔ جس لڑکی کی شادی نہ ہو اور وہ جوان العمر ہو حدیث میں اس کو ''مسکینہ'' کہا گیا ہے، گویا یہ لوگ قابل رحم ہیں کہ عمر کے اس حصے میں ازدواجی زندگی گزارنے سے محروم ہیں۔

پانچ وصیتیں

حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے میرے محبوب خاتم المرسلینؐ نے پانچ

کاموں میں جلدی کرنے کی وصیت فرمائی۔

1) "عجلو بالصلوۃ قبل الفوت"(تم نماز کے فوت ہونے سے پہلے اسے ادا کرو)۔

2) "عجلو بالتوبۃ قبل الموت" (موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو)۔

3) جب کوئی آدمی مرجائے تو اس کے کفن دفن میں جلدی کرو۔

4) تمہارے سر پر قرض ہو تو اس کے ادا کرنے میں جلدی کرو۔

5) جب بیٹی یا بیٹے کے لئے کوئی مناسب رشتہ مل جائے تو اس کے نکاح کرنے میں جلدی کرو۔

خوش قسمت انسان

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس کسی کو اچھا جیون ساتھی مل جائے تو وہ یقیناً خوش قسمت انسان ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کرتے تھے کہ جس انسان کو پانچ چیزیں مل جائیں وہ اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت انسان سمجھے۔ وہ پانچ چیزیں درج ذیل ہیں۔

(i)...... شکر کرنے والی زبان۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے آج تو اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کھاتے کھاتے دانت تو گر جاتے ہیں مگر اس کا شکر ادا کرتے کرتے زبان نہیں گھستی۔ مثل مشہور ہے کہ "جس کا کھایئے اس کے گیت گایئے" ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں۔

(ii)...... ذکر کرنے والا دل یعنی جس دل میں اللہ کی یاد رہتی ہو وہ نعمت عظمیٰ ہے۔

(iii)...... مشقت اٹھانے والا بدن۔ مثل مشہور ہے کہ "صحتمند جسم میں ہی صحتمند عقل ہوتی ہے۔"

(iv)...... وطن کی روزی۔ یہ بھی بڑی نعمت ہے، مثل مشہور ہے ''وطن کی آدمی پردیس کی ساری'' پھر بھی برابر نہیں ہوتی۔

(v)...... نیک بیوی، یعنی ہمدم وہمساز نیک ہو تو زندگی کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے جس شخص کو یہ پانچ نعمتیں نصیب ہوں وہ یوں سمجھے مجھے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام نعمتیں عطا کر دی ہیں۔

اہمیت نکاح

یہ سو فیصد پکی بات ہے کہ جہاں نکاح نہیں ہوگا وہاں زنا ہوگا۔ اس لئے شریعت نے نکاح کی اہمیت کو واضح کیا ہے آج جس معاشرے میں نکاح سے فرار اختیار کرتے ہیں یعنی نکاح کرنے سے Avoid کرتے ہیں، آپ دیکھئے وہاں جنسی تسکین کے لئے فحاشی کے اڈے کھلے ہوتے ہیں۔ شرع شریف نے اس بات کو ناپسند کیا کہ انسان گناہوں بھری زندگی گزارے۔ اس لئے کہا گیا کہ تم نکاح کرو تا کہ تمہیں اپنے آپ کو پاک باز رکھنا آسان ہو جائے۔ اگر نکاح کا حکم نہ دیا جاتا تو مرد عورت کو فقط ایک کھلونا سمجھ لیتے۔ عورت اپنے لئے کوئی مقام نہ رکھتی اس کی ذمہ داری اٹھانے والا کوئی نہ ہوتا۔ شریعت نے کہا، اگر تم چاہتے ہو کہ اکٹھے رہو تو تمہیں اس کی ذمہ داریوں کا بوجھ بھی اٹھانا پڑے گا۔

اہمیت حق مہر

نکاح ایک معاہدہ ہے جو میاں اور بیوی میں طے پاتا ہے اس معاہدے میں اگر کوئی عورت اپنی طرف سے شرائط رکھنا چاہے تو شرع شریف نے اس کو گنجائش دی ہے۔ مثال کے طور پر وہ کہے کہ مجھے اچھے مکان کی ضرورت ہے۔ مجھے مہینے کے اتنے خرچ کی ضرورت ہے، وہ کہے کہ میں نکاح تب کروں گی اگر طلاق کا حق مجھے دیا جائے۔ شریعت نے اس کو اجازت دی ہے کہ وہ نکاح سے پہلے اپنی شرائط منوا سکتی ہے لیکن جب نکاح ہو گیا اور طلاق کا حق مرد کے پاس ہے یا مرد اپنی مرضی سے خرچہ دے

گا تو اللہ کی بندی اب رونے کا کیا فائدہ۔ شرع شریف نے نکاح کو ایک معاہدہ کہا جبکہ ہمیں اس کی اہمیت کا پتہ ہی نہیں ہوتا۔ آج کل لڑکی والے اپنی سادگی میں مارے جاتے ہیں۔ حق مہر لکھنے کا وقت آیا تو کسی نے کہا پانچ سو روپے کسی نے کہا پچاس کافی ہیں۔ او خدا کے بندو! پچاس کافی نہیں کیونکہ یہ ایک بچی کی زندگی کا معاملہ ہے اسے عیب نہ سمجھو، اگر تم سمجھتے ہو کہ کوئی بات نکاح سے پہلے طے کر لینا بہتر ہے تو شریعت نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے۔ لڑکے والوں کی یہی چاہت ہوتی ہے کہ لڑکی والے حق مہر نہ ہی لکھوائیں تو بہتر ہے۔ کیوں؟ ذمہ داری جو ہوتی ہے! سنیئے اور دل کے کانوں سے سنئے کہ حق مہر کے معاملے میں تین سنتیں ہیں۔ آدمی کو اپنی حیثیت کے مطابق ان تینوں میں سے کسی ایک سنت پر عمل کر لینا چاہیئے۔

1)...... مہر فاطمی، یعنی سیدہ فاطمہ الزہرہؓ کا حق مہر یا پھر سیدہ عائشہ صدیقہؓ کو جو حق مہر نبی علیہ السلام نے ادا فرمایا۔ اس کو باندھ لیا جائے تو یہ بھی سنت ہے۔

2)...... مہر مثل۔ لڑکی کے قریبی رشتہ داروں میں عام طور پر لڑکیوں کا جو مہر رکھا جاتا ہے اس کو کہا جاتا ہے ان کے برابر اس کا مہر باندھنا بھی سنت ہے۔

3)...... لڑکی کی دانش مندی نیکی اور شرافت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے نکاح کا مہر باندھا جائے یہ بھی سنت ہے، شریعت نے تین آپشنز (Options) دیئے ہیں ان میں سے کسی ایک کو پسند کر لے اسے سنت کا ثواب ملے گا۔

نکاح کے وقت حق مہر مقرر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مہر معجّل ہوگا یا مؤجل ہوگا۔ عجلت کا لفظ آپ نے پڑھا ہوگا۔ عجلت کا مطلب ہے جلدی تو معجّل کا مطلب ہے جلدی ادا کرنا گویا میاں بیوی کے اکٹھے ہونے سے پہلے مہر معجّل ادا کرنا ضروری ہے، خاوند نہیں ادا کرے گا تو گنہگار رہو گا، مہر کی دوسری قسم مؤجل ہے، اس کا مطلب ہے عندالطلب یعنی جب بیوی اس کو طلب کرے وہ خاوند سے لے سکتی ہے۔ خاوند کو زیب نہیں دیتا کہ حق مہر معاف کروانے کے لئے بیوی پر دباؤ ڈالے۔ ہاں اگر کوئی

بیوی حق مہر کی رقم واپس لوٹا دے تو قرآن کی رو سے اس رقم میں برکت ہوتی ہے۔
"فان طبن لکم عن شئی منه نفسا فکلوہ هنیئا مریئا" حضرت علیؓ ایسی رقم سے شہد خریدتے اور پانی میں ملا کر مریضوں کو پلاتے تھے۔

نکاح کی تشہیر

شریعت نے نکاح کی تشہیر کرنے کا حکم دیا ہے۔
"افشو النکاح بینکم" (نکاح کی تشہیر کرو) سنت یہ ہے کہ جمعہ کا دن ہو، جمعہ کے مجمع میں نکاح کرے یا کوئی اور بڑا مجمع ہو، اس وقت نکاح کرے، دوستوں اور رشتہ داروں کو بلائیں تاکہ سب کے علم میں آجائے کہ آج کے بعد یہ لڑکا اور لڑکی اپنے نئے گھر کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

شادی شدہ کے لئے اجر زیادہ

جب انسان شادی شدہ بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کا اجر بڑھا دیتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ چنانچہ علماء نے لکھا ہے کہ جب انسان نکاح کر لیتا ہے ازدواجی زندگی گزارتا ہے، اس کو ایک نماز ادا کرنے پر اللہ تعالیٰ اکیس نمازوں کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔ ایسا کیوں؟ اس لئے کہ یہ انسان حقوق اللہ تو پہلے بھی ادا کر رہا تھا اب حقوق العباد کو نبھاتے ہوئے حقوق اللہ کو پورے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کا ثواب بڑھا دیں گے، گویا نکاح کے بعد عبادت کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے۔
سبحان اللہ...... جب نکاح کیا جاتا ہے تو لڑکے والے لڑکی میں کچھ صفات دیکھتے ہیں اور لڑکی والے لڑکے کے اندر کچھ صفات دیکھتے ہیں آیئے ذرا ان کا جائزہ لیں۔

اچھی بیوی کون ہے؟

حدیث پاک میں آتا ہے امام بخاریؒ ابوھریرہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں۔

" **تنکح المراۃ لا ربع** "عورت سے چار وجوہات سے نکاح کیا جاتا ہے۔" **لما لھا ولحسبھا ولجمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین تربۃ یداک** "اول مال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے کہ کوئی مال دار گھرانہ ہو تو لوگ نکاح کا پیغام بھیجتے ہیں کہ چل کاروبار ہی کروادیں گے جہیز میں کوئی گھر لے کر دیں گے اور کار تو کہیں گئی ہی نہیں، تو فرمایا " **لما لھا** "اس کے مال کی وجہ سے اس سے نکاح کرتے ہیں۔ دوسری وجہ فرمائی " **ولحسبھا** "اس کے حسب ونسب کی وجہ سے نکاح کرتے ہیں یعنی اونچے خاندان کی وجہ سے نکاح کرتے ہیں، تیسری وجہ فرمائی" **ولدینھا** " اس کی نیکی اور دین داری کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے تو فرمایا کہ میں تمہیں اس بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے لئے دین کی بنیاد پر رشتوں کی تلاش کرو۔

جب بنیاد ہی کمزور ہوگی تو زندگی کیسے نبھے گی، جس نے فقط خوبصورتی کو دیکھا تو بتایئے شکل کی خوبصورتی کتنے دن رہتی ہے یہ چند سال کی بات ہوتی ہے، جوانی ہمیشہ تو نہیں رہتی جس کی بنیاد ہی کمزور ہوگی اس پر بننے والا گھر بھی کمزور ہوگا۔

جو شاخ نازک پر آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

نیکی اور شرافت ایسی چیز ہے جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے تو اس بنیاد پر جو گھر بنے گا وہ ہمیشہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا تو نیکی اور دین داری کی بنیاد پر بیویوں کو تلاش کرو، اس لئے کہ خوبصورت عورت کا خاوند جب اسے دیکھتا ہے تو اس کی آنکھیں خوش ہوتی ہیں اور نیک سیرت عورت کا خاوند جب بھی اسے دیکھتا ہے تو اس کا دل خوش ہوا کرتا ہے تو آنکھوں کو خوش کرنے کی بجائے اپنے دلوں کو خوش کیا کرو۔

صحیح مسلم شریف کی حدیث ہے۔ "**الدنیا متاع و خیر متاعھا المراۃ الصالحۃ**" دنیا ایک متاع ہے اور اس دنیا کی سب سے قیمتی متاع نیک بیوی ہے گویا اللہ تعالیٰ جسے نیک بیوی عطا کرے وہ سمجھے کہ مجھے دنیا کی بہت بڑی نعمت

مل گئی "انما الاعمال بالنیات" اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ جب نیت میں مال ہوگا تو آپ دیکھیں گے جھگڑے کھڑے ہوں گے، نیت میں فقط حسن ہوگا، آپ دیکھیں گے جھگڑے کھڑے ہوں گے، صرف حسب ونسب کی وجہ سے نکاح ہوگا جھگڑے کھڑے ہوں گے تو شریعت نے اس بات کی تعلیم دی کہ نکاح کا مقصد یہ ہو کہ میں پاکبازی کی زندگی گزار سکوں۔ جب مقصد یہ ہوگا تو اس مقصد کی وجہ سے گھر آباد ہوجائیں گے۔ ابن ماجہ کی روایت ہے۔ "ما استفاد المومن بعد تقوی اللہ عزوجل خیرلہ من زوجۃ صالحۃ ان امرھا اطاعتہ و ان نظر الیھا سرتہ وان اقسم علیھا ابرتہ وان غاب عنھا نصحتہ فی نفسھا ومالہ" اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد انسان جس چیز سے سب سے زیادہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ "خیر لہ من زوجۃ صالحۃ" وہ کوئی چیز نہیں مگر نیک بیوی "ان امرھا اطاعتہ" کہ اگر اسے کسی بات کا حکم دیا جائے تو اس کی اطاعت کرے۔ "وان نظر الیھا سرتہ" جب اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا جائے تو اس سے دل خوش ہونا چاہیے۔ "و ان اقسم علیھا ابرتہ" اور اگر کوئی ایسی صورت ہو کہ خاوند اس کے لئے قسم اٹھائے کہ بیوی اس کو پورا کرے گی تو اس کو پورا کردے۔ "و ان غاب عنھا نصحتہ فی نفسھا و مالہ" اور اگر بیوی سے کچھ وقت کے لئے دور چلا جائے تو بیوی اس کے مال اور اپنی عزت وآبرو کے معاملے میں خیانت نہ کرے۔ یہ نیک بیوی کی صفات بتائی گئیں۔

دنیا کی بہترین عورت

ایک مرتبہ نبی پاک ﷺ کی محفل میں بات چلی کہ دنیا کی عورتوں میں سے بہترین عورت کونسی ہے۔ کسی نے کوئی صفت بتائی اور کسی نے کوئی صفت بتائی، خیر بات چیت ہوتی رہی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی کام سے گھر تشریف لے گئے۔ سیدہ

فاطمۃ الزہرہؓ کو بتایا کہ محفل میں یہ تذکرہ ہورہا ہے کہ دنیا کی بہترین عورت کونسی ہے؟ ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا، سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ نے فرمایا میں بتلاؤں کہ دنیا کی سب سے بہترین عورت کونسی ہے فرمایا ہاں بتائیے۔ فرمایا دنیا کی سب سے بہترین عورت وہ ہے جو نہ خود کسی غیر مرد کی طرف دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اس کی طرف دیکھ سکے۔ حضرت علیؓ محفل میں واپس تشریف لائے اور حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ میری اہلیہ نے دنیا کی بہترین عورت کی پہچان بتائی کہ جو نہ خود کسی غیر محرم کو دیکھے نہ ہی کوئی غیر محرم اسے دیکھ سکے۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ **"فاطمة بضعة منی"** (فاطمہؓ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے)۔

اچھی بیوی کی صفات

اہل اللہ نے لکھا ہے کہ بیوی میں چار صفات ضرور ہونی چاہئیں۔ پہلی صفت اس کے چہرے پر حیا ہو۔ یہ بات بنیادی حیثیت رکھتی ہے کہ جس عورت کے چہرے پر حیا ہو، اس کا دل بھی حیا سے لبریز ہوگا۔ مثل مشہور ہے چہرہ انسان کے دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ (Face is the index of mind) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا قول ہے کہ مردوں میں بھی حیا بہتر ہے مگر عورت میں بہترین ہے دوسری صفت فرمائی جس کی زبان میں شیرینی ہو یعنی جو بولے تو کانوں رس گھولے۔ یہ نہ ہو کہ ہر وقت خاوند کو جلی کٹی سناتی رہے یا بچوں کو بات بات پر جھڑکتی رہے۔ تیسری صفت یہ کہ اس کے دل میں نیکی ہو، چوتھی صفت یہ کہ اس کے ہاتھ کام کاج میں مصروف رہیں یہ خوبیاں جس عورت میں ہوں یقیناً وہ بہترین بیوی کی حیثیت سے زندگی گزار سکتی ہے۔

اچھے خاوند کی صفات

آیئے اب کتاب وسنت کی روشنی میں خاوند کی صفات کا جائزہ لیں۔

یہ بات ذہن میں رکھیئے کہ اگر اپنی بیٹی کے لئے کوئی آدمی رشتہ ڈھونڈے تو

اس کے لئے دو مثالیں کافی ہیں جو ہمیں رسول پاک ﷺ کی مبارک زندگی میں ملتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے اپنی بیٹی کے لئے کیسے داماد کو پسند کیا ایک مثال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جو رشتہ میں قریبی تھے جرات اور شجاعت میں ان کا ثانی نظر نہیں آتا تھا۔ اللہ نے ان کو شیر کا دل عطا کیا تھا۔ مشقت اٹھانے والا بدن تھا ذمہ داریاں نبھانے والے انسان تھے سب سے بڑی بات کہ اللہ تعالیٰ نے علم اتنا عطا کیا کہ علوم کے بحر ناپید وکنار تھے تو معلوم ہوا کہ اپنی بیٹی کے لئے رشتہ ڈھونڈنا ہو تو اس سے بہتر مثال اور کوئی نہیں مل سکتی۔ دوسری مثال حضرت سیدنا عثمان غنی ؓ کی ہے اچھا کاروبار تھا، معاشرے میں عزت کا مقام تھا اسلام لانے سے پہلے بھی معاشرے کے معزز انسان سمجھے جاتے تھے۔ طبیعت میں نرمی تھی، اس قدر باحیا تھے کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا عثمان غنی ؓ سے تو اللہ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ بیٹی کے لئے رشتہ ڈھونڈنا ہو تو اللہ کے نبیؐ نے ہمارے سامنے مثالیں پیش کر دیں اس سے بہتر مثالیں ہمیں دنیا میں کہیں اور نہیں مل سکتیں۔ خاوند کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں تحمل مزاجی ہو کیونکہ وہ گھر کا سربراہ ہوتا ہے جس ادارے کا سربراہ ہی بات بات پر بگڑ جائے وہ ادارہ تو بنک رپٹ ہوگا۔ اس لئے ارشاد فرمایا گیا ''وللرجال علیھن درجة '' اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ عطا فرمایا یعنی ان کو گھر کا سربراہ بنایا، مرد کی مثال بادشاہ کی مانند ہے اور عورت کی مثال ملکہ کی مانند۔ لہٰذا مرد میں تحمل مزاجی اور بردباری کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب یہ تحمل اور بردباری نہیں ہوتی تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر نوک جھوک ہوتی ہے۔ معمولی باتیں جیسے کھانے میں نمک کیوں کم ہے؟ یہ روٹی ٹھنڈی کیوں آ گئی؟ گرم آنی چاہئے تھی یہ فلاح کام ایسے کیوں ہوا؟ بیوی بیچاری گھر کا کام کاج کر کے تھکی پڑی ہو تو کبھی تعریف کے کلمے زبان سے نہ نکلیں گے، مگر تنقید کی بات جہاں ہاتھ آ گئی وہاں بیوی کی خیر نہیں۔ وہ مرد جن میں تحمل نہیں ہوتا ان کی ازدواجی زندگی کی گاڑی راستے میں کہیں نہ کہیں کھڑی

ہو جاتی ہے، کسی نکمی سی بات پہ میاں بیوی میں سردی گرمی ہوئی تو میاں نے فوراً طلاق طلاق طلاق کے گولے داغ دیئے۔ پچھلے سال کی بات ہے کہ فقیر سویڈن میں تھا۔ وہاں ایک فیملی میں طلاق ہوئی وجہ یہ تھی کہ خاوند کچن کے سنک میں آ کر برش کیا کرتا تھا۔ بیوی اس کو منع کرتی تھی کہ جب باتھ روم کا سنک ہے تو وہاں برش کیا کریں، اس نے کہا نہیں میں تو یہاں ہی کروں گا، اور اس بات پر میاں بیوی میں طلاق ہو گئی، جس نے سنا حیران ہوا۔ بہت جگ ہنسائی ہوئی۔ کاش کہ دونوں عقل سے کام لیتے۔

پار اترنے کے لئے تو خیر بالکل چاہیئے
بیچ دریا ڈوبنا ہو تو بھی اک پل چاہیئے

تحمل اور بردباری نہ ہو تو انسان کی زندگی کبھی بھی کامیاب نہیں گزر سکتی۔ جب گھر کے سب لوگ اکٹھے رہتے ہیں تو آپس میں جھگڑے ہو سکتے ہیں۔ کبھی بیٹا بیٹی ماں کی نافرمانی کر سکتے ہیں۔ کبھی ماں بچوں پر MAD ہو سکتی ہے تو مسائل پیدا ہوں گے ان مسائل کو وہی حل کر سکتا ہے جو اپنے اندر تحمل مزاجی رکھنے والا ہو۔

مرد کی دوسری بڑی صفت یہ ہے کہ وہ گھر کی ذمہ داریوں کو نبھانے میں نکھٹو اور کام چور نہیں ہونا چاہیئے۔ دیکھیے ہمارے لئے اس سے بڑھ کر اور مثال کیا ہو سکتی ہے کہ رسول اکرمؐ وقت کے نبیؐ ہیں اور گھر کے کام کاج کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ وقت کے نبیؑ ہیں سفر میں بیوی دردزہ کا شکار ہوئی تو فرمایا بیٹھو میں ابھی جاتا ہوں آگ ڈھونڈنے کے لئے۔ ''قال لاهله امكثو انی انست نارا'' میں تمہارے لئے کہیں نہ کہیں سے آگ ڈھونڈ لاؤں تا کہ تمہیں آرام ملے اب دیکھئے کہ وقت کے نبیؑ ہیں اور بیوی کی آسانی کے لئے آگ کے انگارے ڈھونڈتے پھرتے ہیں یہ کتنی بڑی عبادت بنائی گئی جس میں اللہ تعالیٰ کے نبی مصروف ہیں اس لئے گھر کا کوئی کام مرد کو کرنا پڑ جائے تو فرار اختیار نہیں کرنا چاہیئے، جس طرح چھوٹے چھوٹے پتھر مل کر پہاڑ بن جاتے ہیں، اسی طرح چھوٹے چھوٹے مسائل اکٹھے ہو کر اختلافات کے

پہاڑ بن جاتے ہیں دو دلوں کے درمیان دیوار کھڑی ہو جاتی ہے نتیجہ گھر کی تباہی کی صورت میں سامنے آتا ہے بعض مرتبہ تو پینتیس پینتیس سال کی ازدواجی زندگی طلاق کی بھینٹ چڑھ جاتی ہے۔

اگر مرد چاہتے ہیں کہ بیوی ہماری خدمت گزار بن کر رہے تو مرد کو بھی بیوی کی ضروریات پوری کرنا ہوں گی یہ Equation (مساوات) تب ہی (Balance) بیلنس رہ سکتی ہے کہ مرد اپنی زمہ داریوں کو نبھائے اور عورت اپنی زمہ داریوں کو نبھائے۔ شریعت نے دونوں کے درمیان ایک میزان قرار دے دیا۔ میاں کے ذمے ہے کہ وہ عورت کے حقوق ادا کرے اور عورت کے ذمہ ہے کہ وہ مرد کے حقوق ادا کرے۔ اس طرح دونوں پرسکون زندگی گزار سکیں گے یہی ازدواجی زندگی کا مقصود ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''ومن ایتہ ''اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ ''ان خلق لکم من انفسکم ازواجا '' کہ اس نے تمہارے لئے بیویاں بنادیں ''لتسکنو الیھا'' تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرسکو۔ ''وجعل بینکم مودة رحمة''اور تمہارے درمیان مودت اور رحمت پیدا کر دی۔ '' ان فی ذلک لایت لقوم یتفکرون ''سوچنے والوں کے لئے اس میں بڑی نشانیاں ہیں، اب قرآن مجید سے یہ ثابت ہوا کہ ازدواجی زندگی کا اصل مقصود پیار و محبت سے رہنا اور پرسکون زندگی گزارنا ہے سوچئے جب ہم خود ہی سکون کے پرخچے اڑانے والے بن جائیں گے تو پھر ازدواجی زندگی کیسے کامیاب ہوگی۔

اچھی اور کامیاب زندگی وہ ہے جس میں خاوند کو بھی سکون ہو اور بیوی کو بھی سکون ہو۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک کو بھی سکون نصیب نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کامیاب زندگی نہیں اور آج تو اللہ کی شان ایسا معاملہ بن گیا کہ شاید ہی کوئی خاوند ایسا ہو جو دن میں ایک بار بیوی کی قسمت کو نہ روئے اور شاید ہی کوئی بیوی ایسی ہو جو دن میں ایک بار اپنے خاوند کو نہ کوسے۔ یہ سب ہماری بے علمی اور بے عملی کا نتیجہ ہے

ہم مقصد اصلی کو بھول گئے ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑے کرنے بیٹھ جاتے ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں کوانا اور ناک کا مسئلہ بنالیا کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے ہمیں ہوش کے ناخن لینے کی ضرورت ہے۔

ازدواجی زندگی کا حسین تصور

قرآن پاک نے میاں بیوی کے بارے میں جوتصور (Concept) دیاوہ آج تک کوئی دوسرا معاشرہ پیش نہیں کرسکا۔قرآن پاک نے میاں بیوی کے بارے میں کہا" **هن لباس لكم و انتم لباس لهن** "(وہ تمھارا لباس ہیں اورتم ان کا لباس ہو"لباس سے تشبیہ دینے میں حکمتیں ہیں ایک یہ کہ لباس سے انسان کوزینت ملتی ہے لباس سے اس کے عیب چھپتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ انسان کے جسم کے سب سے زیادہ قریب اس کا لباس ہوتا ہے تو بیوی کو خاوند کے لئے لباس کہا اور خاوند کو بیوی کے لئے لباس کہا کہ اب تم دنوں ایک دوسرے کے اتنا قریب ہو جتنا قریب لباس ہوا کرتا ہے۔اب بتایئے قرب کا اس سے بہتر تصور کوئی دوسرا پیش کرسکتا ہے۔
اللہ اکبر۔روایت ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اماں حوا کو حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا۔کیوں؟ سر سے اس لئے پیدا نہ کیا کہ سر پر نہ بٹھالیں اور پاؤں سے اس لئے پیدا نہ کیا کہ پاؤں کی جوتی نہ بنالیں۔پسلی سے اس لئے پیدا کیا کہ زندگی کا ساتھی سمجھتے ہوئے اپنے دل کے قریب رکھیں،قرآن پاک
نے یہی نہیں کہا کہ تم زندگی گزارو، بلکہ فرمایا "**و عاشروهن باالمعروف** "(تم نے ان بیویوں کے ساتھ اچھے انداز میں زندگی گزارنی ہے) مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ بیویوں پر اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سے مردوں کو سفارش کردی۔اے خاوند! تمہارے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوسکتی ہے کہ تمہاری بیویوں کے لئے تمہارا پروردگار سفارش کررہا ہے، آج تم اس کی سفارش کا

خیال رکھو گے تو کل وہ قیامت کے دن تمہاری بخشش کر دے گا۔ اللہ اکبر کبیرا۔

بہترین خاوند کون ہے؟

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ''خیر کم خیر کم لاھلہ ''(تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے لئے بہتر ہے) اور فرمایا ''انا خیر کم لاھلی ''(میں اپنے اہل خانہ کے لئے تم میں سب سے بہتر ہوں) تو نبی علیہ السلام نے اپنی زندگی کو مثال بنا کر پیش کیا کسی بندے کی اچھائی کا اندازہ لگانا ہو تو اس کے دوستوں سے نہ پوچھیں، کاروبار میں نہ دیکھیں، پوچھنا ہو تو اس کی بیوی سے ذرا پوچھیں کہ یہ کیسا انسان ہے اگر بیوی کہے کہ اس کی معاشرت اچھی ہے تو وہ اچھا انسان ہے، فرمایا '' اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا ''(ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں) ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کے پاس ایک عورت آئی اور کہا میرا خاوند بات بات پر غصہ کرتا ہے حتیٰ کہ مارتا بھی ہے (یہ بات دونوں کان کھول کر سننے والی ہے باقی باتیں تو چلو ایک کان سے سن لینا مگر مردوں سے گزارش ہے کہ یہ بات ذرا دونوں کان کھول کر سنیں بیوی نے آ کر نبی پاکؐ کی محفل میں کہا کہ اے اللہ کے نبیؐ میرا خاوند مجھے چھوٹی بات پر جھڑکتا ہے حتیٰ کہ مجھے مارتا بھی ہے تو اللہ کے نبیؐ نے فرمایا ''یظل احدکم یضرب امراتہ ضرب العبد ثم یظل یعانقھا ولا یستحی ''(تمہارا چہرہ سیاہ ہو تم اپنی بیوی کو باندی کی طرح مارتے ہو پھر اس کے ساتھ تم بوس و کنار کرتے ہو کیا تمہیں اس بات پر حیا نہیں آتی) یعنی ایک وقت میں تم اسے اتنا قریب کر رہے ہو دوسرے وقت میں تم اسے باندی کی طرح مار رہے ہو، یہ الفاظ ہمیں پیغام دے رہے ہیں کہ بیوی گھر کی نوکرانی نہیں بلکہ شریک حیات ہے۔ ہاں اگر وہ کوئی کبیرہ گناہ کر بیٹھے اور سمجھانے سے بھی نہ سمجھے تو اب شریعت نے محدود مارنے کی اجازت دی ہے تا کہ اسے نصیحت ہو سکے۔ مثل مشہور ہے

لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے، دو باتیں بڑی عام ہیں ایک یہ کہ عورت کی زبان قابو میں نہیں رہتی۔ اور دوسری یہ کہ مرد کے ہاتھ قابو میں نہیں رہتے۔'' استغفر اللہ ''۔

بدزبان عورت

یاد رکھیے میرے دوستو! بدزبان بیوی اپنے شوہر کو قبر تک پہنچانے کے لئے گھوڑے کی ڈاک کا کام کرتی ہے، جس کی بیوی بدزبان ہو اس کو ساری زندگی سکون نہیں مل سکتا۔ عورت کو کہا گیا کہ وہ اپنی زبان کے اندر نرمی اور مٹھاس پیدا کرے اور اچھے انداز سے بات کرے۔ ویسے یہ پکی بات ہے کہ میٹھی سے میٹھی عورت کیوں نہ ہو پھر بھی اس کے اندر تھوڑی بہت تلخی ضرور ہوتی ہے کیونکہ تعلق ہی ایسا ناز و انداز کا ہوتا ہے تاہم عورت کی زبان میں نرمی ہونی چاہئے۔ شریعت نے کہا اپنے خاوند سے نرم انداز میں بات کرے، جہاں کسی غیر مرد سے بات کرنے کا وقت ہو تو سختی سے بات کرے تاکہ اسے دوسری بات پوچھنے کی جرأت نہ ہو آج کل کی فیشن ایبل عورتوں کا معاملہ برعکس ہے۔ خاوند سے بات کرنی ہو تو ساری دنیا کی کڑواہٹ سمٹ آتی ہے اور کسی غیر سے بات کرنی ہو تو ساری دنیا کی شیرینی سمٹ آتی ہے بہر حال یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جن رشتوں کو تلوار نہیں کاٹ سکتی ان کو زبان کاٹ کر رکھ دیتی ہے یہ بھی یاد رکھیں کہ عورت کی زبان وہ تلوار ہے جو کبھی زنگ آلود نہیں ہوتی۔ بعض عورتیں تو اتنی بدزبان ہوتی ہیں کہ اگر عورتیں نہ ہوتیں تو ناقابل برداشت ہوتیں۔ کئی عورتیں تو بدزبانی اور بدگمانی ہی کی وجہ سے گھر برباد کر لیتی ہے۔ شرع شریف نے حکم دیا کہ محرم مرد سے بات کرو تو نرمی سے، غیر محرم سے بات کرنی پڑے تو سختی سے کرو، دانایان فرنگ میں سے کسی کا قول ہے کہ اگر عورت سارے دن میں ایک مرتبہ اپنے خاوند سے نرمی سے بات کرے جس نرمی سے وہ پڑوسی مرد سے بات کرتی ہے تو گھر آباد رہے۔

اس طرح مرد اگر پورے دن میں ایک مرتبہ بیوی کو اس محبت کی نگاہ سے دیکھے جس نظر سے وہ پڑوسی عورت کو دیکھتا ہے تو بھی گھر آباد رہے۔

سلف صالحین کا معمول

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی ایک پوری سورت جسے سورۃ النساء کہتے ہیں اس میں مرد اور عورت کی ازدواجی زندگی کے احکام بتلائے۔ سلف صالحین کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنی بیٹیوں کو نکاح سے پہلے سورۃ النساء اور سورۃ النور کا ترجمہ پڑھا دیا کرتے تھے ہمیں بھی چاہیے جن کے ہاں بیٹی ہو وہ اس کو اگر پورا قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھا سکتے تو کم از کم سورۃ النساء اور سورۃ النور ترجمہ کے ساتھ پڑھا دیا کریں تا کہ لڑکی اچھی ازدواجی زندگی گزار سکے۔ بعض سلف صالحین کا تو عجیب معمول تھا کہ جب بچی پڑھ لکھ جاتی اور ابھی شادی کا کوئی انتظام نہیں ہوتا تھا۔ (اس وقت پرنٹنگ پریس نہیں ہوتے تھے) تو یہ بیٹی کے ذمہ لگاتے کہ اپنے لئے ایک قرآن پاک لکھ لو تو یہ بچی روزانہ باوضو ہو کر خوش نویسی سے قرآن پاک لکھتی تھی اور جب قرآن پاک مکمل ہو جاتا تو سنہری جلد باندھ کر باپ اپنی بیٹی کو جہیز میں دیا کرتا تھا یہ پہلے وقتوں کا جہیز ہوا کرتا تھا گویا اس کے خاوند کو پیغام مل رہا ہوتا تھا کہ میری بیٹی نے میرے گھر میں جو زندگی گزاری ہے اس کا فارغ وقت اس قرآن پاک کو لکھنے میں گزرا ہے۔

خاوند کے حقوق

نبی اکرم ﷺ نے حقوق زوجین کا تذکرہ کرتے ہوئے عورتوں کو بتایا کہ اگر شریعت میں کسی اور کو سجدہ کرنے کی اجازت ہوتی تو میں عورت کو حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو عورت فرائض کو پورا کرنے والی ہو اور اسے ایسی حالت میں موت آجائے کہ اس کا خاوند اس سے خوش ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا دروزہ کھولتے ہیں تا کہ بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو سکے۔ یہ

بھی کہ دیا کہ اگر کسی عورت سے اس کا خاوند جائز وجہ سے ناراض ہو اور وہ عورت ضد کر کے خاموش رہے اور خاوند ایسی حالت میں سو جائے تو ساری رات اللہ کے فرشتے اس عورت پر لعنت برساتے رہتے ہیں، گویا خاوند کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی خوشی کو شامل کر دیا گیا۔ خاوند کی اطاعت اور فرمانبرداری میں صحابیاتؓ کے واقعات بڑے عجیب ہیں۔

ایک صحابیہؓ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ شوہر جہاد پر گیا ہوا ہے۔ جس دن شوہر کا آنا ہے تو اس دن چند گھنٹے پہلے بیٹا فوت ہو گیا۔ اب پریشان بیٹھی ہے کہ خاوند اتنے عرصہ بعد آئے گا اور جب یہ معلوم ہوگا کہ بیٹا فوت ہو گیا تو اسے کتنا صدمہ ہوگا دل میں افسوس ہوگا کاش بچے کو زندگی میں آ کر پیار ہی کر لیتا۔ جب صحابیہؓ بہت پریشان ہوئی تو اس نے بچے کو نہلا دھلا کر کپڑا ڈال کر چار پائی پر رکھ دیا۔ کسی کو اطلاع نہ دی خاوند گھر آیا تو پوچھا کیا بنا۔ بتایا کہ اللہ نے بیٹا دیا پوچھا کہ میرا بیٹا کہاں ہے؟ کہا کہ وہ سکون میں ہے خاوند سمجھا کہ وہ سو رہا ہے۔ چنانچہ خاوند نے کھانا کھایا تو رات ہو گئی۔ میاں بیوی اکٹھے ہوئے سفر کی باتیں بھی ہوئیں۔ لیکن اس عورت کو دیکھیں جو ماں تھی اسکے دل پر کیا گزر رہی ہوگی۔ جس کے معصوم بیٹے کی لاش سامنے چار پائی پر پڑی ہے مگر وہ خاوند کی خوشی کی خاطر سینے پر سل رکھ کر اس راز کو چھپائے بیٹھی ہے کہ میرے خاوند کا دل غمزدہ نہ ہو وہ اس کے ساتھ کھانا بھی کھا رہی ہے ہنس بول بھی رہی ہے دونوں مل بھی رہے ہیں حتیٰ کہ اسی حال میں صبح ہو گئی۔ صبح اپنے خاوند سے پوچھتی ہے کہ مجھے ایک بات بتائیے خاوند نے کہا پوچھو، کہنے لگی اگر کوئی کسی کو امانت دے اور پھر کچھ عرصہ بعد واپس مانگے تو وہ خوشی سے دینی چاہیئے یا غمزدہ ہو کر۔ خاوند نے کہا کہ خوش ہو کر۔ کہا کہ اچھا آپ کو بھی اللہ نے امانت دی تھی آپ کے آنے سے کچھ دیر پہلے اللہ نے وہ امانت واپس لے لی اب جائیے اور خوشی خوشی اللہ کے حوالے کر دیجئے۔ اللہ اکبر، اس صحابیہؓ نے حسن معاشرت کا حق ادا کر دیا۔ صبح ان کے خاوند رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ کے نبیؐ میرے گھر میں یہ معاملہ ہوا۔

میری بیوی نے میری خوشی کی خاطر اتنے صبر وضبط کا مظاہرہ کیا۔ اللہ کے نبیؑ نے دعا دی چنانچہ اللہ نے اس رات میں برکت ڈالی اور وہ عورت اپنے خاوند سے ملنے کی وجہ سے حاملہ ہوئی۔ اللہ نے ان کو ایک اور بیٹا عطا کیا، جو حافظ قرآن بنا اور حافظ حدیث بھی بنا۔

بیوی کے حقوق

آیئے اب جائزہ لیں کہ عورت کے خاوند پر کیا حقوق ہیں ان میں سے پہلا حق عورت کا نان نفقہ یعنی عورت کے اخراجات کو پورا کرنا، ایک بات ذہن میں رکھ لینا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے ذمہ اپنا نان نفقہ کمانے کو بوجھ نہیں رکھا۔ عورت اپنے اخراجات کے لئے کمانے کی کوئی ذمہ دار نہیں۔ اگر بیٹی ہے باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیٹی کا خرچہ پورا کرے، اگر بہن ہے تو بھائی کے ذمے ہے کہ وہ اپنی بہن کا خرچہ پورے کرے۔ اگر بیوی ہے تو خاوند کی ذمہ داری ہے کہ وہ بیوی کا خرچہ پورا کرے اور اگر ماں ہے تو اولاد کا فرض ہے کہ وہ اپنی ماں کا خرچہ پورا کرے۔ بیٹی سے لے کر ماں بننے تک اللہ نے عورت پر اپنی روزی کمانا کبھی بھی فرض نہیں کیا۔ تو یہ خاوند کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کا خرچہ پورا کرے۔ اس نان ونفقہ کے متعلق علماء نے مسئلہ لکھا ہے کہ خاوند کو چاہئے کہ اپنی حیثیت کے مطابق بیوی کا ذاتی خرچہ مقرر کرے، ممکن ہے کہ کوئی آدمی پچاس ڈالر دے سکتا ہو، کوئی آدمی سو ڈالر دے سکتا ہو، اور کوئی آدمی صرف دس ڈالر دے سکتا ہو، مقدار کی بات نہیں۔ گھر کی سبزی وغیرہ کے لئے خرچہ دینا اور بات ہے شریعت کہتی ہے کہ وہ تمہاری بیوی ہے اپنے گھر کو چھوڑ کر تمہارا گھر بسانے یہاں آئی ہے اب تم اس کو اپنی ذاتی ضروریات کے لئے کچھ پیسہ دے دو اور دینے کے بعد تمہیں پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ کہاں خرچ کیا۔ اس میں بھی حکمت ہے ہوسکتا ہے کہ عورت محسوس کرے۔ میری بہن غریب ہے میں اس کو دے دوں۔ میں

اپنے بھائی کی کچھ مدد کروں۔اسے تب خوشی ہو جب وہ کسی غریب عورت کا دکھ بانٹے ۔لہٰذا جب ذاتی خرچہ دے دیا تو اب پوچھنے کی ضرورت نہیں وہ جہاں چاہے خرچ کر سکتی ہے۔ بیوی کے حقوق سے متعلق دوسری بات سنیں فقہاء نے مسئلہ لکھا ہے کہ جب مرد کسی عورت سے نکاح کرے اس کی ذمہ داری ہے کہ اس عورت کو سر چھپانے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق جگہ بنا دے۔ مثل مشہور ہے اپنا گھونسلہ اپنا۔ کچا ہو یا پکا۔ عورت کو کوئی ایسی جگہ Provide کر دینا جہاں وہ سر چھپائے یہ خاوند کی ذمہ داری ہے۔ اگر مجبوری ہو گھر کے سب افراد اکٹھے رہتے ہوں تو اسے کوئی ایک کمرہ ہی دے دیا جائے جہاں وہ اپنی ضروریات کا سامان رکھ سکے۔ یہ نہ ہو کہ بیوی کا بھی وہ کمرہ ہے اور اسی میں ماں باپ کا سامان بھی پڑا ہوا ہے کسی اور کا سامان بھی پڑا ہوا ہے یہ بات ٹھیک ہے کہ ہر بندہ مکان نہیں بنا سکتا تاہم جو بنا سکتے ہیں وہ بنا کر دیں۔ یہ خاوند کے فرائض میں سے ایک فرض ہے۔ تیسری بات چونکہ خاوند اپنے گھر کے لئے امیر اور سردار ہے لہٰذا اسے چاہئے کہ اپنی رعایا یعنی اہل خانہ کے ساتھ اگر نرمی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے نرمی فرمائیں گے۔ جو دوسروں کو جلد معاف کرنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جلدی معاف فرما دیں گے جو دوسروں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیوب کی پردہ پوشی فرمائیں گے اسلام میں بیوی کا تصور جیون ساتھی کا تصور ہے ہمدم وہمراز کا تصور ہے وہ کوئی باندی کا تصور نہیں ہے وہ اچھے دوست کا تصور ہے قرآن پاک میں جہاں جہاں میاں بیوی کے حقوق کا تذکرہ ہے وہاں جگہ جگہ فرمایا

"واتقو الله" اور تم اللہ سے ڈرتے رہنا، یہ اس لئے کہ "واعلمو ا انکم ملـقـوه" اور تم جان لینا کہ تم نے اللہ سے ملاقات کرنی ہے اس لئے بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں نہ بیوی شرم سے کسی کو بتا سکتی ہے اور نہ خاوند شرم سے کسی کو بتا سکتا ہے مگر اندر اندر دونوں ایک دوسرے کی دل آزاری کر رہے ہوتے ہیں فرمایا تم اس طرح

ایک دوسرے کا دل جلایا کرو گے تو یاد رکھنا کہ تم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنی ہے اگر ایک دوسرے کو سکون نہیں پہنچاؤ گے۔ تو قیامت کے دن اس کو کیسے جواب دے سکو گے۔ ایک بہترین اصول یہ ہے کہ اگر کوئی غلطی یا کوتاہی بیوی سے ہوجائے تو وہ معافی مانگ لے اور اگر خاوند سے ہوجائے تو وہ معذرت کرلے۔ اپنی غلطی پر معذرت کرلینا عظمت ہوتی ہے مجھے اس موقع پر اپنے پیرومرشد کی ایک بات یاد آئی یہ حضرات کتنے مخلص ہوتے ہیں اپنی زندگی کے واقعات نمونہ بنا کر پیش کرتے ہیں فرمانے لگے ایک روز میں وضو کر رہا تھا (عمر رسیدہ تھے) اہلیہ محترمہ وضو کرواتے وقت پانی ٹھیک سے نہیں ڈال رہی تھی جس پر میں نے انہیں ذرا سختی سے بات کہہ دی کہ تم کیوں ٹھیک طرح سے وضو نہیں کروا رہیں مگر میں اس طرح غصہ کرنے پر وہ خاموش رہیں اور جس طرح میں چاہتا تھا ویسے کردیا۔ خیر میں وضو کر کے گھر سے چلا راستے میں خیال آیا ابھی تو میں اللہ کی مخلوق کے ساتھ یہ برتاؤ کر رہا تھا ابھی مصلے پر جا کر نماز پڑھاؤں گا میری نماز کیسے قبول ہوگی کہنے لگے میں آدھے راستے سے واپس آیا اور بیوی سے معذرت کی اس نے مجھے معاف کردیا پھر میں نے جا کر مسجد میں نماز پڑھائی۔

ازدواجی زندگی اور مشرقی معاشرہ

معزز سامعین! ازدواجی زندگی کے بارے میں ہمارا مشرقی معاشرہ آج بھی الحمد للہ بہت پرسکون ہے ہمارا یہ تجزیہ ہے۔ کہ سو میں سے کم از کم ننانوے لڑکیاں جب اپنے والدین کے گھر سے رخصت ہوتی ہیں تو ان کے دلوں میں گھر بسانے کی نیت ہوتی ہے یہ اعزاز صرف مشرقی لڑکی کو حاصل ہے کہ جب اپنے ماں باپ کے گھر سے چلتی ہے تو دل میں یہ نیت ہوتی ہے کہ میں نے گھر بسانا ہے یہ آگے خاوند کا معاملہ ہے، اچھی طرح Handle کیا تو گھر آباد ہوگیا Mishandle کرلیا تو وہ گھر برباد ہوگیا۔ بعض مشرقی لڑکیاں تو اس قدر پاکدامن ہوتی ہیں کہ ان میں حوروں کی

صفات چھلکتی ہیں مثلاً عرباً یعنی خاوندوں کی عاشق اور قاصرات الطرف یعنی غیر مردوں کی طرف مائل نہ ہونے والیاں۔ یہ اسلام کی برکت ہے کہ مشرق میں آج بھی بعض ایسی معصوم جوانیاں ہوتی ہیں جو اپنے گھر سے قدم نکالتی ہیں تو ان کے دلوں میں کسی غیر مرد کا دخل نہیں ہوا کرتا۔ کئی ایسی بھی ہوتی ہیں کہ خاوند کا سایہ سر سے اٹھ گیا بچوں کی خاطر اپنی پوری زندگی گزار دیتی ہیں حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ اگر کوئی بیوہ عورت یہ سمجھے کہ مجھے اپنے بچوں کی پرورش کی خاطر بیٹھنا ہے اور خود اس کو پسند کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی تو بہار خزاں میں تبدیل ہو گئی مگر یہ خزاں کے موسم میں اپنے پروں کے نیچے اپنے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو چھپا کر اپنی زندگی گزار رہی ہوتی ہے۔ اللہ اکبر۔

چمن کا رنگ گو تو نے سراسر اے خزاں بدلا
نہ ہم نے شاخ گل چھوڑی نہ ہم نے آشیاں بدلا

خوشگوار ازدواجی زندگی

ازدواجی زندگی کے بارے میں ایک بات ذہن میں رکھیے کہ جہاں محبت پتلی ہوا کرتی ہے وہاں عیب موٹے نظر آتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے بتنگڑ بن جایا کرتے ہیں تو اس لئے شریعت نے حکم دیا کہ تم آپس میں محبت و پیار سے زندگی گزارو۔ انسان کو بڑا حوصلہ رکھنا چاہئے۔ انگلش کا مقولہ ہے

To run a big show one should have a big heart.

(ایک بڑا انظام چلانے کے لئے انسان کو دل بھی بڑا رکھنا چاہئے)

انسان کو تحمل اور بردباری سے گھر کے معاملات نبھانے چاہئے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ خاوند اپنی بیوی سے جھگڑتا ہے، جو زندگی خاوند کے لئے وقف کر چکی ہوتی ہے اور

بیوی اپنے خاوند سے جھگڑتی ہے جو اس کی زندگی میں اتنا بڑا مقام پا چکا ہوتا ہے۔

شنیدم کہ مردان راہ خدا دل دشمنان ہم نہ کروند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام کہ بادوستان ہست پیکار جنگ

(ہم نے سنا اللہ والے دشمنوں کے دلوں کو بھی تنگ نہیں کیا کرتے تمہیں یہ مقام کہاں سے نصیب ہوا کہ تم اپنوں کی ساتھ برسرپیکار ہو) بعض اوقات دینی جہالت کی وجہ سے یا تکبر کی وجہ سے پڑھے لکھے جوڑوں میں بھی محاذ آرائی ہوتی رہتی ہے میاں بیوی ایک دوسرے کے اس قدر خلاف کہ خاوند ہر وقت بیوی کی غلطیاں اور عیب ڈھونڈنے کی کوشس کرتا ہے اور بیوی ہر وقت خاوند کی غلطیاں اور عیب ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے جسم ایک دوسرے کے کتنے قریب دل ایک دوسرے سے کتنے دور، ان دونوں کا معاملہ اس شعر کے مصداق ہوتا ہے۔

زندگی بیت رہی ہے دانش
کوئی بے جرم سزا ہو جیسے

بعض اوقات یہ جھگڑے کسی تیسرے کی وجہ سے ہوتے ہیں یہ میری بات یاد رکھنا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کی وجہ سے نہیں جھگڑتے، جب بھی جھگڑیں گے کسی تیسرے کی وجہ سے جھگڑیں گے یا تو وہ ساس سسر ہوں گے یا بیوی کے میکے والے۔ اس لئے شریعت نے ایک بات سمجھا دی لڑکی کو کہا کہ دیکھو نکاح سے پہلے ایک ماں تھی اب تمہاری دو مائیں ہیں اور دو باپ ہیں اسی طرح لڑکے کو بتا دیا کہ تمہاری دو مائیں اور دو باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ساس اور سسر کا ماں اور باپ کا درجہ دیا۔ تو اس میں ایک بہترین اصول یاد رکھ لیجئے۔ کہ شادی کے بعد لڑکی کو چاہئے کہ خاوند کے گھر والوں کو خوش رکھے اور خاوند کو چاہئے کہ وہ اپنی بیوی کے گھر والوں کو خوش رکھے۔ جہاں یہ اصول دونوں میاں بیوی اپنا لیں وہاں آپ دیکھیں گے کہ کبھی لڑائی نہیں ہوگی۔ کبھی ایک غصہ میں آجائے تو دوسرے کو چاہیئے کہ تحمل مزاجی سے کام لے۔ بیک وقت دونوں

کا غصہ میں آ جانا معاملے کو بے حد خراب کرتا ہے حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر کوئی عورت خاوند کے غصہ پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی صبر ایوبؑ کا درجہ عطا فرمائیں گے تو جب صبر کا اتنا اجر وثواب ملتا ہے تو اس موقعہ پر ذرا خاموش ہو جایا کریں۔

منفی سوچ سے بچیں

میاں بیوی دوونوں کو منفی سوچ سے بچنا چاہئے۔ پنجابی کا مقولہ ہے" بھاندے دا سب کچھ بھاوے تے نہ بھاندے دا کجھ وی نہ بھاوے" یعنی جو آدمی اچھا لگتا ہو۔اس کا ہر کام اچھا لگتا ہے اور جو آدمی برا لگتا ہو اس کا ہر کام برا لگتا ہے۔میاں بیوی میں اگر منفی سوچ ہو تو ایک دوسرے کی ہر بات زہر معلوم ہوتی ہے۔حکایت ہے کہ ایک بزرگ کی بیوی ان سے ہر وقت لڑتی جھگڑتی رہتی تھی انہوں نے ایک دن دعا کی کہ یا اللہ میرے ہاتھ پر کوئی ایسی کرامت ظاہر فرما جسے دیکھ کر میری بیوی بھی میری عقیدت مند بن جائے۔چنانچہ قدرت الٰہی سے انہیں الہام ہوا کہ تم اڑنا چاہو تو تمہیں ہوا میں اڑنے کی کرامت ملے گی۔چنانچہ وہ بزرگ اڑتے اڑتے اپنے گھر کے اوپر سے گزرے جب شام کو واپس گھر آئے تو بیوی نے آتے ہی کہا "لو تم بھی بڑے بزرگ بنے پھرتے ہو۔بزرگ تو آج میں نے دیکھے جو ہوا میں اڑتے جارہے تھے" اس بزرگ نے کہا" خدا کی بندی وہ میں ہی تو تھا" تو بیوی نے فوراً کہا "اچھا میں بھی سوچ رہی تھی کہ یہ اڑنے والا ٹیڑھا ٹیڑھا کیوں اڑ رہا ہے" دیکھا منفی سوچ کتنی بری چیز ہے۔میاں بیوی کو چاہیئے کہ اپنے اندر مثبت سوچ پیدا کریں۔میاں بیوی کو چاہئے کہ قدم اٹھانے سے پہلے دیکھ لیں کہ راستہ کدھر کو جاتا ہے۔

جو شخص اپنی بیوی پر احسان کرے گا یقیناً وہ اپنی بیوی کا دل جیت لے گا تو بیوی کو زور کے ذریعے جیتنے کی کوشش نہ کریں بیوی کو احسان اور اچھے اخلاق کے ذریعے جیتنے کی کوشس کریں۔ازدواجی زندگی میں سب سے زیادہ نقصان دہ چیز منفی

سوچ ہے دیکھیں سوچنے کے مختلف انداز ہوتے ہیں میں مثال دیتا ہوں ایک شاخ پر پھول بھی ہیں کانٹے بھی ہیں اے مخاطب تجھے گلہ ہے کہ پھول کے ساتھ کانٹے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ کانٹوں کے ساتھ پھول بھی ہیں یہ اپنی نظر ہے کسی کی نظر کانٹوں پر گئی اور کسی کی نظر پھول پر گئی۔ سچ ہے نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔

مسکرانا بھی نیکی ہے

حدیث پاک میں ہے کہ جب کوئی بیوی اپنے خاوند کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہے اور خاوند بیوی کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے اللہ تعالیٰ دونوں کو دیکھ کر مسکراتے ہیں۔

اللہ اللہ۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو مسکراتے چہرے کے ساتھ داخل ہوتے تھے۔ خاوندوں کو چاہئے کہ دفتروں کے جھگڑے دفتر ہی میں چھوڑ آیا کریں جب گھر میں داخل ہوں تو مسکراہٹیں بکھیرتے ہوئے...... سنت پر عمل کا ثواب بھی ملے گا اور جواب میں بیوی کی مسکراہٹ بھی ملے گی۔

A Smile

A smile something nice to see, it doesnot cast a cent.

A smile is something all you own it never can be spent.

A smile is welcome every where, it does away with frowns.

A smile is good for every one, to ease life's up and downs.

یہ بھی نہیں ہونا چاہیے کہ خاوند تو مسکراتے چہرے سے گھر آئے مگر بیوی منہ لٹکائے پھرتی رہے۔ خاوند کی مسکراہٹ کا جواب بیوی کو درج ذیل الفاظ میں دینا چاہیے۔

معیت گر نہ ہوتیری تو گھبراؤں گلستان میں
رہے تو ساتھ تو صحرا میں گلشن کا مزہ پاؤں

لکھ کر لٹکائیے

انگلش کا ایک فقرہ ہے۔ اس کو میرے دوستو یاد کر لیجیے بلکہ گھر میں کہیں لکھ کر لٹکا لیجیے۔

(House is built by hands but home is built by hearts)

کہنے والے نے کہا کہ مکان تو ہاتھوں سے بن جایا کرتے ہیں مگر گھر ہمیشہ دلوں سے بنا کرتے ہیں اینٹیں جڑتی ہیں تو مکان بن جاتے ہیں مگر جب دل جڑتے ہیں تو گھر آباد ہو جایا کرتے ہیں میرے دوستو! ہم ان باتوں کو توجہ کے ساتھ سنیں اور اچھی ازدواجی زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔ ہم دیار غیر میں بیٹھے ہیں ہماری چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہونے والے جھگڑے جب مقامی انتظامیہ کو پہنچتے ہیں تو وہ اسلام پر ہنستے ہیں وہ نبی ﷺ کی تعلیمات پر انگلی اٹھاتے ہیں کتنی بد بختی ہے اگر ہم نے اپنی کم ظرفی کی وجہ سے اسلام پر انگلی اٹھانے کا موقعہ دیا چھوٹی چھوٹی باتیں اپنے گھر میں سمیٹ لیا کریں۔ ایسا جھگڑا نہ بنائیں جو کمیونٹی میں **(Talk of the town)** ٹاک آف دی ٹاؤن بنا کرے۔ ہم اپنی ذات کے خول سے باہر نکلیں۔ ہم مسلمانوں کی بدنامی کی بجائے مسلمانوں کی نیک نامی کا ذریعہ بنیں۔ آج ایسی سوچ رکھنے والے اتنے تھوڑے ہیں کہ چراغ رخ زیبا لے کر ڈھونڈنے کی ضرورت ہے۔

ایک ہجوم اولاد آدم کا جدھر بھی دیکھئے
ڈھونڈیئے تو ہر طرف اللہ کے بندوں کا کال

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب میاں بیوی قریب ہوتے ہیں تو ایک دوسرے سے لڑائیاں ہوتی ہیں اگر اسی حالت میں خاوند فوت ہو جائے تو یہی بیوی ساری زندگی خاوند کو یاد کر کے روتی رہے گی۔ کہ جی اتنا اچھا تھا میرے لئے تو بہت ہی اچھا تھا اگر بیوی فوت ہو جائے تو یہ خاوند ساری زندگی یاد کر کے روتا رہے گا کہ بیوی کتنی اچھی تھی۔ میرا کتنا خیال رکھتی تھی تو پنجابی کی ایک کہاوت ہے کہ "بندے دی قدر آندی اے ٹرگیاں یا مرگیاں"

ہم بندے کی قدر اس کے قریب رہتے ہوئے کر لیا کریں کئی مرتبہ یہ دیکھا گیا ہے کہ میاں بیوی جھگڑے میں ایک دوسرے کو طلاق دے دیتے ہیں جب ہوش آتی ہے تو خاوند اپنی جگہ پاگل بنا پھرتا ہے اور بیوی اپنی جگہ پاگل بنی پھرتی ہے پھر ہمارے پاس آتے ہیں کہ مولوی صاحب کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی کہ ہم پھر سے میاں بیوی بن کر رہ سکیں ایسی صورت حال ہرگز نہیں آنے دینی چاہئے۔ عفو و درگزر اور افہام و تفہیم سے کام لینا چائے۔ بلکہ ایک روٹھے تو دوسرے کو منا لینا چاہئے۔ کسی شاعر نے کیا اچھی بات کہی ہے۔

اتنے اچھے موسم میں
روٹھنا نہیں اچھا
ہار جیت کی باتیں
کل پہ ہم اٹھا رکھیں
آج دوستی کر لیں

اسی مضمون کو ایک دوسرے شاعر نے نئے رنگ سے باندھا ہے۔

زندگی یونہی بہت کم ہے محبت کے لئے

روٹھ کر وقت گنوانے کی ضرورت کیا ہے

انوکھا واقعہ

علماء کرام نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بیوی بہت خوبصورت تھی جبکہ خاوند بہت بدصورت اور شکل کا انوکھا تھا رنگ کالا تھا بہر حال زندگی گزر رہی تھی، نیک معاشرے میں زندگیاں گزر جایا کرتی ہیں، ایک موقع پر خاوند نے بیوی کی طرف دیکھا تو مسکرایا خوش ہوا۔ بیوی دیکھ کر کہنے لگی کہ ہم دونوں جنتی ہیں۔اس نے پوچھا یہ آپ کو کیسے پتہ چلا، بیوی نے کہا جب آپ مجھے دیکھتے ہیں خوش ہوتے ہیں شکر ادا کرتے ہیں اور جب میں آپ کو دیکھتی ہوں تو صبر کرتی ہوں شریعت کا حکم ہے کہ صبر کرنے والا بھی جنتی ہے اور شکر کرنے والا بھی جنتی ہے۔

LOVE AFTER MARRAGE

ایک اہم پہلو پر روشنی ڈالنا بے جا نہ ہوگا۔ اسلام نے (Love before marriage) کی اجازت نہیں دی۔(Love after marrige) کی اجازت دی ہے لو میرج کی بنیاد بنائیں گے تو یہ بنیاد کمزور ہوگی۔آپ کا حشر مغربی معاشرے میں دیکھ رہے ہیں اور لو آفٹر میرج کا کیا مطلب ہے کہ جب ماں باپ نے وکیل بن کر لڑکے کے لئے بہترین لڑکی تلاش کر لی اور لڑکی کے لئے بہتر لڑکا تلاش کر لیا تو اب وہ میاں بیوی بن چکے ہیں اب انہیں ایک دوسرے کے ساتھ محبت پیار سے زندگی گزارنی چاہئے۔وہ جس قدر محبت اور پیار سے زندگی گزاریں گے اس پر انہیں اجر وثواب ملے گا۔ میرے آقاﷺ نے اپنے ایک ایک فرمان میں زندگی کے سنہری اصول بتلا دیئے۔

آیئے خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے کے لئے میں اپنے پیارے آقا اور سردارﷺ کا ایک عمل آپ کو بتا دیتا ہوں۔

محبت بھری زندگی

ایک مرتبہ پیارے نبی علیہ السلام گھر تشریف لائے صحن میں دیکھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہؓ پیالے سے پانی پی رہی ہیں دور سے دیکھا تو وہیں سے فرمایا حمیرا (نام عائشہ تھا مگر پیار سے حمیرا کہا کرتے تھے) نبی پاک ﷺ نے ہمیں اس میں بھی سبق دے دیا، دور سے فرمایا حمیرا، بولیں اے اللہ کے نبی ﷺ فرمایئے، فرمایا تھوڑا سا پانی میرے لئے بھی بچا دینا۔ وہ امتی تھیں بیوی تھیں آپ ﷺ خاوند بھی تھے سید المرسلین ﷺ بھی تھے رحمت اللعالمین بھی تھے۔ برکتیں آپ ﷺ کی ذات سے ملتی تھیں مگر سبحان اللہ محبت بھی عجیب چیز ہے کہ رفیقہ حیات کو دیکھا پانی پی رہی ہیں تو دور سے کہا کہ کچھ پانی میرے لئے بھی بچا دینا۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کچھ پانی بچا دیا۔ جب آپ ﷺ قریب تشریف لائے تو اپنی بیوی کا بچا ہوا پانی ہاتھ میں لے کر پینا چاہا۔ اچانک آپ ﷺ رک گئے اور پوچھا کہ اے حمیراؓ تو نے اس پیالے پر کس جگہ لب لگا کر پیا تھا۔ حضرت عائشہؓ قریب آئیں اور اس جگہ کی نشاندہی کی۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے پیالے کے رخ کو پھیرا اور اس جگہ اپنے لب مبارک لگا کر پانی نوش فرمایا۔ اللہ اللہ

میرے دوستو! اگر خاوند بیوی کو اس قدر پیار دے گا تو بیوی کا دماغ خراب ہے کہ وہ گھر کو آباد نہیں کرے گی، بلکہ وہ تو گھر آباد کرنے کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دے گی۔ وہ محبت کا جواب محبت سے الفت کا جواب الفت سے پیار کا جواب پیار سے اور وفا کا جواب وفاؤں سے دے گی وہ خاوند کی محبت کو دل میں بسائے گی اور اکھیوں کے جھروکوں میں اس کی تصویر سجائے گی۔ یہ ہے ازدواجی زندگی کا حسین اسلامی تصور آیئے نفرتوں کو دور کیجئے اور محبت بھری پاکیزہ زندگی کی ابتداء کیجئے کسی

شاعر نے کہا۔

فرصت زندگی کم ہے محبتوں کے لئے
لاتے ہیں کہاں سے وقت لوگ نفرتوں کے لئے

اللہ رب العزت ہمیں خوشگوار ازدواجی زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

"و اخر دعو انا ان الحمد للہ رب العلمین"
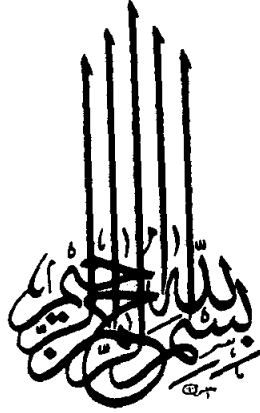
1
اولاد کی تربیت کیسے؟
پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا
حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولاد کی تربیت کیسے ؟

اما بعد! اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ من عمل صالحامن ذکر اوانثی وھومومن فلنحیینہ حیوٰۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانویعملون (سورۃ النحل) سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العلمین ہ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد وبارک وسلم ط

بچے کا پہلا مدرسہ

انسانی زندگی کی ابتداء ماں کے بطن سے ہوتی ہے بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوکر دنیا میں آتا ہے اسی لیے ماں کی گود کو بچے کا پہلا مدرسہ کہا جاتا ہے آئندہ کے ایک دو بیانات عورت کی تعلیم کی ضرورت' عورت بچوں کی تربیت کس طرح کرے اس عنوان پر رہیں گے امید ہے کہ سب مستورات توجہ سے سنیں گی۔ اہم نکات کو لکھ کر محفوظ کریں گی اوران باتوں کو عملی جامہ پہنائیں گی۔ تا کہ ان سے انکو دینی دنیاوی سب فوائد حاصل ہوسکیں فارسی کا ایک شعر ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تاثریا مے رود دیوار کج

جب کوئی مستری کسی دیوار کی پہلی اینٹ ہی ٹیڑھی رکھ دیتا ہے تو وہ دیوار آسمانوں تک اونچی چلی جائے اسکا ٹیڑھا پن بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح

اگر کسی ماں کی اپنی زندگی میں دینداری نہیں اور وہ بچے کی پرورش کر رہی ہے تو وہ بچے میں دین کی محبت کیسے پیدا کر پائے گی اس لئے اس پہلی اینٹ کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ماؤں کی گود کو دینی گود بنانے کی ضرورت ہے آج بچیاں اپنی عمر کی وجہ سے ماں بن جاتی ہیں۔لیکن دینی تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے انکو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مجھے کیا کرنا ہے وہ ماں کے مقام سے واقف نہیں ہوتی ماں کی ذمہ داریوں سے واقف نہیں ہوتی' بچاری اپنی عقل سمجھ سے جو بہتر سمجھتی ہے وہی کرتی رہتی ہے۔کتنا اچھا ہوتا کہ اسکو دین کی تعلیم ہوتی' قرآن اور حدیث کے علوم اسکے سامنے ہوتے اللہ والوں کی زندگیوں کے حالات اسکو معلوم ہوتے قدم قدم پر یہ بچے کو اچھی ہدایات دیتی نصیحتیں کرتی' دعائیں دیتی اسکی محبت بھری باتیں بچے کی زندگی میں نکھر کر سامنے آجاتیں۔

عورتوں کی دینی تعلیم کی ضرورت

عورتوں کو دینی تعلیم دینا انتہائی ضروری ہے۔یہ عاجز پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہے کہ اگر کسی انسان کے دو بچے ہوں ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور اسکی حیثیت اتنی ہو کہ دو میں سے ایک کو تعلیم دلوا سکے تو اسکو چاہیئے کہ بیٹی کو تعلیم پہلے دلوائے اس لئے کہ مرد پڑھا فرد پڑھا' عورت پڑھی خاندان پڑھا آج کل کے مردوں میں ایک بات عام مشہور ہے کہ جی حدیث پاک میں آیا ہے کہ عورتیں عقل اور دین میں ناقص ہوتی ہیں یہ بات سو فیصد ٹھیک ہے اس کی وجہ یہ کہ انکی عقل میں جذباتیت زیادہ ہوتی ہے۔ذرا سی بات پہ بھڑک اٹھتی ہیں محسوس جلدی کر لیتی ہیں' نرم بھی جلدی پڑ جاتی ہیں گرم بھی جلدی ہو جاتی ہیں۔تو یہ عقل کی افراط وتفریط کمی بیشی یہ عقل کا نقص ہے دوسرا اپنے جذبات پہ قابو نہیں رکھ پاتیں جذبات میں آجائیں تو دین کی باتوں کو بھی ٹھکرا بیٹھتی ہیں اس لئے فرمایا کہ ان میں عقل اور دین کی کمی ہے ویسے اگر یہ کسی کام

کرنے پہ تل جائیں تو ماشاء اللہ کر کے دکھادیا کرتی ہیں۔حدیث پاک میں ہے۔"مارایت من ناقصات عقل ودین اذھبن الرجل الھاذرم من احدی کل (الحدیث) کہ عورتوں کو عقل اور دین کے جیسا ناقص نہیں دیکھا لیکن یہ ایسی ناقصات ہیں کہ بڑے بڑے عقل مند مردوں کی عقل کو اڑا دیتی ہیں۔اس لئے یہ بات تجربے میں آئی کہ عورتیں جب کسی چیز کو منوانے پہ تل جائیں یہ ضد کریں ہٹ دھرمی کریں یا خاوند کو پیار محبت کی گولی کھلائیں' خاوند کو مجبور کر کے اپنی بات منوالیتی ہیں۔تو جب دنیا کی یہ باتیں منوالیتی ہیں تو دین کی تعلیم حاصل کرنے کی یہ بات کیوں نہیں منواسکتیں۔اس میں غلطی مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف سے ہے بعض گھروں کے مرد چاہتے ہیں کہ عورتیں دین میں آگے بڑھیں مگر عورتوں کے دل میں شیطانیت غالب ہوتی ہے رسم ورواج کی محبت ہوتی ہے' وہ آگے قدم نہیں بڑھاتیں اور دیندارانہ زندگی گزرانے پہ آمادہ نہیں ہوتیں اور کئی گھروں میں عورتیں دیندار ہوتی ہیں وہ چاہتی ہیں کہ ہمارے مرد نیک بن جائیں مردوں کی عقل پہ پردے پڑ چکے ہوتے ہیں وہ سنی ان سنی کر دیتے ہیں انکی عورتیں بیچاری رورو کر انکو سمجھاتیں ہیں کہ یوں نہ کرو یہ گناہ نہ کرو۔یہ گناہ نہ کرو مگر یہ توجہ بھی نہیں کرتے تو ایسے مردوں کی وجہ سے گھر کی عورتوں کے دین میں بھی رکاوٹیں آجاتی ہیں۔تو کسی گھر میں عورت رکاوٹ بنتی ہے تو کسی گھر میں مرد رکاوٹ بنتا ہے تاہم ان رکاوٹوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے مردوں میں جہاں دینداری کا شوق ہوتا ہے اسی طرح عورتوں میں بھی دینداری کا شوق ہوتا ہے انکے اندر روحانی ترقی کرنے کی خاصیت اور صلاحیت موجود ہوتی ہے اگر انکے دل میں اللہ رب العزت کی معرفت کو حاصل کرنے کا شوق آجائے تو راتوں کی عبادت انکے لئے مشکل نہیں تہجد کی پابندی انکے لیے مشکل نہیں' پانچ وقت کی نماز کا اہتمام انکے لئے مشکل نہیں۔

واشنگٹن کی نومسلم خاتون اور محبت الٰہی

اس عاجز کو ایک مرتبہ واشنگٹن سٹیٹ میں جانا ہوا ایک نئی مسلمان عورت کچھ سوالات پوچھنے کے لئے آئی پردے کے پیچھے بیٹھ کر اس نے پوچھا کہ میں پہلے یہودن تھی پھر مسلمان بنی تو چند سوالات اس نے پوچھے اسکے جوابات اسکو دے دیئے اس جگہ کی مسلمان عورتیں اسکی بڑی تعریفیں کرتی تھیں تو باتوں کے دوران ایک عورت نے بتایا کہ یہ نماز کا اتنا اہتمام کرتی ہے کہ اس نے نمازوں کے لئے مستقل علیحدہ خوبصورت پوشاکیں سلوائی ہوئی ہیں ہر نماز کیلئے وضو کرتی ہے اچھے کپڑے پہنتی ہے اس پر اپنی عبا پہنتی ہے، جو بہت خوبصورت ہوتی ہے جیسے کسی ملک کی ملکہ ہے اور وہ پہن کر مصلے پر آ کر ایسی جم کر نماز پڑھتی ہے جیسے ڈوب چکی ہو عورتیں کہتی ہیں کہ ہم تو اسکو دیکھ دیکھ کر حیران ہوتی ہیں تو گفتگو کے دوران میں نے اس عورت سے پوچھا کہ آپ نماز کا جو یہ اہتمام کرتی ہیں اسکی کوئی خاص وجہ اس نے کہا میں نے قرآن مجید میں پڑھا اللہ تعالیٰ نے مردوں کیلئے فرمایا "**خذوا زینتکم عند کل مسجد**" (سورۃ الاعراف) تم اگر مسجد میں آؤ تو زینت اختیار کر کے آؤ میں سمجھ گئی کہ وہ چاہتے ہیں کہ مصلے پہ میرے سامنے جو ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو اس نے صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے ہوں اور دنیا کا بھی دستور ہے کہ جب کسی دفتر میں کسی افسر کے سامنے کوئی پیش ہوتا ہے تو اچھے لباس میں جاتا ہے کہنے لگی میں تو احکم الحاکمین کے سامنے کھڑی ہوتی ہوں اس لئے میں پوشاک پہن کر حاضر ہوتی ہوں کہ میرے مولا اسے پسند کرتے ہیں پھر جب میں تکبیر پڑھ دیتی ہوں تو میں دنیا کو بھول جاتی ہوں، بیت اللہ میرے سامنے ہے جنت میرے دائیں طرف ہے اور جہنم بائیں طرف ہے اور ملک الموت میری روح قبض کرنے کیلئے میرے پیچھے موجود ہے اور یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے جو میں پڑھ رہی ہوں، سبحان اللہ! اللہ کی ایسی نیک بندیاں بھی آج دنیا میں موجود

ہیں جو اپنی ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر پڑھتی ہیں تو عورت کے دل میں اگر نیکی کا جذبہ آ جائے تو پھر یہ نیکی کے بڑے بڑے بلند مقامات حاصل کر لیتی ہے

اللہ نے عورت کو نبیہ کیوں نہیں بنایا؟

اللہ تعالیٰ نے گو اس کو نبیہ نہیں بنایا مگر نبیوں کی ماں ضرور بنایا ہے نبی اس لئے نہیں بنایا گیا کہ نبی جو آتے ہیں تو انکے ذمے انسانوں کی تربیت ہوتی ہے اب عورت ہو اور غیر مردوں کی تربیت اسکے ذمے ہو تو یہ کتنا مشکل معاملہ ہے اس لئے شریعت نے عورت کو قاضیہ اور چیف جسٹس بنانے کی اجازت نہیں دی کہ دونوں میں مدعی اور مدعا علیہ دونوں کو سامنے دیکھنا پڑتا ہے انکے حالات کا جائزہ لینا پڑتا ہے کھود کرید کرنی پڑتی ہے تو غیر محرم مردوں کے احوال میں اگر دخل اندازی کرتی تو فتنے ہوتے۔ان فتنوں کے سدباب کیلئے شریعت نے یہ بوجھ عورت کے سر پر نہیں رکھا اس کے سوا ولایت کے جتنے بھی مقامات ہیں وہ عورتیں حاصل کر سکتی ہیں یہ قرآن مجید کی مفسرہ بھی بن سکتی ہیں، نبی ﷺ کی احادیث کی روایت بھی کر سکتی ہیں۔

امام جعفر رحمہ اللہ کی بیٹی اور خدمت حدیث

ایک کتاب درس نظامی کے اندر موجود ہے جو بھی عالم بنتا ہے اس کتاب کو ضرور پڑھتا ہے امام ابو جعفر طحاویؒ کی طحاوی شریف یہ کتاب کیسے لکھی گئی امام صاحب حدیث بیان کرتے تھے اور انکی بیٹی اس کتاب کی املاء کیا کرتی تھی۔ یہ انکی بیٹی کی املاء شدہ کتاب تھی جو آگے چلی اور آج اس سے احادیث پڑھ کر سب لوگ عالم بنتے ہیں یوں سمجھئے جتنے لوگ بھی عالم بن رہے ہیں انکے علم میں امام ابو جعفرؒ کی بیٹی کا حصہ بھی موجود ہے یہ سب کے سب انکے روحانی شاگرد بن گئے تو عورت ایسے بھی نیکی کے کام کر سکتی ہے کہ قیامت کے دن وہ کروڑوں انسانوں کو علم پہنچانے کا ذریعہ بن جائے۔ اس عاجز نے ایک چھوٹی سی کتاب ترتیب دی ہے۔ ''خواتین اسلام کے کارنامے''

اس میں مختلف باب ہیں کہ عورتوں نے علوم قرآن میں کیسے خدمت کی علوم حدیث میں کیسے خدمت کی معرفت کے میدان میں عورتوں نے کون سے درجات حاصل کیے جہاد کے میدان میں کیا خدمات دیں' تربیت کے عنوان پر بچوں کی کیسے شاندار تربیت کی یہ سب واقعات اس چھوٹی سی کتاب میں اکھٹے کر دیئے گئے ہیں' تاکہ عورتیں اسکو پڑھیں اور انکو پتہ چلے کہ عورتیں دنیا میں فقط کچن کے کام کرنے کیلئے پیدا نہیں ہوئیں۔ وہ تو زندگی کی ایک ضرورت ہے مقصد زندگی کچھ اور ہے اور ہمیں اس مقصد کو ہر وقت سامنے رکھنا ہے عورت اگر چاہے تو یہ دین میں بہت زیادہ ترقی حاصل کر سکتی ہے بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں ایک طالبعلم ہونے کے ناطے عورت ولایت کے میدان میں اتنا مرتبہ حاصل کر سکتی ہے کہ یہ بڑے بڑے ولیوں کی مربیہ بھی بن جاتی ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو حضرت رابعہ بصریہؒ کا مشورہ

حسن بصریؒ اس امت کے بڑے اولیاء میں سے گزرے ہیں انکے زمانے میں ایک خاتون تھی جسکا نام رابعہ بصریہؒ ہے کبھی کبھی یہ انکے پاس جایا کرتی تھیں کچھ مسائل پوچھنے کیلئے بات پوچھنے کے لئے ایک مرتبہ جو انکے گھر گئیں پتہ چلا کہ وہ دریا کی طرف گئے ہیں گرمی کا موسم تھا بہت زیادہ شدت کی گرمی تھی اہل خانہ نے بتایا کہ وہ دریا کے کنارے اس لئے گئے ہیں وہاں بیٹھ کر میں اللہ اللہ کرونگا انہوں نے بات ضروری پوچھنی تھی یہ بھی دریا کے کنارے کی طرف چل پڑیں' بڑھاپے کی عمر تھی جب دریا کے کنارے پر پہنچیں تو کیا دیکھا کہ حسن بصریؒ نے کنارے کی بجائے پانی پر دریا کے اوپر مصلیٰ بچھایا ہوا ہے اور اللہ رب العزت کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں یہ گویا انکی ایک کرامت تھی جو اللہ رب العزت نے اس وقت ان پر ظاہر کر دی تھی یہ ایک طرف بیٹھ کر دیکھتی رہیں جب حسن بصریؒ نماز سے فارغ ہوئے انہوں نے رابعہ بصریہ کو دیکھا تو سلام کیا رابعہ بصریہؒ نے انہیں کہا اگر یہ ہوا اروی مکسے

باشی اگر تو ہوا پہ چلتا ہے تو مکھی کی مانند ہے' وبر آب روی خسے باشی' اگر تو پانی پہ تیرتا ہے تو تو تنکے کی مانند ہے۔ دل بدستے طاقت سے باشی اپنے دل کو قابو میں کر لے تاکہ تو کچھ تو بن جائے۔

حسن بصریؒ نے اقرار کیا کہ واقعی مجھ سے غلطی ہوئی مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا دیکھئے اتنے بڑے ایک ولی کو اتنا پیارا مشورہ کس نے دیا ایک عورت نے دیا جو خود ولایت کے مقامات کی معرفت حاصل کر چکی تھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا احسان عظیم

سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا پوری امت کی استاد ہیں محسنہ ہیں' والدہ ہیں محبوبہ محبوب خدا ہیں انکے امت پر کتنے احسانات ہیں ہم حیران ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں آتا ہے نبی علیہ الصلوۃ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جس کے تین بچے ہوئے اور وہ فوت ہو گئے قیامت کے دن یہ تین بچے اسکی شفاعت کریں گے اور قیامت کے اپنے والدین کو ساتھ لے کر جنت میں جائیں گے۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے یہ بات نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے سنی اگر وہ سن کر خاموش رہتیں تو تین بچوں کی شفاعت والی حدیث امت کو نہ پہنچتی مگر وہ خاموش نہیں رہیں انہوں نے آپ ﷺ سے سوال پوچھا اتنی خوبصورت بات کہی کہ امت کیلئے آسانیاں کر دیں۔ پوچھنے لگیں اے اللہ کے محبوب ﷺ اگر کسی کے دو بچے بچپن میں فوت ہوئے اور وہ قبرستان میں پہنچے تو اسکا کیا ہوگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا وہ بھی اس کی شفاعت کریں گے۔ والدین کو جنت میں لے کر جائیں گے اس پر وہ خاموش نہیں ہوئیں اگلا سوال پوچھا اے اللہ کے محبوب ﷺ! اگر کسی کا ایک بچہ ہو' بچہ تو بچہ ہوتا ہے پیارا ہوتا ہے اگر وہ بچپن مین جدا ہو کر قبرستان پہنچ گیا تو وہ والدین کی شفاعت نہیں کرے گا نبی ﷺ نے فرمایا وہ بھی شفاعت کرے گا اور اپنے والدین کو جنت میں لے کر جائے گا۔ جب یہ بات پوچھ لی

تو بات مکمل ہوگئی تھی سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے ایک بات اور پوچھی اے اللہ کے محبوب ﷺ اگر کوئی عورت حاملہ ہوئی اور اتنا وقت گزر گیا کہ بچے میں جان پیدا ہوگئی مگر کسی وجہ سے Miss Carriage ہوگیا عورت کو ولادت کی تکلیف تو ہوتی ہی ہے اس ماں نے تو تکلیف اٹھائی کیا اس تکلیف اٹھانے پر اسکو اجر نہیں ملے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا! اس قسم کا بچہ بھی جس میں زندگی پیدا ہو چکی تھی قبرستان میں چلا گیا وہ بھی شفاعت کرے گا اور اپنی ماں کو لے کر جنت میں چلا جائے گا اب یہ دیکھئے انکا کتنا بڑا احسان ہے اگر وہ آگے سے کوئی بات نہ پوچھتیں تو تین بچوں والی حدیث نبی ﷺ نے فرمادی تھی لیکن انکے سوالات کی وجہ سے امت کیلئے آسانیاں ہوگئیں اور امت پر اجر کے دروازے کھلتے چلے گئے تو اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ امت کی محسنہ ہیں حضرت عبداللہ بن عباسؓ امام المفسرین کہلاتے ہیں یہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے شاگرد تھے پردے میں بیٹھ کر یہ ان سے تفسیر کے نکات پوچھا کرتے تھے یہی نہیں کہ صحابہ کرامؓ تک یہ سلسلہ رہا بلکہ بعد کے اولیاء میں بھی ایسی باخدا عورتیں گزریں جنھوں نے اپنے بچوں کی تربیت کی اور انکو معرفت کی باتیں سکھائیں۔

اُم امام غزالی رحمہ اللہ کا علم معرفت

امام غزالیؒ دو بھائی تھے ایک کا نام محمد تھا اور ایک کا نام احمد تھا۔ محمد غزالیؒ اور احمد غزالیؒ دونوں بھائی بڑے نیک تھے مگر ایک کا رجحان علم کی طرف زیادہ تھا اور دوسرے کا رجحان ذکر کی طرف زیادہ تھا۔ جس کو ہم امام غزالیؒ کہتے ہیں یہ عالم تھے اپنے وقت کے بہت بڑے واعظ اور خطیب تھے اپنے وقت کے قاضی تھے ایک بڑی مسجد کے امام بھی تھے انکے چھوٹے بھائی احمد غزالیؒ ذکر واذکار میں لگے رہتے اور انکی عادت تھی کہ مسجد میں جا کر نماز پڑھنے کی بجائے اپنی نماز خلوت میں پڑھ لیا کرتے تھے۔ ایک دن امام محمد غزالیؒ نے اپنی والدہ سے عرض کیا اماں! لوگ مجھ پر اعتراض

کرتے ہیں کہ تیرا سگا بھائی تیرے پیچھے نماز نہیں پڑھتا اپنی علیحدہ نماز پڑھ لیتا ہے
آخر کیا بات ہے تو آپ بھائی سے کہیں کہ الگ پڑھنے کی بجائے میرے پیچھے
جماعت سے نماز پڑھ لیا کریں ماں نے چھوٹے بیٹے کو بلایا بیٹے تم بڑے بھائی کے
پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ کہنے لگے امی میں پڑھوں گا چنانچہ اگلی نماز میں امام محمد غزالیؒ نے
امامت کروائی اور احمد غزالیؒ نے انکے پیچھے نیت باندھ لی۔ جب دوسری رکعت میں
کھڑے ہوئے تو احمد غزالیؒ نے نماز کی نیت توڑ دی اور جماعت میں سے نکل کر علیحدہ
نماز پڑھی گھر آ گئے اب نماز کے بعد لوگوں نے امام محمد غزالیؒ پر اور اعتراضات کیے کہ
تیرے بھائی نے تو ایک رکعت پڑھی اور دوسری رکعت میں نماز توڑ کر چلے گئے امام
غزالی بڑے مغموم ہوئے۔ پریشان ہوئے پھر آ کر والدہ کی خدمت میں عرض کیا اماں
بھائی نے تو ایک رکعت پڑھی پھر نماز توڑ کر آ گیا میری بے عزتی اور زیادہ کروا دی ماں
نے بلا کر پوچھا! بیٹے تو نے یہ کیا کام کر دکھایا بیٹے نے کہا امی! جب تک یہ اللہ کی نماز
پڑھ رہے تھے میں انکے پیچھے کھڑا تھا جب یہ اللہ کی نماز پڑھنے کی بجائے اور چیزوں
میں مشغول ہو گئے تو میں نے نماز توڑ دی۔ امی انہی سے پوچھو ماں نے پوچھا محمد غزالیؒ
معاملہ کیا ہے۔ امام غزالیؒ کی آنکھوں سے آنسو آ گئے امی بھائی کہتا تو ٹھیک ہے میں
نے جب نماز کی نیت باندھی تو میری توجہ اللہ رب العزت کی طرف تھی میں نماز کی پہلی
رکعت توجہ کے ساتھ پڑھتا رہا۔ جب دوسری رکعت میں کھڑا ہوا تو میں نماز سے پہلے
عورتوں کے حیض و نفاس کے مسائل کا مطالعہ کر رہا تھا انہی مسائل کی طرف میرا دھیان
چلا گیا تھوڑی دیر کے لئے پھر میں نے توجہ ٹھیک کر لی تو جب یہ بات انہوں نے کی تو
ماں نے ٹھنڈی سانس لی دونوں بیٹے حیران ہوئے اماں آپ ٹھنڈی سانس کیوں لے
رہی ہیں۔۔۔ کہنے لگی میرے دو بیٹے اور دونوں میرے کسی کام کے نہ ہوئے بڑی
حیرانی ہوئی انکو سن کر امام محمد غزالیؒ نے کہا امی میں بھی کسی کام کا نہیں امام احمد غزالیؒ نے
پوچھا امی میں بھی کسی کام کا نہیں؟ ماں نے کہا ہاں تم دونوں تو میرے کسی کام کے بیٹے نہ

بنے تو انہوں نے پوچھا وجہ کیا ہے؟ ماں نے کہا ایک آگے نماز پڑھانے کھڑا ہوا تو وہ عورتوں کے حیض ونفاس کے بارے میں سوچ رہا تھا اور دوسرا اسکے پیچھے کھڑا ہوا وہ بھی خدا کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے بھائی کے قلب میں کھڑا جھانک رہا تھا دونوں میں سے کسی کی توجہ اللہ کی طرف نہیں تھی تو میرے بیٹوں میں سے دونوں میں سے کوئی بھی کام کا نہ بنا۔ سوچنے کی بات ہے جب عورت معرفت کا علم حاصل کرتی ہے تو اتنی بلندیوں کو پالیتی ہے کہ بڑے بڑے ولیوں کی تربیت کرتی ہے اور انکو معرفت کے نکات سمجھا دیتی ہے۔

عورت کی غیر معمولی صلاحیتیں

اللہ رب العزت نے عورت کے اندر بڑی غیر معمولی صلاحیتیں رکھی ہیں عام طور پر کہتے ہیں کہ عورت کے اندر جلد بازی ہوتی ہے لیکن اگر اسکو علم آ جائے تربیت ہو جائے تو اسکے اندر بڑی تحمل مزاجی بھی پیدا ہو جاتی ہے صبر بھی پیدا ہو جاتا ہے جتنا صبر عورت کر سکتی ہے شاید میری نظر میں مرد بھی اتنا صبر نہیں کر پاتے۔ جتنی تحمل مزاجی عورت میں آ سکتی ہے اتنی تحمل مزاجی تو شاید مرد میں بھی پیدا نہیں ہو سکتی اور اسکی کئی مثالیں ہیں۔

حضرت جابرؓ کی اہلیہ کا صبر وتحمل

چنانچہ ایک حدیث پاک میں آتا ہے حضرت جابرؓ کا بچہ تھا چھ سات سال کا سفر پر جانا پڑا بچہ پیچھے بیمار تھا سفر سے واپس ہوئے اسی رات وہ بچہ فوت ہو گیا بیوی نے کیا کیا کہ بچہ کو نہلا کر کپڑا اوپر ڈال دیا خاوند آئے تو انکا استقبال کیا اور انکو بیٹھایا۔ انہوں نے آتے ہی پوچھا کہ میرے بیٹے کا کیا حال ہے۔ فرمانے لگیں الحمد للہ بعافیۃ وخیر۔ اللہ کی تعریفیں ہیں کہ بیٹا عافیت اور خیریت کے ساتھ ہے۔ خاوند سمجھے کہ وہ سو رہا ہے چنانچہ انہوں نے کھانا کھایا کھانے کے دوران میاں بیوی دونوں بات

چیت کرنے لگے آپس میں الف ومحبت کی باتیں ہونے لگیں اور خاوند کا مزاج محبت کی طرف مائل ہوا تو اس وقت اپنے خاوند سے پوچھتی ہیں ایک مسئلہ مجھے آپ سے پوچھنا ہے کہ اگر کوئی کسی کو امانت دے اور کچھ وقت کے بعد واپس مانگے تو خوشی خوشی امانت دینی چاہیئے یا اسکو تنگ دل ہو کر امانت دینی چاہیئے۔ جابرؓ نے فرمایا کہ نہیں نہیں خوشی خوشی دینی چاہیئے امانت تو اسکا حق ہوتا ہے جب انہوں نے یہ بات کہی تو فرمانے لگی اللہ رب العزت نے بھی ہم دونوں کو امانت دی تھی' اللہ رب العزت نے وہ امانت واپس لے لی۔ اب آپ بھی خوشی خوشی اس امانت کو واپس کر دیجئے حیران ہو کر پوچھنے لگے کیا بات ہے فرمانے لگیں کہ بیٹا فوت ہو گیا ہے میں نے نہلا دیا کفن پہنا دیا لیٹا ہوا ہے اسے جا کر قبرستان میں دفن کر دیجئے سوچنے کی بات ہے۔ عورت کے اندر صبر کا پہاڑ آ گیا علم نے اسکو پہاڑ کی طرح استقامت عطا فرمادی آج کی عورتیں ہوتیں رو رو کے حال برا کیا ہوتا خاوند آتا بیوی کو دیکھ کر اسکو بھی رونا پڑتا کہرام مچا ہوتا مگر وہ عورتیں بات کو سمجھتی تھیں انہوں نے یہ سوچا میرا خاوند پردیس سے آ رہا ہے آتے ہی اسے یہ خبر ملے گی تو صدمہ پہنچے گا تو اپنے خاوند کو میں صدمے سے بچالوں کتنی اچھی بیوی تھی جس نے خاوند کا محبت سے استقبال کیا اور کھانا کھلایا اور جب میاں بیوی دونوں محبت پیار کی باتیں کر چکے اور خاوند کا دل اس وقت ہر بات کو سننے کیلئے آمادہ ہو گیا۔ تب انکو بات بتائی تب انکے خاوند نے جا کر اپنے بیٹے کو دفن کیا تو عورت کے اندر تو ایسا تحمل بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ کی امام الانبیاء ﷺ کو تسلی

امت کی محسنہ سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ ہیں انکے امت پر بڑے احسانات ہیں چنانچہ جب نبی ﷺ کا ان سے نکاح ہوا انہوں نے اپنا پورا مال نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ نبی ﷺ نکاح سے پہلے مدینے کے فقراء میں سے سمجھے جاتے تھے کہ جن

کے پاس پیسوں کی کمی ہوتی لیکن نکاح کے بعد مدینہ کے امراء میں شامل ہو گئے۔ اللہ نے وہ سب مال دین کی خاطر خرچ کروا دیا چنانچہ جب نبی ﷺ غار حرا میں تشریف لے جاتے تھے ایک دن آپ ﷺ پر وحی اتری آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو اصلی شکل میں دیکھا انکے چھ سو پر تھے حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ ایک پر کو پھیلائیں تو وہ مشرق ڈھانپ لیتا ہے دوسرے کو پھیلائیں تو وہ مغرب کو ڈھانپ لیتا ہے اتنا بڑا انکا قد ہے کہ وہ پورے آسمان کو ڈھانپ لیتے ہیں چہرہ انکا سورج سے زیادہ روشن ہے اور اتنی زیادہ برق رفتاری ہے اگر بارش کا قطرہ زمین سے ایک بالشت اونچا ہو اس سے پہلے کہ وہ قطرہ زمین پر گرے جبرائیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ سے زمین پر آ کر پھر واپس جا سکتے ہیں۔ اللہ نے اتنی تیز رفتاری عطا فرمائی۔ اب اتنے بڑے فرشتے کو آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ اصلی حالت میں جب دیکھا تو نبی ﷺ کے اوپر اک خوف کی سی کیفیت طاری ہوگئی چنانچہ آپ گھر آئے' بخاری شریف کی روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا' **زمّلونی زمّلونی** مجھے کمبل اڑھا دو کمبل اڑھا دو چنانچہ بی بی خدیجہ الکبریٰؓ نے فوراً کمبل اوڑھا دیا آپ ﷺ لیٹ گئے نبی ﷺ نے فرمایا **لقد خشیت علی نفسی** (الحدیث)' مجھے ڈر ہے کہیں میری جان نہ نکل جائے۔ پوچھا اے میرے آقا کیا ہوا؟ نبی ﷺ نے پورا واقعہ سنایا۔ کوئی آج کی عورت ہوتی تو رونے پیٹنے بیٹھ جاتی میرے خاوند پہ اثر ہو گیا میرے خاوند نے جن دیکھ لیا میرے خاوند پہ کسی نے کچھ کر ڈالا میری زندگی کا کیا بنے گا۔ مگر وہ ایسی عورت نہیں تھی انہوں نے اتنی بڑی بات سن لی مگر پھر کہنے لگیں اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ اطمینان رکھئے **انک تصل رحم کلا.** ہرگز نہیں واللہ اللہ کی قسم **لا یخزی کلہ ابدا** اللہ رب العزت آپکو کبھی ضائع نہیں کریں گے' رسوا نہیں کریں گے۔ **انک تصل رحم** آپ ﷺ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں **وتکسب المعدوم** جسکے پاس کچھ نہیں ہوتا اسکو کما کر دینے والے ہیں **وتکرم ضیف** آپ ﷺ مہمان نوازی کرنے والے ہیں' **وتحمل اکل** اور آپ

ﷺ تو دوسروں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں' وتعین علی انواءِ باالحق اورآپ ﷺ تو نیک باتوں میں مدد اور تعاون کرنے والے ہیں چنانچہ ان الفاظ سے نبی ﷺ کو تسلی دی آج کون بیوی ہے جس کا خاوند پریشان ہو اور وہ خاوند کی اچھی صفات گنوا کر کہے کہ آپ کے اندر یہ اچھی باتیں ہیں اللہ آپ کی مدد کریں گے عورتیں تو ایسے موقع پر اور زیادہ دوسروں کا دل تھوڑا کر کے بیٹھتی ہیں مگر خدیجہ الکبریٰؓ کا احسان ہے انہوں نے تسلی کے الفاظ بھی کہے اور پھر انکا جگر بھی دیکھئے انکا دل دیکھئے یہی نہیں کہ زبانی تسلی دی۔ بلکہ نبی ﷺ کی تھوڑی سی حالت بہتر ہوئی تو آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر وہ آپ ﷺ کو اپنے ایک رشتہ دار کے پاس لے گئیں جن کا نام ورقہ بن نوفل تھا یہ پہلے تو مشرکین میں سے تھے لیکن انہوں نے کتاب کا علم حاصل کیا اور وہ کتاب کی کتابت کیا کرتے تھے اور یہ اہل کتاب میں شامل ہو گئے تھے۔ مشرکین میں سے یہی ہیں جن کا شمار اہل کتاب میں سے ہوا۔ انہوں نے ان کو جا کر کہا کہ یہ آپ کے بھتیجے کیا کہتے ہیں۔ اسمعی ابن الاخیک کہ اپنے بھائی کے بیٹے کی بات تو سنیے یعنی سنیے کہ نبی ﷺ کیا کہتے ہیں' ورقہ بن نوفل نے کہا یا ابن اخی مارأیت اے میرے بھائی کے بیٹے تو نے کیا دیکھا۔ نبی ﷺ نے پورا واقعہ سنایا پھر انہوں نے فرمایا ابشر ابشر آپ ﷺ کو بشارت ہو خوشی ہو' ھذا ناموس الذی یہ وہ ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر وحی لاتا تھا یہ آپ ﷺ پر بھی اللہ کا پیغام لے کر آیا ہے پھر فرمایا میں بوڑھا ہوں اگر میں زندہ ہوتا تو تمہاری مدد کرتا سبحان اللہ۔ سیدۃ خدیجہ الکبریٰؓ کا پوری امت پر احسان دیکھئے انہیں زبان سے بھی تسلی دی اور اپنے عمل سے بھی انہوں نے ایسے شخص کے پاس آپ ﷺ کو پہنچایا جنہوں نے پورے معاملہ کو کھول کر رکھ دیا تو جب یہ عورتیں دین کو سمجھ لیتی ہیں تو پھر انکے دلوں میں پہاڑوں جیسی استقامت آجاتی ہے غیر معمولی تحمل مزاجی آجاتی ہے۔ بڑے بڑے صدمے بڑے آرام سے برداشت کر جاتی ہیں حتیٰ کہ مرد بھی حیران ہو جاتے ہیں یہ سب برکتیں دینداری کی ہیں علم دین کی ہیں اور اگر وہ علم دین سے

بے چاری یہ محروم ہوں تو انکا کیا قصور پھر تو یہ تھوڑ دلی ہوتی ہیں۔ بیچاری چھوٹی چھوٹی مکڑیوں سے ڈرتی ہیں اور کبھی کبھی تو صرف دروازہ کھٹک جائے آندھی سے تب بھی ڈر پڑتی ہیں۔ انکا دل اتنا چھوٹا ہوتا ہے اس لیے انکو دین کا علم سیکھانا اور دیندار بنانا انتہائی ضروری ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی پھوپھی کا صبر

نبی ﷺ نے جنگ احد میں جب اپنے چچا حضرت امیر حمزہؓ کو دیکھا انکی لاش کا مثلہ بنا پڑا تھا' انکا دل نکال لیا گیا تھا اور انکی آنکھیں نکال لی گئیں تھیں' کان کاٹ دیے گئے تھے' ہندہ نے انکا ہار بنا کر اپنے گلے میں پہنا تھا اب سوچیے پیچھے لاش کا کیا حال ہوگا' نبی ﷺ نے دیکھا تو آپ ﷺ بہت آزردہ ہوئے آنکھوں میں سے آنسو آگئے اور آپ ﷺ نے اس وقت پابندی لگا دی کہ میری پھوپھی حضرت حمزہؓ کی بہن آپؓ کو دیکھنے کیلئے آئے گی دوسری عورتوں کی طرح تو ایسا نہ ہو کہ وہ دیکھے اور اسے صدمہ پہنچے' گھر کی عورتیں اپنے اپنے مردوں کو دیکھنے کیلئے آگئیں کہ ان کو نہلائیں دفنائیں تو اس وقت میں آپ کی پھوپھی جو تھی وہ بھی آگئیں مگر صحابہؓ نے روک دیا کہ نبی ﷺ نے منع فرما دیا ہے کہ آپؓ اپنے بھائی کی لاش کو نہیں دیکھ سکتیں انہوں نے پوچھا نبی ﷺ آپ نے کیوں منع فرما دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اسکی لاش کو دیکھنے کا حوصلہ نہ رکھو گی پوچھنے لگیں اے اللہ کے نبی ﷺ! میں اپنے بھائی کی لاش پر رونے کیلئے نہیں آئی میں تو اپنے بھائی کو مبارکباد دینے کیلئے آئی ہوں جب نبی ﷺ نے یہ الفاظ سنے فرمایا۔ اچھا پھر تمہیں دیکھنے کی اجازت ہے۔ سوچیے کتنا بڑا دل کر لیا کہ میں تو اپنے بھائی کو مبارک دینے کیلئے آئی ہوں تو یہ صبر و تحمل ان عورتوں میں آجاتا ہے یہی نہیں کہ پہلے مانے کے عورتوں میں تھا۔ آج بھی جو دیندار عورتیں ہیں انکے دلوں میں ایسی تنقامت ہوتی ہے۔

ایک صابرہ کی حکمت عملی

ہمارے قریبی لوگوں میں سے ایک آدمی سے واقعہ پیش آیا وہ 1971ء سے پہلے مشرقی پاکستان کے اندر کام کرتا تھا۔اسکے بڑے بڑے Gas Stations تھے کروڑوں روپے کا مالک تھا بلکہ اربوں کا مالک تھا سینکڑوں کی تعداد میں اسکے گیس اسٹیشن تھے اللہ کی شان دیکھئے اتنے مال پیسے والا تھا کہ اسکا ایک کام کرنے والا اسکے دولاکھ روپے چوری کر کے بھاگ گیا اس نے اسکے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا کچھ عرصے کے بعدوہ پھر واپس آ گیا رونے دھونے لگا مجھ سے غلطی ہوگئی اس نے وہ دولاکھ بھی معاف کر دیئے اوراس کونوکری پر بھی بحال کر دیا سوچئے کہ وہ کتنا کاروباراور مال رکھنے والا بندہ ہوگا جس کو پرواہ ہی نہیں تھی دولاکھ روپے کی۔اتنا کچھ اسکی مال جائیدادتھی لیکن جب جنگ میں ڈھاکہ علیحدہ ہواتو یہ اس حال میں کراچی اترا کہ اسکی بیوی کے سر پر فقط دوپٹہ تھا۔دونوں کی جیبیں خالی تھیں کچھ ہاتھ میں نہیں تھا۔سب کچھ وہاں چھوڑ آیا۔اب کراچی میں اسکے ایک بھائی تھے۔انکے گھر آ کر ٹھہرے وہ خود یہ واقعہ سناتے تھے کہ جب میں آیا تو مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ میں زندہ ہوں میں کروڑوں اربوں پتی انسان اور آج اک پیسہ بھی میرے پاس نہں۔میں کس سے مانگوں گا میں کیسے زندگی گزاروں گا کہنے لگے قریب تھا کہ میرا Nerves break down ہوجائے مگر بیوی نیک تھی دیندارتھی پہچان گئی کہ میرے خاوند کے اوپر یہ حالات آ گئے۔چنانچہ جب ہم کھانے کے دستر خوان پر بیٹھتے تو میرے بھائی اورانکے بچے بھی ہوتے تو میری بیوی یہ واقعہ چھیڑتی اور کہتی کہ ہمارے اوپر اتنا بڑا صدمہ آیا میں عورت ہوں میں زیادہ گھبرا گئی ہوں اور میرے خاوند کو تو اللہ نے پہاڑ جیسا دل دے دیا ہے انہوں نے اسکو ہاتھوں کی میل بنا کرا تار دیا ہے انکو تو پرواہ ہی نہیں کہنے لگے میں اندردل سے خوفزدہ تھا اور وہ ایسی باتیں کرتی کہ سن سن کر مجھے تسلی

ہونے لگی کہ جب میری بیوی کو کوئی غم نہیں تو پھر میں کیوں اتنا پریشان ہو رہا ہوں میں Depression کا شکار کیوں ہو رہا ہوں۔ چنانچہ بیوی ایسی باتیں کرتی کہ انکا دل تو بہت بڑا ہے انہوں نے تو اتنے مال کو ہاتھوں کی میل سمجھ لیا ہے۔ انکو تو اللہ نے پہلے بھی بہت دیا وہی پروردگار ہے اب انکو یہاں بھی بہت دے دے گا یہ تو قسمت کے بادشاہ ہیں۔ قسمت کے دھنی ہیں جب اس نے ایسی ایسی باتیں کیں تو کہنے لگے میری طبیعت بحال ہوگئی۔ ہم نے مشورہ کیا' بھائی سے ادھار لے کر ایک ٹرک خریدا اور اسکو کرائے پر چلانا شروع کر دیا میں نے محنت کی میرے مولا نے میری مدد کی کہنے لگا پانچ سال کے بعد سینکڑوں ٹرکوں کی کمپنی کا میں پھر مالک بن گیا آج پھر اربوں پتی بن کر زندگی گزار رہا ہوں مگر میں اپنی بیوی کا احسان کبھی نہیں اتار سکتا جس نے اس حالت میں بھی مجھے سنبھال لیا۔

عورتوں کی علمی اور اخلاقی ترقی میں رکاوٹ کیا؟

عورتوں کے اندر اگر دین کا علم ہو اور دینداری ہو تو وہ بڑے بڑے صدمے اپنے دلوں پر برداشت کر جاتی ہیں حیران ہوتے ہیں اتنی نازک ہوتی ہیں مگر لوہے کی طرح یہ اپنے اوپر سب بوجھ اٹھا لیتی ہیں اور اپنے دوسرے اہل خانہ کو پتہ بھی نہیں چلنے دیتی۔ سبحان اللہ! یہ اللہ رب العزت نے انکے اندر صلاحیتیں رکھی ہیں۔ لیکن دیکھنے میں ایک بات آئی یہ بھی کہتا چلوں کہ بعض عورتوں کی علمی اور اخلاقی ترقی میں انکے مرد رکاوٹ بن جاتے ہیں اسکی وجہ کیا ہوتی ہے کہ بعض مرد یہ سمجھتے ہیں کہ عورتوں کا کام تو بچے پالنا اور گھر کے کام کرنا خاوند کو خوش رکھنا فقط یہی کچھ ہے' یہی کچھ انکا دین ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ انہوں نے دین کا علم بھی پڑھنا ہے۔ عبادت بھی کرنی ہے اپنے رب کی بندی بن کر بھی زندگی گزارنی ہے اسی غلط فہمی کی وجہ سے ایسے مرد اپنی عورتوں کو دین کی تعلیم دلواتے۔ بس واجبی سا قران مجید پڑھا دیا چند مسائل بہشتی زیور کے سکھا دیئے

اور زیادہ نہیں پڑھنے دیتے حالانکہ عورتوں میں علم کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے وہ اگر چاہیں تو بخاری شریف تک کی تعلیم حاصل کر سکتی ہیں مگر گھر کے مرد انکو اجازت نہیں دیتے بعض تو ایسے ہیں کہ مختلف جگہوں پہ دینی مجالس ہوں ان میں جانے کی اجازت نہیں دیتے تو سوچئے ایسے مرد عورتوں کی ترقی میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ ہر وقت انکو گھر کے کاموں میں لگائے رکھتے ہیں۔

قیامت کے دن سوال ہوگا

حدیث پاک میں آتا ہے **کلکم راعٍ و کلکم مسئول عن رعیتہ**' تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک سے اسکی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا تو خاوند سے بیوی بچوں کے بارے میں پوچھا جائے گا اور بیوی سے بچوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ہر ایک سے اسکے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا تو کل ان مردوں کو جب جواب دینا پڑے گا کہ تمہاری عورتوں کو تو پاکی اور ناپاکی کے مسائل کا پتہ نہیں تھا انکو تو فرائض و واجبات کا بھی صحیح پتہ نہیں تھا نماز کے مسائل کا پتہ نہیں تھا۔ اور وہ تو عبادت میں کوتاہیاں کرتی تھیں بتاؤ تم نے انکو دین کی تعلیم کیوں نہیں دلوائی معلوم نہیں کیا جواب اللہ کے سامنے پیش کر پائیں گے یا پھر اس وقت اللہ کے عتاب کا سبب بنے گا اس لئے ضروری ہے ہم گھر کی عورتوں کو محبت و پیار کے ساتھ دین کی تعلیم کی طرف مائل کریں اگر انکے اپنے دل نہیں بھی چاہتے یہ عورتوں کی فطرت ہے پیار سے اگر منوالو تو پہاڑ سے بھی چھلانگ لگا جائیں گی اور اگر غصہ سے بات کرو تو قدم بھی نہیں اٹھائیں گی پیار سے زیادہ بہتر چیز ان کیلئے اور کچھ بھی نہیں اور یہی چیز حدیث پاک میں سے بھی ملتی ہے۔

معزز و ایماندار کون؟

نبی ﷺ نے فرمایا عورتوں کے ساتھ لطف و مروت سے پیش آؤ۔

ان اکرم المومنین احسنکم اخلاقاً الطفکم لینا تم میں سے بہترین معزز ایمان والا وہ ہے جو تم میں سے اچھے اخلاق والا ہے اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنے والا ہے۔ تو اگر نرمی کے ساتھ عورتیں بات مان جائیں تو پھر گرمی کی کیا ضرورت ہے بہتر یہ ہے اچھے اخلاق کے ساتھ ان کو محبت و پیار کے ساتھ متوجہ کیا جائے۔

آپ ﷺ کی آخری وصیت

نبی ﷺ نے عورتوں کے بارے میں وصیت فرمائی جب آپ ﷺ اس دنیا سے پردہ فرمانے لگے تو آخری الفاظ جو آپ کی زبان مبارک سے سنے گئے تب آپ ﷺ نے فرمایا اتقو الله النساء اے مردو عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا لوگ عورتوں کو اپنے گھر کی باندیاں سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو امانت ہوتی ہیں یہ ماں باپ نے آزاد جنی باندیاں نہیں بلکہ اللہ نے انکے نکاح کے ذریعے انکو مردوں کی امانت میں دے دیا ہے تو یہ امانت کا خیال کریں اسمیں خیانت نہ کریں انکے دین میں آگے بڑھنے کا انکے ساتھ تعاون کرنے کا سبب بنیں اور بعض مرد تو ایسے ہوتے ہیں وہ عورت کو اپنے ماں باپ سے ملنے کی اجازت نہیں دیتے ہمیں کتنی ایسی عورتوں نے خط لکھے۔ کئی کئی سال سے روتی پھر رہی ہیں انکو ماں باپ، بہن بھائی سے ملنے کی اجازت نہیں خاوند سے پوچھا کوئی خاص وجہ ہے کوئی خاص وجہ بھی کوئی نہیں، بس میں چاہتا ہوں یہ نہ جائے سوچنے کی بات ہے اس بیچاری کا بھی دل ہے یہ اس گھر میں پیدا ہوئی ماں باپ نے جنم دیا۔ بہن بھائیوں میں پلی بڑھی کئی سال کے بعد اگر اسکا جی چاہا کہ میں ان سے مل لوں تو خاوند اس کو تو منع کر دیتا ہے تو اس لئے کہ نہ خاوند کے پاس دین کا علم ہوتا ہے نہ اسکو حقوق کا پتہ ہوتا ہے اس لئے ایسی تربیتی مجالس میں میاں بیوی سب کا آنا اور اپنے اپنے عنوانات کے تحت مضامین کا سننا انتہائی ضروری ہے

تا کہ گھروں کی زندگی بہتر ہو جائے۔

عورتوں میں بے دینی کے اسباب

جن گھروں میں مردوں کی بے توجہی کی وجہ سے عورتیں بے دین اور بے عمل بن رہی ہیں تو یہ مرد قیامت کے دن جوابدہ ہونگے بعض گھروں میں تو ہم نے دیکھا کہتے ہیں کہ یہ میری بیٹی کی ویڈیو کیسٹ لائبریری ہے۔ حیرت ہوتی ہے انکی بیٹی ان ویڈیو کیسٹوں کو دیکھ کر دل میں گناہ کے کیا کیا منصوبے بناتی ہوگی کیسے اسکی عزت محفوظ رہتی ہوگی۔ مگر ان کو دین کا کوئی دھیان نہیں۔ اللہ نے مال پیسہ خوب دے دیا ریل پیل ہے اور اب اس نشے میں عیش و آرام کی زندگی گزارتے ہیں اور بعض تو ایسے کم بخت ہوتے ہیں جو اپنے پاس جوان بیٹیوں کو بیٹھا کر ڈرامے دیکھتے ہیں فلمیں دیکھتے ہیں یورپ کی گندی فلمیں جن میں گندے فحش حرکات ہو رہے ہوتے ہیں اپنے جوان بیٹے بیٹیوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ ایسے مردوں کو قیامت کے دن زنجیروں میں باندھ کر پیش کیا جائے گا اور جب تک یہ جواب نہیں ہونگے انکی زنجیروں کو نہیں کھولا جائے گا اس لئے چاہئے کہ گھر کے بچوں اور گھر کی عورتوں کی دینی تعلیم کیلئے مرد ہر وقت فکر مند رہیں ان سے انکے بارے میں بھی پوچھا جائے گا اور انکے بیوی بچوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سیرت کے حسن و جمال کو اپنائیں

ایک اور بنیادی غلطی جو ہمارے معاشرے میں اس وقت آئی ہوئی ہے جسکو میں نے بہت دیر غور خوض کے بعد سوچ و بچار کے بعد توجہ الی اللہ کے بعد پایا وہ یہ غلطی ہے کہ آج کل کے نوجوان کی نظر میں عورت کا حسن و جمال ہی عورت کی اچھائی کا معیار ہے۔ اس لئے اگر نواجوان اپنی بیوی کا رشتہ ڈھونڈتا ہے تو پہلی بات یہی ہوتی ہے خوبصورت ہو' معلوم نہیں یہ ایسا شوق دلوں میں بیٹھ گیا کہ جس نے پورے

معاشرے کی حالت کو بدل کے رکھ دیا ہے۔ معیار کو بدل کے رکھ دیا ہے یاد رکھنا عورتوں میں صورت کے حسن و جمال کی بجائے سیرت کے حسن و جمال کو دیکھیں تو یہ زیادہ بہتر ہے اس لیے عام طور پر دیکھا جو نوجوان شکل وصورت کو دیکھ کر شادیاں کرتے ہیں تھوڑے دنوں کے بعد انہی کے گھروں میں پھڈے ہوتے ہیں لڑائیاں جھگڑے ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ گھر کی زندگی تو اچھے اخلاق سے گزرتی ہے وہ جس کو حور پری سمجھ کر لائے تھے وہ ہٹ دھرمی کرتی ہے ضد کرتی ہے بات نہیں مانتی co-operate نہیں کرتی پھر انکو پریشانی ہوتی ہے۔ پھر آ کر پوچھتے ہیں حضرت بیوی بات نہیں مانتی بڑا پریشان رہتا ہوں طلاق دینے کو دل کرتا ہے اب میں کیا کروں اب بھئی تم کیا کرو تمہیں پہلے سوچنا چاہئے تھا۔

شادی کیلئے عورت کا انتخاب

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ عورت سے چار وجہ سے شادی کرتے ہیں۔ بعض اسکے بڑے خاندان کی وجہ سے، بعض اسکے مال و دولت کی وجہ سے، بعض اسکے حسن و جمال کی وجہ سے اور بعض اسکی دینداری کی وجہ سے۔ نبی ﷺ نے محسن انسانیت نے فرمادیا تم عورتوں سے انکے اچھے اخلاق اور دینداری کی وجہ سے نکاح کیا کرو۔ تو نوجوانوں کو چاہئے کہ یہ سب سے پہلی چیز تو اچھے اخلاق دیکھیں خوبصورتی کو نمبر دو پر رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ فقط ظاہر کی خوبصورتی کو مقدم کر لیں اور سیرت کو مقدم نہ کریں ایک بات ذہن میں رکھنا، خوبصورت عورت جتنی مرضی ہو اگر کردار کی بری ہے تو اسکی خوبصورتی کس کام کی۔ اور اگر عورت کی شکل اچھی نہیں مگر باوفا ہے خادمہ ہے، جان نثار کرنے والی بیوی ہے ہر وقت خاوند کی خدمت میں لگی رہتی ہے اس سے بہتر زندگی کا ساتھی کوئی نہیں ہوسکتا۔ اس لئے عورت جو زندگی کی شریک حیات ہے۔ حسن کی کسوٹی پہ تولنے کی بجائے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ سیرت کی کسوٹی پہ تولیں۔

اچھے اخلاق کی کسوٹی پہ تولیں انکو دینداری کی کسوٹی پہ تولیں۔

دنیا میں فتنوں کی وجوہات

دنیا میں جتنے بھی فتنے عورت کے اوپر آتے ہیں وہ اسکے ظاہری حسن کی وجہ سے آتے ہیں۔ یہ ظاہری حسن انسان کیلئے امتحانوں کا سبب بن جاتا ہے۔ اس لئے جو حسن و جمال کو زیادہ دیکھتے ہیں انہی کے گھروں میں پریشانیاں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں آپ نے پڑھا ہوگا حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے حسن و جمال ایسا دیا تھا جس کی کوئی مثال ہی نہیں بلکہ حدیث پاک میں فرمایا **فاذا قد اوتیہ حشر والحسن** ۔ انکو اللہ رب العزت نے آدھی دنیا کا حسن دیا تھا یعنی یوں سمجھئے کہ ساری دنیا کے حسینوں کا حسن جمع کیا جائے تو وہ ایک حصہ ہے اور اتنا ہی حصہ حضرت یوسف علیہ السلام کو دے دیا گیا تھا تو کیسا حسن و جمال ہوگا لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کو انکے بھائیوں نے بالآخر کنوئیں کے اندر ڈال دیا پھر جب کنویں سے نکال کر انکو بیچا گیا قران مجید کی آیت ہے **و شروہ بثمن بخس دراھم معدودۃ** (سورۃ یوسف) انکو بیچا گیا چند کھوٹے سکوں کے بدلے میں۔

حسن ظاہری کی قیمت

عجیب بات ہے نقطے کی بات ہے ذرا دل کے کانوں سے سنیے گا یوسف علیہ السلام کا حسن تو مادری تھا مادرزاد تھا ماں کے پیٹ سے حسین پیدا ہوئے تھے لیکن انمٹ حسن تھا اس وقت تک انکو علم نہیں ملا تھا حکمت نہیں ملی تھی علم اور حکمت تو جوان ہو کر ملی **ولما بلغ اشدۃ اتینہ حکما وعلما** (سورۃ یوسف) وہ تو بھرپور جوانی کی عمر میں ملی بچپن میں انکے پاس فقط حسن تھا وہ حسن ظاہری کی قیمت اللہ کی نظر میں دیکھئے اللہ فرماتے ہیں **و شروہ بثمن بخس دراھم معدودۃ** (سورۃ یوسف) انکو چند کھوٹے سکوں کے بدلے بیچ دیا۔ اے حسن کے پیچھے بھاگنے والو عبرت کی بات ہے

رب العزت کی نظر حسن ظاہری کی قیمت میں چند کھوٹے سکوں کے سوا کچھ نہیں تم کس متاع کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہو تم نے کس کی پوجا شروع کر دی تم کس کے دیوانے بن گئے ارے چند کھوٹے سکوں کی قیمت ہے جس کے بارے اللہ نے فرما دیا **و شروہ بثمن بخس دراھم معدودۃ** (سورۃ یوسف) چند سکے اور وہ بھی کھوٹے اس لیے ظاہری حسن اللہ رب العزت کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا مسلمان مردوں کو چاہئے فقط حسن و جمال کی کسوٹی میں تولنے کی بجائے نقش نین ایسے ہوں ہاتھ پاؤں ایسے ہوں چہرہ ایسا ہو' ان چیزوں کو صرف کسوٹی بنانے کی بجائے پہلے تو یہ دیکھو کہ انسانیت بھی اس میں ہے کہ نہیں ہونی تو وہ انسان چاہئے تاکہ اسکے اندر اچھے اخلاق ہوں عقل کی اچھی ہو اخلاق کی اچھی ہو پھر شکل کی بھی اچھی ہو تو ''نور علی نور'' مگر فقط صرف ظاہری حسن کو کسوٹی بنا لینا یہ مردوں کی بہت بڑی خامی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معیار اخلاق و کردار

صحابہ اکرامؓ کے زمانے میں اخلاق کو کسوٹی بنایا جاتا تھا دینداری کو کسوٹی بنایا جاتا تھا' اس لئے اگر دیندار عورت بیوہ بھی ہو جاتی تھی تو دوسرے مرد اس سے نکاح کرنے کیلئے تیار ہو جاتے تھے اس لئے کہ دینداری ہوتی تھی آج تو اگر کوئی عورت بیوہ ہو جائے عجیب زمانہ آ گیا کوئی اس سے نکاح کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا بیچاری جوانی کی عمر اسی طرح گزارتی ہے کوئی اس کی ہمدردی کرنے والا غم گسار نہیں ہوتا کوئی اسکا دکھ بانٹنے والا نہیں ہوتا تو انسانیت کی بنیاد ختم ہو گئی فقط خواہشات نفسانی کی بنیاد آ گئی اس لئے مردوں کو چاہئے کہ یہ فقط حسن ظاہری کو بنیاد بنانے کی بجائے انسان کے کردار کو بنیاد بنائیں علم کو بنیاد بنائیں۔ اخلاق کو بنیاد بنائیں۔

ظاہری اور باطنی حسن کا فرق

ایک نقطہ یاد رکھنا ظاہری حسن وقت کے ساتھ ساتھ گھٹتا چلا جاتا ہے۔ اور

باطنی حسن اخلاق کا حسن وہ عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتا چلا جاتا ہے جتنی عمر زیادہ ہوگی اخلاق کا حسن بڑھتا چلا جائے گا' اگر عمر زیادہ ہوگی تو ظاہری حسن گھٹتا چلا جائے گا اس لئے گھٹنے والی چیز کو پسند کرنے کی بجائے بڑھنے والی چیز کو پسند کرنا چاہیئے تا کہ زندگی کا انجام اچھا گزرے چونکہ اس کی وجہ سے انسان کی ساری زندگی اچھی گزرتی ہے۔ اس لیے اپنی بیویوں کے اندر سب سے پہلے انسانیت کو دیکھیں اچھے اخلاق کو دیکھیں نیکی کو دیکھیں جب یہ چیز موجود ہے اسکا مطلب کہ ایک اچھا انسان ہے یہ اچھی ساتھی ثابت ہوگی اچھی خادمہ ثابت ہوگی۔ اس لئے دین کو بنیاد بنانا چاہیئے اور یہی حدیث پاک میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم عورت سے اس کی دینداری کی وجہ سے نکاح کیا کرو۔ سبحان اللہ محسن انسانیت ﷺ نے کیسے قیمتی موتی اور ہیرے عطا فرمادیئے ہم ان پر عمل کریں گے ہماری اپنی زندگیوں کے اندر خیر آئے گی فقط ظاہری نین نقش کو دیکھ کر شادی کر لیتے ہیں پھر بعد میں گھر میں دینداری نہیں ہوتی۔ روتے پھرتے ہیں اولاد بگڑ رہی ہے' بیوی توجہ نہیں دیتی تو اب کیوں روتے ہیں اپنے آپ پر روئیں کہ انہوں نے فیصلہ ہی غلط کیا تھا اک شاعر نے کیا عجیب بات کہی۔

جس سے آنچل بھی نہیں سر کا سنبھالا جاتا
اس سے کیا خاک تیرے گھر کی حفاظت ہوگی

کہ جو لڑکی سر کا اس ڈوپٹہ نہیں سنبھال سکتی او خدا کے بندے وہ تیرے گھر کو کیا سنبھالی گی اور تیرے بچوں کو کیا سنبھالے گی' اور تیرے بچوں کی اچھی ماں کیسے بنے گی؟ ان کی تربیت کیسے کرے گی؟ اس لئے یہ بہت بڑی خامی آج کل کے نوجوانوں کے ذہن میں آگئی اور اس خامی کا پھر آگے نتیجہ نکلتا ہے۔

بے پردگی کی اصل وجوہات

چونکہ عورتوں کو انکے ظاہری شکل وصورت کی وجہ سے پسند کیا جاتا ہے بچیاں

پیدا ہوتیں ہیں تو وہ بیچاری اپنے ظاہر کو آراستہ کرنے پہ لگی ہوتیں ہیں انکی ہر وقت یہی سوچ ہوتی ہے کہ میں کپڑے ایسے پہنوں کہ میں اچھی لگوں۔ میری آنکھیں اچھی لگیں' چہرہ اچھا لگے ہاتھ اچھے لگیں' بیچاریاں ہر وقت اسی سوچ میں رہتی ہیں کیونکہ انکو پتہ ہوتا ہے کہ ہمیں زندگی کا ساتھی اسی معیار کی وجہ سے بنایا جائے گا معلوم ہوا مردوں کی اس سوچ نے عورتوں کی زندگی کا رخ بدل دیا اگر انکو پتہ ہوتا ہمیں ہماری دینداری کی وجہ سے زندگی کا ساتھی بنایا جاتا تو یہ حدیث پڑہتیں' تفسیر پڑہتیں' یہ اچھے اخلاق بناتیں' یہ اپنی عزت وناموس کی حفاظت کرتیں' یہ باپردہ زندگی گزارتیں' تہجد گزار بنتیں۔ اللہ کی ولیاء بنتیں' انکو کوئی زندگی کا ساتھی بنالیتا مگر معیار ہی بدل گیا۔ معیار ظاہری خوبصورتی ہے لہذا بچیوں کو دیکھا بے چاری پیدا ہوتی ہیں تو اس وقت سے یہ بچیاں اس سوچ میں ہوتی ہیں کوئی ایسی صورت اختیار کریں کہ ہم دیکھنے والوں کو اچھی لگ سکیں اور یہی چیز بلآ خر انکو بے پردگی پہ بھی آمادہ کر دیتی ہے جن کو اللہ نے کچھ شکل اچھی دے دی تو وہ خوشی خوشی بے پردہ پھرتی ہیں' لوگ مجھے دیکھیں گے سوچیں گے کہ یہ کتنی خوبصورت ہے۔ دیکھئے بے پردگی بھی اسی وجہ سے ہوئی' فیشن پرستی بھی اسی کی وجہ سے ہوئی اور عورت کی دین سے دوری بھی اسی کی وجہ سے ہوئی کہ مردوں نے کسوٹی کیا بنالی کہ عورت کو خوبصورت ہونا چاہئے۔

خوبصورت کی بجائے خوب سیرت

تو خوبصورت کی بجائے پہلے خوب سیرت ہونا چاہئے اسکے اندر نیکی ہونی چاہئے اچھے اخلاق ہونے چاہئے اگر مرد اپنی زندگی کی ترتیب کو بدل لے اور نیک سیرت بیوی کو ڈھونڈنا شروع کر دیں تو دیکھنا یہ عورتیں جو آج فیشن ایبل کہلاتی ہیں یہ سب سے بڑی تہجد گزار بن جائیں گی۔ نیکوکار بن جائیں گی اور ماحول کے اندر نیکی آجائے گی۔ اللہ رب العزت ہمیں نیکی پر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمادے۔

دائمی عزتوں کا راز

دنیا میں انسان کو جو عزتیں ملتی ہیں وہ حسن و جمال سے نہیں ملتیں وہ تو اخلاق کی وجہ سے ملتی ہیں اس لئے حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن کی وجہ سے قید خانے میں جانا پڑا ظاہری حسن کی وجہ سے انکے اوپر اتنی بڑی مصیبت آئی کہ نو سال تنہا رہے نہ کوئی رشتہ دار نہ ماں باپ نہ کوئی بہن بھائی نہ کوئی اور ہے کوئی پرسان حال نہیں اور نو سال قید کے اندر تنہائی کی زندگی گزاری یہ قید تنہائی کوئی معمولی بات نہیں ہوتی مگر یوسف علیہ السلام نے اس کو برداشت کیا یہ سب حسن ظاہری کی وجہ سے تھا۔ پھر اس کے بعد اللہ رب العزت نے انکو تخت و تاج عطا فرمایا اور جب تخت و تاج ملا سیکھے قرآن پاک کی آیت فرمایا آپ نے یہ کہا **اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم** (سورۃ یوسف) مجھے خزانوں کا والی بنا دیجئے کہ میں اچھا محافظ ہوں اور علم والا ہوں مجھے پتہ ہے کہ خزانے کو کیسے رکھنا چاہئے۔ آپ نے یہ تو نہیں کہا **اجعلنی علی خزائن الارض انی حسین جمیل** میں بڑا حسین اور بڑا جمیل ہوں اس لئے خوبصورتی کی بنیاد پر آپ خزانے مجھے دیجئے معلوم ہوا جو خزانے ملے وہ حسن و جمال کی وجہ سے نہیں ملے بلکہ انکو فضل و کمال کی وجہ سے ملے اس لئے ہم کو چاہئے کہ حسن کو معیار کی بجائے جو مٹنے والی چیز ہے جو سائے کی مانند چیز ہے جوانی میں جو لڑکی حور پری کی طرح خوبصورت ہوتی ہے بڑھاپے میں اسکا چہرہ چھوہارے کی طرح بن جاتا ہے دیکھنے کو بھی دل نہیں کرتا ایسے زائل ہونے والے حسن کے پیچھے کیا بھاگنا اس لئے چاہے کہ ہم سیرت کو دیکھیں۔

سیرت پائیدار حسن

سیرت عمر کے ساتھ ساتھ اور اچھی ہوتی ہے عمر جتنی زیادہ ہوتی ہے انسان کے اخلاق اور زیادہ بہتر ہو جاتے ہیں۔ پائیدار چیز کو معیار بنانے کی ضرورت ہے اس

لئے اگر آج یہ چیز معیار بن جائے دیکھنا ہمارے ماحول میں کتنی نیکی آجائے گی ہاں اگر اللہ رب العزت کسی کو دینداری کے ساتھ ساتھ خوبصورتی بھی عطا فرمادیں تو یہ نورعلی نور ہے۔ **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم** (سورۃ الحدید) اس لئے ہمیں چاہیے عورتوں کی دینداری کی زیادہ فکر کریں اور یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ عورتیں اپنے دولت مند گھروں میں رہتے ہوئے بھی دیندار بن سکتی ہیں بعض عورتوں کے ذہن میں یہ خیال ہوتا ہے کہ شاید غریب لوگوں کی بیٹیاں دین پڑھیں ہم تو امیر ماں باپ کی بیٹیاں ہیں۔ ماں باپ بھی سوچتے ہیں کہ ہم اپنی بیٹی کو کیمرج میں پڑھائیں گے ہم تو بیٹی کو لندن بھیجیں گے فلاں جگہ بھیجیں گے۔ انگریزی کی تعلیم دلوائیں گے اور دین کی تعلیم دلوانے کی اتنی رغبت نہیں ہوتی یہ غلط فہمی ہے عورت بڑے بڑے گھروں کے اندر رہتے ہوئے بھی بڑے تقویٰ اور پرہیز گاری والی زندگیاں گزار گئیں کتنی مثالیں ہیں۔

ملکہ زبیدہ کی مثالی زندگی

زبیدہ خاتون کو دیکھئے یہ وقت کی ملکہ تھی لیکن اتنی نیک دل تھی کتنے اچھے اچھے کام کیے کہ جس کی وجہ سے آج تک انکا شمار نیک عورتوں میں ہوتا ہے اس کے بارے میں لکھا ہے اس نے اپنے گھر میں تین سو لڑکیاں' نوکرانیاں رکھی ہوئیں تھی یعنی خادمائیں رکھی ہوئی تھیں۔ انکا ایک ہی کام تھا وہ سب کی سب قرآن پاک کی حافظات تھیں قاریات تھیں انکی شفٹیں اس نے بنا دی تھیں۔ اور اپنے محل کے مختلف کونوں پر ایک ایک خادمہ کو بیٹھا دیا تھا قاریہ حافظہ کو بٹھا دیا تھا اور انکا کام تھا کہ ہر ایک نے چار چھ گھنٹے قرآن پاک کی تلاوت کرنی ہے ایک شفٹ ختم ہوتی تو دوسری آجاتی وہ ختم ہوتی تو تیسری آجاتی وہ ختم ہوتی تو اگلی آجاتی۔ تین سو حافظات دن رات اسکے محل کے تمام برآمدوں میں کمروں میں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرتیں تھیں۔ پورا

محل قرآن پاک کا گلشن اور باغ نظر آتا تھا۔ سبحان اللہ ایسی بھی بیبیاں گزریں جن کو اللہ نے وقت کی ملکہ بھی بنایا۔ مال و دولت کے خزانے قدموں کے نیچے ہیں مگر انکی دینداری دیکھئے پورے محل کو قرآن کے نغموں سے اس نے سجادیا اور دل میں دوسروں کی ہمدردی اتنی تھی اس وقت کے لوگ جب حج پر جاتے تھے راستے میں پانی نہ ملنے کی وجہ سے جانور مرجاتے' لوگ مرجاتے' اس نے خاوند سے فرمائش کی کہ ایک نہر بنا دیجئے جو دریا فرات سے لے کر مقام عرفات تک ہو۔ چنانچہ ایک نہر بنائی گئی آج بھی جب حج پر جاتے ہیں اس کے کچھ حصے دیکھنے میں نظر آجاتے ہیں حیران ہوتے ہیں کوئی تو ایسی تھی کہ جس نے اپنے خاوند سے تاج محل بنوایا کوئی ایسی تھی جس نے اپنے خاوند سے گلشن آراء باغ بنوایا اور یہ خدا کی بندی ایسی تھی جس نے نہر زبیدہ بنوائی۔ قیامت کے دن لاکھوں انسان ہونگے' پرندے ہونگے' جانور ہونگے جنہوں نے پانی پیا ہوگا اور ان سب کے پانی پلانے کا اجر اس نیک خاتون کو جائے گا تو معلوم ہوا کہ دولت مند ماحول میں رہ کر بھی عورت تقیہ' نقیہ اور پاکباز زندگی گزار سکتی ہے۔

والئی کابل امیر دوست محمد کی اہلیہ کا یقین کا حیرت انگیز واقعہ

ایک امیر والئی کابل گزرے ہیں جن کا نام تھا دوست محمد انکے بارے میں آتا ہے ایک دفعہ دشمن نے حملہ کیا انہوں نے بیٹے کو بھیجا کہ اپنی فوج لے کر جاؤ۔ اور جا کر انکے ساتھ جنگ کرو اب جب وہ جنگ ہوئی کچھ دنوں کے بعد انکی ایجنسی نے انکو آکر اطلاع دی کہ شہزادہ بھاگا اور دشمن نے اس پر وار کیا اس کی پیٹھ پہ زخم بھی آئے مگر وہ بچ نکلا اور کہیں روپوش ہو گیا اور اس کو شکست ہوگئی اب یہ سن کر والئی کابل کا دل بڑا مغموم ہوا بڑا پریشان ہوا گھر آیا بیوی نیک تھی پہچان گئی خاوند کو کوئی صدمہ ہے' نیک بیویاں ایسے وقت میں اللہ کی نیک بندیاں رحمت کی پیامبر بن کر آتی ہیں اور اپنے خاوند کے دکھ بانٹ لیتی ہین اس نے پیار سے پوچھا آج میں آپ کو غم زدہ پاتی ہوں

کیا بات ہے خاوند نے بتایا کہ اطلاع آئی ہے کہ میرے بیٹے نے شکست کھائی اس کی پیٹھ پہ زخم آئے زخمی حالت میں بچ نکلا روپوش ہے میری ایجنسیوں نے اطلاع دی جب اس نے یہ سنی کہنے لگی آپ کی بات ٹھیک ہوگی مگر میرے نزدیک یہ بات غلط ہے کبھی یہ بات ٹھیک نہیں ہوسکتی خاوند نے کہا وہ کیوں؟ کہنے لگی بس میں کہہ رہی ہوں میں اسکی ماں ہوں میں اس بیٹے کو جانتی ہوں یہ خبر بالکل غلط ہے آپ تسلی رکھئے غم زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہمارا بیٹا ایسا کبھی نہیں کرسکتا والئی کابل حیران ہیں وہ کہنے لگے تجھے کیوں نہیں سمجھ آرہی مجھے کتنے لوگوں نے اطلاع دی یہ کہنے لگی ہرگز نہیں یہ بات بالکل غلط ہے چاہے سینکڑوں لوگ آکر کہیں مگر پھر بھی یہ بات غلط ہے اس خاوند نے سوچا عورتوں کی عادت ہوتی ہے۔ مرغے کی ایک ٹانگ ہانکتی رہتی ہیں۔ اور یہ بات مانتی نہیں ضد کر کے رہ جاتی ہیں میری بیوی بھی شاید یہی کر رہی ہے مگر تیسرے دن اطلاع ملی کہ بات تو بالکل غلط تھی شہزادے کو اللہ نے فتح عطا فرمادی اور وہ فاتح بن کر واپس لوٹا جب والئی کابل کو اطلاع ملی اس نے گھر آکر بتایا کہ وہ تو بات واقعی غلط نکلی میری ایجنسیوں کی بات ٹھیک نہیں تھی مگر یہ تو بتاؤ کہ تمہارا معاملہ کیا ہے تم نے کیسے کہہ دیا کہ یہ بات غلط ہے کیسے پتہ چل گیا وہ کہنے لگی یہ ایک راز ہے میں نے اپنے اور اللہ کے درمیان رکھا تھا سوچا تھا کسی کو نہیں بتاؤں گی کہنے لگا میں خاوند ہوں مجھے ضرور بتادو۔ کہنے لگی راز یہ ہے جب یہ بچہ میرے پیٹ میں آیا میں نے اس وقت سے کوئی مشتبہ لقمہ اپنے منہ میں نہیں ڈالا اور جب بچے کی ولادت ہوئی میں نے نیت کرلی میں اس بچے کو ہمیشہ باوضو دودھ پلاؤں گی جب بھی میں نے بچے کو دودھ پلایا ہمیشہ باوضو ہوکر پلایا میں نے کبھی بے وضو دودھ نہیں پلایا اسکی برکت تھی جس کی وجہ سے بچے کے اندر بہادری آئی اچھے اخلاق آئے یہ کیسے ممکن ہے میرا بچہ شکست کھاتا یہ شہید ہو سکتا تھا یہ دشمن کے سامنے کٹ سکتا تھا مگر پیٹھ پھیر کے نہیں بھاگ سکتا تھا۔ یہ تو بزدلوں کا کام ہوتا ہے اللہ نے میرے گمان کو سچا کردیا تو پہلے وقت کی ملکہ بھی ایسی

نیک ہوتیں تھیں اپنے بیٹوں کو باوضو دودھ پلاتیں تھیں' اور آج کل کی بچیوں کا تو یہ حال ہے سینے سے لگا کر بچوں کو Feed دے رہی ہوتیں ہیں سامنے TV پر بیٹھ کر ڈرامے دیکھ رہی ہوتی ہیں گانے سن رہی ہوتی ہیں تھرکتے جسموں کو دیکھ رہی ہوتی ہیں۔اے ماں تو بچے کو دودھ جب پلاتی ہے تو یہ تیرا بیٹا بڑا ہو کر امام غزالیؒ کیسے بنے گا؟ عبدالقادر جیلانیؒ کیسے بنے گا؟ تو نے تو بچپن میں ہی اسکی روحانیت کا گلا گھونٹ کر رکھ دیا کہ ایسی حالت میں دودھ پلایا کہ یہ دودھ اسکے اندر جا کر کیا فساد مچائے گا اس لئے چاہئے کہ ہم اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں۔

عورتوں کیلئے دینی تعلیم کی فکر کیجئے؟

عورتوں کو دین کی تعلیم دلوائی جائے ان بیچاریوں کو دین کی طرف متوجہ کیا جائے۔اگر مرد انکو ترغیب نہیں دیں گے انکو فضائل نہیں سنائیں گے یہ تو اپنے کپڑے جوتی میں مست رہیں گی انکی سوچ یہیں تک ہے یہ اسی میں رہتی ہیں بلکہ اللہ نے قرآن میں فرمادیا **او من ینشئوا فی الحلیۃ وھو فی الخصام غیر مبین** (سورۃ زخرف) یہ بیچاریاں تو بس سونے کے کھلونوں میں ہی پلتی ہیں اور اسی میں انکی زندگی گزرتی ہے اور بات تو سچی ہے کہ بیٹی بیچاری دودھ پینا چھوڑتی ہے تو ماں باپ اسکے کانوں میں سوراخ کروادیتے ہیں کہ اس میں ہم بالیاں ڈالیں گے ذرا بڑی ہوتی ہے تو ناک سلوادیتے ہیں اس میں ہم سونے کا لونگ ڈالیں گے' ذرا بڑی ہوتی ہے تو گلے میں ایک لاکٹ ڈال دیا جاتا ہے۔یعنی سونے کا طوق ڈال دیتے ہیں اور ذرا بڑی ہوتی ہیں تو ہاتھوں میں چوڑیاں یعنی سونے کی ہتھ کڑیاں ڈال دیتے ہین اور ذرا بڑی ہوجاتی ہیں شادی کی عمر کی ہوگئی تو پاؤں میں سونے کا زیور سونے کی بیڑیاں پاؤں میں ڈال دی جاتی ہیں یہ بیچاری سونے چاندی کی قیدی ہے۔بچپن سے جوانی تک ماں باپ نے اس کو سونے میں قید کردیا اس لئے اس کے دل میں سونے کی محبت ہوتی ہے

مال کی محبت ہوتی ہے۔اس کی طبیعت ایسی بن جاتی ہے کہ بیچاری کو ہر وقت انہی آرائش کی فکر رہتی ہے اپنے سونے چاندی کی فکر رہتی ہے بلکہ بعض عورتوں میں سونے چاندی کی رغبت اتنی ہوتی ہے زیور پہننے کا شوق ایسا ہوتا ہے اگر انکو کہا جائے کہ تمہارے پورے جسم کے اندر ہم کیلیں ٹھونک دیں گے مگر کیلیں سونے کی ہونگی اسی وقت تیار ہو جائیں گی کہنے لگیں گی جلدی کرو۔آپ نے جو کہا تھا پورا کرو بیچاری پورے جسم میں سونے کی کیلیں ٹھکوا لیں گی۔

ظاہری آرائش کی بجائے دینی زندگی اپنایئے

مردوں کو چاہیئے کہ انکو ظاہری آرائش کے اوپر لگانے کی بجائے انکو دین کے اوپر لگائیں انکے سامنے بات کو کھولیں یہ دیندار بنیں اپنے رب کی نظر میں نیک بن کر اچھی بن کر زندگی گزاریں تاکہ قیامت کے دن کی انکو عزت نصیب ہو جائے۔ آج تو بچی پیدا ہوتی ہے ماں اس دن سے سوچنا شروع کر دیتی ہے میں نے بچی کا جہیز بنانا ہے ایک دن آئے گا بچی کو لینے والے آئیں گے میری بچی اچھا جہیز لے کر جائے۔اے ماں تو بچی کے بارے میں ابھی سے سوچ رہی ہے یہ تو ابھی دودھ پیتی بچی ہے جس کو ابھی رخصت ہونے میں بیس سال لگیں گے کہ اسکا جہیز بنے گا ایسا نہ ہو اسکا جہیز تیار نہ ہو اور بچی کی رخصتی کے وقت بچی کو پریشانی ہو۔تجھے اپنی اس بیٹی کی فکر ہے جو ابھی کھلونوں میں کھیلتی پھر رہی ہے تجھے اپنی فکر نہیں تو نے بھی اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے اور تیرا نیکیوں کا جہیز بھی اللہ کے سامنے کھولا جائے گا اگر اس میں کچھ نہ ہوا ارے تیری بیٹی کو شرمندگی کیا ہونی تھی اس سے بڑھ کر شرمندگی تجھے ہو گی۔

اے بہن دو جہیزوں کی تیاری کر

اے بہن تو اپنا جہیز تو پہلے تیار کر لے ہر عورت کو دو جہیز تیار کرنے پڑتے ہیں ایک مال کا جہیز خاوند کیلیے اور ایک نیکیوں کا جہیز پروردگار کیلیے۔تو خاوند کے سامنے

تھوڑا جہیز بھی لے کر پہنچی چلو کوئی بات نہیں لیکن اگر پروردگار کے سامنے خالی ہاتھ پہنچی اور جہیز نیکیوں کا نہ ہوا تو کتنی شرمندگی ہوگی اس دن پریشان کھڑی ہوگی اکیلی ہوگی نہ ماں ساتھ دے گی نہ باپ ساتھ دے گا نہ خاوند ہوگا نہ بیٹا ہوگا اور نہ بھائی ہوگا اکیلی کھڑی اس وقت پریشان پکار رہی ہوگی رب ارجعــــون اللہ مجھے مہلت دے دے۔ میں واپس جاؤں گی اور واپس جا کر نیکی والی زندگی گزاروں گی فرمائیں گے ''کلا'' ہرگز نہیں ہرگز نہیں تجھے مہلت دی تھی تو نے دنیا کے کھیل تماشے میں گزار دی رسم ورواج میں گزار دی آج تو میرے پاس کالی ہاتھ آئی۔ آج دیکھ ہم تیرا کیا بندوبست کرتے ہیں۔ اس دن انسان پریشان ہوگا۔ لہذا ضرورت ہے ہم بچیوں کو نیکی سکھائیں، دین کی تعلیم دلوائیں تاکہ یہ بچیاں دیندار بن جائیں ہم نے اسکے اثرات دیکھے بڑی بڑی فیشن ایبل بچیاں جب دینی مدارس میں آتی ہیں دینی ماحول میں آتیں ہیں انکی زندگی کی ترتیب بدل جاتی ہے۔ تہجد گزار بن بن کر واپس جاتیں ہیں۔ الحمدللہ پاکستان میں اس عاجز کے ایک درجن کے قریب بچیوں کے مدارس ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں ایم اے پاس بچیاں آتیں ہیں اور اللہ کی رحمت سے بالکل باقاعدہ دین دار بن کر جاتی ہیں بلکہ ایک ڈبل ایم اے بچی پچھلے سال یا اس سے پچھلے سال داخل ہوئی وہ کہنے لگی جب اللہ نے مجھے اتنی سمجھ دی میں ڈبل ایم اے کر سکتی ہوں۔ ایم اے جغرافیہ اس نے کیا ایم اے کیلیگرافی اس نے کیا تو کہنے لگی میں اللہ کا قرآن کیوں نہیں پڑھ سکتی، اس نے پھر داخلہ لیا۔ سات مہینے میں قرآن سینے میں سجا کر چلی گئی۔ سبحان اللہ ایسی ایسی ہمارے سامنے مثالیں موجود ہیں۔ ہم نے دارالاحسان واشنگٹن کے اندر الحمدللہ ایک عورتوں کی کلاس شروع کی۔ بڑی عمر کی عورتیں اور بچوں والی عورتیں ہیں۔ انکے خاوند حیران ہوتے ہیں، آ کر بتاتے ہیں کل Test تھا میری بیوی ایک ہاتھ سے سالن پکا رہی تھی دوسرے ہاتھ میں کتاب لے کر صرف کی گردانیں یاد کر رہی تھی نحو میں تعلیلات پڑھ رہی تھی۔ حیران ہوتے ہیں بچوں والی عورتیں جن

سے کوئی توقع بھی نہیں کرسکتا جب انکو دین کی طرف رغبت دلائی جاتی ہے تو بچے بھی پالتی ہیں کھانے بھی پکاتی ہیں' خاوندوں کے حقوق بھی پورے کرتی ہیں مگر اسکے ساتھ ساتھ دین کی تعلیم بھی پڑھتیں ہیں اور ماشاء اللہ ساتھ ساتھ دیندار بھی بن جاتی ہیں۔الحمدللہ ہم نے اسکے کئی جگہوں پر نمونے دیکھے' تو اس لیے ضروری ہے بچیوں کو دین کی تعلیم دیں۔

ایک فیشن ایبل لڑکی کا عبرت انگیز واقعہ

ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی تعلیم کا کوئی خیال نہ کیا حتیٰ کہ اس کو خوب مال پیسہ دیا فیشن ایبل خوبصورت لڑکی بن گئی۔حتیٰ کہ جوانی میں اسکو موت آ گئی اسکی بری تمنا تھی بیٹی جوانی میں جدا ہو گئی۔میں کبھی اسکو خواب میں تو دیکھوں میری بیٹی کس حال میں ہے ایک دن اس نے خواب میں دیکھا اپنی بیٹی کی قبر پہ کھڑا ہے اچانک اسکی بیٹی کی قبر کھل گئی کیا دیکھتا ہے بیٹی بے لباس پڑی ہے اس نے اپنے ستر کو چھپایا مگر اسکی تو حالت عجیب تھی اسکا سر بالکل گنجا ہے اور اسکی شکل عجیب اس نے پوچھا بیٹی تیرا کیا حال ہے' کہنے لگی ابو میں بے پردہ پھرتی تھی۔جب یہاں قبر میں آئی میرے سر کو بہت بڑا بنا دیا گیا پہاڑوں کی طرح میرا ہر ہر بال بڑ کے درخت کی طرح بنا دیا گیا جس کی شاخیں زمین میں دور تک پھیلی ہوتی ہیں پھر فرشتے آئے انہوں نے میرے ایک ایک بال کو نوچا اور جس طرح لڑکے درخت کو کھینچ لیں زمین میں گڑھے پڑ جاتے ہیں ابو ایک ایک بال کو نوچنے سے میرے سر کے اندر گڑھے پڑ گئے اس لئے میرے سر کی جلد بھی چلی گئی فقط ہڈی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔اس نے کہا بیٹی تمہارا چہرہ بھی۔وہ نہیں کہنے لگی ابو آپ دیکھ رہے ہیں آپ کو میرے دانت نظر آ رہے ہیں ہونٹ نہیں ہیں اسکی وجہ یہ تھی میرے ہونٹوں پہ سرخی لگی ہوئی تھی اور میں اسی طرح وضو کر کے نمازیں پڑھ لیتی تھی فرشتے آئے انہوں نے کہا تو طہارت کا خیال نہیں کرتی

تھی۔ تیرا غسل بھی نہیں ہوتا تھا چنانچہ انہوں نے میری سرخی کو جو کھینچا یہ سرخی چپک گئی تھی میرے ہونٹوں سے سرخی کے ساتھ اوپر اور نیچے کے دونوں ہونٹ بھی کٹ گئے اس لئے آپ کو میرے بتیس دانت نظر آ رہے ہیں۔ ہونٹ اوپر نہیں ہیں باپ نے کہا بیٹی تیرے ہاتھوں کی انگلیاں زخمی نظر آتی ہیں' ابو میں ناخن پالش لگایا کرتی تھی فرشتے آئے کہنے لگے تیرے ناخنوں کو ہم کھینچیں گے انہوں نے میرے ایک ایک ناخن کو کھینچا ابو میرے ہاتھ پہ زخم ہیں میرے چہرے پہ زخم ہیں میرے سر پہ زخم ہیں میں بتا نہیں سکتی آپ نے مجھے اتنی محبت دی تھی۔ میں نے جو خواہش کی ابو آپ نے پوری کر دی مجھے اتنی محبت دی میں تو غم پریشانی کو جانتی نہیں تھی۔ شہزادیوں کی طرح آپ نے پالا۔ کاش ابو آپ مجھ پر ایک احسان کرتے مجھے کچھ دین کی سمجھ بھی بتا دیتے میں آج اس عذاب میں گرفتار نہ ہوتی۔ نہ میں خاوند کو بلا سکتی ہوں نہ میں آپ کو پیغام بھیج سکتی ہوں اکیلی یہاں پڑی ہوں فرشتے آتے ہیں ہاتھوں میں گرز ہوتے ہیں میری پٹائی کرتے ہیں۔ ابو میرا دکھ بانٹنے والا کوئی نہیں' اسکی آنکھ کھل گئی تب اسکو احساس ہوا کاش کہ میں اپنی بیٹی کو دین سکھاتا میری بیٹی آگے جا کر جنت کی نعمتوں میں پل جاتی تو جن بیٹیوں کو اتنے پیار محبت سے پالتے ہیں انکو اگر ہم دیندار نہیں بنائیں گے یہ جہنمی فرشتوں کے ہاتھوں میں جائیں گی اور انکی درگت بنے گی اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہم اپنی بیٹیوں کو دین پڑھائیں دیندار بنائیں' اپنی بیٹیوں اپنی بیویوں کو دیندار بنائیں عورتوں کے دینی معاملات میں ان کا تعاون کریں انکو ترغیب دیں' انکو دین کی بنیاد پر زندگی کا ساتھی بنائیں تا کہ ماحول کے اندر دین داری آئے عورتوں کو بھی چاہیے وہ خود بھی کوشش کریں جب وہ مردوں سے دنیا کی باتیں منوالیتی ہیں تو دین کی باتیں کیوں نہیں منوا سکتیں "من حرامی تے حجتاں ڈھیر" من حرامی ہوتا ہے بہانے بنا لیتی ہیں اس لیے مردوں کو چاہئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں عورتوں کو چاہئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں تا کہ ہم نیک بن کر زندگی گزاریں اور اپنے رب کے فرمانبردار

بندے بن جائیں یہ رمضان المبارک کا آخری عشرہ ہے مغفرت کا عشرہ ہے۔

اب تنہائیوں میں رو رو کر منانے کی ضرورت ہے اپنے رب کو سجدے میں جا کر منانا' اپنے رب سے ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگنا' دامن پھیلا کر دعائیں مانگنا' اے اللہ تیرے در پر ایک فقیرنی حاضر ہے تیری رحمت کی طلب گار ہے وہ پروردگار جو مردوں کو حکم دیتا ہے عورتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آ ؤ جب آپ دعائیں مانگے گی وہ پروردگار آپ کے ساتھ کیوں نہیں نرمی فرمائیں گے اس لئے رمضان کے اوقات کو غنیمت سمجھ لیجئے اپنے گناہوں کو بخشوایئے اور آئندہ نیکوکاری کی زندگی کا دل میں ارادہ کر لیجئے اللہ تعالیٰ ہمارے آنے والے وقت کو گزرے وقت سے بہتر فرمادے۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

اولاد کی تربیت کیسے؟ ②

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا

حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولاد کی تربیت کیسے؟

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد!
اعوذبالله من الشيطن الرجيم ٥ بسم الله الرحمن الرحيم٥
يا يها الذين امنوا قوا انفسكم واهليكم نارا وقودها الناس والحجارة (سورۃ التحریم) قال الله تعالیٰ فی مقام آخر انما اموالكم واولادكم فتنة (سورۃ التغابن) سبحن ربک رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين .ط

فطری خواہش

ہر انسان کے اندر اللہ رب العزت نے ایک فطری خواہش رکھی ہے' کہ جب وہ جوانی کی عمر کو پہنچے تو شادی کے بعد صاحب اولاد ہو جائے۔ اولاد کا ہونا ایک خوشی ہوتی ہے اور اولاد کا نیک ہونا دوگنی خوشی ہوتی ہے۔ اسی لیے جب بھی اللہ رب العزت سے اولاد کی دعائیں مانگیں تو ہمیشہ نیک اولاد کی دعائیں مانگیں۔ بچوں کا نیک ہونا' ماں باپ کا اپنی اولاد کی تربیت کرنا یہ اللہ رب العزت کو بہت پسند ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحتیں کیں' پیاری پیاری باتیں سنائیں۔ اللہ رب العزت کو اتنی اچھی لگیں کہ ان کو قرآن مجید میں نقل فرمایا۔ اور سورۃ کا نام بھی لقمان رکھ دیا۔ انبیاء کرامؑ نے اپنی زندگیوں میں اپنی اولادوں کیلئے دعائیں مانگیں لیکن اگر ان کی دعاؤں کے الفاظ دیکھے جائیں تو فقط انہوں نے اولاد نہیں مانگی بلکہ نیک اولاد مانگی۔

انبیاء علیہم السلام کی اولاد کے لئے دعائیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے میں جا کر اولاد ملی تو دعا مانگتے تھے۔ 'رب هب لی من الصلحین (سورۃ آل عمران) اے اللہ مجھے نیک بیٹا عطا فرما۔ حضرت زکریا علیہ السلام بوڑھے ہو گئے' مگر اولاد کی نعمت نصیب نہیں ہوئی۔ اللہ رب العزت سے دعائیں کرتے ہیں مایوس نہیں ہوئے۔ اگرچہ ظاہری بدن میں بڑھاپے کے آثار ظاہر ہو گئے۔ ہڈیاں گھلنے لگیں' سارے بال سفید ہو کر چمکنے لگے۔ اس عمر میں تو انسان کی ہمتیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ ناامیدی دل میں آنے لگ جاتی ہے مگر وہ تو اللہ رب العزت کے پیغمبر تھے۔ انہیں پتہ تھا کہ یہ سب کچھ اللہ رب العزت کے حکم سے ہوتا ہے۔ چنانچہ بڑھاپے میں بھی دعا مانگنے لگے۔ قرآن مجید نے پیارے انداز میں اس دعا کو نقل کیا۔ کھیعص ٥ ذکر رحمت ربک عبده زکریا ٥ اذنادی ربه نداء خفیا ٥ (سورۃ مریم آیت ۲'۳) جب انہوں نے پکارا اپنے رب کو خفی انداز سے۔ اب سوچئے کہ جب دل میں تمنا ہوتی ہے تو بے اختیار انسان کے دل سے دعائیں نکل رہی ہوتی ہیں۔ انسان کبھی تنہائیوں میں جا کر دعائیں مانگتا ہے۔ کبھی اونچی مانگتا ہے کبھی خفی انداز سے مانگتا ہے۔ مگر زکریا علیہ السلام نے دعا کیا مانگی۔ قول یہ عرض کیا۔ ربّ انی وهن العظم منی (سورۃ مریم آیت ۴) اے اللہ میری ہڈیاں اب گھلنے کا وقت آیا واشتعل الراس شیبا. میرے بال سفید ہو کر چمکنے لگ گئے۔ ولم اکن بدعائک رب شقیا (سورۃ مریم آیت ۴) لیکن اے اللہ میں جو آپ سے دعائیں مانگتا ہوں۔ اس بارے میں ناامید نہیں ہوں اب دعا مانگتے مانگتے جس پر بڑھاپا آ جائے اور پھر بھی وہ اتنی لجاجت سے اور اس قدر عاجزی اور نیازمندی سے دعائیں مانگ رہا ہو تو پروردگار کی رحمت کو جوش آیا۔ ان کی دعا کیا تھی۔ وانی خفت الموالی من وراء ی و کانت امرأ تی عاقرا فهب لی من لدنک

ولیا یرثنی ویرث من ال یعقوب واجعله رب رضیا. (سورۃ مریم آیت ۶،۵) کتنی پیاری دعا مانگی۔ بیٹا بھی مانگا تو ایسا کہ جو اپنے باپ دادا کے کمالات کا وارث بنے اپنے باپ دادا کے علوم کا وارث بنے۔ تو یہی اصل مقصود ہوتا ہے کہ اولاد ہو اور نیک ہو جو انسان کیلئے صدقہ جاریہ بن جائے۔

نیک اولاد بہترین صدقہ جاریہ

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب انسان اس دنیا سے فوت ہو جاتا ہے۔ **ان قطع عمله الا ثلث** (حدیث) اس کے عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین عملوں کے ان میں سے ایک اگر اس نے اللہ کے راستے میں صدقہ کیا۔ تو صدقہ جاریہ کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے اور دوسرا اگر اس نے اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچایا تو یہ بھی اس کو ثواب ملتا رہتا ہے۔ اور تیسرا حدیث پاک میں فرمایا ولد صالح اگر اس نے اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی' اولاد کا جتنا بھی عمل ہوگا ان کے اجر کے مطابق اولاد کو بھی ملے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے والدین کے نامہ اعمال میں بھی لکھیں گے۔ بلکہ بعض روایات میں آتا ہے کہ بچہ جب دنیا میں پیدا ہوتا ہے اس وقت سے لے کر مرنے تک اگر وہ نیک بنا تو جتنی مرتبہ دنیا میں سانس لیتا ہے ہر ہر سانس کے بدلے اسکے والدین کو اجر دیا جاتا ہے۔ اسی لیے اولاد مانگیں تو ہمیشہ نیک مانگیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام دعائیں مانگ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ بی بی مریم محراب میں ہیں مسجد میں ہیں۔ زکریا علیہ السلام ان کو چھوڑ کر کہیں دعوت کے کام پر چلے گئے۔ دیر سے ذرا واپس آئے خیال تھا کہ بی بی مریم کے پاس کھانا ختم ہو چکا ہوگا۔ لیکن جب وہاں آئے تو ان کو بے موسم کے پھل کھاتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا! **یمریم انیٰ لک هذا قالت هو من عندالله.** (سورۃ ال عمران آیت ۳۷) مریم نے جواب دیا کہ یہ اللہ رب العزت کی طرف سے ہے۔ **ان الله یرزق من یشاء بغیر حساب** ٥ جب مریم

نے یہ بات کہی کہ بے موسم کے پھل مجھے پروردگار نے عطا کئے اب دل میں بیٹے کی تمنا تو تھی ہی سہی دعائیں تو پہلے بھی مانگتے تھے لیکن موقع کے مطابق پھر دل میں یاد آ گئی قرآن نے بتلا دیا۔ **هنالک دعا زکریا ربه** زکریا علیہ السلام کو اپنی بات یاد آ گئی اور اس موقع پر انہوں نے اپنے رب سے پکار کی دعا کی، **رب هب لی من لدنک ذرية طيبة** اے اللہ مجھے بھی پاک نیک بیٹا عطا فرما دے۔ **انک سميع الدعاء** (سورۃ ال عمران آیت ۳۸) اے اللہ اگر آپ مریمؑ کو بے موسم کے پھل دے سکتے ہیں میں بھی بوڑھا ہو چکا ہوں میری بھی اولاد کا موسم تو نہیں مگر مجھے بھی بے موسم کا پھل عطا کیجئے۔ اللہ رب العزت نے دعا کو اسی وقت قبول فرمایا۔ **فنادته الملئكة** چنانچہ کیا فرمایا **ان الله يبشرک بيحيى مصدقا بكلمة من الله وسيدا وحصورا ونبيا من الصلحين** ○ (سورۃ ال عمران آیت ۳۹) بیٹا بھی دیا تو یحییٰ علیہ السلام ایسا نام جو پہلے کبھی کسی نے رکھا نہیں۔ اور پھر یہ بھی فرما دیا کہ یہ اتنا پاک باز ہوگا کہ یہ عورتوں سے ایک طرف رہنے والا، اللہ کا نبی علیہ السلام نیکوکار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اولاد بھی دیتے ہیں اور نیکوکار بھی دیتے ہیں یہی سب سے بڑی تمنا ہوتی ہے۔ چنانچہ باپ کی دعا قران مجید میں آپ نے سن لی۔ کہ ابراہیم علیہ السلام نے بھی دعائیں مانگیں اور حضرت زکریا علیہ السلام نے بھی دعائیں مانگیں۔ بلاخر اللہ رب العزت نے اسکو نیک بچے عطا فرما دیئے۔ چنانچہ کب سے یہ دعائیں شروع ہوتی ہیں قرآن مجید کی طرف رجوع کریں۔ عمران علیہ السلام کی بیوی تھیں ان کو امید ہو گئی حمل ہو گیا اب جس وقت سے امید لگ گئی انہوں نے اپنے دل میں ایک نیت کی قران مجید نے وہ خوبصورت نیت نقل کی۔ فرمانے لگیں۔ **رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی** ○ (سورۃ ال عمران آیت ۳۵) سراپا عجز و نیاز بن گئیں، سراپا دعا بن گئی اپنے پروردگار کے حضور دامن پھیلا کر دعا مانگی اے میرے مالک جو کچھ میرے بطن میں ہے میں نے اسکو تیرے دین کے لئے وقف کر دیا۔ اے اللہ اسکو مجھ سے قبول

فرمالے۔ابھی تو بچے کی پیدائش نہیں ہوئی ابھی تو فقط بنیاد پڑی ہے۔امید لگی ہے مگر ماں کو اس وقت سے فکر ہوتی ہے کہ میری ہونے والی اولاد نیک بن جائے۔ چنانچہ انہوں نے اس وقت سے دعا مانگی **رب انی نذرت لک مافی بطنی محرر فتقبل منی** (سورۃ ال عمران آیت ۳۵) تو سوچئے نیک اولاد کیلئے ماں باپ کب سے دعائیں مانگنی شروع کردیتے ہیں۔

انمول موتی

علماء نے لکھا ہے کہ قران مجید کی یہ آیت ہے اگر کوئی بھی عورت حمل کے بعد اس دعا کو کثرت کے ساتھ پڑے گی تو اللہ رب العزت اسکو نیک پاک اولاد عطافرمائیں گے۔اور یہ ہمارے مشائخ کا دستور رہا اور انہوں نے تصدیق بھی کی کہ جو حاملہ عورت بھی ایام حمل میں اس آیات کو پڑھتی رہتی ہے وقتا فوقتا **رب انی نذرت لک مافی بطنی محرر فتقبل منی** (سورۃ ال عمران آیت ۳۵) تو اسکی اس نیک نیتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسکو نیک اولاد عطا فرمادیتے ہیں۔ یہاں سے ماں باپ کی دعائیں ہیں۔ابھی بچے کی بنیاد پڑرہی ہے اور کب تک ماں باپ کی تمنائیں رہتی ہیں کہ اولاد نیک بن جائے۔جب تک اس دنیا سے رخصت نہیں ہوجائے۔چنانچہ قرآن پاک کی طرف رجوع کریں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کیلئے نصیحت

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹوں کو جمع کیا۔ فرمایا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **ام کنتم شهداء اذحضر یعقوب الموت اذقال لبینه ماتعبدون من بعدی** (سورۃ بقرہ آیت ۱۳۳) اب دیکھئے موت کا وقت آ گیا اس وقت یعقوب علیہ السلام اپنے بیٹوں کو اکٹھا کر کے ان سے پوچھتے ہیں میرے بیٹو! میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے۔ جب بچوں نے اچھا جواب دیا کہ

ہم آپ کے الٰہی کی عبادت کریں گے تو خوش ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمادیا۔ **ووصی بھا ابراھیم بنیه ویعقوب** ط اور نصیحت کی ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں سے۔ **یبنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون** o (سورۃ بقرہ آیت ۳۲) اب دیکھئے ماں کے پیٹ میں جب حمل ٹھہرتا ہے اس وقت سے ماں کی دعائیں باپ کی دعائیں اس سے بھی پہلے کی اور کب تک دعائیں رہتی ہیں۔ جب باپ دنیا سے جارہا ہے اس وقت اسکی آخری تمنا یہی ہوتی ہے کہ **ان اللہ اصطفی لکم الدین** میرے بیٹو اللہ نے تمہارے لئے دین کو پسند کیا۔ **فلا تموتن الا وانتم مسلمون** (سورۃ بقرہ آیت ۳۲) تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم اسلام پر رہو ایمان پر موت ہو معلوم ہوا کہ یہ تو ساری زندگی کا مسئلہ ہے۔ یہ تو ماں باپ سے جا کر کوئی پوچھے کہ ان کے دل کی دعائیں کہا کہاں نکلتی ہیں کوئی موقع نہیں ہوتا کوئی دن نہیں ہوتا نیک ماں باپ کی تو دعائیں ہوتی ہیں یہ تو اس لئے پوری زندگی کا معاملہ ہوتا ہے بلکہ آپ حیران ہوں گی ہر چھوٹا بچہ جس نے پانچ چھ برس کی عمر میں نماز پڑھنی سیکھی وہ اس وقت سے دعائیں مانگتا ہے۔ اور دعا کیا مانگتا ہے ہر بچہ **رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی** (سورۃ ابراہیم آیت ۴۰) اے اللہ مجھے نماز کا پابند بنادے اور میری اولاد کو بھی نماز کا پابند بنادے اب اس پانچ چھ سال کے بچے کی اولاد تو نہیں ہوتی مگر اللہ رب العزت کے علم میں ہے یہ بچہ جب جوانی کی عمر کو پہنچے گا اس وقت اسکی اولاد ہو گی تو اب سوچئے کہ جس کو جوانی کی عمر میں پچیس سال کی عمر میں جا کر اولاد ملنی تھی۔ اس نے پانچ چھ سال کی عمر میں ماں باپ سے نماز سیکھی تھی۔ اور اس وقت سے وہ اپنی توتلی زبان سے یہ دعائیں مانگتا ہے **رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی** اللہ (سورۃ ابراہیم آیت ۴۰) مجھے بھی نماز کا پابند بنادے میری اولاد کو بھی نماز کا پابند بنادے۔

اب جس بچے نے پانچ سال کی عمر میں یہ دعائیں مانگنی شروع کر دیں۔

حالانکہ اولاد پچیس سال کی عمر میں جا کر ملی پھر اس کے بعد بھی وہ یہی دعائیں مانگتا رہا' حتی کہ اسکی موت کا وقت آ گیا۔ اب سوچیئے کہ اگر اس وقت بھی اسکی اولاد نماز کی پابند نہیں ہوتی تو باپ کے دل پر کتنا صدمہ ہوتا ہے کوئی بندہ اسکو محسوس نہیں کر سکتا۔ سوائے اس کے کہ جو باپ ہو' تو اس لیے اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے اندر فطری طور پر نیک اولاد کی تمنا رکھ دی ہوتی ہے اسی لیے ساری زندگی اس کیلئے دعائیں کی جاتی ہیں۔ قرآن مجید نے بھی دعا سکھائی کہ یہ دعا مومنین مانگا کریں وہ دعا یہ ہے۔

ربنا هب لنا من ازواجنا و ذریتنا قرة اعین (سورۃ فرقان آیت ۷۴) اے اللہ ہماری بیوئیوں میں سے ہماری اولادوں میں سے ایسا بنادے کہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنے۔ **و اجعلنا للمتقین اماما** اور خود ہمیں بھی متقیوں کا امام بنادے۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ دعائیں مانگی جارہی ہیں کہ اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک بنے اور وہ تو تبھی بنے گی نہ جب وہ نیک ہونگے فرمانبردار ہوگی۔ تو پتہ چلا کہ قرآن پاک سے یہ ثابت ہورہا ہے کہ ماں باپ تو ساری زندگی اولاد کیلئے دعائیں مانگتے ہیں۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا اپنی اولاد کیلئے

حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا اپنی اولاد کے بارے میں بہت ہی عجیب وغریب ہے انہوں نے جب اپنی اولاد کو بیت اللہ شریف کے پاس جا کر چھوڑا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور انکی والدہ حضرت ہاجرہ کو تو یہ دعا مانگی **ربنا انی اسکنت من ذریتی** (سورۃ ابراھیم آیت ۳۷) اے میرے پروردگار میں نے اپنی اولاد کو ساکن رکھا۔ سکونت دی **بواد غیر ذی ذرع** ایک ایسی وادی میں کہ جس میں ذرات بھی نہیں۔ نام ونشان بھی نہیں ذرات کا سبزے کا' ایسی جگہ پتھر ہی پتھر ہیں۔ پانی نہیں کہ جس کی وجہ سے نہ پھل ہے نہ پھول نہ درخت ہے نہ کچھ اور ہے ایسی بے برگ وگیاہ جگہ پر میں نے اپنے بچوں کو چھوڑ دیا۔ **عند بیتک المحرم** (سورۃ ابراھیم آیت ۳۷) تیرے

حرمت والے گھر کے پاس جو کہ بیت اللہ شریف وہاں تھا اور میں نے اپنی اولاد کو وہاں اللہ کے گھر کے پاس بسایا تو یہ دعا کرتے ہیں ربنا لیقیموا الصلوۃ اے اللہ نیت یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنے والے بن جائیں۔ یعنی عبادت گزار بن جائیں۔ اگرچہ لفظ صلوۃ کا استعمال کیا مگر صلوۃ عبادت کی طرف نشاندہی کر رہی ہے تو یہ بتایا گیا اے اللہ تیرے گھر کے پاس چھوڑا نماز کا لفظ استعمال کیا تا کہ تیرے گھر میں جا کر عبادتیں کر سکیں۔ فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم (سورۃ ابراہیم آیت ۳۷) اے اللہ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل فرما دے۔ تا کہ ان کو لوگوں کے اندر محبوبیت نصیب ہو' قبولیت نصیب ہو' عزت نصیب ہو' اے اللہ ان کو لوگوں کا مرجع بنا دیجئے۔ اے اللہ ان کو کھانے کیلئے پھل عطا کر دیجئے۔ لعلھم یشکرون تا کہ یہ آپ کا شکر ادا کر سکیں۔ اتنی پیاری دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بچوں کیلئے مانگی۔ آج بھی چاہیے ہر ماں ہر باپ اپنے بچوں کیلئے یہی دعا مانگے۔ ہم یہ نیت کریں ربنا انی اسکنت من ذریتی (سورۃ ابراہیم آیت ۴۰) اے اللہ ہماری اولاد یں ایک ایسی جگہ زندگی گزار رہی ہیں۔ بواد غیر ذی ذرع جو دینی اعتبار سے بے عملی کا ماحول ہے دینی اعتبار سے فسق و جور کا ماحول ہے' نیکی کم ہے برائی زیادہ ہے۔ اس لئے یہ بھی بواد غیر ذی ذرع کی مانند ہے۔ یہ نیت کریں کہ اے اللہ یہ بھی دینی اعتبار سے وادی غیر ذی ذرع ہے۔ عند بیتک المحرم اس سے مسجد کی مراد لیجئے۔ لوگوں' مسلمانوں کے گھر عام طور پر مسجد کے قریب تو ہوتے ہیں۔ کبھی چند منٹ میں پہنچ گئے۔ کبھی دس منٹ میں پہنچ گئے۔ تھوڑا سا فاصلہ ہوتا ہے تو یہ نیت کریں کہ اے اللہ تیرے گھر کے پاس ہم نے اپنی اولاد کو مکان بنا کر دیا۔ اور ایسا کہ یہاں کا ماحول دینی نہیں۔ اے اللہ ہماری نیت یہ ہے۔ لیقیموا الصلوۃ یہ ہماری اولاد نمازیں پڑھنے والی بن جائیں۔ اے اللہ ان کا رابطہ مسجد کے ساتھ پکا ہو جائے۔ تیرے گھر سے ان کو محبت ہو جائے۔ چونکہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس کو مسجد میں کثرت سے آتے دیکھو اس کی ایمان کی

گواہی دو۔لہذا مسجد کے اندران کا دل لگ جائے۔**لیقموا الصلوۃ** اوراے اللہ ایسا نہ ہو کہ ان کے حاسد ہوں۔ان کے مخالف ہوں ان کو تکلیف پہنچانے والے لوگ ہوں۔ایسا نہ ہو **فاجعل افئدۃ من الناس تھوی الیھم** (سورۃ ابراہیم آیت ۳۷) اے اللہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دیجئے لوگ عزت سے پیش آئیں۔لوگ ان کا اکرام کریں،لوگ تعریفیں کریں،لوگ خوشی خوشی ان سے ملیں اور اچھے اخلاق کا برتاؤ کریں۔اے اللہ ہماری اولاد کو ایسی قبولیت دیجئے۔**وارزقھم من الثمرات** (سورۃ ابراہیم آیت ۳۷) اے اللہ ان کو کھانے کو پھل دے اگر پھل مل سکتے ہیں تو روٹی پانی تو پہلے کی بات ہے۔اسکا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ فقط روٹی پانی ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ انکو کھانے کیلئے پھل بھی عطا فرمائیں گے۔پاکیزہ وافر رزق عطا فرمائیں گے۔اور مقصد کیا ہوگا۔**لعلھم یشکرون** اے اللہ وہ آپ کا شکر ادا کر سکیں۔اب یہ **لعلھم یشکرون** ایک نقطہ ہے انہوں نے یہ کہا اس لئے کہ تھوڑے بندے شکر کرنے والے ہوتے ہیں،**وقلیل من عبادی الشکور** (سورۃ سبا آیت ۱۳) میرے بندوں میں سے تھوڑے ہوتے ہیں جو شکر گزار ہوتے ہیں۔تو دیکھئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کتنی پیاری اور خوبصورت ہے ہر ماں اور باپ کو چاہئے اپنی اولاد کی نیت کر کے ان کے مفہوم کو ذہن میں رکھ کر ابراہیم علیہ السلام کی طرح دعا مانگے۔اللہ تعالیٰ نے جیسے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو عزتیں بخشی ان میں سے انبیاء کو پیدا کیا۔اسی طرح اللہ تعالیٰ آپ کی اولادوں میں اولیاء پیدا فرمائے۔جس طرح ابراہیم علیہا السلام کی اولادوں میں سے سیدالانبیاء کو پیدا کیا سی طرح اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد میں سے کسی بڑے ولی کو پیدا فرمائیں گے۔جس طرح اللہ رب العزت نے ان کو وافر رزق عطا کیا آج دیکھئے عرب ملکوں کے جتنے لوگ ہیں ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے نیچے آرہے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آج بھی ان کو کھانے کیلئے پھل عطا کیے۔لہذا اس دعا سے فائدہ اٹھایئے۔اللہ رب العزت ہماری اولادوں کو نیک بنا

دے۔ نیک اولاد انسان کیلئے نعمت ہے اور بری اولاد انسان کیلئے وبال ہے اس لیے کہ نیک اولاد صدقہ جاریہ بنے گی۔ قرآن مجید نے بتادیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے والد کی نیک اولاد تھے۔ دعا مانگتے تھے **رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی۔** (سورۃ الاحقاف آیت ۱۵)

دیکھئے وہ شکر ادا کر رہے ہیں جو نعمتیں اللہ نے ان پر کیں یا ان کے والد گرامی پر کیں۔ نیک اولاد تو والدین کیلئے بھی نیک دعائیں کرتی ہے اور بری اولاد تو انسان کیلئے دنیا میں بھی تکلیف کا سبب بنتی ہے۔ اور آخرت میں بھی شرمساری کا سبب بنے گی۔ بری اولاد کا کیا بتائیں انسان کیلئے وہ چھٹی انگلی کی طرح ہوتی ہے نہ اسکو انسان کاٹ سکتا ہے نہ برداشت کر سکتا ہے۔ جو اولاد ہوتی ہے۔ اب ماں باپ کو ان کے پاس رہنا تو ہوتا ہی ہے مگر دل ہی دل میں گھٹ گھٹ کر جی رہے ہوتے ہیں اس بری اولاد کا کیا کہنا۔

بری اولاد کے ثمرات

چنانچہ ایک واقعہ لکھا ہے ایک آدمی کے ہاں اولاد نہیں تھی وہ مکہ مکرمہ میں رہتا تھا بڑی دعائیں مانگتا تھا کسی نے اسے کہا کہ مقام ابراہیم پر جا کر دعائیں مانگو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد عطا فرمادیں گے۔ لیکن اس بیچارے کو یہ سمجھ نہیں تھی کہ میں نے نیک اولاد مانگنی ہے۔ چنانچہ وہ مقام ابراہیم پر گیا اور وہاں جا کر اس نے دو رکعت نفل پڑھ کر کھڑے ہو کر دعا مانگی' اے اللہ مجھے بیٹا دے دے اب چونکہ بیٹے کی دعا مانگی اللہ نے دعا تو قبول کر لی لیکن بیٹا نافرمان نکلا۔ جیسے ہی اس نے جوانی میں قدم رکھا اس نے عیاشی والے کام کرنے شروع کر دیئے۔ لوگوں کی عزتیں خراب کرنے لگا۔ ماحول کے اندر معاشرے کے اندر اسکی وجہ سے بہت پریشانی آ گئی لوگ اس کو برا سمجھتے اور اس کی وجہ سے ماں باپ کو بھی برا کہتے۔ حتی کہ اس نوجوان نے ایسے بدمعاشی کے کام

کیسے کہ ماں باپ کانوں کو ہاتھ لگاتے۔ باپ بڑا پریشان ہوا بچے کو سمجھاتا۔ اس کے کان پر جوں نہ رینگتی۔ اس کو جوانی کا نشہ چڑھا ہوا تھا۔ وہ بات کو ایک کان سے سنتا اور دوسرے کان سے نکال دیتا بری صحبت میں پڑ چکا تھا۔ برے کاموں کی لذت اسکو پڑ چکی تھی۔ اس لئے وہ اپنی مستیوں میں لگا رہتا باپ جتنا بھی سمجھاتا بچہ بات ہی نہ سنتا۔ حتیٰ کہ باپ نے ایک دن اسکو بلا کر اچھی طرح ڈانٹا تا کہ اسکو کچھ تو سمجھ آئے اب سوچئے باپ نے ڈانٹ پلائی سمجھانے کی خاطر' اصلاح کی خاطر لیکن نوجوان آگے سے غصے میں آ گیا۔ کہ تم نے مجھے کیوں ایسی ایسی باتیں کیوں کیں وہاں سے نکلا اس نوجوان نے بھی سنا ہوا تھا کہ فلاں جگہ جا کر اگر دعائیں کریں تو وہ قبول ہوتی ہیں غصے میں آ کر وہ نوجوان بیت اللہ شریف کی طرف آیا اور مقام ابراہیم پر جہاں پہلے باپ نے بیٹے کے پیدا ہونے کی دعا کی تھی اسی جگہ پر کھڑے ہو کر نوجوان نے باپ کے مرنے کی دعا کی۔ بری اولاد کا تو یہ حال ہوتا ہے۔ انسان ان کو پیار محبت سے پالتا ہے مگر وہ بڑے ہو کر انسان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ دنیا میں بھی ان کا یہی معاملہ 'قیامت میں بھی یہی حال۔ قیامت کے دن نہ فرمان اولاد' بدکار اولاد کو جب کھڑا کیا جائے گا مگر پوچھا جائے گا تم یوں نافرمان بنے' تو وہ اپنا سارا بوجھ اپنے ماں باپ پر ڈال دیں گے کہیں گے! **ربنا انا اطعنا سادتنا و کبو أنا** (سورۃ الاحزاب آیت ۶۷) کہیں گے اے پروردگار ہم نے اپنے بڑوں کی ماں باپ کی اپنے امراء کی ہم نے تعمیل کی۔ انہوں نے کہا تھا کہ بیٹی تو نے گریجوایشن **Graduation** کرنی ہے میں نے کر کے دکھا دی۔ انہوں نے کہا تھا کہ تو نے بزنس کی **Management** کرنی ہے میں نے کر کے دکھا دی۔ انہوں نے کہا کہ تو نے کمپیوٹر سائنس پڑھنی ہے میں نے پڑھ کر دکھا دی۔ جو دنیا کے **Target** انہوں نے دیئے تھے اللہ میں نے کر کے دکھا دیئے ماں باپ کاش مجھے دین کے راستے پر ڈالتے میں بھی دین دار بن جاتا ۔ انہوں نے تو مجھے دنیا کی عزتوں کے پیچھے لگایا کہ دنیا میں نام ہو' دنیا میں تعریفیں

ہوں' دنیا کا رزق اچھا ہو' جو انہوں نے کہا اے اللہ ہم نے کر کے دکھا دیا۔ یہ ہمارا قصور نہیں۔ یہ ہمارے والدین کا قصور ہے۔ ربنا اٰتھم ضعفین من العذاب (سورۃ الاحزاب آیت ۶۸) اے اللہ ہمارے والدین کو دو گناہ عذاب دیجئے۔ والعنھم لعنا کبیرا اللہ ان پر لعنتوں کی بارش برسا دیجئے۔ دیکھئے قران مجید کی آیات کیا بتا رہی ہیں اگر ہم نے اس اولاد کو دین نہ سکھایا نیک نہ بنایا۔ دعائیں نہ مانگی تو یہ قیامت کے دن مقدمہ دائر کرے گی کرتوت اپنے ہوں گے بدمعاشیاں اپنی ہونگی۔ گناہ اپنے ہوں گے مگر اپنے آپ کو بچانے کی خاطر ماں باپ کے سر پر ڈال دیں گے۔ کہیں گے اے اللہ ان کو دو گنا عذاب دیجئے۔ اور صرف عذاب کی بات نہیں قرآن پاک کے الفاظ ہیں یہ بھی ساتھ کہیں گے ولعنھم لعنا کبیرا اے اللہ ان پر لعنتوں کی بارش برسا دے۔ عجیب بات ہے اولاد یہ کہے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائیں گے تم سب کیلئے دو گناہ عذاب ہے بچوں کو بھی دو گناہ ماں باپ کو بھی دو گناہ تو اولاد اگر بری ہوئی تو ماں باپ پکڑے جائیں گے۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ (حدیث) تم میں سے ہر آدمی راعی ہے اور اس سے رعیت کے بارے میں قیامت کے دن پوچھا جائے گا۔ لہذا اولاد جو مانگیں تو نیک مانگیں۔ اس لئے کہ وہ صدقہ جاریہ بنیں گی۔ اور اگر یہ بری ہوئی تو انسان کیلئے وبال جان بن جائے گی۔ اس لئے بچوں کی تربیت دین اسلام میں ایک بہت اہم کام ہے اس لئے باپ کو بھی فکر مند ہونا چاہئے ماں کو بھی فکر مند ہونا چاہئے۔

والدین کی دعاؤں کے اثرات

عام طور پر لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہوتی ہے۔ بلکہ یہ بات شریعت نے نہیں بتائی بلکہ یہ بتایا کہ ماں کی گود میں آنے سے پہلے ہی بچے پر اثرات آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ بچے کی پیدائش سے پہلے ہی ماں

باپ کی دعاؤں کا اثر ہوتا ہے۔ ماں باپ کی نیکیوں کا اثر ہوتا ہے یہ اثر تو پہلے سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ سنئے اسلام نے پہلے سے ہی نشاندہی کردی۔ چنانچہ حضرت نعمان ایک بزرگ گزرے ہیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے ثابت کو ایک مرتبہ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ اور کہا کہ اے امیر المومنین میرے بیٹے کے اولاد نہیں آپ اس کیلئے دعا فرما دیں۔ حضرت علیؓ نے دعا فرمادی۔ ثابت کو بیٹا ملا اس نے اپنے والد کے نام پر اسکا نام نعمان رکھا۔ چنانچہ یہ بچہ نعمان بن ثابت بن نعمان جب یہ بڑا ہوا تو یہ اپنے وقت کا امام اعظم ابوحنیفہؒ بنا تو معلوم ہوا کہ ماں باپ نے دعائیں کروائیں اللہ والے کے ہاتھ اٹھ گئے اللہ نے ان کو ہیرے موتی جیسا بیٹا عطا فرما دیا۔ تو یہ اس وقت سے اثرات شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک بزرگ گزرے ہیں پہلی صدی جب مکمل ہوئی تو اس سے تقریباً پندرہ بیس سال پہلے کی بات ہے۔ جس کا نام عبدالعزیز تھا وہ ایک بزرگ کے پاس جاتے تھے جن کا نام ابو ہاضم تھا بڑے اللہ والے تھے۔ یہ ان کی خدمت میں آتے جاتے' نیاز مندی سے بیٹھتے۔ چنانچہ ابو ہاضم نے ایک مرتبہ خوش ہو کر اپنی روٹی کا ایک خشک ٹکڑا بچا ہوا ان کو بھی دے دیا کہ یہ آپ لے لیں اس نے اسکو تبرک سمجھا کہ یہ اللہ والے کا بچا ہو کھانا ہے ویسے ہی مومن کے کھانے میں شفا ہوتی ہے۔ پھر ایک نیک بندے نے کھانا دیا تحفہ دیا یہ تو تبرک تھا۔ حضرت عبدالعزیز اس ٹکڑے کو لے کر اپنے گھر آئے اب سوچنے لگے کہ میں کیا کروں۔ بیوی سے بھی مشورہ کیا سوچا کہ اسکو اسطرح سے استعمال کرنا چاہئے کہ اسکی برکتیں حاصل کرسکیں۔ چنانچہ اس نے نیت کرلی کہ میں اس کے تین ٹکڑے کرتا ہوں روزانہ روزہ رکھوں گا اور میں روزانہ اس روٹی کے ٹکڑے سے افطار کروں گا۔ یہ اسکا بہترین استعمال ہے۔ چنانچہ یہ ادب تھا دل کے اندر نیکی تھی۔ چنانچہ اس نے تین روزے رکھے پہلا روزہ پہلے ٹکڑے سے افطار کیا ورد وسرا روزہ دوسرے ٹکڑے سے افطار کیا اور تیسرا روزہ تیسرے ٹکڑے سے افطار کیا۔ اللہ کی شان جب تیسرا روزہ مکمل ہوا تو رات کو میاں

بیوی آپس میں اکٹھے ہوئے۔ اللہ نے اس رات میں اسکو برکت عطا فرمادی ان کے
ہاں ایک بیٹا ہوا جس کا نام انہوں نے عمر رکھا۔ یہ عمر جب جوان ہوا تو اللہ نے اسکو عمر
بن عبدالعزیز بنادیا۔ تو یہ اثرات ہوتے ہیں۔

والدین کا اثر اولاد پر

آداب کیلئے ماں کی گود پہلا مدرسہ نہیں ہوتی بلکہ اس سے پہلے سے اثرات
شروع ہوجاتے ہیں۔ یہ دین اسلام کا حسن ہے اس نے ہمیں نشاندہی کر دی پہلے
سے بتادیا کہ فلاں جگہ سے اس کو جو ہے فلاں بطن سے اثرات آتے ہیں بلکہ سمجھ لیجئے
کہ اولاد کی امید لگنے سے پہلے ماں باپ کی زندگی نیکی پر ہوگی اور ماں باپ کے اندر
اخلاص ہوگا اور ماں باپ کے اندر اللہ رب العزت کی خشیت ہوگی تو ان کی
دعائیں ان کیلئے نیک اولاد کا سبب بنیں گی۔ چنانچہ اس عمر سے ان کے اوپر اثرات
ہوتے ہیں چنانچہ ایک درویش کہیں جا رہے تھے نہر کے کنارے کے اوپر بھوک بھی لگی
ہوئی تھی۔ مگر کچھ کھانے کو بھی نہیں تھا۔ اللہ اللہ کی یاد میں جا رہے تھے۔ اس بھوک کے
عالم میں انہوں نے جب نہر کے پانی کو دیکھا تو ایک سیب ان کو تیرتا ہوا نظر آیا' ان کو
بھوک لگی ہوئی تھی اس نے وہ سیب لے لیا اور کھالیا۔ جب کچھ پیٹ میں چلا گیا پھر
خیال آیا یہ سیب میرا تو نہیں معلوم نہیں کہ کس خدا کے بندے کا تھا۔ میں نے تو بلا
اجازت سیب کھالیا۔ قیامت کے دن کیا جواب دینا پڑے گا۔ اب پریشانی ہوئی
دیکھیں اللہ والوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی پریشانی ہوتی ہے کہ ہم سے اللہ تعالیٰ
کی کوئی تھوڑی سی بھی نافرمانی نہ ہو۔ کسی بندے کا تھوڑا سا بھی حق ہمارے اوپر نہ
آئے۔ چنانچہ سوچنے لگے کہ میں کیا کروں۔ دل میں خیال آیا کہ جدھر سے پانی آرہا
ہے ادھر ہی واپس چلا جاؤں۔ ہوسکتا ہے کہ جس بندے کا سیب گرا ہو مجھے وہ بندہ مل
جائے۔ اب دعائیں مانگتے ہوئے ادھر جا رہے ہیں کچھ دور آگے چلے ان کو سیبوں کا

ایک باغ نظر آیا جس کے درختوں کی شاخیں نہر کے پانی کے اوپر تک پھیلی ہوئیں تھیں۔ یہ سمجھ گئے کہ کسی پرندے نے یہ سیب گرایا ہوگا۔ اور وہ پانی میں بہتا ہوا مجھے ملا اور میں نے کھالیا۔ چلو اس باغ کے مالک سے میں اسکی معافی مانگ لیتا ہوں میرے پاس پیسے تو نہیں۔ چنانچہ یہ باغ کے مالک کو ملے اور ان کو جا کر بتایا میں بھوکا تھا ایک سیب نظر آیا۔ وہ میں نے کھالیا ہے کھانے کے بعد خیال آیا کہ یہ کسی کا حق میرے اوپر آ گیا ہے اب یا تو مجھ سے مزدوری لے لیں میرے پاس پیسے تو نہیں جو میں دے سکوں اور یا پھر مجھے معاف کر دیجئے۔ اس باغ کے مالک کو پتہ نہیں کیا سوجھی کہا کہ ہاں میں آپ کو معاف نہیں کروں گا۔ میں آپ سے قیامت کے دن اپنا حق مانگوں گا وہ درویش ان سے منت سماجت کرنے لگا کہ بھائی مجھ سے غلطی ہوگئی اللہ کیلئے مجھے معاف کر دو۔ اگر معاف نہیں کرتے تو مجھ سے کوئی مشقت یا مزدوری لے لو۔ باغ کا مالک کہنے لگا اچھا میں معاف تو نہیں کرتا مگر میں مشقت اور مزدوری لوں گا درویش کہنے لگا کہ کون سا کام کرواؤ گے۔ میں کرنے کیلئے تیار ہوں دنیا کی تکلیفیں اٹھانا آسان ہے۔ آخرت کی تکلیف اٹھانا بڑا مشکل ہے تو باغ کے مالک نے کہا! میری ایک بیٹی ہے جوان ہے لیکن اندھی ہے' بہری ہے' گونگی ہے' لولی لنگڑی ہے ایک گوشت کا لوتھڑا سمجھ لیں۔ اگر تم اس سے نکاح کر و اور ساری زندگی اس کی خدمت کر و تو پھر میں تمہیں اپنا حق معاف کرونگا۔ ورنہ میں معاف نہیں کر سکتا۔ اب یہ بیچارے سوچتے پھر دل میں خیال آیا کہ اس طرح کی زندہ لاش سے نکاح کر لینا اور ساری زندگی اسکی خدمت کرنا آسان ہے' لیکن قیامت کے دن کسی بندے کے حق کا جواب دینا بڑا مشکل کام ہے۔ چنانچہ آمادہ ہو گئے۔ وقت طے ہو گیا۔ نکاح ہو گیا نکاح کی بعد رخصتی ہوئی جب یہ پہلی رات اپنی بیوی کو ملنے کیلئے تشریف لے گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ انتہائی خوبصورت تھی کہ جیسے حور پری ہوتی ہے۔ جس کی آنکھیں اچھی' زبان اچھی کان اچھے' ہاتھ پاؤں اچھے وہ دلہن بن کر بیٹھی ہوئی ہے۔ انہوں نے سلام کیا پوچھا کہ آپ

اس باغ باں کی بیٹی ہیں کہنے لگی کہ جی پوچھا کہ آپ کی کوئی اور بہن بھی ہے اس نے کہا کہ نہیں میں اپنے باپ کی ایک ہی بیٹی ہوں بڑے حیران ہوئے اور دل میں سوچتے رہے۔ کہ اس کے والد نے مجھے Specifaction (تفصیلات) تو کچھ اور بتائی تھی اور یہ تو اتنی پیاری خوبصورت بیوی کہ انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ میاں بیوی کی رات اچھی گزر گئی۔ اگلے دن ان کے سسر سے ملاقات ہوئی تو سسر صاحب نے سلام کے بعد فوراً پوچھا سنائیں کہ آپ نے اپنے مہمان کو کیسے پایا۔ یہ کہنے لگے کہ جی آپ نے تو بتایا تھا کہ وہ اندھی ہے بہری ہے گونگی ہے لولی ہے لنگڑی ہے اور میرے ذہن میں تو یہ دھیان تھا۔ لیکن میری بیوی وہ تو بالکل صحیح سلامت' تندرست ہی نہیں بلکہ اتنی خوبصورت کہ لاکھوں میں ایک ہے یہ کیا معاملہ ہے تو اس وقت اس کے باپ نے کہا کہ وجہ یہ ہے کہ یہ میری بیٹی قرآن کی حافظہ ہے حدیث کی حافظہ ہے اس نے ساری زندگی تقویٰ وطہارت کے ساتھ گزاری' کبھی اس نے غیر محرم پر نگاہ نہیں اٹھائی۔ میں نے اس لئے کہا کہ یہ اندھی ہے۔ کبھی غیر محرم سے کلام نہیں کیا۔ میں نے کہا یہ گونگی ہے کبھی اس نے بغیر اجازت گھر سے قدم نہیں رکھا میں نے کہا کہ یہ لنگڑی ہے۔ یہ اس طرح کہ پاک زندگی گزارنے والی میری بیٹی اتنی خوبصورت تھی میرا دل چاہتا تھا کہ اسکا خاوند ایسا ہو۔ جس کے دل میں اللہ کا ڈر ہو۔ اس لئے کے بیوی کے حقوق وہی اچھے طریقے سے پورے کرسکتا ہے جس کے دل میں اللہ کا ڈر ہوگا۔ اسی لئے سورۃ النسا کو پڑھ کر دیکھئے ہر چند آیتوں کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **واتقوا اللہ واتقوا اللہ واتقوا اللہ** یہ جو تقوی کو اختیار کرنے کا حکم دیا اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ تقوی کے بغیر میاں بیوی کے تعلقات میں توازن نہیں رکھ سکتے۔ یہ پرہیز گار انسان ہی ہوسکتا ہے جو بیوی کے حقوق ٹھیک ٹھیک ادا کرے۔ اور کمی نہ آنے دے۔ لہذا وہ کہنے لگے کہ میرے دل میں یہ تھا کہ جس کے دل میں تقوی ہو خوف خدا ہو اس کو میں اپنی بیٹی کیلئے خاوند کے طور پر چن لوں۔ جب آپ میرے پاس ایک سیب کی معافی مانگنے کیلئے

آ ئے تو میں پہچان گیا کہ آپ کے دل میں خوف خدا ہے۔اس لئے میں نے آپ کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دیا۔ یہ اتنا نیک باپ تھا اور اتنی نیک ماں تھی اللہ نے ان کو ایک بیٹا عطا فرمایا۔انہوں نے اس کا نام عبدالقادر رکھا۔اور یہ وہ عبدالقادر بچہ تھا جو بڑا ہو کر عبدالقادر جیلانی بنا۔تو جب ماں ایسی ہوتی ہے باپ ایسا ہوتا ہے تو پھر بیٹا بھی اولیاء کا بادشاہ بنا کرتا ہے۔تو ماں باپ کے اثرات پہلے سے ہی ان کی دعاؤں کے اثرات بچوں کے اوپر منتقل ہوتے ہیں اس لئے یہ ذہن میں رکھنا کہ جی ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہے۔ یہ ذہن میں مت رکھنا۔ماں کی گود سے پہلے پہلے بہت سارے کام ہو چکے ہوتے ہیں۔اس لئے جب سے انسان اولاد کی نیت کرے اس وقت سے دعائیں مانگے۔اور اس وقت سے ہر چیز کا خیال رکھے۔شریعت کے نشاندہی کر دی۔اور فرمادیا کہ جب میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملنے کا ارادہ کریں۔تو انکی نیت نیک اولاد کی ہونی چاہئے نیک اولاد کی نیت ہوگی **انما الاعمال بالنیات** (حدیث) عمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے تو جب بھی میاں بیوی ملیں ان کی نیت یہی ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اولاد عطا فرمادیں۔اور یہ بھی کہ جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھا ہونے کا ارادہ کریں۔

بسم اللہ کی برکات

علماء نے لکھا ہے کہ جب انسان جسم سے اپنے لباس کو ہٹائے۔ اگر وہ بسم اللہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے گرد ایک حفاظت کا پردہ ڈال دیتے ہیں۔شیطان اسکو نہیں دیکھ سکتا' جنات اس کو نہیں دکھ سکتے اس لئے سنت ہے کہ انسان کپڑے بدلنا چاہے یا نہانے کیلئے کپڑے اتارنا جاہے اس کو چاہئے کہ بسم اللہ پڑھ لے۔تا کہ اسکے گرد ایک حفاظت کی چادر آ جائے۔اللہ کی طرف سے اور شیطان اور جن اسے دیکھ نہ سکیں۔آج کل لوگ سنت کا خیال نہیں رکھتے اور جسم سے لباس ہٹا دیتے ہیں شیطان

اور جن دیکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ جی بچی پر جن کا اثر ہوگیا۔فلاں پر جن کا اثر ہوگیا۔شیطانی اثرات ہوگئے۔ہم نے نبی کی سنت کو چھوڑ کر خود اپنے لئے مصیبتیں خرید لیں ہیں اس لئے میاں بیوی کو چاہئے کہ جب اکٹھا ہونے کا ارادہ کریں تو اپنے جسم سے کپڑے علیحدہ کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیں۔تاکہ اسکو آپس میں ملتے ہوئے کوئی شیطان نہ دیکھ سکے۔کوئی جن نہ دیکھ سکے۔اور شریعت نے یہ نقطہ بھی بتادیا ور یہ بھی فرمادیا کہ دونوں کو قبلہ رونہیں ہونا چاہئے۔بلکہ شریعت نے یہ بات کہی کہ اگر جسم سے اپنا لباس ہٹائیں تو ایک بڑی چادر ہو جس کے اندر وہ دنوں ایک دوسرے سے ملیں اس بڑی چادر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسکی ہونے والی اولاد میں حیا پیدا فرمائیں گے۔لہذا علمانے اس بات کی کتابوں میں تصدیق کی کہ جن میاں بیوی نے اپنے اوپر بڑی چادر لینے کا اہتمام کیا تو اللہ نے فطری طور پر ان کی اولاد کو شرمیلہ بنایا۔حیا والا بنایا۔تو یہ اللہ رب العزت کی طرف سے معاملات ہوتے ہیں۔دیکھیں شریعت نے ہمیں کیسی کیسی باریک باتوں کے بارے میں بتادیا۔

بلکہ بخاری شریف میں ہمبستری کے وقت کی یہ دعا ہے مرد کو چاہئے کہ وہ پڑھ لے **بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطن و جنب الشیطن مارزقتنا**۔اور جب مرد کو انزال ہو تو حصن حصین کے اندر یہ دعا ہے ان دعاؤں کو یاد کر لینا چاہئے۔**اللھم لا تجعل لشیطان فیما رزقتنی نصیبا** ط چنانچہ میاں بیوی دونوں ملاپ کر چکیں تو اس کے بعد ان کو چاہئے کہ طہارت کے اندر جلدی کریں جلدی کی آخری حد یہ ہے کہ انکی نماز قضا نہ ہو۔علماء نے کتابوں میں لکھا ہے اگر میاں بیوی کے ملاپ سے اولاد کا نطفہ ٹھہر گیا مگر میاں یا بیوی کی اگلی نماز قضا ہوگئی تو ان کی اولاد فاسق بنے گی لہذا یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف سے کوتاہی ہوتی ہے ملتے ہیں پھر اگلی نماز اگر فجر کی ہے تو قضا ہوگئی یا کوئی اور نماز ہے تو قضا ہوگئی عورتیں غسل کا احتیاط ذرا دیر سے کرتی ہیں اور اسی میں نماز قضا کر بیٹھتی ہیں۔

نافرمان اولاد کیوں جنم لیتی ہے؟

ایک بات نقطے کی یادرکھنا جب بھی میاں بیوی کے ملاپ کی وجہ سے ان کی اگلی نماز قضا ہوئی اوراس ملاپ کی وجہ سے انکواولا د ہوگئی تو اس اولاد کے اندر فسق و فجور آجائے گا جب ماں نے ہی اس عمل کی وجہ سے اللہ کے حکم کو توڑ دیا تو پھر پھل بھی تو ایسا ہی ملنا ہے اس لئے اس بات کا بڑا خیال رکھیں۔ کراچی میں ہمارے ایک دوست ہیں ان کی والدہ جب فوت ہونے لگی اس کی عمر اسی سال کے قریب تھی اس نے اپنے سب بچے بچیوں کو بلایا۔ اور بتایا کہ میں تھوڑے ہی دنوں میں چلی جاؤں گی تمہیں میں ایک بات نصیحت کے طور پر بتانا چاہتی ہوں کہ جب میری شادی ہوئی تو میری عمر بیس سال تھی اور آج میں بستر مرگ پر پڑی ہوئی ہوں میری عمر اسی سال ہے اور اس ساٹھ سال ازدواجی زندگی میں کبھی بھی میری کوئی بھی نماز قضا نہیں ہوئی۔ سبحان اللہ آج کے دور میں بھی ایسی نیک بیبیاں ہیں۔ ساٹھ سالہ شادی شدہ زندگی میں اسکی کبھی بھی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی تو معلوم ہوا کہ سردیوں' گرمیوں میں اٹھنے کیلئے انہوں نے ایسا وقت چنا ہوگا۔ کہ اسکی کوئی بھی نماز قضا نہ ہوئی ایسے وقت میں پھر اللہ تعالیٰ نیک اولادیں عطا کرتے ہیں۔

ماں کے اثرات بچے پر سائنسی دنیا کا اعتراف

سائنس کی دنیا نے تو آج مان لیا۔ (Genetic) میں بچے کی ماں کے اثرات نظر آتے ہیں۔ اسکو بی ہیومیرل اسپیکٹ آف ڈی این اے) کہتے ہیں کہ بچے کے DNA کے اندر ماں باپ کی طرف سے حیا' بہادری' شرم اور اچھے اخلاق منتقل ہوتے ہیں اسکو سائنس کی دنیا میں کہتے ہیں۔ (Behoaviourl Espect of DNA) تو ماں باپ کے اندر اگر نیکی ہوگی اور ماں باپ نیکی کا خیال کریں گے اور اللہ سے ڈرنے والے مانگنے والے ہونگے تو پھر بچے کے

DNA میں بھی یہی اثرات آئیں گے۔ یہ بات یادرکھنا کہ جب باپ علی المرتضیٰؓ ہوتا ہے تو پھر ماں فاطمۃ الزہراؓ ہوتی ہے تو پھر بیٹے حسنؓ اور حسینؓ جنت کے سردار بنا کرتے ہیں۔

جب باپ ابراہیم علیہ السلام ہو اور بیوی ہاجرہؓ ہو تو پھر بیٹا اسماعیل علیہ السلام بنا کرتا ہے۔ اس لئے میاں بیوی کو چاہئے اپنی زندگی کا رخ ٹھیک کرے۔ نیک بن جائیں' اپنی اولاد کیلئے آج سے دعائیں شروع کر دیں اور جب ایک دوسرے کے ساتھ ملاپ ہو تو شریعت کے احکام کے مطابق ہو۔ انکی وجہ سے نمازیں قضا نہ ہوں۔ بے شرمی اور بے حیائی کا معاملہ نہ ہو' بلکہ اللہ سے نیک اولاد کی تمنا ہو' جانوروں والا مسئلہ نہ ہو آج کل یورپ کی وجہ سے ایسی بے حیائی آ گئی۔ فلموں میں' ویڈیو میں' مسلمان جوان بچے اور بچیاں ایسی بری حرکتیں دیکھتے ہیں جانوروں سے بھی بڑھ کر' یورپ نے بے حیائی کا سبق ایسا دیا ہمارے نوجوان بھی اسی کو اپنا رہے ہیں۔ پھر اپنی اولادوں کے بارے میں روتے پھرتے ہیں اولاد ماں باپ کو جوتے مارتی پھرتی ہے۔ پہلے زمانے میں تو تصور نہیں کیا جاتا تھا۔ نئے دور کی بات ہے' ہمیں آ کر باپ بتاتا ہے کہ میرے بیٹے نے مجھے جوتے سے مارا۔ ماں کہتی ہے مجھے دعا کیجئے بیٹے کی ہدایات کیلئے بیٹی کی ہدایت کیلئے ایک ماں نے امریکہ میں دعا کروائی کہ میں اپنا غم کس کو بتاؤں۔ میں نے بیٹی کو کہا بوائے فرینڈ نہ بناؤ بیٹی نے غصے میں آ کر مجھے جوتے سے مارا۔ جب ماں باپ اس قسم کی جانوروں والی حرکتوں میں اس وقت ملوث ہوں گے پھر اولاد ایسی تو ہوگی۔ کہ جو ماں باپ کو اپنے جوتوں سے مارے گی۔ ایسے ہی کم بخت اولاد سے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمادیں۔

نبوی ﷺ تعلیمات کامیابی کی شاہراہ

اس لئے یورپ کی تعلیمات پر عمل کی بجائے اسلام کی تعلیمات کو اپنائے شریعت نے میل ملاپ کا جو دستور بنایا اس میں برکت ہے اس میں رحمت ہے اللہ کی مدد

ہے اور نیکی ہے۔ان کے مطابق اگر آپ چلیں گی اور زندگی گزاریں گی آپ کی اپنی زندگی بھی اچھی گزرے گی اور اولاد بھی ایسی ملے گی جو آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگی۔اور قیامت کے دن اللہ کے حضور بھی آپ کی سرخروئی کا سبب بنے گی رب کریم ہمیں اپنی اولاد کی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔لہٰذا آج کے بیان میں ہم نے ٹاپک یہ رکھا ماں کی گود تو مدرسہ ہوتی ہی ہے اسکی باتیں تو کل سے شروع ہونگی۔ماں کی گود سے پہلے ہی ماں کی کوکھ میں ہی بچے پر اثرات شروع ہوجاتے ہیں ہم نے آج کے عنوان میں اس بات کو کھولا کہ ماں باپ پہلے سے ہی دعائیں کریں اور شریعت کی ان باتوں کا خیال رکھے۔تاکہ بچے کی بنیاد پڑنے سے پہلے ہی اللہ کی طرف سے خیر کے فیصلے ہوں۔رب کریم ہماری اولادوں کو نیکوکار بنادے اور ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمادے۔اور جو غلطیاں ہم ماضی میں کر چکے اب ندامت کے سوا ہمارے ہاتھ میں کیا ہے اللہ کریم رمضان المبارک کی ان بابرکت گھڑیوں میں ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے۔اور ہمیں اولاد کی طرف سے خوشیاں عطا فرمادے۔اولاد کے غموں سے محفوظ فرمادے۔اولاد کے دکھوں سے محفوظ فرمادے۔اولاد کی پریشانیوں سے محفوظ فرمادے۔جب باپ کو بیٹے کی طرف سے پریشانی ہو،ماں کو بیٹے کی طرف سے پریشانی ہو کوئی بندہ ان کے دکھ کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔دوسروں کو کیا پتہ بیچارے چھپ چھپ کے رورہے ہوتے ہیں۔تنہائیوں میں رو رہے ہوتے ہیں۔روتے بھی ہیں لوگوں کو آنسو بھی نہیں دیکھنے دیتے۔یہ تو دل کا غم ہوتا ہے جو ایک وقت کا نہیں چوبیس گھنٹے کا ہے۔سوتے ہیں تو دل مغموم ہوتا ہے جاگتے ہیں تو دل پریشان ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے غموں سے دور فرمادے۔ ہماری اولادوں کو نیکوکار بنادے۔قیامت کے دن ہم سب کو اپنے سامنے کی سرخروئی عطا فرمادے۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین
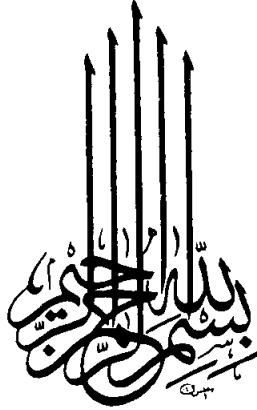
(3) اولاد کی تربیت کیسے؟

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت مولانا

حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

اعوذباللہ من الشیطن الرجیم ٥

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

اولاد کی تربیت کیسے؟

اولاد اللہ کے خزانوں کی نعمت

اولاد کی تربیت سے متعلق مضمون چل رہا ہے علماء نے لکھا ہے کہ جب کوئی بھی عورت اپنے خاوند سے حاملہ ہو۔ اسکو چاہئیے کہ اللہ رب العزت کا شکر ادا کرے کہ اللہ رب العزت نے اسکو ماں بننے کی سعادت عطا فرمائی ۔ یہ اولاد کی نعمت اللہ رب العزت کی طرف سے ہوتی ہے۔ کتنے لوگ ہیں کہ جن کے پاس مال بھی ہے، حسن وجمال بھی ہے دنیا کی سب نعمتیں ہیں مگر اولاد جیسی نعمت سے محروم ہوتے ہیں۔ مختلف مما لک میں جا کر علاج معالجہ کرواتے ہیں۔ حکیم، ڈاکٹر کی ہر دوائی استعمال کرتے ہیں لیکن اولاد نہیں ہوتی یہ بازار سے خریدنے والی چیز نہیں یہ تو اللہ کے خزانوں کی نعمت ہے۔ جسے چاہیں عطا فرمادیں۔

حمل کا بوجھ اٹھانے پر اجر عظیم

تو جب کوئی عورت حاملہ ہو تو حدیث پاک میں آتا ہے جس لحہ حمل ٹھہرے اللہ رب العزت اس کے پچھلے سب گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ اب یہ بوجھ اٹھا رہی ہے اور جب کسی پر بوجھ ڈالا جائے تو اس کی رعایت بھی کی جاتی ہے چنانچہ اللہ رب العزت کی طرف سے بچے کی بنیاد پڑتے ہی ماں کے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ حاملہ کو اکثر یہ الفاظ پڑھنے چاہئیے **اللھم لک الحمد ولک الشکر** ' اے اللہ سب تعریفیں آپ کیلئے ہیں اور آپ کا ہی میں شکر

ادا کرتی ہوں بلکہ دو رکعت نفل اگر شکرانے کے پڑھ لے تو اور بہتر ہے۔ پھر اسکے بعد اپنی صحت کا ہر وقت خیال رکھے۔ کھانے میں تازہ سبزیاں استعمال کرے۔

حاملہ عورت کے لئے مفید مشورے

علماء نے کتابوں میں لکھا ہے کہ جو عورت حمل کے دوران دودھ کا کثرت سے استعمال کرے تو اس کا ہونے والا بچہ خوبصورت ہوتا ہے اور عقل مند بھی ہوتا ہے اور اس کو سو سال کے حکمائے نے تجربے کے بعد تصدیق سے ثابت کر دیا کئی عورتیں تو دودھ استعمال کر لیتی ہیں۔ عادت ہوتی ہے اور کچھ عورتوں سے دودھ پیا ہی نہیں جاتا۔ ان کو چاہئے کہ وہ دودھ کے پراڈکٹ استعمال کریں۔ کسٹرڈ بنا کر استعمال کر سکتی ہیں' آئس کریم استعمال کر سکتی ہیں' کھیر استعمال کر سکتی ہیں' دودھ کسی نہ کسی شکل میں اگر ان کے پیٹ میں جائے گا تو یہ (Balance diet) متوازن غذا ہے۔ ہر وٹامن اور ہر پروٹین اس کے اندر موجود ہے تو بچے کیلئے جو ضروری غذا (Required food) ہوگی وہ ماں کی طرف سے اس بچے کو ملتی چلی جائے گی یہ تجربہ شدہ بات ہے کہ دودھ کے زیادہ استعمال کرنے سے بچہ خوبصورت بھی ہوتا ہے اور عقل مند بھی ہوتا ہے دودھ پینے کی دعا نبی ﷺ نے یہ بتائی۔ **اللھم بارک لنا فیه وزدنا منه۔**

دوران حمل چند احتیاطیں اور کرنے کے کام

ابتدا کے تین مہینے اور آخر کے تین مہینے ایسے ہوتے ہیں کہ شوہر کے ساتھ مخصوص تعلقات سے پرہیز کرنا چاہئیے۔ حمل کے دوران جتنا بھی عرصہ ہو عورت کو چاہئیے کہ وہ نیک لوگوں کے واقعات پڑھے۔ اللہ رب العزت کی قدرت کی نشانیوں میں غور کرے۔ نبی ﷺ کی سیرت کی کتابیں پڑھے۔ جنت کے باغات اور جنت کے معاملات کے بارے میں زیادہ سوچے اس لئے کہ ماں کی سوچ کے بچے پر حیاتیاتی BioLogical اثرات ہوتے ہیں جتنا یہ اچھی اچھی چیزوں کے بارے میں

سوچے گی اتنا ہی بچے کی نشوونما اس کے بطن میں اچھی ہوگی ۔ بلکہ اگر کوئی نیک ماڈل انسان کے ذہن میں ہوتا ہے۔ کہ میرا بیٹا تو ایسا ہو اور بیٹی ہو تو ایسی ہو تو ایسے نیک لوگوں کے خیالات اگر ذہن میں ہونگے تو اس کے Genetically (ذہانت) بچے کے اوپر اثرات ہونگے۔اس لئے ہمیشہ اچھی سوچ رکھنی چاہئے۔اور اچھی چیزوں کے بارے میں سوچتے رہنا چاہیئے شوہر پر یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیوی کو حمل کے بعد زیادہ آرام پہنچائے خاص طور پر اسکو ذہنی پریشانی سے بچائے۔اگر شوہر کی وجہ سے ساس یا نند کی وجہ سے حاملہ عورت کو ذہنی دباؤ کا شکار ہونا پڑے تو یہ شرعا گناہگار ہونگے ۔ بہت زیادہ اسکا لحاظ اور خیال رکھنا چاہیئے ۔خود عورت کو چاہئے کہ وہ جھوٹ غیبت سے بچے گناہ والے کاموں سے بچے اس لیے کہ اسکی نیکی کے اثرات بھی اس کے بچے پر ہوں گے اور اس کے گناہ کے اثرات بھی اس کے بچے پر ہوں گے۔خاص طور پر حلال کھانے میں بہت زیادہ کوشش کرے مشتبہ لقمہ سے پرہیز کریں' حرام کھانے سے پرہیز کریں۔

بچے پر نیکی کے اثرات کیسے ہوں؟

ایک میاں بیوی نے دل میں یہ سوچا کہ ہماری ہونے والی اولاد نیک ہو لہذا اسکے لئے ہم حلال کھائیں گے ہر نیک کام کریں گے تا کہ بچے پر نیکی کے اثرات ہوں۔ جب سے حمل ٹھہرا تو میاں بیوی دونوں نے نیک اعمال کرنے شروع کر دیئے با قاعدگی کے ساتھ نیکی کرتے رہے لیکن بچے کی جب ولادت ہوئی تو انہوں نے بچے کے اندر نا فرمانی کے اثرات دیکھے۔ وہ ضدی نکلا ہٹ دھرم نکلا بات نہیں مانتا تھا تو ایک مرتبہ دونوں میاں بیوی سوچ رہے تھے کہ ہم نے اتنی محنت کی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔ آخر کیا بات ہے سوچتے سوچتے بیوی کے دل میں خیال آیا اس نے کہا کہ واقع ہم سے غلطی ہوگئی خاوند نے پوچھا کہ کیا غلطی ؟ بیوی کہنے لگی کہ پڑوسی کا ایک بیری کا

درخت ہے جسکی شاخیں ہمارے صحن میں بھی آتی ہیں تو کئی مرتبہ ایسا ہوتا تھا کہ دوران حمل بیر گرتے تھے مجھے اچھے لگتے میں کھالیتی تھی تو میں نے تو پڑوسی سے اجازت ہی نہیں لی ہوئی تھی۔ اس نے بغیر اجازت کے چیز جو کھائی اس کے اثرات میرے بچے پر آ پڑے۔ اس قسم کے بہت سارے واقعات ہیں۔

مشتبہ کھانے کا اثر اولاد پر

ایک بزرگ تھے ان کی ساری اولاد بڑی نیکوکار تھی۔ لیکن ان میں سے ایک بچہ بہت ہی نافرمان اور بے ادب قسم کا تھا۔ اللہ والے ان کے ہاں مہمان آئے۔ انہوں نے یہ فرق دیکھا تو اس بزرگ سے پوچھا کہ آخر یہ کیا وجہ ہے یہ بچہ کیوں ایسا نافرمان نکلا۔ تو وہ بزرگ بڑے آزردہ ہوئے۔ آنکھوں سے آنسو آ گئے فرمانے لگے کہ یہ اسکا قصور نہیں یہ میرا قصور ہے ایک مرتبہ گھر میں فاقہ تھا اور ہمارے گھر میں شاہی دعوت کا بچا ہوا کھانا آ گیا کسی نے ہدیہ تحفہ کے طور پر بھیجا تھا۔ عام طور پر تو میں ایسے کھانے سے پرہیز کرتا ہوں۔ لیکن بھوک کی وجہ سے اس دن میں نے وہی کھانا کھالیا' پھر وہی رات تھی کہ ہم میاں بیوی نے ملاقات کی۔ اور اللہ نے اسی رات بچے کی بنیاد رکھی یہ اس مشتبہ کھانے کا اثر ہے کہ ہمارا یہ بچہ نافرمان نکلا۔ تو اس لئے اس حالت میں عورت کو چاہیئے کہ وہ حلال لقمے کا بہت زیادہ خیال کرے۔ یہ باہر کی بازاروں کی بنی ہوئی چیزیں جن کی پاکی ناپاکی کا کوئی پتہ نہیں ہوتا اس سے بھی پرہیز کریں۔

خوش رہنا صحت کا بہترین راز

تاہم عورت اپنے ذہن کے اندر ہمیشہ مثبت سوچ رکھے۔ Positive Thinking رکھے۔ ہر وقت حاملہ عورت کو خوش رہنا چاہیے' عرب کے لوگوں کے اندر یہ بات بہت معروف تھی کہ جو حاملہ عورت خوش رہے گی تو اگر اس کا بیٹا ہوا تو وہ بڑا بہادر بنے گا اور بیٹا کم رونے والا ہوگا۔ تو اس لئے ماں کو چاہیئے کہ ہونے والے بچے کی

خاطر اپنے آپ کو خوش رکھے۔ زندگی میں خوشیاں بھی ہوئی ہیں غم بھی ہوتے ہیں۔بعض اوقات لوگ تکلیف پہنچاتے ہیں۔ دل دکھاتے ہیں صدمے پہنچ جاتے ہیں مگر یہ تو انسان کے بس میں ہے کہ صدموں کے باوجود مسکراتا پھرے۔

پرسکون زندگی کے راز

لوگوں کے Miss Behave کے باوجود مسکراتا پھرے مسکراہٹ تو انسان کی اپنی ہوتی ہے اگر اپنے ذہن کے اندران چیزوں کومحسوس ہی نہ کرے۔ پھر اس کے اوپر کوئی Depression نہیں ہوتی یا کوئی ایسی بات نہیں آتی مثال کے طور پر اگر آپ ایئرپورٹ پر ہیں یا ریلوے اسٹیشن پر ہیں تھوڑی دیر کیلئے آپ کا جی چاہتا ہے کہ اچھی چائے پئیں اور وہاں آپ کواچھی چائے نہیں ملتی تو آپ کبھی غم زدہ نہ ہوں آپ سمجھتی ہیں کہ یہ تھوڑی دیر کی بات ہے میں اپنے گھر جاؤں گی تو اچھی چائے بنا کر پی لوں گی بالکل اسی طرح اللہ والے بھی سوچتے ہیں یہ دنیا گزرگاہ مسافر کی مانند ہے اگر یہاں انسان کوخوشیاں نہ ملیں تو کونسی ایسی بات ہے انشاء اللہ جنت میں جا کر خوشیوں بھری زندگی گزاریں گے۔اس لئے اگر آپ کوکوئی صدمہ پہنچ بھی جائے تو اس کو اپنے ذہن سے ہٹادیں۔ایسے سمجھیں کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ بلکہ اگر آپ کوکوئی دکھ دے یا کسی نعمت سے محروم کر دیا جائے تو آپ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا خیال رکھیں جو اللہ نے بن مانگے آپ کو عطا کی ہیں۔آپ سوچیں کہ اللہ نے مجھے عقل عطا فرمائی شکل عطا فرمائی مجھے اللہ نے صحت عطا فرمائی صحیح سالم ہاتھ اور پاؤں عطا فرمائے' گویائی عطا فرمائی' بینائی عطا فرمائی یہ سب دولتیں اللہ نے بن مانگے عطا کیں۔مجھ پر تو اللہ رب العزت کی بڑی نعمتیں ہیں۔ میں تو ان کا شکریہ بھی ادانہیں کرسکتی۔تو جب انسان ایسی چیزوں کو دیکھتا ہے تو بے اختیار دل سے الحمدللہ کے الفاظ نکلتے ہیں۔

مثبت سوچ کے ذریعے پریشانیوں کا حل

ایک عورت غربت کی حالت میں تھی چنانچہ اسکی جوتی پھٹی ہوئی تھی۔ اور وہ ایک گھر سے دوسرے گھر جا رہی تھی اور یہی سوچ رہی تھی کہ میرا مقدر بھی اللہ نے کیسا لکھا کہ میرے پاؤں میں جوتی بھی ہے تو وہ بھی ٹوٹی ہوئی۔ تھوڑی دور آگے بڑھی اس نے دیکھا کہ ایک عورت پاؤں سے معذور ہے اور یہ بساکھیوں کے بل، گھٹنوں کے بل چلتی ہوئی آ رہی ہے۔ اب اس کے دل پر چوٹ پڑی اللہ میں تو جوتی کے ٹوٹنے کا شکوہ کر رہی تھی یہ بھی تو خدا کی بندی ہے۔ جس کی ٹانگیں بھی صحیح نہیں اور وہ بچاری معذور ہے اور وہ چل رہی ہے تو جب انسان نیچے کے لوگوں کو دیکھتا ہے تو پھر اسے اللہ کی نعمتوں کی قدر دانی کا احساس ہوتا ہے اس لئے چاہیے کہ آپ کو کوئی ایسی ناپسندیدہ بات بھی پیش آئے تو اللہ رب العزت کی نعمتوں پر غور کریں۔ اور شکر ادا کریں۔ انسان کی اپنی سوچ ہوتی ہے۔ غازی بستامیؒ کہیں جا رہے تھے نئے کپڑے پہنے، نہائے دھوئے مسجد کی طرف جا رہے تھے رستے میں ایک عورت کو پتہ نہیں تھا اس نے اپنے گھر کی چھت سے کچھ گندگی، کچھ راکھ نیچے گلی میں پھینکی۔ اس کو پتہ نہیں تھا کہ کوئی نیچے سے گزر رہا تھا یا نہیں آپ بالکل نیچے تھے وہ ساری راکھ آپ کے سر کے اوپر آ پڑی چنانچہ سر میں بھی راکھ پڑ گئی کپڑوں پر بھی راکھ پڑ گئی لوگ حیران تھے کہ آپ کی طبیعت میں غصہ آئے گا لیکن آپ الحمد للہ، الحمد للہ، الحمد للہ کہنے لگے۔ آپ نے فرمایا بلکہ میں دل میں یہ سوچ رہا تھا۔ اے اللہ میں تو اس قابل تھا کہ میرے سر پر آگ کے انگارے برسائے جاتے فقط تو نے تو میرے سر پر راکھ کو ڈال کر معاملہ ہلکا کر دیا۔ تو سوچیے ان کے سر پر راکھ پڑی اور ابھی بھی سوچتے ہیں کہ میرا سر انگارے برسائے جانے کے قابل تھا یہ تو مولا نے ترس فرما دیا۔ کہ راکھ کے ساتھ معاملہ نمٹ گیا۔ تو اسی طرح جب کوئی مصیبت پہنچے تو بڑی مصیبت کے بارے میں سوچیں کہ مجھے اللہ نے اس سے بچا

لیا۔سوچیں کہ لوگ اگر میرے ساتھ صحیح برتاؤ نہیں کر رہے تو اللہ نے میرے ساتھ کتنی رحمت فرمائی۔کہ مجھے اللہ نے ماں بننے کی سعادت عطا فرمائی جب اس قسم کی اچھی باتیں سوچیں گی تو آپ کے ذہن سے غم غلط ہو جائیں گے، نبی ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ نماز کے بعد پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے ایک دعا پڑھا کرتے تھے۔بسم الله الذی لااله الا هو االرحمن الرحيم اللهم اذهب عنی الهم والحزن تو اس سے اللہ رب العزت کی رحمت سے انسان کی ہر پریشانی دور ہو جاتی ہے۔آپ بھی اس دعا کو یاد کریں۔اور نماز کے بعد اس کو پڑھنے کی عادت ڈالیں دل میں یہ نیت رکھیں کہ میری ہونے والی اولاد جو بھی ہوگی میں اسے نیک بناؤں گی۔تاکہ نبی ﷺ کی امت میں ایک نیک بندے کا اضافہ ہو جائے۔

نیک اولاد کی تمنا

حدیث پاک میں آتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا تم ایسی عورتوں سے شادی کرو کہ جو زیادہ بچے جننے والی ہوں قیامت کے دن میں اپنی امت کے زیادہ ہونے پر فخر کروں گا دل میں یہ نیت کرنا کہ یہ میری اولاد جو بھی ہوگی بیٹا ہو یا بیٹی ہو میں اسے نیک بناؤں گی تاکہ نبی ﷺ کی امت میں سے ایک نیک جان بڑھ جائے گی اسی لئے جو عورت اس طرح اپنے بچوں کی پرورش کرتی ہے۔حدیث پاک میں آتا ہے اس کے بچے اپنی زندگی میں جتنے بھی سانس لیتے ہیں اللہ رب العزت ہر ہر سانس کے لینے پر اسکی ماں کو اجر اور ثواب عطا فرماتے ہیں۔تو یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ اللہ رب العزت ہر کسی کی اولاد کو نیک بنائے۔

زمانہ جاہلیت کی ناپسندیدہ عادت

بعض جگہوں پر دیکھا کہ لڑکی کی پیدائش کو بار سمجھتے ہیں اور لڑکے کی پیدائش کو اچھا سمجھتے ہیں یہ زمانہ جاہلیت کی ناپسندیدہ عادت ہے بیٹا ہو یا بیٹی ہو یہ اللہ رب

العزت کے اختیار میں ہوتا ہے یھب لمن یشاء انا ثا ویھب لمن یشاء الذکور ○ (سورۃ شوریٰ) وہ جس کو چاہتا ہے بیٹا عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹی عطا کرتا ہے یہ تقسیم اللہ کی ہے اور جو انسان اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے اس بندے پر راضی ہو جائیں گے۔ اس لئے بیٹا نعمت ہے اور بیٹی اللہ رب العزت کی رحمت ہوتی ہے دونوں میں سے جو بھی اللہ رب العزت عطا فرمادے۔ انسان اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہو لیکن ایک بات ذہن میں رکھنا کہ بیٹیاں زیادہ وفادار ہوتی ہیں۔ لیکن ماں باپ کو ماڈل سپورٹ **Model support** بیٹیوں کی طرف سے زیادہ ملتی ہے۔ وہ دکھ سکھ کی ساتھی ہوتی ہیں۔ خوشی اور غم میں شریک ہوتی ہیں۔ عموماً دیکھا کہ بیٹے لاپرواہ ہوتے ہیں ٹھیک ہے دنیا کے چند ٹکے کما کر لے آتے ہیں۔ لیکن جتنی محبتیں بیٹیاں دیتی ہیں ماں باپ کو اتنی محبت بیٹے نہیں دیتے۔ تو بیٹوں کا اپنا مرتبہ ہوتا ہے اور یہ بھی بات ذہن میں رکھنا کہ اکثر انبیاء کرام تو بیٹوں کے باپ بنے۔ حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹیوں کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ دونوں آئیں۔ وتمشی علی استحیاء بڑے باحیا طریقے سے چلتی ہوئی تو اللہ نے اس کے حیا کی تعریفیں قرآن میں کی۔ اب ایسی بیٹی تو اللہ کرے ہر کسی کو نصیب ہو۔ جس کے حیا کی تعریفیں اللہ تعالیٰ قران میں کرے بیٹی مریم کی پاک دامنی کی تعریفیں قرآن نے کیں چنانچہ ایسی بیٹی اللہ ہر کسی کو دے۔ جو کہ ایسی پاک دامن ہوں۔ سبحان اللہ' تو اس لئے بیٹی کی پیدائش پر آزردہ نہیں ہونا چاہئے خود نبی ﷺ کو بیٹا تو عطا کیا مگر بچپن میں وہ جدا ہو گیا۔ اللہ کو پیارا ہو گیا اور بیٹیاں سلامت رہیں اور نبی ﷺ نے بیٹیوں کے ساتھ زندگی گزاری۔ تو جس کی بیٹیاں ہوں وہ دل میں یہی سوچے کہ مجھے محبوب ﷺ کی زندگی سے گویا مشابہت مل گئی تو اس خوشی پر اس کو چاہئیے کہ اللہ کا شکر ادا کرے۔

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی تربیت

کرے اچھی طرح تعلیم دلوائے حتی کہ ان بیٹیوں کی رخصتی کردے۔نکاح کردے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ جنت میں میرے ساتھ ایسا ہوگا جیسے کہ ہاتھ کی دوانگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں تو بیٹیوں کی پیدائش پر دل تنگ ہونا یہ جاہلیت کی رسم ہے۔ پڑھے لکھے لوگ' سمجھ دار لوگ بیٹی کو بھی اللہ کی رحمت سمجھتے ہیں۔اس پر بھی اللہ کا شکرادا کرتے ہیں ۔ یہ ایک بات ذہن میں رکھ لینا کہ کئی جگہوں پر اگر کسی لڑکی کے ہاں بیٹی کی ولادت ہوئی تو عام طور پر دیکھا گیا کہ مرد اس پر اتنے ظلم نہیں کرتے۔ جتنا عورتیں ظلم کرتی ہیں۔ایک عورت دوسری عورت کیلئے ظالمہ بن جاتی ہے خاوند کہتا ہے کہ مجھے تو اسکی کوئی بات نہیں مگر ساس کہہ رہی ہوتی ہے۔نند کہہ رہی ہوتی ہے کہ بیٹا ہوتا' اپنی بھابھی کا جینا تنگ کر دیتی ہیں۔تو عام طور پر آپ دیکھیں گے کہ مرد عورت پر اس بارے میں اتنا ظلم نہیں کرتے جتنا عورتیں دوسری عورتوں پر ظلم کرتی ہیں اگر کوئی ساس اپنی بہو کو اس لئے تکلیف دیتی ہے کہ اس کے ہاں بیٹیاں ہیں اس لئے ناپسند کرتی ہے۔سوچنا چاہیے کل اسکی اپنی بیٹی پر یہ معاملہ پیش آیا تو اسکی بیٹی کی ساس نے اس کے ساتھ اس طرح Miss behave کیا تو پھر اس کے دل پر کیا گزرے گی یہ بھی تو آخر کسی کی بیٹی ہے۔اب اسکا کیا قصور کہ اللہ نے اس کو بیٹی عطا کی۔لہذا عام طور پر اس میں عورتیں ہی عورتوں پر ظلم کرتی ہیں۔اللہ رب العزت سمجھ عطا فرمادے۔

ایک چیز جو سائنسی طریقے سے ثابت ہو چکی ہے آج کل کی ماڈرن سائنس کی روشنی میں جو کھل کر سامنے آچکی وہ بات یہ ہے کہ بیٹی ہونا یا بیٹا ہونا اس کا معاملہ مرد کے ساتھ ہے۔عورت کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔میڈیکل سائنس نے یہ بتا دیا عورت کے جسم میں جو کروموسوم ہوتا ہے اسکو xx کہتے ہیں اور مرد کا جو کروموسوم ہوتا ہے اسکو xy کہتے ہیں اگر xy ملے تو بیٹا ہوتا ہے اور اگر xx ملیں تو بیٹی ہوتی ہے جب دونوں کروموسومز اکھٹے ہوتے ہیں تو مرد کا xy بھی آپس میں seplit ہوجاتا ہے۔اور عورت کا بھی xx' seplit ہوجاتا ہے اب مرد کے اگر post نے x کے

ساتھ جا کر ملاپ کیا تو بیٹا ہوگا اور اگر اسکے x-post نے عورت کے x post کے ساتھ ملاپ کیا تو بیٹی ہوگی عورت کے پاس تو ہے ہی xx کروموسوم تو عورت بچاری کا کیا قصور وہ تو نہ بیٹی کے اندر دخل دے پائی نہ بیٹے کے اندر دخل دے پائی۔ یہ تو مرد کا کروموسوم تھا y کروموسوم اگر Effective ہوگیا تو بیٹا ہوا اور اگر 'x' effective ہوگیا تو بیٹی ہوئی۔ قصور تو مرد کا بنتا ہے مگر عورتیں قصور بہو کا بنا دیتی ہیں۔ تو میڈیکل سائنس نے اس بات کو ثابت کر دیا بیٹی ہونا یا بیٹا ہونا اس کا تعلق بیوی سے نہیں خاوند کے ساتھ ہوتا ہے مگر عام طور پر بچاری ماں کے اوپر مصیبتیں بن جاتی ہیں' یہ تو بیٹیوں والی ماں ہے حالانکہ ماں کا اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا اس لئے خاوندوں کو بھی چاہئیے کہ وہ اس بارے میں مت بیوی کو پریشان کریں اگر کسی کی بیٹیاں ہو رہی ہیں۔ یہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور معاملہ تو مرد کا ہے قصور تو مرد کو اپنے ذمے لینا چاہئیے مگر بچاری عورت کو پریشان کر دیا جاتا ہے۔ تو سائنس نے آج اس چیز کو سو فیصد ثابت کر دیا کہ اس میں عورت کا کوئی قصور نہیں ہوتا۔ لہذا بیٹی ہونے پر عورت کے ساتھ نفرت کرنا اسکو برا کہنا اور یہ کہنا کہ میں تو بیٹے کی دوسری شادی کروں گی اسکی تو بیٹیاں ہی ہوتی ہیں یہ جاہلوں والی باتیں ہیں اللہ رب العزت اس جہالت کی باتوں سے محفوظ فرمادے۔

نومولود بچے کو ماں کا پہلا تحفہ

جب اللہ تعالیٰ بچے کی ولادت فرمادے تو ماں کیلئے یہ خوشی کا موقع ہوتا ہے اور بچے کیلئے پہلا تحفہ جو ماں اسے پیش کر سکتی ہیں وہ ماں کا اپنا دودھ ہوتا ہے۔ ماں کو چاہئیے کہ بچے کو اپنا دودھ ضرور پلائے ہاں اگر دودھ میڈیکلی ٹھیک نہیں۔ بچے کیلئے نقصان دہ ہے تو یہ اور بات ہے لیکن اگر ماں کا دودھ بچے کیلئے ٹھیک ہے تو اس سے بہتر غذا بچے کو اور کوئی نہیں مل سکتی۔ ہر ماں کو چاہئیے کہ ضرور دودھ پلائے۔ تاکہ بچے

کے اندر ماں کی محبت آ جائے۔

اگر ماں دودھ ہی نہیں پلائے گی تو ماں کی محبت بچے کے اندر کیسے آئے گی عام طور پر کئی بچیاں اپنی Smartness کو سامنے رکھتے ہوئے دودھ پلانے سے گھبراتی ہیں اور شروع سے ہی بچے کو ڈبوں کے دودھ پر لگا دیتی ہیں پھر جب ڈبے کا دودھ پی کر بچے بڑے ہوتے ہیں ماں کو ماں نہیں سمجھتے اس لئے کسی شاعر نے کہا۔

طفل سے بو آئے کیا ماں باپ کے اعتبار کی
دودھ ڈبے کا پیا تعلیم ہے سرکار کی

جب نہ دین کی تعلیم پائی ہے نہ ماں کا دودھ پیا ہے تو پھر اس میں اچھے اخلاق کہاں سے آئیں گے۔

بچے پر ماں کے دودھ کے اثرات

ایک ماں اپنے بیٹے سے ناراض ہوئی کہنے لگی بیٹے تم نے میری بات نہ مانی تو کبھی بھی میں تمہیں اپنا دودھ معاف نہیں کروں گی۔ اس نے مسکرا کر کہا امی میں تو نیڈو کے ڈبے کا دودھ پی کر بڑا ہو ہوں آپ نے تو مجھے اپنا دودھ پلایا ہی نہیں۔ مجھے معاف کیا کریں گی۔ تو ایسا واقعی یہ دیکھا گیا کہ ڈبوں کے دودھ کے اثرات اور ہوتے ہیں اور ماں کے دودھ کے اثرات اور ہوتے ہیں۔

بچے کو دودھ پلانے کے آداب

ماں کو چاہئے کہ بچے کو دودھ خود پلائے خود بسم اللہ پڑھ لے۔ اور جتنی دیر بچہ دودھ پیتا رہے ماں اللہ کے ذکر میں مشغول رہے۔ ماں اللہ رب العزت کی یاد میں مشغول رہے۔ ماں دعائیں کرتی رہے اللہ میرے دودھ کے ایک ایک قطرے میں میرے بیٹے کو علم کا سمندر عطا فرما۔ تو ماں کی اس وقت کی دعائیں اللہ کے ہاں قبول ہوتی ہیں۔

ہمارے مشائخ جو پہلے گزرے ان کی ماؤں نے تو تربیت ایسی کی کہ باوضو اپنے بچوں کو دودھ پلاتی تھیں۔اگر آج کوئی باوضو دودھ پلائے تو وہ بڑی خوش نصیب ہے۔اور اگر نہیں پلاسکتی تو کم ازکم دودھ پلاتے وقت دل میں اللہ کا ذکر تو کر سکتی ہے۔اور یہ نہ کرے کہ ادھر دودھ پلا رہی ہیں ادھر بیٹھی ڈرامہ دیکھ رہی ہیں۔ادھر فلم کا منظر دیکھ رہی ہیں۔ادھر طبلے کی تھاپ پر تھرکتے ہوئے جسم دیکھ رہی ہیں۔اگر گناہ کی حالت میں دودھ پلائیں گی تو یہ بچہ نافرمان بنے گا۔اللہ رب العزت کا بھی اور ماں باپ کا بھی۔بعد میں رونے کا پھر کیا فائدہ اس لئے بچپن سے ہی بچے کی تربیت ٹھیک رکھی جائے۔اگر ماں کا دودھ کم ہو اسکو چاہیئے کہ ڈاکٹر سے مشورہ کر کے اپنا علاج کروائے۔فوراً ڈبے کے دودھ پر ڈالنے کی کیا ضرورت' بچیاں عام طور پر یہ غلطی کرلیتی ہیں۔سمجھتی ہیں کہ ہمارا دودھ پورا نہیں اور تھوڑا تھوڑا ڈبے کا دینا شروع کر دیتی ہیں۔اب ڈبے کے دودھ کا ذائقہ کچھ اور' اور ماں کے دودھ کا ذائقہ کچھ اور۔عام طور پر بچے ماں کا دودھ چھوڑ کر ڈبے کا دودھ لینا شروع کر دیتے ہیں تو ایسا ہرگز نہ کریں۔جب تک کوئی بہت بڑی مجبوری نہ ہو۔ورنہ تو بچے کو اپنا دودھ پلائیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی محبت بچے کے دل میں کیسے سرائیت کر جاتی ہے۔یہ ماں اپنا دودھ پلائے گی تو بچے کے اندر ماں کے اخلاق بھی آئیں گے۔ماں کی ایمانی کیفیت کی برکات بھی بچے کے اندر آئیں گی۔

فیڈر' چوسنیاں بیماری کا مرکز

یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اکثر عورتیں جو ڈبوں کے دودھ پلاتی ہیں تو ان کے بچے بیمار رہتے ہیں اس بیماری کا سبب ان کے فیڈر اور چوسنیاں ہیں۔یہ فیڈر اور چوسنیاں تو بیماری کی سینٹر ہوتی ہیں جہاں پر جراثیم بیکٹیریا پرورش پاتے ہیں۔لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں آپ جتنا مرضی ان کو دھوتی رہیں' جتنا مرضی گرم پانی میں ڈالتی

رہیں۔ چونکہ وہ ربڑ کے بنے ہوتے ہیں اس لئے اس کے اندر بیکٹیریا کا چھپنا آسان ہوتا ہے یا تو یہ کریں کہ اگر ڈبے کا دودھ ہی مجبوراً پلانا ہے تو ہر دوسرے دن اس کا فیڈر اور چوسنی کا عمل بدلتے رہیں۔ تاکہ بیکٹیریا اس میں پیدا ہی نہ ہوسکیں۔ اور اگر اتنا (برداشت) Offord نہیں کر سکتیں تو پھر دوسرا طریقہ یہ ہے کہ بچے کو سٹیل کے برتن اور چمچ کے ساتھ دودھ پلائیں جو ماں بچے کو سٹیل کے صاف برتنوں میں دودھ پلاتی ہے اس بچی کے پیٹ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ یا تو اپنا دودھ پلائیں یا سٹیل کے برتنوں میں چمچ کے ساتھ دودھ پلائیں۔ اگر یہ بھی نہیں کر پاتی اور فیڈر چوسنی دینی پڑتی ہے تو پھر ہر دوسرے تیسرے دن اسکو بدلتی رہیں۔ ایک فیڈر مہینہ چلانا وہ تو بچے کے منہ میں بیکٹیریا کی ایک بریگیڈ فوج داخل کرنے کی مانند ہے۔ اب یہ بچہ بیمار ہوگا مگر قصور ماں کا ہوگا۔ معصوم بچے ہوتے ہیں یہ ماں باپ کی لاعلمی اور لاپرواہیوں کی وجہ سے بیچارے صحت کی بجائے بچپن سے بیمار ہوتے ہیں۔ ساری عمر اس کمزوری کے اثرات ہوتے ہیں۔ اس لئے سب سے اچھا تو یہی ہے کہ اپنا دودھ ہو۔ جس کی برکتیں بھی ساتھ جارہی ہوں۔

پیدائش کے بعد تحنیک دینا

جب بچے کی پیدائش ہو تو بچے کی تحنیک کروانا سنت ہے کہ کسی نیک بندے کے منہ میں دی ہوئی کوئی کھجور ہو چبائی ہوئی کھجور ہو یا کوئی شہد ہو تو ایسی کوئی چیز بچے کے منہ میں ڈالنا یہ اللہ کے نیک بندوں کا ُسلاُوہ جب بچے کے منہ میں جاتا ہے اس کی اپنی برکات ہوتی ہیں۔ چنانچہ یہ تحنیک کسی نیک بندے سے کروانی چاہیئے۔ وہ مرد بھی ہوسکتا ہے اور عورت بھی ہوسکتی ہے۔ اسکی ہم نے بڑی برکات دیکھی ہیں۔ اسی لئے جو حاملہ بچیاں ہوتی ہیں وہ پہلے سے ہی تحنیک کیلئے کچھ نہ کچھ تیار کروا کر رکھ لیتی ہیں۔ موقع پر تو کہیں نہیں بھاگا جاتا۔ تو اس لئے اسکا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

تحنیک کے بعد آذان اور اقامت کا عمل

تحنیک کروانے کے بعد بچے کے دائیں کان میں آذان اور بائیں کان کے اندر اقامت کہی جاتی ہے۔ یہ اللہ رب العزت کا نام ہے جو بچے کے دونوں کانوں میں لیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ چھوڑی عمر میں بچہ ابھی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا مگر اس کے کانوں میں اللہ نے اپنی بلندی اور عظمتوں کے تذکرے کروا دیئے۔ ایک کان میں بھی اللہ اکبر کہتے ہیں اور دوسرے کان میں بھی اللہ اکبر کہتے ہیں۔ گویا اللہ کی عظمت اس کو سکھادی گئی اور یہ بھی ایک Message پہنچادیا گیا۔ کہ جس طرح دنیا کے اندر آذان ہوتی ہے پھر اس کے بعد اقامت ہوتی ہے اور اقامت کے بعد نماز پڑھنے میں تھوڑی دیر ہوتی ہے بالکل اسی طرح اے بندے تیری زندگی کی آذان بھی کہی جا چکی تیری زندگی کی اقامت بھی کہی جا چکی۔ تیری زندگی نماز کی مانند ہے اور نماز تو ہمیشہ امام کے پیچھے پڑھی جاتی ہے۔ ایک شرعی طریقے پر پڑھی جاتی ہے تو یہ Message ہے۔ تو اپنی زندگی کو بھی صحیح گزارنا چاہتا ہے تو شریعت کے طریقے کو اپنا لینا۔ اور نبی علیہ السلام کو زندگی کی نماز کا امام بنا لینا۔ پھر تیری نماز قبول ہو جائے گی۔ اور بلآخر تجھے قبر میں جانا ہی ہے تو یہ ابتداء میں اللہ رب العزت کا پیغام اس بچے کے ذہن میں پہنچادیا جاتا ہے۔

بچے کا نام ہمیشہ اچھا رکھیں

بچے کا نام ہمیشہ اچھا رکھیں اللہ رب العزت کو عبداللہ نام سب سے زیادہ پسند ہے۔ عبدالرحمٰن نام پسند ہے۔ عبدالرحیم نام پسند ہے ایسے نام رکھیں کہ قیامت کے دن جب پکارے جائیں تو اللہ رب العزت کو اس بندے کو جہنم میں ڈالتے ہوئے حیا محسوس ہو۔ اللہ تعالیٰ محسوس فرمائیں کہ میرا بندہ میرے رحمت والے نام کے ساتھ ساری زندگی پکارا جاتا رہا اب اس کو جہنم میں میں کیسے ڈالوں۔ ایسا نام ہونا چاہیے۔

آج کل کی بچیاں نئے نئے ناموں کی خوشی میں بے معانی قسم کے نام رکھ لیتی ہیں۔ الٹے سیدھے نام جس کا نہ اس کی ماں کو معانی کا پتہ اور نہ کسی اور کو پتہ مہمل قسم کے نام رکھ دیتی ہیں یہ بچے کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے۔ بچے کے حقوق میں سے ہے ماں باپ ایسا نام رکھیں کہ جب بچہ بڑا ہو اور اس نام سے اسکو پکارا جائے تو بچے کو خوشی ہو۔ یہ بچے کا حق ہے۔ جو ماں باپ کے اوپر ہوتا ہے۔ اس لئے بچے کو ہمیشہ اچھا نام دیں۔ انبیاء کے ناموں میں سے نام دیں۔ صحابہ کرامؓ کے ناموں میں سے نام دیں۔ اولیاء کرام کے ناموں میں سے نام دیں۔ ایک روایت میں آتا ہے جس گھر کے اندر کوئی بچہ محمد نام کا ہوتا ہے اللہ رب العزت اس نام کی برکت سے سب اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بری فرما دیتے ہیں۔ تو محمد کا نام احمد کا نام بہت پیارا ہے۔ ہمارے مشائخ تو دس دس نسلوں تک باپ کا نام محمد پھر بیٹے کا نام محمد پھر اس کے بیٹے کا نام محمد پھر اس کے بیٹے کا نام محمد۔ یہ نام اتنا پیارا تھا کہ دس دس نسلوں تک یہی نام چلتا چلا جاتا تھا۔ لیکن آج کل اس نام کو رکھ تو دیتے ہیں ساتھ کوئی دوسرا لفظ لگا دیتے ہیں اور نام زیادہ دوسرا مشہور ہوتا ہے۔ مثلاً محمد اویس نام رکھا اب اویس زیادہ مشہور کر دیا۔ محمد کا نام کوئی جانتا بھی نہیں۔ اس لئے محمد نام اللہ رب العزت کو پیارا ہے۔ احمد نام قران میں ہے اللہ رب العزت کو پیارا ہے۔ چاہیں تو محمد احمد نام بھی رکھ سکتی ہیں۔ بہت پیارا نام ہے۔ عبداللہ رکھ سکتی ہیں۔ عبداللہ ابراہیم رکھ سکتی ہیں۔ انبیاءؑ اولیاء کے ناموں پر بچوں کے نام رکھیں تا کہ قیامت کے دن ان ہی کے ساتھ ان کا حشر ہو جائے۔ اور اللہ رب العزت کی رحمت ہو۔ بچیوں کے نام بھی اسی طرح صحابیاتؓ کے ناموں پر رکھیں۔ ام المومنین کے ناموں پر رکھیں۔ نبی علیہ السلام کی بیٹیوں کے ناموں پر رکھیں۔ بچیوں کے نام بھی اچھے رکھیں کہ ایسے نام نہ رکھیں کہ جن کا کوئی مطلب ہی نہ ہو۔ بہر حال اس بات کا بھی خاص خیال رکھیں۔

ولادت کے بعد عقیقہ

جب بچے کی ولادت ہو ساتویں دن عقیقہ کرنا سنت ہے بیٹے کیلئے دو بکرے اور بیٹی کیلئے ایک بکرا یہ خوشی کا اظہار ہے۔ خود بھی اسکو کھائیں رشتے داروں کو بھی کھلائیں۔ غرباء کو بھی دیں اس کیلئے ہر طرح کی اجازت ہوتی ہے۔ جب بچے کی پیدائش ہو جائے تو ماں باپ نے گھر کے کام کاج بھی کرنے ہوتے ہیں' عبادت بھی کرنی ہوتی ہے تو جب بھی ماں عبادت' تلاوت کیلئے بیٹھے تو اپنے بچے کو اپنی گود میں لے کر بیٹھے اور پھر اللہ رب العزت کا قرآن پڑھے آپ کے قرآن پڑھنے کی برکتیں آپ کے بچے کے اندر اس وقت اتر جائیں گی۔

ماں کی تلاوت کے اثرات بچے پر

ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک ماں باپ نے اپنے بچے کو مدرسہ میں داخل کیا کچھ عرصے کے بعد اسکا باپ مدرسے میں گیا کہ میں اپنے بچے کی کارگردگی کا جائزہ لوں تو قاری صاحب سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس بچے نے تین پارے تو اتنی جلدی حفظ کر لئے ہمیں یقین نہیں آتا۔ ایسے لگتا ہے کہ جیسے یہ تو پہلے سے ہی حافظ تھا۔ ان تین پاروں کے بعد پھر اس نے عام معمول کے مطابق عام رفتار کے مطابق سبق لینا شروع کر دیا۔ تو خاوند نے یہ بات آ کر اپنی بیوی کو بتائی بیوی مسکرا پڑی۔ خاوند نے پوچھا اس میں مسکرانے والی بات کونسی ہے۔ وہ کہنے لگی کہ بات یہ ہے کہ میں تین پاروں کی حافظہ ہوں جب بھی میں پڑھنے بیٹھتی تھی بچے کو گود میں لے کر بیٹھتی تھی۔ اور بار بار تین پاروں کی تلاوت کرتی تھی ان تین پاروں کا نور میرے بیٹے کے سینے میں اتر گیا یہ اسکی برکت ہے۔ جب یہ مدرسہ میں گیا تو تین پاروں کا حافظ جلد بن گیا۔ جیسے یہ نور پہلے ہی اللہ نے اس کے دل میں رکھ دیا ہو۔ تو ماں کی تلاوت کے اثرات بچے کے اوپر پڑا کرتے ہیں اس لئے جب بھی دعا مانگنے بیٹھیں' قرآن پاک

پڑھنے بیٹھیں' یا عبادت کرنے بیٹھیں تو بچے کو اپنی گود میں لے کر بیٹھنے کی کوشش کریں۔ جب بچے کو کھلانا ہو یا سلانا ہو تو بچے کو لوری بھی اچھی دیں اور اللہ کا نام اس کے سامنے کہنے کی کوشش کریں۔

بچے کی تربیت کرنے پر خوشخبری

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس ماں نے یا باپ نے بچے کی تربیت ایسی کی کہ اس نے بولنا شروع کیا اور اس نے سب سے پہلے اللہ کا نام زبان سے نکالا تو اللہ تعالیٰ اس کے ماں باپ کے سب پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ اب یہ کتنا آسان کام ہے لیکن بچیاں اس طرف توجہ نہیں دیتیں کئی بچیوں کو تو پتہ ہی نہیں ہوتا' بچوں کے سامنے امی اور ابو کا لفظ پہلے نہ کہیں ہمیشہ اللہ کا لفظ کہیں بار بار اللہ کا لفظ کہیں جب آپ اللہ کا لفظ کہیں گی اور جو بھی اٹھائے تو اس کو تلقین کریں کہ وہ بچے کے سامنے فقط اللہ کا نام لے۔ جب بار بار اللہ اللہ اللہ کا لفظ لیں گی تو بچہ بھی اللہ ہی کا لفظ بولے گا۔ علماء نے لکھا ہے کہ حرکات تین ہوتی ہیں ایک فتحہ ایک کسرہ اور ایک ضمہ اس میں سب سے آسان چیز جو بولی جاتی ہے اسکو فتحہ کہتے ہیں یہ سب سے زیادہ افضل حرکات ہے۔ اس لئے پیش اور زیر کا لفظ لینا وہ بچے کیلئے مشکل ہوتا ہے زبر کا لفظ لینا آسان ہوتا ہے تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ اگر اللہ کا لفظ لیا جائے گا تو یہ بچے کیلئے سب سے آسان لفظ ہے جو بچہ سیکھ سکتا ہے۔ اور اس پر انسان کو اللہ کی طرف سے انعام بھی ملے گا کہ بچے نے اللہ کا نام پکارا ماں باپ کے پچھلے گناہوں کی مغفرت ہو گئی۔ تو بچے کے سامنے کثرت کے ساتھ اللہ کا نام لیتی رہیں اور اگر اس کو سلانا پڑے تو اس وقت لوری بھی اس کو ایسی دیں کہ جو پیار والی ہو' نیکی والی ہو۔

پہلے وقت کی مائیں اپنے بچوں کو لوری دیتی تھیں حسبی ربی جل اللہ مافی قلبی غیر اللہ نور محمد صلی اللہ لا الہ الا اللہ یہ لا الہ الا اللہ کی ضربیں لگتی تھیں تو بچے کے دل پر اس

کے اثرات ہوتے تھے۔ مائیں خود بھی نیک ہوتی تھیں اسکے دو فائدے ایک تو ماں کا اپنا وقت ذکو میں گزرا اور دوسرا بچے کو اللہ کا نام سننے کا موقع ملا۔ لا الہ الا اللہ کی ضربوں کے اسکے دل پر اثرات ہوں اور اگر اس کے علاوہ بھی اور کوئی لوری کہے تو وہ بھی نیکی کے پیغام والی ہو۔ نیکی کی باتوں والی ہو۔ ہماری عمر اس وقت پچاس سال ہوگئی لیکن بچپن کے اندر جب ماں لوری دیتی تھی تو جو الفاظ وہ کہا کرتی تھی بہن وہ الفاظ سناتی تھی کہ ان الفاظ سے لوری دیتے تھے۔ اب عجیب بات ہے کہ ایسے الفاظ نقش ہو گئے پچاس سال کی عمر میں بھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ لوری کے الفاظ کانوں میں گونج رہے ہیں ماں کہتی تھی ''اللہ اللہ لوری دودھ بھری کٹوری ذلفی دودھ پیئے گا نیک بن کر جیئے گا'' شائد یہ ماں کی وہ دعائیں ہیں اللہ نے نیکوں کے قدموں میں بیٹھنے کی جگہ عطا فرمادی۔ آج پچاس سال نصف صدی گزر گئی مگر وہ نیک بن کر جیئے گا کہ الفاظ آج بھی ذہن کے اندر اپنے اثرات رکھتے ہیں تو اس لئے ماں کو چاہئیے کہ اگر لوری بھی دے تو ایسی ہو کہ جس میں نیکی کا پیغام بچے کو پہنچ رہا ہو۔

بچوں کے سامنے بے شرمی والی حرکات سے اجتناب کیجئے

بچے کا دماغ کیمرے کی طرح ہوتا ہے ہر چیز کا عکس محفوظ کر لیتا ہے۔ حکماء نے لکھا ہے کہ چھوٹے بچے کے سامنے بھی کوئی بے شرمی والی حرکت نہ کرے۔ میاں بیوی کوئی ایسا معاملہ نہ کریں کہ یہ بچہ چھوٹا ہے۔ اسکو کیا پتہ اگرچہ وہ چھوٹا ہوتا ہے لیکن اس کے ذہن کے بیک گراؤنڈ کے اندر یہ سب مناظر نقش ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس کا بڑا خیال رکھیں۔

بچے کو خالق حقیقی کا تعارف

بچے کا ایمان مضبوط کرنے کیلئے ماں کو چاہئیے کہ کوشش کرتی رہے۔ بچہ بڑا ہو گیا اور اس کو کوئی ڈرانے کی بات آئی تو کبھی بھی کتے بلے سے نہ ڈرائیں۔ کسی جن

بھوت سے مت ڈرائیں۔ جب بھی کوئی بات ہو تو بچے کے ذہن میں اللہ کا تصور ڈالیں بیٹا اگر تم ایسے کرو گے اللہ میاں ناراض ہو جائیں گے۔اب جب آپ پیار سے سمجھائیں گی کہ اللہ میاں ناراض ہو جائیں گے بچہ پوچھے گا کہ اللہ میاں کون ہے۔ اب آپ کو اللہ رب العزت کا تعارف کروانے کا موقع مل جائے گا۔آپ تعارف کروائیں۔اللہ میاں وہ ہے جس نے آپ کو دودھ عطا کیا۔اللہ میاں وہ ہے جس نے آپ کو سماعت دی۔ بصارت دی۔ جس نے آپ کو عقل عطا کی۔جس نے مجھے بھی پیدا کیا اور آپ کو بھی پیدا کیا۔ہم سب اللہ کے بندے ہیں۔ جب آپ اللہ کی ایسی تعریفیں کریں گی اور اس کے انعامات کا تذکرہ کریں گی تو بچپن سے ہی بچے کے اندر اللہ کی محبت اور جنت میں جانے کا شوق پیدا ہو جائے گا کہ ہم جنت میں کب جائیں گے۔ مجھے اتنی اچھی اسکی بات لگی کہ دیکھو بچے کو جنت کی باتیں سنائی اور ابھی سے پوچھ رہا ہے کہ ابو ہم جنت میں کب جائیں گے؟ ابھی سے اس کو انتظار اور شوق نصیب ہو گیا۔ ماں کو بھی چاہئے کہ اسی طرح بچے کے اندر نیکی کے اثرات ڈالے اور اسکے دل میں اللہ تعالیٰ کا ایمان مضبوط کرے۔صبر سے کام لے۔

ڈانٹ ڈپٹ سے بچے کی شخصیت پر منفی اثرات

بچے سے کوئی بھی غلطی ہو جائے ذراسی غلطی پر ڈانٹ ڈپٹ کرنے بیٹھ جانا یہ اچھی ماؤں کی عادت نہیں ہوتی۔ بچے کو عزت کے ساتھ ڈیل کریں اور آپ نے بچے کو عزت کے ساتھ ڈیل کیا تو بچے کے اندر اچھی شخصیت پیدا ہوئی۔اگر آپ نے بات بات پر ڈانٹنا شروع کر دیا تو بچے کی صفات کھل نہیں سکیں گی۔اس کی شخصیت کے اندر کبھی قائدانہ صفات پیدا نہیں ہونگی۔اس لئے بچے کی تربیت کرنا ماں کا اولین فریضہ ہوتا ہے۔ اگر بچے سے غلطی ہو جائے یا نقصان ہو جائے تو بچے کو پیار سے سمجھائیں۔مثال کے طور پر آپ کی بیٹی ہے اس نے پانی پینا ہے اب آپ کسی کام

میں لگی ہوئی ہیں اس نے فریج کا دروازہ کھول دیا اور دروازہ کھول کر پانی نکالنے لگی تو
کئی کھانا بنا پڑا تھا جو دعوت کیلئے آپ نے پکایا تھا مہمان آنے تھے وہ کھانا پلیٹ سے
نیچے گر کر ضائع ہو گیا۔ اب دیکھتے ہی غصے میں آ کر بیٹی کو کوسنا اور ڈانٹنا یہ اچھی بات
نہیں۔ آپ آئیں اور بیٹی کو پیار سے کہیں بیٹی کوئی بات نہیں یہ تو مقدر میں ایسے تھا۔
یہ ایسے ہی اللہ نے لکھا تھا۔ اس نے نیچے گرنا تھا۔ بیٹی کوئی بات نہیں آئندہ اگر تجھے کسی
چیز کی ضرورت ہو تو میں تمہیں اٹھا کر دے دیا کروں گی۔ مجھے کہہ دیا کرو۔ آپ بالکل
پریشان نہ ہوں۔ یہ تو اللہ کی طرف سے ایسے ہونا تھا۔ جب آپ ایسا کہیں گی تو بیٹی
آگے سے جواب دے گی امی میں آئندہ سے احتیاط کروں گی۔ میں گندی بچی نہیں
بنوں گی۔ میں آپ کو ہی ایسی باتیں بتا دیا کروں گی تو پھر بیٹی آپ سے پوچھے گی۔ کہ
امی اگر ابو آئیں گے تو آپ ڈانٹیں گے تو نہیں۔ امی ابو کو اگر پتہ چل گیا کہ میں نے یہ
نقصان کیا ہے وہ مجھے ماریں گے تو نہیں۔ آپ بچی کو تسلی دیں کہ نہیں ہرگز نہیں۔ میں
تمہارا نام نہیں بتاؤں گی۔ یہی کہوں گی کہ یہ گر کر ضائع ہو گیا۔ میں تمہارے ابو کو فون کر
دیتی ہوں کہ وہ آتے ہوئے کچھ اور کھانے کا بندوبست کر کے لے آئیں تا کہ
مہمانوں کے سامنے کچھ سویٹ ڈش رکھی جا سکے۔ تو ایسی بات میں آپ دیکھیں گی کہ
بچی آپ کو اپنا نگہبان سمجھے گی۔ سر کا سایہ سمجھے گی وہ سمجھے گی کہ ماں میرے عیبوں کو
چھپاتی ہے اور میرا ساتھ دیتی ہے۔

اچھی تربیت کے سنہری اصول

بچپن میں جب ماں اپنے بچوں کی ہمدرد اور غمگسار بنے گی تو بڑی ہو کر یہی
بچی ہو گی جو آپ کے دکھ بانٹے گی اور آپ کی خدمت میں پوری زندگی گزار دے گی۔
اسی طرح بچی کے اندر شخصیت کی عظمت کو پیدا کریں۔ اور بچی کے دل میں اللہ رب
العزت کی محبت پیدا کریں۔ جب کھانا ضائع ہو گیا تو اللہ کا تصور ڈالیے کہ اللہ کو ایسا

منظور تھا۔ اور ساتھ یہ بھی کہیں کہ بیٹی اللہ کے سامنے استغفار کرلو۔ اللہ نے ایک نعمت ہمیں دی تھی مگر ہم سے ضائع ہوگئی۔ آئندہ وہ ہمیں نعمتوں سے محروم نہ کردے۔ جب آپ بچی کو بہانے سے اللہ کی نعمتوں کی طرف توجہ دلائیں گی تو بے اختیار اس کے دل میں ایمان مضبوط ہوگا۔ اچھی ماؤں کی تو یہی بات ہوتی ہے۔ ہر ہر بات میں سے نکتے نکال کر بچوں کا دھیان اللہ کی طرف لے کر جاتی ہیں' نیکی کی طرف لے کر جاتی ہیں' دین کی طرف لے کر جاتی ہیں۔ اسی کا نام اچھی تربیت ہوتی ہے۔ جب بچے آپ کے سامنے آئیں تو بچوں کو چھوٹی چھوٹی قرآنی آیات یاد کروائیں۔ چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد کروائیں۔ چھوٹے بچے بھی یاد کر لیتے ہیں۔ انسان حیران ہوتا ہے کہ کتنی چھوٹی عمر میں بچے ایسی چیزوں کا یاد کرنا اور Pick up کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ہماری ایک شاگردہ تھی مریدہ تھی قرآن پاک کی حافظہ' عالمہ اور قاریہ تھی اسکی شادی ہوئی اللہ نے اسکو بیٹا عطا کیا اس نے اپنے بیٹے کی اچھی تربیت کی پھر ایک مرتبہ اس نے اپنے میاں کو بھیجا۔ بیٹا ساتھ تھا کہا کہ جائیں اور اس بچے کو کہا کہ حضرت صاحب کو تم نے سبق سنانا ہے۔ اور شرط لگائی کہ حضرت صاحب کے سامنے تم نے کھڑے ہوکر سبق سنانا ہے اس کا خاوند بیٹے کو لے کر آیا کہ بچہ اتنا چھوٹا تھا کہ ابھی پوری طرح کھڑا بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ ہم نے اسکو کھڑا کرنے کی کوشش کی مگر وہ تو بیچارا توازن بھی برقرار نہیں رکھ سکتا تھا۔ گرنے لگتا تھا۔ چنانچہ میں نے کہا کہ یہ بیٹھ کر سنا دے۔ اس نے کہا کہ نہیں اسکی امی نے کہا تھا کہ حضرت صاحب کے سامنے کھڑے ہوکر سنانا ہے۔ عجیب بات تھی یہ کیسے کھڑا ہو۔ چنانچہ ہم نے اس کی ترکیب یہ نکالی اس بچے کو دیوار کے ساتھ لگا کر کھڑا کیا اور دونوں طرف دو تکیے رکھ دیئے۔ بچے نے دونوں ہاتھ تکیئے پر رکھے۔ سہارے کے ساتھ کھڑا ہوا۔ میرا خیال تھا کہ بچہ بسم اللہ پڑھے گا۔ یا کوئی اور ایسی چیز پڑھے گا جو اسکی ماں نے اسے یاد کروائی ہوگی۔ اتنا چھوٹا بچہ توتلی زبان سے تھوڑے تھوڑے گویا الفاظ بولتا ابھی سمجھا تھا جب اس نے پڑھنا

شروع کیا۔ تو ہم حیران رہ گئے۔ اس نے تبارک الذی سے سبق شروع کیا اس نے پوری سورۃ ملک کو سنا دیا۔ آج تک ہم اس پر حیران ہیں۔ اتنا چھوٹا بچہ سورۃ ملک کا حافظ کیسے بن گیا جب پوچھا گیا تو ماں نے بتایا کہ میرے دل کی تمنا تھی یہ چھوٹا سا تھا بولنا بھی نہیں جانتا تھا میں اس کے سامنے سورۃ ملک پڑھتی تھی روزانہ رات کو سوتے وقت سورۃ ملک پڑھنا میرا معمول بن گیا میں اس بچے کو ایسے سناتی تھی جیسے کسی استاد کو سناتے ہیں۔ تھوڑا تھوڑا بچے نے بولنا شروع کیا اس نے الفاظ Pick up کرنے شروع کر دیئے اتنی چھوٹی عمر میں اللہ نے اسکو سورۃ ملک کا حافظ بنا دیا تو یہ ماؤں پر منحصر ہے کہ چھوٹی عمر میں ہی بچے کے سامنے دین کی باتیں کرنے لگ جائیں۔ ماں بننا آسان ہے مگر ماں بن کر تربیت کرنا یہ مشکل کام ہے۔ آج کل کی سب سے بڑی خرابی ہماری یہی ہے کہ بچیاں جوان ہو جاتی ہیں اپنی شادی کے بعد مائیں بن جاتی ہیں۔ مگر دین کا علم نہیں ہوتا اس لئے ان کو سمجھ نہیں ہوتی ہم نے بچوں کی تربیت کیسے کرنی ہے اس لئے ایسی محفلوں میں آنا انتہائی ضروری ہوتا ہے تاکہ بچیوں کو پتہ چل سکے کہ دینی نقطہ نظر سے ہم نے اپنی اولادوں کی تربیت کیسے کرنی ہے۔ بلکہ ایسی تقاریر ہوں' کتابیں ہوں انکو تحفے کے طور پر دوسروں کو ہدیئے پیش کرنے چاہیے۔ تاکہ وہ بھی ان باتوں کو سن کر اپنی زندگی میں لاگو کر سکیں۔ چنانچہ جب بچہ سات سال کا ہو شریعت کا حکم ہے کہ اسکو نماز پڑھانا شروع کر دیں اور جب دس برس کا ہو تو نماز پڑھنے کے اندر سختی کرنی لگ جائیں۔ یہ ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچے کو دین سکھائیں۔ دین کی تعلیم دیں۔

اولاد کا حق ماں باپ پر

حدیث پاک میں آتا ہے ایک مرتبہ سیدنا عمرؓ کے سامنے ایک باپ اپنے بیٹے کو لے آیا۔ بیٹا جوانی کی عمر میں تھا مگر وہ ماں باپ کا نافرمان بیٹا تھا اس نے آکر

حضرت عمرؓ کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے مگر میری کوئی بات نہیں مانتا۔ نافرمان بن گیا ہے۔ آپ اسے سزا دیں یا سمجھائیں۔ حضرت عمرؓ نے جب باپ کی یہ بات سنی تو بیٹے کو بلا کر پوچھا کہ بیٹے بتاؤ کہ تم اپنے باپ کی نافرمانی کیوں کرتے ہو تو اس بیٹے نے آگے سے پوچھا کہ امیر المومنینؓ کیا والدین کے ہی اولاد پر حق ہوتے ہیں۔ یا کوئی اولاد کا بھی ماں باپ پر حق ہوتا ہے۔ اولاد کے حق بھی ماں باپ پر ہوتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میرے باپ نے میرا کوئی حق ادا نہیں کیا۔ سب سے پہلے اس نے جو ماں چنی وہ ایک باندی تھی جس کے پاس کوئی علم نہیں تھا۔ نہ اسکے اخلاق ایسے نہ علم ایسا۔ اس نے اس کو اپنایا اور اس کے ذریعے سے میری ولادت ہوگئی۔ تو میرے باپ نے میرا نام جعل رکھا جعل کے لفظی مطلب گندگی کا کیڑا ہوتا ہے۔ یہ بھی کوئی رکھنے والا نام تھا۔ جو میرے ماں باپ نے رکھا۔ پھر ماں کے پاس چونکہ دین کا علم نہیں تھا۔ اس نے مجھے کوئی دین کی بات نہیں سکھائی۔ اور میں بڑا ہو کر جوان ہو گیا۔ اب میں نہ فرمانی نہیں کرونگا تو اور کیا کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے جب یہ سنا تو فرمایا کہ بیٹے سے زیادہ تو ماں باپ نے اس کے حقوق کو پامال کیا۔ اس لئے اب یہ بیٹے سے کوئی مطالبہ نہیں کر سکتے۔ آپ نے مقدمے کو خارج کر دیا۔

والدین کی اولین ذمہ داری

ماں باپ کو چاہئے کہ وہ اولاد کو دین سکھائیں تا کہ بچے بڑے ہو کر ماں باپ کے بھی فرمانبردار بنیں اور اللہ تعالیٰ کے بھی فرمانبردار بنیں۔ شروع سے بچے کو نیکی سکھانا یہ ماں کی ذمہ داری ہوتی ہے ان میں ایک نقطہ یہ بھی ذہن میں رکھ لیں کہ ماں کو چاہئے کہ جب دینی شخصیات کا نام آئے۔ علماء کا نام اولیاء کرام کا نام مشائخ کا نام انبیاء کا نام صحابہؓ کا نام جب ایسی شخصیوں کے نام آئیں تو ماں کو چاہئے کہ بڑے ادب کے ساتھ بچے کے سامنے نام لے۔ جب ماں دینی شخصیتوں کا نام بڑے ادب

کے ساتھ بچے کے سامنے لے گی تو بچے کو Message ملے گا کہ بیٹا تم بھی ایسا بننا۔ تمہیں بھی عزت ملے گی چنانچہ جب آپ اس طرح سے ان کے سامنے اچھا نام لیں گی تو بچہ عالم، حافظ، قاری بننے کی کوشش کرے گا۔ نیک بننے کی کوشش کرے گا۔ نیک بندوں کے احوال اور واقعات اس کو سنائیں اور بچوں کو ان کا تعارف کروائیں۔ جب آپ تعارف کروائیں گی تو بچے کے پاس علم کا ذخیرہ آ جائے گا کہ میں نے بھی ایسے بننا ہے عام طور پر مائیں اپنے بچوں کو اس قسم کے واقعات نہیں سناتی بلکہ کبھی سنانا بھی ہے تو کسی نے مرغے کی کہانی سنائی کسی نے بلی کی کہانی سنائی اور کسی نے چڑیا کی کہانی سنائی بڑی خوش ہوتی ہیں کہ میرا بچہ مرغے کی کہانی سن کر سو جاتا ہے ان کو جنت کی باتیں سنائیں تو اس سے بچے کے اندر نیکی کا شوق آتا ہے۔

بچوں کو سلام اور شکریہ ادا کرنے کی عادت ڈالیں

چھوٹے بچوں کو سلام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اسے بتائیں کہ بیٹے دوسروں کو دیکھو تو سلام کرتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں سے سلام کرنے کی عادت ڈالو سلام کے الفاظ بچے کو سکھائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا افشو السلام بینکم تم سلام کو عام کرو۔ ایک دوسرے کے درمیان رواج دو۔ تو ہمیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ بچے کو سلام کہنے کی عادت ڈالیں۔ اس سے بچے کے دل سے جھجک دور ہو جاتی ہے اور وہ ڈیپریشن میں نہیں جاتا۔ دوسروں کو دیکھ کر خوفزدہ نہیں ہوتا بلکہ اس کو سلام کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ تو ماں کو چاہئے کہ بچے کو سلام کہنے کا طریقہ سکھائے۔ تا کہ بچے کے دل سے مخلوق کا ڈر دور ہو جائے اور بچے کے اندر جرأت آ جائے بزدلی سے وہ بچ جائے۔ اس طرح بچے کو شکریہ کی عادت بچپن سے سکھائیں چھوٹی عمر کا ہے ذرا سمجھ بوجھ رکھنے والا ہو تو اس کو سمجھائیں کہ جب تم سے کوئی نیکی کرے بھلا کرے تمہارے کام میں تمہارا تعاون کرے تو بیٹا اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ اسکو شکریہ کی

عادت بچپن سے ڈالیں۔جب وہ انسانوں کا شکرادا کرے گا۔تو پھر اسکو اللہ کا شکرادا کرنے کا بھی سبق مل جائے گا۔نبی ﷺ نے فرمایامن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ جوانسانوں کا شکریہ ادانہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکرادانہیں کرتا۔تو یہ شکریہ کی عادت ہمیں ڈالنی چاہئے۔عجیب بات ہے ہمیں اتنا زیادہ اس کا حکم دیا گیا مگر آج شائد ہی کوئی ماں ہو جو اپنے بیٹے کو شکریہ کے الفاظ سکھائے۔جزاکم اللہ جزاک اللہ خیرا یہ الفاظ اپنے بچوں کو سکھائیں تا کہ بچے کو صحیح سنت کے مطابق شکریہ ادا کرنے کے الفاظ آتے ہوں آج یہ عمل ہمارا تھالیکن غیر مسلموں نے اس کو اپنالیا۔

بچے کو شکریہ سکھانے کا عجیب واقعہ

یہ عاجز ایک مرتبہ شائد 1997 کی بات ہے پیرس سے نیویارک کی طرف جارہا تھا۔جہاز کے اندر جب ایک سیٹ پر بیٹھا تو قدرتی بات ہے کہ میرے ساتھ والی سیٹ پر ایک فرانسیسی لڑکی آ کر بیٹھ گئی۔جس کے پاس اسکی تین چار سالہ بیٹی تھی اب تین ہی سیٹیں ہوتی ہیں ایک سیٹ پر ماں تھی ایک سیٹ پر اسکی بیٹی تھی۔اور ایک سیٹ پر یہ عاجز بیٹھا تھا۔یہ عاجز کی عادت ہے کہ جہاز کے دوران کوئی نہ کوئی کتاب ہوتی ہے ۔جس کو پڑھتے رہنے کی وجہ سے ادھرادھر نگاہیں ہرگزنہیں اٹھتیں اور وقت اچھی طرح کٹ جاتا ہےاس لئے عاجز نے کتاب پڑھنا شروع کی تھوڑی دیر کے بعد ائیر ہوسٹس نے کہا کہ کھانا serve کرنا ہے۔عاجز نے تو معذرت کر لی کہ پیرس کا کھانا معلوم نہیں کیسا ہوگا۔اس لیے سفر کے دوران یہ تو اپنا پکا ہوا کھنا ساتھ رکھتا ہے اگر نہ ہوتو پھر برداشت کر لیتا ہے۔منزل پر پہنچ کر کھانا کھاتا ہے۔معذرت کر لی مگر اس لڑکی نے تو کھانا لے لیا۔اب جب کھانا اس نے لے لیا اپنی بیٹی کو کھلانے لگی۔اور خود بھی کھانے لگی کیونکہ ساتھ والی کرسی پر تو تھی تو انسان نہ بھی متوجہ ہوا سے اندازہ ہو ہی جاتا ہے کہ ہو کیا رہا ہے چنانچہ میں کتاب پڑھ رہا تھا۔مگر مجھے اندازہ ہو رہا تھا اس کی حرکات سے

کہ یہ کیا کر رہی ہے۔اس نے اپنی بچی کے منہ میں ایک لقمہ ڈالا چاولوں کا تو جب لقمہ بچی نے کھالیا وہ کہنے لگی Say Thank you چنانچہ اس بچی نے کہا thank you پھر دوسرا لقمہ ڈالا پھر thank you کہلوایا۔ ہر ہر لقمہ ڈالنے کے بعد وہ ماں اپنی بچی سے thank you کا لفظ کہلواتی میرے اندازے کے مطابق اس فرانسیسی لڑکی نے اس کھانے کے دوران 36 مرتبہ thank you اپنی بچی سے کہلوایا ہوگا۔اب میں حیران تھا کہ یہ thank you کی عادت واقعی بچی کی گھٹی میں پڑ جائے گی۔ اور یہ ساری عمر شکریہ ادا کرنے والی بن جائے گی۔تو یہ عمل تو مسلمانوں کا تھا۔ مسلمان بیٹیوں نے بھلا دیا اور کافروں کی بیٹیوں نے اسے اپنا لیا۔اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم بچپن سے ہی بچے کو یہ عادات سکھائیں۔ سلام کرنے کی عادت ڈالیں سکریہ کرنے کی عادت ڈالیں۔ جب ماں نے بچے کو شکریہ کی عادت نہیں ڈالی ہوتی بڑا ہو کر یہ بچہ نہ باپ کا شکریہ ادا کرتا ہے' نہ بہن کا شکریہ ادا کرتا ہے' نہ والدین کا شکریہ ادا کرتا ہے اور کئی تو ایسے منحوس ہوتے ہیں کہ خدا کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتے۔ناشکرے بن جاتے ہیں۔ یہ غلطی کس کی تھی ماں نے ابتداء سے یہ عادت ڈالی ہی نہیں تھی اس لئے جب بھی بچے کو کوئی چیز دیں۔ بچے کو کوئی چیز کھلائیں اس کے کپڑے پہنائیں۔ کپڑے بدلوائیں کوئی بھی بچے کا کام کریں تو بچے کو کہیں کہ بیٹا مجھے جزاک اللہ کہو۔تو پھر بچہ جب آپ کو جزاک اللہ کہے گا تو پتہ ہوگا کہ میں نے شکریہ ادا کرنا ہے یہ ایک عادت اچھی ہوگی جو بچے کے اندر پختہ ہو جائے گی۔

سب سے بڑی بیماری دل آزاری سے بچئے

ایک بات بچے کو اور سکھائیں کہ بیٹے سب نیکیوں میں سے بڑی نیکی یہ ہے کہ تم نے کسی کو دکھ نہیں دینا کسی کو تکلیف نہیں دینی بچے چھوٹے ہوتے ہیں ایک دوسرے سے جلدی جھگڑ پڑتے ہیں' جلد لڑ پڑتے ہیں۔لیکن جب آپ بچے کو

سکھائیں گی کہ بچے تم نے کسی کو تکلیف نہیں دینی' کسی کا دل نہیں دکھانا تو ایسا کرنے سے بچے کے دل میں اہمیت آئے گی کہ دوسروں کا دل دکھانا یہ اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ یاد رکھنا کہ بیماریوں میں سے سب سے بڑی دل کی بیماری روحانیت میں سب سے بڑی بیماری دل آزاری ہے۔ بعض اوقات ایسی باتیں کر دیتی ہیں کہ دوسرا تنہائیوں میں جا جا کر روتا رہے۔ دوسرے کے دل کو دکھانا آج سب سے آسان کام بن گیا حالانکہ اللہ کے ہاں سب سے زیادہ بڑا گناہ یہی ہے کہ کسی بندے کے دل کو دکھا دیا جائے کہنے والے نے کہا ۔

مسجد ڈھادے 'مندر ڈھادے' ڈھادے جو کچھ ڈھیندا
پر کسے دا دل نہ ڈھاویں رب دلاں وچ رہندا

تو مسجد گرا دے مندر گرا دے۔ جو تیرے دل میں آتا ہے گرا دے لیکن کسی کا دل نہ گرانا اس لئے کہ دل میں تو اللہ تعالیٰ بستے ہیں۔ جب آپ بچے کو یوں سمجھائیں گی کہ دل اللہ کا گھر ہے کسی کا دل نہ توڑنا۔ تو بچے کو احساس ہوگا کہ میں نے اچھے اخلاق اپنانے ہیں۔ دوسرے کے دل کو کبھی صدمہ نہیں دینا۔

بچے کو غلطی پر معافی مانگنے کا احساس دلائیں

اگر بچہ کبھی لڑ پڑے تو آپ دیکھیں کہ کس کی غلطی ہے اس کو پیار سے سمجھائیں۔ کہ بیٹا ابھی غلطی کی معافی مانگ لو۔ تو قیامت کے دن اللہ رب العزت کے سامنے تمہاری یہ غلطی پیش ہی نہیں ہوگی۔ بچے کو معافی مانگنے کی فضیلت سنائیں۔ معافی مانگنے کا طریقہ بتائیں۔ اس کے ذہن سے شرم ختم کریں وہ بے جھجک ہوکر معافی مانگنے کا عادی بن جائے۔ غلطیاں چھوٹوں سے بھی ہوتی ہیں بڑوں سے بھی ہوتی ہیں۔ بچے کو سمجھائیں کہ بیٹے جب بھی کوئی ایسی غلطی ہو جائے جو کام بندہ کر بیٹھے جو نہیں کرنا تھا۔ تو ایسے وقت میں معافی مانگ لینی چاہئے تو بندوں سے بھی معافی

مانگے۔اپنے بہن بھائیوں سے اگر بدتمیزی کرے یا ان کو کوئی دکھ تکلیف دی یا جھگڑا کیا تو وہ ان سے بھی معافی مانگے۔ پھر اس سے کہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگ لو۔تا کہ اللہ تعالیٰ بھی آپ سے کہیں ناراض نہ ہوں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بات اس کے دل میں ڈالنا کہ نیک کام کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔فلاں کام کرنے سے ناراض ہوتے ہیں۔حتیٰ کہ بچے کے دل میں یہ بات اتر جائے کہ اللہ کی ناراضگی سب سے بری چیز ہوتی ہے۔یہ بچے کی تربیت کیلئے سب سے ضروری ہے۔اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ بچے کو شروع سے ہی قیدی بنا کر نہ رکھ دیں کہ اسکو کھیلنے کودنے کا موقع ہی نہ دیں بچے کی یہی عمر کھیلنے کودنے کی ہوتی ہے۔بچے کو جائز طریقہ سے اچھی طرح اچھلنے کودنے کھیلنے کا موقع دیں۔ بھاگنے دوڑنے کا موقع دیں۔یہ بچے کی جسمانی نشو ونما کیلئے ضروری ہوتا ہے۔

بچوں سے بڑوں جیسی توقع مت رکھیئے

بچہ بچہ ہی ہوتا۔جب تک وہ کھیلے کودے گا نہیں اس کی جسمانی نشو ونما کیسے ہوگی۔اور بچے سے وہی کچھ توقع رکھیں جو بچوں سے رکھ سکتے ہیں۔ بڑوں جیسی توقع آپ مت رکھئے۔بچے کچے ہوتے ہیں۔اس لئے باتیں بھی جلدی بھول جاتے ہیں اس لئے ان کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے معصوم باتوں سے کبھی کبھی درگزر بھی کر دیا کریں۔انجان بن جایا کریں۔جیسا کہ آپ نے دیکھا ہی نہیں تو اس طرح بچے کی تربیت اچھی ہو جاتی ہے۔امام شافعیؒ کے بارے میں آتا ہے کہ تیرہ سال کی عمر میں انہوں نے دینی علوم کو حاصل کر لیا تھا اور ایک جگہ انہوں نے درس قرآن بھی دینا شروع کر دیا تھا۔عجیب بات ہے کہ تیرا سال کی عمر میں انہوں نے درس قرآن دینا شروع کر دیا تھا ہمارے مشائخ نے اسی طرح چھوٹی عمر میں بڑے بڑے کمالات حاصل کر لئے۔خواجہ معصومؒ نے اپنے والد مجدد الف ثانیؒ سے بارہ سال کی عمر میں

خلافت پالی تھی۔تو پہلے وقتوں کے حضرات کو بچپن سے نیکی ملتی تھی۔ماں کی گود سے ان کو اثرات ملتے تھے۔تو بارہ پندرہ سال کی عمر تک پہنچتے پہنچتے وہ بڑے علوم حاصل کرلیا کرتے تھے۔اور بڑے بڑے معارف حاصل کرلیا کرتے تھے۔امام شافعیؒ نے بچپن کی عمر میں درس قرآن دینا شروع کر دیا۔ان کے درس قرآن میں کئی بڑے بڑے بوڑھے سفید ریش آ کر بیٹھتے تھے۔اوران کے علمی معارف پر مبنی درس کو سنا کرتے ۔چنانچہ ایک مرتبہ امام شافعؒ درس تفسیر اور درس قرآن دے رہے تھے۔چنانچہ دو چڑیا لڑتے لڑتے ان کے قریب آ کر گریں جیسے ہی یہ آ کر گریں انہوں نے اپنے سر سے عمامہ اتارا اور دونوں چڑیوں کے اوپر رکھ دیا جب انہوں نے درس کے دوران یہ کیا جو بڑے بوڑھے قسم کے لوگ تھے سنجیدہ عمر کے لوگ تھے۔انہوں نے اس چیز کو برا محسوس کیا کہ درس قرآن کے دوران آپ نے یہ بچوں والی حرکت کر دی۔امام شافعیؒ بھی آخر عالم بن گئے تھے۔اور ان کو اللہ نے سمجھ عطا فرمادی تھی یہ بھی سمجھ گئے۔چنانچہ انہوں نے عمامہ اٹھا کر پھر اپنے سر پر رکھ لیا اور حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے فرمایا **الصبی صبیی ولو کان ابن نبی** بچہ بچہ ہی ہوتا ہے اگر چہ کسی نبی کا بیٹا ہی کیوں نہ ہوتو اس حدیث کو سنانے سے جن لوگوں کے دلوں میں کوئی بات وارد ہوئی تھی وہ بات صاف ہوگئی، تو بچہ تو بہر حال بچہ ہی ہوتا ہے۔

نبی علیہ السلام کا بچوں سے پیار و محبت

نبی ﷺ بچوں کے ساتھ بری محبت و پیار سے پیش آتے تھے۔حضرت انسؓ ایک صحابی ہیں بچپن سے ہی نبی ﷺ کی خدمت میں آتے جاتے تھے۔خود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی ﷺ نے مجھے کوئی کام کہا کہ جا کر کر دو میں گھر سے باہر نکلا اور میں نے راستے میں لڑکوں کو کھیلتے دیکھا تو مجھے کھیل اچھا لگا میں کھیل دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ بہت دیر ہوگئی نبی ﷺ میرا انتظار فرماتے رہے۔حتیٰ کہ نبی ﷺ بھی گھر سے باہر تشریف

لائے' مجھے کھڑے دیکھ کر آپ ﷺ میرے پاس آئے۔ پیار سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ انسؓ میں نے تجھے جو کام کہا تھا وہ کر آؤ میں نے کہا کہ میں ابھی کر کے آتا ہوں۔ نبی ﷺ نے ڈانٹا نہیں' نبی ﷺ نے مارا نہیں' نبی ﷺ نے ٹوکا نہیں بس اتنی بات دوبارہ یاد کروادی۔ کہ انس میں نے تجھے کام کہا تھا وہ جا کر کر آؤ کہنے لگے کہ میں بھاگ کر گیا اور میں نے وہ کام کر دیا تو نبی ﷺ کی تربیت کا یہ معاملہ کہ بچے کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ پیش آیئے خود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری والدہ نے ایک انگور کا گچھا دیا کہ جا کر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر آؤ فرمانے لگے کہ میں انگور کا گچھا لے کر چل پڑا۔ چھوٹی عمر تھی راستے میں دل میں خیال آیا کہ پتہ نہیں انگور کتنے میٹھے ہیں میں نے ان میں سے ایک انگور لیا جب کھایا تو اچھا لگا پھر دوسرا کھالیا پھر تیسرا کھالیا۔ چلتا بھی جا رہا تھا ہر ہر قدم پر انگور بھی کھاتا جا رہا تھا۔ کہنے لگے کہ پتہ تب چلا جب نبی ﷺ کے گھر کے قریب پہنچا تو انگور کا پورا گچھا ختم ہو چکا تھا میں سوچنے لگا کہ اب میں کیسے آگے جاؤں۔ اور اس بات کو گول کر گیا کافی دنوں کے بعد نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے میری والدہ نے باتوں کے درمیان پوچھا اے اللہ کے محبوب ﷺ میں نے آپ کی خدمت میں تحفہ بھیجا تھا وہ انگور آپ کو پسند آگئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے انگور نہیں ملے۔ آپ سمجھ گئے کہ وہ میرے پیٹ میں پہنچ گئے۔ چنانچہ اس کے بعد جب نبی ﷺ مجھے ملتے تھے پیار سے مجھے دیکھتے تھے۔ پیار سے میرا کان پکڑ کر کہتے انسؓ میرے انگور کا گچھا کہاں ہے آپ بھی مسکراتے اور میں بھی مسکراتا۔ اور پھر اس بات کو چھوڑ دیتے تھے۔ تو دیکھو نبی ﷺ نے کتنے پیار سے اس بچے کی تربیت فرمائی پیار اور شفقت کا معاملہ فرمایا' خود فرماتے ہیں کہ میرے بھائی نے ایک طوطا پالا ہوا تھا پرندہ پالا ہوا تھا اور ایک مرتبہ اس کا پرندہ مر گیا نبی ﷺ اس کے بعد جب بھی ہمارے گھر آئے۔ میرے بھائی کو چونکہ صدمہ پہنچا تھا کیونکہ وہ اس سے کھیلتا تھا اس پرندے کے مرنے سے نبی ﷺ میرے بھائی کو بلاتے۔ یا آبا عمیر مافعل النغیر اے

ابو عمیر تیرے پرندے نے تیرے ساتھ کیا کیا تجھے چھوڑ کر چلا گیا یعنی چھوٹے بچے کے ساتھ ایسی بات کرتے جو چھوٹے بچے کے دل کے مطابق ہو ذہنی سطح کے مطابق ہو چنانچہ یہ بچے نبی ﷺ سے والہانا محبت کرنے والے بن جاتے۔

بچوں کی تربیت محبوب ﷺ کے نقش قدم پر

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی کئی سال خدمت کی آپ ﷺ نے نہ کبھی مجھے مارا اور نہ کبھی ٹوکا نہ کبھی مجھے روکا میں نے کبھی آپ کی زبان سے نا کا لفظ نہیں سنا۔ اتنے مثبت طریقے سے اللہ کے نبی ﷺ میری تربیت فرماتے تھے یہ تربیت ہمارے لئے آج روشنی کا مینار ہے۔ ماؤں کو چاہیئے کہ اللہ کے محبوب ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بچوں کی پیار اور محبت کے ساتھ تربیت کرے۔ لیکن پیار اور محبت کا یہ مطلب نہیں کہ بے جا لاڈ پیار کے ذریعے بچے کو بگاڑ ڈالیں یاد رکھنا کہ بچہ غلطی کرے تو غلطی کی نشاندہی ضرور کرنی چاہیئے غلطی کو دیکھ کر چپ ہو جائیں گی تو بچہ غلطی کے اوپر پکا ہو جائے گا۔ تو غلطیوں پر خاموش رہنا بڑی غلطی ہوا کرتی ہے پیار سے سمجھائیں الجھیں نہیں۔ ناراض نہ ہوں کوسے نہیں بلکہ پیار سے اسے سمجھائیں کہ بیٹا ایسے نہیں ایسے کرنا چاہیئے۔

مائیں روک ٹوک کی بجائے سمجھائیں

جب اپ سمجھائیں گی عام طور پر دیکھا کہ مائیں تو صرف روک ٹوک کرتی ہیں سمجھاتی نہیں بچوں کو بات بیٹھ کر سمجھانی پڑتی ہے دلیلیں دینی پڑتی ہیں بچہ بات کو سنتا ہے تب جا کر وہ بات اسکے ذہن میں آتی ہے اکثر تو یہی دیکھا گیا بچے اگر کوئی غلطی کر لیں بدتمیزی کر لیں مائیں غصے میں آ کر دو تھپڑ لگا دیتی ہیں اور پھر خود بیٹھ کر رونے لگ جاتی ہیں۔ یہ دو تھپڑ لگا کر خود بیٹھ کر رونے کا کیا فائدہ اس سے تو بہتر تھا بچے کو پیار سے بیٹھ کر سمجھاتی ثابت کرتی کہ بیٹے جو کام آپ نے کیا یہ برا کام ہے۔ جب

بچے کے ذہن میں یہ بات اتر جاتی تو آئندہ اس غلطی سے باز آجاتا۔ یاد رکھیں کہ اگر بچے کو کسی برے کام کے اوپر آپ سزا دینا چاہتی ہیں تو سزا ایسی ہو بچہ اسکو بوجھ سمجھے مگر ہلکا بوجھ سمجھے جو بچے کیلئے نفرت کا باعث نہ بنے تنگی کا باعث نہ بنے۔ بلکہ بچے کو سمجھانا ہوتا ہے اور اگر برے کام سے ماں بچے کو روک ٹوک کرتی ہے تو بچے کا حق بنتا ہے جب وہ کوئی اچھا کام کرتا ہے تو ماں پھر اسے شاباش بھی دے۔ عام طور پر دیکھا مائیں بچوں کو شاباش نہیں دیتیں۔ ان کی تعریف نہیں کرتیں بچے تعریف سے خوش ہوتے ہیں۔ بچے اپنے اچھے کام کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ جس کام کو آپ سمجھیں کہ یہ اچھا ہے تو بچے کی خوب تعریف کریں اس کو Encourage کریں جب بچے کو آپ Encourage کریں گی تو بچہ اس کام کو بار بار کرنے کی کوشش کرے گا۔ مثلاً مہمان آئے بچے نے جا کر سلام کیا پھر آ کر بچے نے ماں کو بتایا امی میں سلام کر کے آیا ہوں تو سارا دن بچے کو بار بار کہتی رہیں۔ کہ بیٹے تو نے بہت اچھا کام کیا میرا دل بڑا خوش ہوا ایک تو بچے کی عادت پکی ہو جائے گی دوسرا وہ یہ بھی محسوس کرے گا میں اچھے کام بھی کرتا ہوں۔ یہ نہ محسوس کرے کہ ماں تو اس شخصیت کا نام ہے جو ہر وقت بندے کو روک ٹوک کرنے والی ہوتی ہے اور اگر روک ٹوک بھی کریں تو بچے کو Encourage بھی کریں۔ شاباش بھی دیں۔ تعریفیں بھی کریں۔ ہر اچھا کام کرنے سے بچے کو انعام دیں کہ انعام سے بچے اور زیادہ جلدی راغب ہوتے ہیں۔ یہ تو اب جانوروں میں بھی دیکھا گیا ہے دیکھئے مچھلیاں جو ہیں وہ کرتب کرتی ہیں، چھلانگیں لگاتی ہیں، مختلف قسم کے کھیل کرتی ہیں تو ان کو بھی ان کے ٹرین کرنے والے منہ کے اندر مچھلیاں ڈالتے ہیں تو اگر ایک جانور کو انعام ملتا ہے تو جانور بھی تربیت پا جاتا ہیں۔ اگر انسان کے بچے کو انعام ملے گا پھر وہ کیوں نہیں تربیت پائے گا اب ان ساری باتوں کا خیال ماں کو اس لئے رکھنا ہوتا ہے کہ ماں ہر وقت گھر میں ہوتی ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب یہ نہیں کہ ماں کے ذمے سب کچھ پڑ گیا باپ صاحب فارغ ہو گئے۔

بچوں کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریاں

جب باپ گھر میں آئے اسے چاہئے اب اپنی بیوی کو ذرا فارغ کر دے بچے کو خود لے کر بیٹھے پیار کی باتیں کرے۔ بچے کی تربیت کی باتیں کرے جب بچہ ماں سے بھی تربیت کی باتیں سنے گا باپ سے بھی تربیت کی باتیں سنے گا تو پھر بچے کے اندر دین داری پکی ہو جائے گی مگر اب تو حالت یہ ہے کہ جب ماں ہوتی ہے تو بچے کو ڈانٹ رہی ہوتی ہے اور جب باپ آتا ہے۔ وہ اسکی ماں کو ڈانٹ رہا ہوتا ہے تو بچہ یہی سمجھ رہا ہوتا ہے کہ دنیا میں ڈانٹ کے سوا کچھ اور نہیں ہوتا۔ تو بچے سے علیحدہ جا کر اپنی حسرت وہاں مثالیں بچے کے سامنے کریں گے تو نہ اس کے دل میں ماں کی عظمت رہے گی۔ اور نہ باپ کی عظمت رہے گی۔ اس چیز کا بڑا خیال کرنا چاہئے۔

بچے ضدی کیوں ہوتے ہیں

اور یہ بات بھی ذہن میں رکھیں۔ کہ جب بچے کو اہمیت نہیں ملتی تو پھر بچہ رو رو کر ضد کر کے اپنی اہمیت کو جتلاتا ہے تو یہ بچے کے اندر فطری تقاضا ہوتا ہے۔ وہ اہمیت چاہتا ہے اگر آپ بچے کو Ignore کرنا شروع کر دیں۔ تو یہ بچہ یا روئے گا یا ضد کرے گا۔ یا آپ کا کام نہیں کرے گا اور حقیقت میں وہ آپ سے importance مانگ رہا ہوتا ہے مائیں اس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں اگر بچے کو ویسے ہی آپ importance دے دیں گی تو پھر بچہ ضد نہیں کرے گا۔ بلکہ کام جلدی کر دیا کرے گا۔ بچے کے کام میں جب رکاوٹ پیدا ہو یا نظر انداز کرے تو پھر بچے کو غصہ آتا ہے ہر ماں کو چاہئے کہ وہ بچے کی نفسیات کا مطالعہ کرے یاد رکھنا ہر بچہ علیحدہ دماغ لے کر پیدا ہوتا ہے ضروری نہیں ہوتا کہ ایک ماں باپ کے سب بچے ایک ہی شخصیت کے مالک ہوں کچھ بچوں کے اندر بزدلی ہوتی ہے کچھ کے اندر شرمیلا پن ہوتا ہے۔ کچھ کے اندر بہادری ہوتی ہے کچھ کے اندر ضدی پن ہوتا ہے۔ مختلف

بچوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔

بچوں کی نفسیات سمجھنے کے طریقے

ماں کو چاہئے کہ وہ بچے کی نفسیات کا مطالعہ کرے۔ مطالعہ کرنے کے تین طریقے ہیں۔ ایک observation رکھے کہ میں بچے کو جب یوں کہتی ہوں۔ وہ کیسے Respond کرتا ہے کس وقت میں کونسی بات مان لیتا ہے۔ کس وقت میں کون سی بات نہیں مانتا تو جب یہ observation رکھے گی اسکو پتہ ہوگا کہ میں نے کس بچے کو کیسے Handle کرنا ہے ایک تو observation کے ذریعے سے اور دوسرا اگر کوئی بچہ بری بات کر جائے۔ تو پھر جب پیار کا وقت ہو۔ وہی بچہ جس نے ضد کی جس نے بات نہ مانی اور پھر ماں سے تھپڑ بھی کھالئے تھوڑی دیر کے بعد کھانا کھاتے وقت امی سے پیار کی باتیں بیٹھا کر رہا ہوگا۔ جب آپ دیکھیں کہ امی سے پیار کی چھوٹی چھوٹی باتیں کر رہا ہے اس وقت آپ اس سے سوالات پوچھیں بیٹے آپ نے ایسا کیوں کیا تھا۔ آپ کے ذہن میں سوچ کیا تھی۔ تو یہ ماں ان سے سوالات پوچھے گی۔ ان سوالات کے پوچھنے سے بچے کی ذہنی کیفیت سامنے آجائے گی۔ یہ دوسرا طریقہ ہے بچے کی نفسیات کا مطالعہ کرنے کا اور تیسرا یہ کہ بچے کے ساتھ برتاؤ اس کے مطابق کریں تیسرا یہ ہے کہ بچے سے مشورہ کرلیا کریں۔ کہ بیٹے ایک بات بتاؤ کہ جب میں تمہیں ایسا کہتی ہوں اور آپ میری بات مان لیتے ہو دیکھو مجھے کتنی خوشی ہوتی ہے۔ کئی دفعہ میں کہتی ہوں تم نہیں مانتے وجہ کیا ہوتی ہے۔ تو بچے سے مشورہ پوچھا کریں۔ بچہ بتائے گا کہ یہ وجہ تھی جو میں نے نہ مانی تو تین چیزوں سے بچے کی شخصیت کا پتہ چل جاتا ہے۔ مشاہدے کے ذریعے سے سوالات کے ذریعے سے مشورے کے ذریعے سے۔ ماں کو چاہیے بچے کی شخصیت کی باتیں خود محسوس کرے۔ اپنے میاں کو بتادے۔ پھر میاں بیوی مشورہ کرلیں۔ کہ اس بچے کو کیسے ہم نے بنانا ہے۔ اور کیسے

تربیت کرنی ہے ہمارے مشائخ تو بچوں کی خوب تربیت کیا کرتے تھے۔ یادرکھنا ہر عظیم انسان کے پیچھے عظیم ماں باپ ہوا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے بچے بڑے بنتے ہیں۔

عظیم ماں! بچے کو کبھی بددعا نہ دینا

آج بچیوں کو تربیت کا پتہ نہیں ہوتا کئی تو ایسی ہوتی ہیں بچاری کہ چھوٹے سے بچے سے اگر غلطی ہوئی یا بچے نے رونا شروع کر دیا تو غصے میں آ کر اب اس کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ کیا کہہ رہی ہیں کبھی اپنے آپ کو کوسنا شروع کر دیتی ہیں میں مرجاتی تو اچھا تھا کبھی بچے کو بددعائیں دینا شروع کر دیتی ہیں یادرکھنا کہ بچے کو کبھی بددعائیں نہ دینا کوئی زندگی میں ایسا وقت نہ آئے کہ غصے میں آ کے بددعائیں دینے لگ جانا ایسا کبھی نہ کرنا۔ اللہ کے ہاں ماں کا جو مقام ہوتا ہے۔ ماں کے دل اور زبان سے جو دعا نکلتی ہے وہ سیدھی اوپر جاتی ہے عرش کے دروازے کھل جاتے ہیں تو دعا اللہ کے ہاں پیش کر دی جاتی ہے' اور قبول کر دی جاتی ہے۔ مگر شیطان بڑا مردود ہے وہ ماں کے ذہن میں یہ ڈالتا ہے کہ میں گالی تو دیتی ہوں مگر میرے دل میں نہیں ہوتی۔ یہ شیطان کا بڑا پھندا ہے۔ حقیقت میں تو یہ بددعا کے الفاظ کہلواتا ہے اور ماں کو تسلی دیتا ہے کہ تو نے کہا تو تھا کہ مرجاؤ مگر تمہارے دل میں نہیں تھا۔ کبھی بھی شیطان کے دھوکے میں نہ آنا۔ بچے کو بددعا نہ کرنا۔ کئی مائیں بچوں کو بددعائیں دے کر انکی عاقبت خراب کر دیتی ہیں۔ اپنی زندگی برباد کر دیتی ہیں۔

ماں کی بددعا کا اثر

ایک عورت کو اللہ نے بیٹا دیا مگر وہ غصے میں قابو نہیں پا سکتی تھی' چھوٹی چھوٹی باتوں پر بچے کو کوسنے لگ جاتی ایک دفعہ بچے نے کوئی بات ایسی کر دی غصہ آیا اور کہنے لگی۔ کہ تو مرجاتا تو اچھا تھا۔ اب ماں نے جو الفاظ کہہ دیئے اللہ نے اسکی دعا کو قبول کر لیا مگر بچے کو اس وقت موت نہیں دی بلکہ اس بچے کو اللہ تعالیٰ نے نیک بنایا۔ اچھا بنایا

لائق بنایا۔ وہ بچہ بڑا ہوا عین بھرپور جوانی کا وقت تھا یہ نیک بن گیا لوگوں میں عزت ہوئی لوگ نام لیتے کہ بیٹا ہو تو فلاں جیسا ہو۔ پھر اللہ نے اسکو بخت دیئے کاروبار بھی اچھا ہو گیا تھا لوگوں میں اسکی عزت تھی۔ تذکرے اور چرچے تھے۔ اب ماں نے اسکی شادی کا پروگرام بنایا۔ خوبصورت لڑکی کو ڈھونڈا۔ شادی کی تیاریاں کی جب شادی میں صرف چند دن باقی تھے۔ اس وقت اللہ نے اس بیٹے کو موت عطا کر دی۔ اب ماں رونے بیٹھ گئی۔ میرا تو جوان بیٹا رخصت ہو گیا رو رو کر حال خراب ہو گئے۔ کسی اللہ والے کو اللہ نے خواب میں بتایا ہم نے اسکی دعا کو ہی قبول کیا تھا جس نے بچپن میں کہا تھا کہ تو مر جاتا تو اچھا تھا۔ ہم نے نعمت اس وقت واپس نہیں لی۔ ہم نے اس نعمت کو بھرپور بننے دیا۔ جب عین شباب کے عالم میں جوانی کے عالم میں یہ پہنچا نعمت پک کر تیار ہو گئی ہم نے اس وقت پھل توڑا تاکہ ماں کو سمجھ لگ جائے کہ اس نے کس نعمت کی ناقدری کی۔ اب سوچئے اپنی بد عائیں اپنے سامنے آتی ہیں۔ یہ قصور کس کا ہوا اولاد کا ہوا یا ماں باپ کا ہوا۔ اس لئے بچیوں کو دینی تعلیم دینا اور انکو سمجھانا کہ بچوں کی تربیت کیسے کی جاتی ہے یہ انتہائی ضروری ہے ہمارا یہ عنوان انشاء اللہ آگے بھی چلے گا اس میں بتایا جائے گا کہ ماں کو بچوں کی تربیت کیلئے یہ تو چھوٹی عمر کے چھوٹے بچوں کی باتیں تھیں اب ذرا بڑے بچوں کی تربیت کیلئے کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ انشاء اللہ کل بتایا جائے گا آج چھبیسواں روزہ ہے۔ آنے والی رات ستائیسویں رات ہے سب عورتیں آج کی رات اللہ سے خوب مانگیں اپنی اولاد کے بارے میں اپنے خاوندوں کے بارے میں اپنے اہل خانہ کے بارے میں امت مسلمہ کے بارے میں آج کی رات کو عبادت سے گزارنے کی نیت کر لیں اگر سال میں ایک رات ہم نے جاگ کر بھی گزار دی تو کونسا فرق پڑتا ہے اب رمضان کے جتنے روزے گزر چکے آپ کو اس کی تھکاوٹیں تو یاد نہیں لیکن اس کا اجر آپ کے نامہ اعمال میں لکھا ہوا ہے اسی طرح آج رات اور آپ جاگیں گی تو یہ تھکاوٹ تو بالآخر اتر جائے گی اور اس کا اجر

آپ کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا تو امت مسلمہ کیلئے دعائیں مانگئے۔ اپنے لیے اہل خانہ کیلئے سب کے لئے دعائیں مانگئے اور آج کی رات مسجد کا جو پروگرام ہوگا اپنے مردوں کو باقاعدگی کے ساتھ ترغیب کے ساتھ ان کو بھیجئے تاکہ وہ بھی یہاں کی دعاؤں سے فائدہ اٹھائیں۔ بیانات سے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ آج کی رات کو ہم سب کے گناہوں سے مغفرت کی رات بنادے اور ہمیں اللہ تعالیٰ آج کی رات میں اپنا وصل عطاء فرمادے اور اعتکاف والے لوگ جو اللہ کا در پکڑ کر بیٹھے ہیں یہ تو اللہ کا دیدار چاہتے ہیں یہ تو اللہ کی رحمتیں چاہتے ہیں اللہ کرے آج کی رات انکو اللہ کا قرب حاصل کرنے کی رات بن جائے۔

واخردعوانا ان لحمدلله رب العالمين

اللہ......اللہ......اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

4
اولاد کی تربیت کیسے؟
پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا
حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

أعوذ بالله من الشيطن الرجيم ○

بسم الله الرحمن الرحيم ○

اولاد کی تربیت کیسے؟

بچہ غلطی کرے آپ کو تکلیف پہنچائے۔ جتنا مرضی ستائے کسی حال میں بھی بچے کو بددعا نہ دیں۔ شیطان دھوکہ دیتا ہے ماں کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ میں دل سے بددعا نہیں دے رہی بس اوپر اوپر سے کہہ رہی ہوں اور اس دھوکے میں کئی مرتبہ مائیں آجاتیں ہیں اور زبان سے برے الفاظ کہہ جاتیں ہیں۔

نعمت کی ناقدری

یاد رکھنا یہ اولاد اللہ کی نعمت ہے اس کو بددعائیں دینا نعمت کی ناقدری ہے اللہ کتنا کریم ہے ہم جیسے ناقدروں کو بھی نعمتیں عطا فرما دیتا ہے تو اسکی قدر کیجئے اور اسکو دعائیں دیجئے بلکہ یہ تنگ کریں تو اسکے بدلے میں آپ دعائیں دیں۔ تو یہ نبی ﷺ کی سنت ہے۔

جو عاصی کو کملی میں اپنی چھپالے
جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دعا دے
اسے اور کیا نام دے گا زمانہ
وہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے۔

تو رحمت کا تقاضا یہی ہے محبت کا تقاضا یہی ہے کہ بچے جتنا بھی ایذاء پہنچائیں تو ماں بالآخر ماں ہوتی ہے کسی حال میں بھی اپنی زبان سے بددعا نہ دے۔ بلکہ بچوں کیلئے خوب دعائیں کیا کریں رات کو تنہائیوں میں اپنی نمازوں میں اللہ سے لو لگا کر بیٹھا کریں۔

حضرت مریمؑ کی والدہ کی دعا

بی بی مریم علیہ السلام کیلئے اسکی ماں نے کتنی دعائیں کیں۔اور پھر یہ دعائیں کرتی رہیں۔یہی نہیں کہ بچے کی پیدائش ہوگئی تو دعائیں بند کر دیں۔قرآن مجید میں ہے کہ یہ اسکے بعد بھی وہ دعائیں کرتی رہی ''انی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطن الرجیم'' ۔(سورۃ آل عمران) اے اللہ میں نے اپنی اس بیٹی کو اور اسکی آنے والی ذریت کو شیطان رجیم کے خلاف آپ کی پناہ میں دیا۔تو گویا بچی چھوٹی ہے مگر ماں کی محبت دیکھئے۔فقط اس بچے کیلئے ہی دعائیں نہیں مانگ رہی اسکی آنے والی نسلوں کیلئے بھی دعا مانگ رہی ہے۔اللہ رب العزت کو ماں کی یہ بات اتنی پسند آئی۔فرمایا ''فتقبلھا ربھا بقبول حسن وانبتھا نباتاً حسنا'' (سورۃ آل عمران) اللہ رب العزت نے پھر اس بچی کو قبول فرمالیا اور پھر اسکی تربیت ایسی اچھی فرمائی کہ بہت ہی اچھی تربیت تو یہ ماں کی دعا تھی اور مربی تو حقیقت میں اللہ رب العزت ہے۔وہ بندے کی تربیت فرماتے ہیں۔تو ماں کی دعاؤں کو قبولیت حاصل ہے۔اس لئے دعا کیجئے تا کہ بچے پر اللہ رب العزت کی خاص نظر ہو جائے۔

بچوں کی حفاظت کے لئے انمول وظیفہ

جب بچے سو رہے ہوں تو ان پر حصار حفاظت کا ضرور بنالیا کریں۔ہمارے مشائخ نے ایک حفاظت کا حصار بتایا اور اسکی اتنی برکتیں ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ موت کے سوا کوئی مصیبت نہیں آسکتی میرے پیر و مرشد نے جب اس عاجز کو یہ حصار کی اجازت دی تو فرمانے لگے کہ ہم نے اس حصار کو کئی مرتبہ مرنے والوں کو جو قبر میں پہنچ چکے تھے انکے گرد بھی باندھا۔تو دیکھا کشف کی نظر سے اللہ نے انکے اس رات کے قبر کے عذاب کو معاف فرمادیا تو یہ بہت ہی مشائخ کی طرف سے ایک قیمتی عمل ہے اور اس عاجز کو اسکی اجازت ہے اور آج یہ عاجز سب سامعین اور سامعات کو مردوں

اورعورتوں کواجازت دے رہا ہے تا کہ یہ اللہ رب العزت کی حفاظت میں آ جائیں۔وہ حصار کیا ہے کہ پہلے درود شریف پڑھ لیا کریں پھر الحمد للہ شریف پوری سورۃ پڑھ لیا کریں پھر آیۃ الکرسی پڑھیں اور چاروں قل پڑھیں آخر میں درود شریف پڑھ لیں یعنی اول و آخر درود شریف پڑھنا درمیان میں سورۃ فاتحہ آیۃ الکرسی اور چاروں قل پڑھنا اور یہ سب کچھ پڑھ کر اپنے گرد بچوں کے گرد گھر کے گرد جہاں بزنس دکان دفتر وغیرہ ہوان سب کا تصور کر کے انکے گرد اپنے تصور میں ایک دائرہ بنا دیں جس جس چیز کے گرد آپ دائرہ بنا دیں گی وہ سب چیزیں اللہ رب العزت کی حفاظت میں آ جائیں گی۔کلام اللہ کی ہم نے بڑی برکتیں دیکھی اور سینکڑوں واقعات ہیں اللہ رب العزت کی حفاظت کے جن کو بتانے میں اب مناسب وقت بھی نہیں ہے۔اس لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ یہ حصار جس دن میں اور جس رات میں آپ بچوں کے گرد بنائیں گی آپ کے بچے فتنوں سے آفتوں سے مصیبتوں سے محفوظ رہیں گے اور جس دن کوئی مصیبت آنی ہوگی آپ دیکھنا کہ آپ اس عمل کو بھول بیٹھیں گی۔تب کوئی مصیبت آئے گی ورنہ تو اللہ رب العزت کی حفاظت میں رہیں گے۔

باوضو کھانا پکائیے

بچوں کیلئے جب کھانا پکایا کریں تو کوشش کیا کریں کہ باوضو کھانا پکائیں۔ اگر وضو رکھنے میں مشکل ہوتو کم از کم زبان سے سبحان اللہ پڑھ لیا کریں۔الحمد للہ پڑھ لیا کریں۔اللہ اکبر پڑھ لیا کریں۔لا الہ الا اللہ کا ورد کیا کریں۔یہ وردان الفاظ کا تو عورت ہر حال میں کر سکتی ہے۔جسم پاک ہو پھر بھی کر سکتی ہے نہیں پاک پھر بھی انکو پڑھ سکتی ہے۔فقط قرآن مجید پڑھنے سے منع کیا گیا اور ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا۔باقی اس قسم کے اذکار زبان سے کیے جاسکتے ہیں۔تو کھانا پکاتے ہوئے اگر آپ اللہ کا ذکر کریں گی۔سبحان اللہ اسکی برکتیں ہونگی اور اگر پاکی کے ایام

ہیں اور آپ کو کچھ سورتیں یاد ہیں تو ان سورتوں کو پڑھئے تا کہ قرآن پڑھنے کی برکتیں آپ کے کھانے میں آجائیں یہ صحابیات کا عمل ہے۔

باوضو کھانا پکانا صحابیاتؓ کا عمل

ایک صحابیہؓ نے تنور پر روٹیاں لگوائیں جب پک کر تیار ہوگئیں تو فرمانے لگیں لے بہن میرا تو کھانا بھی تیار ہوگیا اور میرے تین پارے کی تلاوت بھی مکمل ہوگئی۔ معلوم ہوا جتنی دیر میں یہ روٹیاں لگاتیں تھیں یہ زبان سے اللہ کا قرآن پڑھتی رہتی تھیں۔ تو یہ صحابیاتؓ کی سنت ہے آپ بھی اسکو ادا کریں کچھ عرصہ قبل کراچی میں متعلقین میں سے کسی کے ہاں جانا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت یہ آپ کا کھانا گھر میں بنا تو اسکو پکانے کیلئے میری اہلیہ نے 21 مرتبہ سورہ یٰسین شریف مکمل پڑھی خوشی ہوئی کہ آج بھی نیک عورتیں ایسی ہیں جو باوضو کھانے بناتی ہیں۔ اور کھانا پکانے کے دوران اللہ کا قرآن انکی زبان پر ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی سورتیں یاد ہوں تو وہی پڑھ لیجئے۔ سورۃ اخلاص تو ہر مسلمان بندے کو یاد ہوتی ہے۔ فقط یہی پڑھتی رہیں تو یہ بھی کافی ہے اور اگر سورتیں بھی نہیں پڑھ سکتیں پاکی کی حالت نہیں تو چلو ذکر کر لیں۔ سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر یہ کلمات پڑھنے میں بہت آسان ہیں۔ **کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم** ۔(بخاری شریف) بخاری شریف کی آخری حدیث یہی ہے کہ یہ دو کلمے ایسے ہیں کہ پڑھنے میں بہت ہلکے ہیں اور اللہ رب العزت کو بڑے محبوب ہیں لیکن میزان کے اندر بڑے بھاری ہیں۔

باوضو پکے ہوئے کھانے کے اثرات

آپ جب اس طرح قرآن پڑھ کر اور ذکر کر کے کھانا پکائیں گے تو یہ کھانا آپ کے میاں کھائیں گے تو انکے دل میں نیکی کا شوق آئے گا۔ بچے کھائیں گے تو

انکے دل کے اندر نیکی کا شوق آئے گا۔ یہ جو کچھ ہم کھاتے ہیں وہی تو ہمارے جسم کا گوشت بنتا ہے۔ اگر حلال مال ہے اور ذکر سے پکا ہوا ہے تو پھر اسکے ٹشوز بنیں گے یقیناً ان میں اللہ کی محبت سموئی ہوئی ہوگی اور اگر حرام کھائیں گے ناپاکی، غفلت کی پکی ہوئی غذا کھائیں گے۔ پاکی ناپاکی کا خیال ہے یا نہیں تو پھر جو بھی غذا کھائیں گے وہ ٹشو جو جسم میں جا کر بنیں گے انسان کو وہ گناہ پر اکسائیں گے۔ جس ماں نے اپنے بچوں کو غذا اچھی دے دی وہ سمجھ لے کہ میں نے بچوں کی آدھی سے زیادہ تربیت کر دی اسکا اتنا اثر ہے بچوں کے نیک بننے میں۔ لہٰذا انکو ذکر والا کھانا کھلایئے اور باوضو کھانا کھلایئے۔ تاکہ اللہ رب العزت انکے اثرات بچوں پر وارد فرمائیں۔

بچے کو سکون کی نیند دلانے کی دعا

جب بچے رات کو سونے لگیں کئی مرتبہ بچے رات کو جلدی نہیں سوتے روتے ہیں۔ نیند نہیں آتی وجہ یہ ہے کہ وہ بیچارے بول بھی نہیں سکتے، جسم کی تکلیف بتا بھی نہیں سکتے ماں خود اندازہ لگائے۔ تب اسے پتہ چلے گا کہ فلاں وجہ سے رو رہا ہے ورنہ نہیں۔ اب ماں خود بخود اس پر غصے ہوتی ہے۔ روتا ہے سو نہیں رہا ایسے وقت میں تحمل سے کام لیجئے ایک دعا بزرگوں نے بتائی ہے۔ **اللھم غارت النجوم وھدأت العیون انت حی قیوم لا تاخذک سنۃ ولا نوم یا حی یاقیوم اھدلیلی وانم عینی** ۔ جب یہ دعا پڑھ کر آپ بچے پر دم کر دیں گی اللہ رب العزت بچے کو سکون کی نیند عطا فرما دیں گے۔ اگر بچی ہے تو **لیلتھا وانم عینھا** کے الفاظ یعنی صیغہ استعمال کر لیں۔ یعنی جو مونث تانیث کیلئے ہوتا ہے تو اس طرح اس دعا کو پڑھ لینے سے اور دم کر دینے سے بچوں کو نیند جلدی آ جاتی ہے۔

بچے کورے کاغذ کی مانند ہیں

یاد رکھئے کہ بچے کورے کاغذ کی مانند ہوتے ہیں ان پر خوبصورت پھول

بوٹے بنانا یا الٹی سیدھی لکیریں لگانا یہ سب ماں کا کام ہوتا ہے اگر ماں نے اچھی پرورش کی تو سب پھول بوٹے بن گئے اور اگر اسکو تربیت کا پتہ ہی نہیں تو پھر اس نے الٹی سیدھی لکیریں لگا دیں۔ اور گویا ان بچوں کو بگاڑنے میں اسکی معاون بن گئی۔ پرورش سے مراد یہی نہیں ہوتا کہ بچے کا جسم بڑا کرنا ہوتا ہے بلکہ پرورش سے مراد یہ ہے کہ جس طرح جسم بڑھے ساتھ دل کی صفات بھی بڑھیں۔ دماغی Capebilities بھی کھل کر سامنے آئیں۔ تو جو اچھی مائیں ہوتی ہیں وہ فقط بچے کے جسم کو بڑا نہیں کرتیں، اسکے دل کو بھی بڑا کرتی ہیں، اسکے دماغ کو بھی بڑا کرتی ہیں۔ اور اس کے اندر ایسی سوچ ڈال دیتی ہیں کہ چھوٹی عمر میں ہی اسکی دماغی صلاحتیں کھل کر سامنے آجاتی ہیں یہ دل دماغ کی صلاحیتوں کو کھولنا یہ بھی ماں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کئی مائیں تو اتنی اچھی بچوں کی پرورش کرتی ہیں انکے بچوں کو دیکھ کر دعائیں دینے کو جی چاہتا ہے۔

ایک سلیقہ مند بچے کے ایمانی روحانی کلمات

ہمارے ایک دوست کسی عالم کے گھر گئے انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو جنکی عمر آٹھ یا نو سال تھی انکی خدمت میں لگا دیا۔ وہی انکا بڑا بیٹا تھا وہ بچہ اتنا سلیقہ مند تھا کہ جب اس مہمان کے سامنے دستر خوان لگا تا برتنوں کے کھٹکنے کی آواز نہ آتی۔ اتنے پیار سے وہ برتن رکھتا اور اٹھاتا' اتنے سلیقے سے کام کرتا کہ ہمارے وہ دوست اتنے متاثر ہوئے جب وہ نہانے کیلئے جاتے باہر نکلتے تو انکے جوتے پالش ہیں انکے کپڑے استری ہیں ہر چیز انکی موقع باموقع تیار ہوتی وہ حیران ہوتے کہ چھوٹے سے بچے کو خدمت کا ایسا ڈھنگ کس نے سکھایا چنانچہ انکا جی چاہا کہ میں بچے سے بات کروں۔ لیکن بچہ انکے پاس آتا اور جو ضرورت کی چیز ہوتی وہ رکھتا اور فوراً واپس چلا جاتا فالتو کچھ دیر بھی انکے پاس نہیں بیٹھتا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ اب اگر آیا تو میں اس

سے پوچھوں گا کہ ماں باپ نے اسکی تربیت کیسے کی۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ اگلی مرتبہ میرے پاس آیا اور اپنا کام کر کے جانے لگا تو میں نے اسے روکتے ہوئے کہا کہ بچہ تم سب سے بڑے ہو مقصد میرا پوچھنے کا یہ تھا کہ اولاد میں یہی پہلا بیٹا تھا تو میں نے ان سے یہ پوچھا کہ بچے تم سب سے بڑے ہو تو جیسے میں نے پوچھا وہ بچہ اتنا پیارا تھا مؤدب تھا، وہ میری بات سن کر تھوڑا سا شرما گیا۔ پیچھے ہٹا اور کہنے لگا انکل سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ سب سے بڑے ہیں۔ ہاں بہن بھائیوں میں میری عمر زیادہ ہے۔ وہ کہنے لگے مجھے شرم کی وجہ سے رونا آ گیا کہ عمر میں میں اتنا بڑا ہوں اور میں اس نقطے تک نہ پہنچ سکا اور اس بچے کی سوچ کتنی اچھی ہے اس نے point pick up کر لیا میرا فقرہ تھا کہ تم سب سے بڑے ہو بچہ جواب دیتا ہے کہ انکل اللہ سب سے بڑے ہیں۔ ہاں بہن بھائیوں میں عمر میری زیادہ ہے۔

والدین بچوں کیلئے نمونہ بنیں

تو جب مائیں بچوں کی تربیت اچھی کرتی ہیں تو پھر بچوں کے جسم ہی فقط نشوونما نہیں پاتے انکے دل اور دماغ کی صلاحتیں بھی کھلتی ہیں ماں انکے لئے مرشد کا کام کر رہی ہوتی ہے۔ یہ بچے مادر زاد ولی بن جاتے ہیں۔ ماں کی گود سے ہی ولی ثابت ہوتے ہیں۔ اسی لئے ماں کی تربیت کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ یہ چیز اپنے ذہن میں رکھیئے کہ اللہ رب العزت نے بچے کو فطری طور پر نقال بنایا ہے اور وہ جو اپنے بڑوں کو کرتے دیکھتا ہے وہی بات خود کرتا ہے۔

"Children always copy their parents" بچے ہمیشہ اپنے ماں باپ کی نقل کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ماں باپ کو چاہئیے وہ فقط critic نہ بنیں نقاد نہ بنیں۔ تنقیدیں ہی نہ کریں روک ٹوک نہ کرتے رہیں۔ بلکہ بچوں کے سامنے Model بن کر بھی رہیں۔ بچوں کو ماڈل دیکھنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ بہ نسبت تنقید

کرنے والوں کے۔ تنقید تو دنیا کا ہر بندہ کر لیتا ہے لیکن ماڈل بن کر رہنا مشکل کام ہوتا ہے تو ماں باپ کو چاہیئے کہ وہ بچوں کے سامنے ایک ماڈل کی حیثیت سے زندگی گزاریں۔ پھر دیکھیں بچے خود بخود ماں باپ کے ہر کام کو copy کریں گے۔

بچے اپنے بڑوں کے نقش قدم پر

بچی وہی کرے گی جو ماں کو کرتے دیکھتی ہے۔ بچہ وہی کرے گا جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے ہمارے ایک دوست کی بیٹی تھی۔ ایک دفعہ وہ بیٹھی کھانا کھا رہی تھی۔ چنانچہ کھانا کھاتے ہوئے اس نے پانی پیا ذرا بڑے گھونٹ لے لئے تو chokong (چوکنگ) ہونے لگ گئی اب جب chokeing ہوئی تو سانس بند ہونے لگا اسکی ماں نے اسکی کمر کے اوپر ہلکے سے ایک دو ہاتھ لگائے اور کہنے لگی کہ بیٹی آہستہ آہستہ دھیرے دھیرے یعنی تم آہستہ آہستہ پانی پیو۔ جب ماں نے یہ الفاظ کہے تو بچی کی بہر حال Chokein ٹھیک ہوگئی۔ اب ماں وہ بات بھی بھول گئی بہت عرصے کی بات ہے کئی سالوں کی ایک مرتبہ وہ ماں خود پانی پی رہی تھی۔ کہنے لگی کہ میں نے پانی جو پیا تو میری Chokeing ہونے لگی۔ سانس بند ہونے لگا قدرتاً وہی میری چھوٹی سی بیٹی میرے پاس تھی اس نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا کہتی ہے امی آہستہ آہستہ دھیرے دھیرے۔ اب جو ماں نے بیٹی کو کہا تھا اب exact وہی الفاظ بیٹی نے ماں کو کہے بچے تو ماں باپ کی copy کیا کرتے ہیں۔

بچہ فطرتاً نقال ہے

ہمارے ایک دوست ایک بڑے Power Project کے اوپر engineer تھے Chief Engineer تھے ان کی ایک عادت تھی کہ جب بھی انکو باہر سے فون آتا جواب میں کہتے Chief Engineer speaking یعنی ان کو اکثر دفتر کے فون آتے تھے اس لیے وہ Introduction کرواتے وہ خود

یہ واقعہ سنانے لگے۔ کہ ایک دفعہ میں نہا کر غسل خانے سے باہر نکلا میں نے دیکھا کہ میرے گھر کے فون کی گھنٹی بج رہی ہے۔ میرا چھوٹا سا تین' چار سال کا بیٹا تھا وہ بھاگا ہوا اس فون کی طرف گیا اور اس نے جا کر Cradle اٹھا کر اپنے کان منہ سے لگا یا' لگاتے ہی کہنے لگا Hello, Chief Engineer mungla speaking اب اس چھوٹے بچے کو کچھ نہیں پتہ کہ اسکا کیا مطلب ہے لیکن اس نے تو اپنے باپ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اس لئے وہ وہی الفاظ کہہ رہا ہے جو اسکے باپ نے کہے تو یہ ذہن میں رکھنا کہ بچہ فطرتاً نقال ہوتا ہے ماں باپ کی Copy کرتا ہے ماں باپ چاہتے ہیں ہم تو اپنی زندگی میں جو مرضی کریں۔ فقط بچے نیک بن جائیں یہ کام ہرگز ایسے نہیں۔ دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے ہاں ماں باپ ماڈل بنیں گے تو بچے انکے راستے کو اپنا لیں گے اور اگر ماں باپ کوتاہیاں کریں گے اور فقط نیک تمنائیں رکھیں گے کہ بچے نیک بن جائیں تو پھر ایسی بات تو نہیں پوری ہوتی۔ اس لئے بچوں کی تربیت کیلئے ماں باپ کو خود بھی عملی نمونہ بننے کی ضرورت ہے۔

بچے کو شروع سے ہی صفائی کا عادی بنانا

بچے کو بچپن ہی سے صفائی رکھنا سکھائیں۔ یہ ماں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان کو یہ سمجھائیں کہ اللہ رب العزت پاکیزہ رہنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔ **واللہ یحب المتطھرین** اور اللہ تعالیٰ طہارت کرنے والوں سے محبت فرماتے ہیں۔ کہیں تو فرمایا **الطھور نصف الایمان** پاکیزگی تو آدھا ایمان ہے۔ آپ یوں سمجھائیں گی کہ اللہ رب العزت تو بچوں کی صفائی کو پسند فرماتے ہیں تو پھر بچہ صاف رہنا پسند کرے گا۔ چنانچہ اچھے لوگ پیدا نہیں ہوتے بلکہ اچھے لوگ تو بنائے جاتے ہیں۔ مائیں اپنی گودوں میں لوگوں کو اچھا بنا دیا کرتی ہیں۔ گرمی کے موسم میں بچے کو روزانہ غسل کروائیں کپڑے گندے دیکھیں تو فوراً بدل دیں۔ بستر ناپاک ہرگز نہ

رہنے دیں۔فوراً اسے پاک کردیں۔ بہرحال بچے کی یہ Duty تو دینی پڑتی ہے اور اسی پر ماں کو اسکا اجر اور ثواب ملتا ہے۔لہٰذا بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھیں۔ کئی مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کئی بچے ہیں بہت چھوٹے ہیں ایک پیٹ میں ہے۔ دوسرا گود میں ہے تیسرے نے انگلی پکڑی ہوئی ہے۔ چوتھا صحن کے اندر شور مچا رہا ہے۔ پانچواں پڑوسی کے بچے کو ایذا دے رہا ہے۔اب عورت کو سمجھ نہیں آ رہی کھائے کدھر کی چوٹ' بچائے کدھر کی چوٹ۔ یہ ماں بیچاری کس پر توجہ دے اور کس پر توجہ نہ دے ۔اس بارے میں بھی سن لیجئے۔ ''فتاویٰ شامی اور فتاویٰ عالمگیری نے یہ فتویٰ لکھا ہے کہ بچوں کی تربیت کی خاطر دو بچوں کے درمیان مناسب وقفہ رکھنے کیلئے عورت کو دوا کھانے کی اجازت ہے۔ اتنا وقفہ ہو کہ جس میں بچوں کی تربیت اچھی ہو سکے۔ 'انما الاعمال بنیات' اعمال کا دارو مدار نیت کے اوپر ہوتا ہے اگر یہ دل میں نیت ہو کہ ہم غریب ہیں آنے والے بچے کو support کیسے کریں گے' کیسے انکو پالیں گے' تو یہ کفر کی بات ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ولا تقتلو اولاد کم خشیة املاق یہ جو خشیة املاق کے الفاظ ہیں مفسرین نے لکھا کہ یہ شرط لگادی گئی۔ اگر یہ ذہن میں ہے کہ یہ کھائیں گے کہاں سے۔ بچیاں زیادہ ہوگئیں تو ہم انکے جہیز کہاں سے بنائیں گے۔ اگر رزق کا ڈر ہے تو اس ڈر سے اگر کوئی ایسی بات کی تو یہ کفر ہے منع ہے حرام ہے لیکن اگر نیت کوئی Medical reason ہے ڈاکٹر نے کہہ دیا کہ صحت اجازت نہیں دیتی یا تربیت کا معاملہ ہے کہ عورت چاہتی ہے کہ میرے بچے تربیت پائیں ۔بجائے اسکے کہ یہ برے ہوں اور دنیا میں گناہگار لوگوں کا اضافہ زیادہ ہوجائے۔ میں بچوں کی اچھی تربیت کرنا چاہتی ہوں لہٰذا تربیت کی نیت سے اگر کچھ وقفہ رکھنے کیلئے کوئی دوائی کھانی چاہے تو فتاویٰ شامی اور عالمگیری میں علماء نے اسکے بارے میں اجازت لکھی ہے۔

بچوں کو بولنے کا ادب سکھانا

یہ بھی ذہن میں رکھنا کہ بچوں کو ادب کے ساتھ بولنا سکھائیں بعض بچے "تُو اورتم" کہہ کر بات کرتے ہیں۔ انکو سمجھائیں کہ بیٹا آپ کہنے سے محبت بڑھتی ہے۔ لہٰذا چھوٹوں کو بھی آپ کہو بڑوں کو بھی آپ کہو ہاں بچہ کہہ دیتو اسکو سمجھائیں کہ جی ہاں کہنے میں زیادہ محبت ہے اس طرح چھوٹی چھوٹی باتیں بچہ گود میں سیکھتا ہے اور پھر وہ اسے یاد رہتی ہیں یاد رکھنا۔ کہ بچپن کی باتیں انسان کو بچپن میں بھی نہیں بھولا کرتیں ساری زندگی یاد رہتی ہیں اس لئے بچوں کی تربیت اچھی کریں۔ یہ تو طے شدہ بات ہے۔ کہ جو گھاس جنگلوں میں پیدا ہو وہ باغ کی گھاس کی طرح نہیں ہوتی کہ جنگلوں کی گھاس میں کوئی خوبصورتی نہیں ہوتی ترتیب نہیں ہوتی اور باغ کے گھاس کے اندر تو خوبصورت اور جمال ہوتا ہے۔ اسی طرح ان پڑھ ماں کے بچے جو پلے ہوئے ہوں۔ وہ جنگلوں کے گھاس کی مانند ہوتے ہیں۔ اور جو پڑھی لکھی نیک ماں کے پلے ہوئے بچے ہوں وہ باغ کے گھاس کی مانند ہیں تو ماں کو چاہئے کہ بچوں کی تربیت پر زیادہ توجہ دے۔

جھوٹ سے بچئے

یہ بھی ذہن میں رکھیئے کہ کبھی بھی اپنے بچوں کو بے جا ظالمانہ دھمکی نہ دیں کئی عورتیں بچوں کو دھمکاتی ہیں۔ گھر سے نکال دوں گی۔ میں ابھی بھوت کو بلالوں گی میں فلاں فلاں کو بلالوں گی۔ اس قسم کے ڈر بچے کو نہ بتائیں اس لئے کہ بھوت کو بلاتی تو ہے نہیں۔ گھر سے نکالتی تو ہے نہیں' تو بچے ابتدا سے متاثر ہوتے ہیں۔ بعد میں اپنی امی کو جھوٹا سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ تو اسکو ڈرا رہی ہیں۔ وہ دل ہی دل میں آپ کو جھوٹا سمجھ رہا ہے جب ایک بات میں آپ کو جھوٹا سمجھا تو ہر بات میں آپ کے بارے شک میں پڑ جائے گا۔ امی تو جھوٹ بھی بولتی ہیں تو گویا آپ نے بچے کو جھوٹ

بولنے میں مدد دی۔ اسی طرح بچے سے کوئی جھوٹا وعدہ نہ کریں۔ ایسا وعدہ کریں جس کو آپ پورا کر سکیں اگر کر نہیں سکتیں تو کبھی جھوٹا وعدہ نہ کریں۔ بچہ جھوٹ بولنے کا عادی بن جائے گا اور اسکا گناہ آپ کو ہوگا۔ اس لئے اگر بچے کو ڈرانا بھی ہو تو اللہ سے ڈرائیں کہ بیٹا اللہ ناراض ہوتے ہیں۔ اس چیز سے اللہ ناراض ہوتے ہیں۔ بس ایک اللہ کا خوف اسکے دل میں بیٹھایئے کسی اور کا خوف دل میں بیٹھانے کی کیا ضرورت ہے یہ اللہ کا خوف ایک ایسی نعمت ہے دل میں بیٹھ گیا تو اللہ کے خوف کی وجہ سے شریعت کی جو بات بھی ہے بچہ اس پر عمل کرتا چلا جائے گا۔

بچے کو ڈرانے دھمکانے کے نقصانات

عربوں میں یہ مشہور ہے کہ اگر بچے کو کسی چیز سے ڈرایا نہ جائے جیسے عورتیں بلی، کتے سے ڈراتی ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر بہادر بنتا ہے اور یہ بھی ذہن میں رکھیئے۔ کہ اپنے بچے کو یہ بھی دھمکی کبھی نہ دینا کہ اچھا تم ذرا صبر کرو۔ تمہارے ابو آئیں گے تو میں تمہیں ٹھیک کرواؤں گی یاد رکھنا یہ فقرہ بہت زہریلا فقرہ ہے۔ بچے کو اگر ماں کہہ دے گی کہ تم صبر کرو تمہارے ابو آئیں گے تو میں تمہیں ٹھیک کرواؤں گی۔ تو جب اس نے یہ کہہ دیا اپنی زبان سے تسلیم کر لیا کہ میری کوئی حیثیت نہیں بس تمہارا باپ ہی تمہیں آ کر ٹھیک کرے گا۔ اس فقرے کو سننے کے بعد پھر بچہ اپنی ماں کو اللہ میاں کی گائے سمجھنا شروع کر دیتا ہے اسکا ڈر دل سے نکل جاتا ہے۔ پھر مائیں روتی ہیں کہ بچے تو ہماری سنتے نہیں، تربیت کا معاملہ ہے۔ آپ اللہ میاں کی گائے نہ بنئے بلکہ شیرنی کی طرح بن کر رہیئے۔ بچے کو دھمکانا ہے تو خود دھمکائیں اگر کبھی تھپڑ لگانا بھی ناگزیر ہے تو باپ سے لگوانے کی بجائے خود لگائیں۔ بچے کو ڈر ہو کہ امی میری تربیت کرنے والی ہے۔ تو اس لئے بھی اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جو کچھ بھی کرنا ہے ماں نے خود ہی کرنا ہے اگر زبان سے کہہ دیا تمہارے ابو آئیں گے تو میں ٹھیک کرواؤں گی بچے

کو تسلی ہو جاتی ہے کہ ابو ہیں تو دب کر رہنا ہے ابو گئے تو جس کا تھا ڈر وہ نہیں ہے گھر' اب جو چاہے کر'' اس لئے وہ گھر میں طوفان بدتمیزی مچاتے ہیں مائیں کہتی ہیں کہ ہماری بات کا اثر نہیں ہوتا۔ حقیقت میں انہوں نے اپنا ڈر بچے کے ذہن سے نکالا ہوتا ہے۔ اس لئے ان تربیت کی باتوں کو خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے بعض اوقات بچہ کسی وجہ سے رونا شروع کر دیتا ہے اور پھر باز نہیں آتا اسکے پیچھے بھی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔

ماں بچے کی نفسیات کو کیسے سمجھے؟

روتے ہوئے بچے کو مسکرانے پر آمادہ کر لینا یہ ماں کا بڑا فن ہوتا ہے۔ اس راز کو ماں سمجھتی ہے۔ اس رمز کو ماں ہی سمجھتی ہے۔ اس موقع پر میں کونسی بات کروں کہ یہ بچہ ابھی روتا ہوا ہنسنے لگ جائے گا ہم نے بچوں کو دیکھا کہ ایک سیکنڈ میں ان کی آنکھوں میں آنسو آ رہے ہیں اور دوسرے سیکنڈ میں وہ مسکرا کر کوئی بات کر رہے ہیں۔ یہ بچوں کا رونا ہنسنا ایسا ہی ہوتا ہے اس لئے بچے کو کس طرح ہنسانا ہے روتے ہوئے بچے نے کس طرح مسکرانا ہے آپ اس بات کو اچھی طرح study کریں کہ یہ بچہ کس بات پر مسکراتا ہے تو اس لئے جب آپ کو پتہ چل جائے گا تو آپ ایسی بات کر دیں گی روتا ہوا بچہ ہنستے ہوئے آپ کو ملنا شروع کر دے گا۔ جب بچہ نارمل ہو جائے تو ہمیشہ اس سے discuss کیا کریں کہ بیٹے جب تم اتنا رو رہے تھے آخر اسکی وجہ کیا تھی۔ بچے کی Memory اتنی Short ہوتی ہے کہ وہ خود ہی آپ کو سب کچھ بتا دے گا۔ یہ اسکو نہیں پتہ ہوتا کہ میں بتاؤں گا تو میری امی کو بات کا پتہ چل جائے گا۔ وہ آپ کو خود بتا دے گا امی میں تو اس وجہ سے بار بار رو رہا تھا اور چپ ہی نہیں ہو رہا تھا تو جب وجہ کا پتہ چل جائے گا تو آئندہ اسکا خیال رکھیں عورتیں بچوں سے ایسی باتیں discuss نہیں کرتیں ان سے اندر کا راز نہیں اگلواتی اور اندر کی

بات کا انکو پتہ نہیں چلتا۔اس لئے پھر Next time بچے کو Handle نہیں کر پاتیں یہ بھی بات ذہن میں رکھئے۔اگر آپ کا بچہ کوئی گناہ کر رہا تھا کوئی چوری کر رہا ہے یا کوئی اور بات کر رہا ہے اور آپ عین اس موقع پر پہنچ گئیں تو بچے کو رنگے ہاتھوں کبھی نہ پکڑیں۔ دیکھی ان دیکھی کر دیں۔ یوں بن جائیں جیسے آپ نے دیکھا ہی نہیں۔ بچہ خاموش ہو جائے گا دب جائے گا لیکن وہ insult محسوس نہیں کرے گا کہ مجھے تو پکڑ لیا گیا اس طرح اسکے ذہن سے حیا ختم ہو جائے گی وہ کہے گا امی نے تو دیکھ ہی لیا تو اس حیا کو باقی رہنے دیں پھر پیار پیار سے بات کر کے اسکو سمجھائیں اس گناہ کے بارے میں تو بچہ خود معافی مانگ لے گا۔commitment کر لے گا۔ کہ امی میں ایسی غلطی نہیں کرونگا۔

بچے کو نہ غلام بنائیں اور نہ سیٹھ

بچے کو نہ تو آپ اپنا غلام بنائیں اور نہ ہی بچے کو سیٹھ بنائیں کئی مائیں بچے کو اتنا مٹا دیتی ہیں کہ بچوں کی اپنی شخصیت ہی نہیں ابھرتی اور کئی انکو شروع ہی سے سیٹھ اور بادشاہ بنا دیتی ہیں کہ بچوں کے پھر قدم زمین پر ہی نہیں لگتے وہ ہواؤں میں ہی اڑتے رہتے ہیں بچے کو اس طرح exthereoms کے اوپر لے جا کر بگاڑنے کی کوشش نہ کریں یاد رکھیں کہ بچہ تو liquid metal کی طرح ہوتا ہے اسکو جس سانچے کے اندر آپ ڈھال دیں گی یہ بچہ اسی سانچے کی شکل اختیار کرے گا۔تو بچوں کو ابتداء میں سمجھانا اور بچوں کو اچھا انسان بنانا یہ ماں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

بچوں کی اصلاح کیسے؟ چند تجربات کا نچوڑ

ایک آپ کو نقطے کی بات بتا دیں جو تجربے کے بعد پائی اور جس کا بہت بڑا فائدہ دیکھا۔آپ اسکو آزما کر دیکھئے آپ اس کا فائدہ خود محسوس کریں گی جب بچے مدرسے سکول جانے کی age کے ہو جائیں چھوٹے ہوں یا بڑے جب بھی وہ واپس

آئیں اور جو دروازے سے آئیں یہ بڑا Precious Moment ہوتا ہے بڑا خاص لمحہ ہوتا ہے۔ ماں کبھی بچے کو Unattended گھر میں داخل نہ ہونے دے بلکہ جب بھی بچے آئیں اسکو تلقین کریں کہ بیٹا جب بھی گھر میں آنا ہے میں جہاں بھی ہوں آپ نے آکر سلام مجھے کرنا ہے اس سلام کی خوب تاکید کریں۔ آپ کسی کمرے میں بیٹھی ہیں۔ کہیں Kitchen میں ہیں بچہ جب بھی گھر میں آئے ہمیشہ ماں کے پاس آئے اور آکر اپنی امی کو سلام کرے جب بچہ سلام نہیں کرتا سلام کی عادت ڈلوائیں۔ کہلوائیں اگر بھول گیا تو بچے کو باہر بھیجیں کہ بیٹا دروازے سے باہر جاؤ اور پھر گھر میں داخل ہو کر آؤ اور اپنی امی کو سلام کہو۔ یہ نبی ﷺ کی سنت ہے تمہیں اجر ملے گا بچہ جب بار بار سلام کرے گا اسکے اندر یہ سنت زندہ ہو جائے گی۔ جب بچہ سکول سے آکر آپ کو سلام کرے تو آپ ہمیشہ اسکے سلام کا جواب دیں اور جواب دینے کے بعد اس سے ضرور پوچھیں بیٹے آپ نے سکول میں کیسے وقت گزارہ تین چار منٹ اس موقعہ پر اس بچے کو دے دیں quick questions کریں چھوٹے سے ایک تو پوچھیں کہ بیٹا آج سکول میں کیسی گزری بچہ آپ کو تھوڑی سی دیر میں سب کچھ بتا دے گا۔ استاد نے یہ کہا جو بھی important باتیں ہونگی silent فیچر ہونگے جو اس کلاس کے وہ سب کچھ بتا دے گا مجھے آج انعام ملا مجھے آج مار پڑی استاد نے یہ کہا۔ میرے دوست نے یہ کہا' جب اس نے سب باتیں بتا دیں تو جو اچھی باتیں ہیں اس پر بچے کو شاباش دیں۔ جو بری باتیں سمجھیں اس پر وہیں بچے کو تلقین کر دیں۔ بیٹا آپ کے دوست نے آپ کو بات نہیں بتائی یہ ایسے نہیں ایسے ہے تو گویا اس نے 8 گھنٹے کے اندر جو کچھ سیکھا اس میں جو اچھی بات تھی آپ نے اسکو اسکے دل میں پکا کر دیا اور جو غلط ۹ باتیں تھیں آپ نے اسکو فلٹر کر دیا یہ آپ کے 8 منٹ 8 گھنٹے پر بھاری ہونگے۔ اگر آپ نے بچے سے کچھ نہیں پوچھا تو جو اس نے کلاس میں سنا اچھا سنا یا برا سنا all in effect of the classes وہ اسکے دل میں پکے ہو جائیں

گے۔ اپنے دوستوں سے سنی ہوئی باتیں وہ اپنے ذہن میں پکی کر لے گا اس لیے یہ چند منٹ آپ کیلئے بہت اہم ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی بچہ آئے گھر میں آ کر آپ کو سلام کرے۔ سلام کے بعد آپ اس سے ضرور پوچھیں کہ بیٹا سکول میں آج آپ نے کیسے دن گزارا۔ بیٹی تمنے سکول میں آج دن کیسے گزارا وہ آپ کو چند منٹ میں بتا دے گی کہ امی یہ یہ ہوا آپ سن لیں اچھی باتوں کی تصدیق کر دیں اور بری باتوں سے اسکو منع کر دیں کہ بیٹا یہ بات اچھی نہیں ہوتی۔ آپ کے دوست نے یہ بات اچھی نہیں کی۔ بیٹا یہ ایسے یوں بات نہیں کرتے۔ چند منٹ لگتے ہیں لیکن ان چند منٹ میں آپ نے اپنے بچے کو برے اثرات سے بچالیا اور نیکی کے اوپر جما دیا۔ جب آپ ایسا کر لیں تو پھر اس کے بعد آپ اس بچے کو اپنے پاس بلالیں۔ بچہ جب آپ کے قریب آئے تو بچے کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھیں یہ سر پر شفقت کا ہاتھ رکھنا بچے کو ساری زندگی اسکی لمس محسوس ہوگی پھر بچے کے ماتھے کا یا رخسار کا بوسہ لیں۔ کہ بیٹا آپ نے اچھا دن گزارا۔ آپ نے جب یہ ایک عادت بنالی کہ بچہ آپ کو آ کر سلام کرے گا تو پہلے اپ اسکی کارگزاری پوچھیں گیں پھر اچھی باتوں کی تصدیق کر دیں گی بری باتوں کو فلٹر کر دیں گی ھپر اسکو اپنے پاس بلا کر اسکے سر پر محبت کا ہاتھ رکھیں گی۔ یہ سایہ ہی تو ہوتا ہے جو بچے کو یقین دلاتا ہے تمہارے سر پر ماں باپ کی شفقتیں موجود ہیں۔ اس وقت آپ کا بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دینا بچے کے اوپر رحمت کے سائے کی مانند ہوتا ہے۔ بچہ Protected feel کرتا ہے Alighted feel کرتا ہے۔ بچہ Boosted feel کرتا ہے۔ اپنے دل کے اندر خوشی محسوس کرتا ہے۔ کہ میرے سر پر کوئی ہے۔ چنانچہ دست شفقت رکھیں بچے کے بوسہ دیں اور بوسہ دینے کے بعد آپ نے پہلے سے یا تو کوئی آئس کریم یا مشروب یا کوئی میٹھی چیز جو بچہ پسند کرتا ہے اسکو فریج میں ضرور تیار کر کے رکھیں اور پھر اٹھا کر بچے کو دیں لو بیٹا یہ میں نے آپ کیلئے رکھا تھا کھا لیجئے۔ جب ایسے وقت میں بچہ بھوکا پیاسا سکول سے آیا ہے آپ

اسکی مرغوب چیز تھوڑی سی اسے کھانے کو دیتی ہیں تو آپ اپنے بچے کا دل موہ لیتی ہیں۔ آپ سمجھ ہی نہیں سکتیں کہ بچہ اس وقت آپ سے کتنی محبت کرنے لگ جاتا ہے تو بچے نے آٹھ گھنٹے سکول میں لگائے تو آپ نے 8 منٹ لگا کر اس بچے کی ایسی تربیت کر دی کہ بچے کے دل میں آپ کی محبت بیٹھ گئی۔ اچھی باتیں آ گئیں۔ بری باتیں اسکے ذہن سے ختم ہو گئیں۔ اب اس بچے نے جو دن بھی گزارا تھا وہ اس کیلئے خیر کا دن بن گیا۔ باقی وقت تو اس نے آپ کی نظروں میں گزارنا ہے اس لئے آپ کے چند بچے ہوں یا دو بچے ہوں یا ایک بچہ ہو جتنے بچے بھی ہوں جب بھی گھر آئیں باری باری سب کو ایسا کریں۔ سب کو انفرادی توجہ دیں یہ نہ ہو کہ ایک بچے کو پیار کریں او بیٹی کو کہیں کہ جا کر خود چیز اٹھا کر کھا لو۔ ہرگز نہیں یہ تھوڑی سی ڈیوٹی ہے اسے اپنا فرض منصبی سمجھیں۔ اپنے Charter of duty میں اسے شامل کر لیں کہ یہ ماں کا فریضہ ہوتا ہے۔

بچے میں اچھی عادات پیدا کرنے کا حیرت انگیز نسخہ

بچہ کئی گھنٹے باہر گزار کر آیا اب آتے ہی اس بچے کو اس موقع پر ایسی محبت دینی ہے کہ بچے کے اندر اچھی عادتیں جم جائیں اور بری عادتیں اس سے دور ہو جائیں۔ اس لئے جب بچے سکول سے آتے ہیں اس وقت کی یہ چند منٹ کی ڈیوتی جس عورت نے پکی ادا کر دی اسکے بچے ساری زندگی نیک بنیں گے مؤدب بنیں گے اور ماں کے ساتھ محبت کرنے والے بنیں گے۔ بچے کبھی نہیں بھول سکتے کہ جب ہم سکول سے آتے تھے امی ہمیں اتنا پیار دیتی تھی جب آپ بوڑھی ہو جائیں گی بچے جوان ہو جائیں گے تو پھر بچے آپ کی خوشی کا خیال رکھیں گے۔ جتنا آپ نے انکا خیال رکھا۔ لہٰذا یوں سمجھئے کہ آج میں نے آپ کو ایک تحفہ دے دیا آپ اس پر عمل کر لیجئے اور پھر اسکے اثرات بچوں میں خود دیکھیں گی۔ آپ کے دل سے دعائیں نکلیں گی

کہ رب کریم بچوں کی اچھی تربیت فرمادے۔

بچوں کو محبت دینا نبی ﷺ کی سنت مطہرہ

حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں۔یعنی امام حسنؓ تشریف لائے' نبی ﷺ کے نواسے فاطمۃ الزہرہؓ کے بڑے بیٹے۔ بچے تھے نبی ﷺ کی خدمت میں آئے۔آپ ﷺ نے انکا بوسہ لیا پیار کیا جب آپ ﷺ نے پیار کیا تو اس وقت ایک صحابیؓ بیٹھے تھے اقرا ابن حابت تمیمی بنو تمیم کے یہ آدمی تھے وہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہنے لگے! اے اللہ کے نبی ﷺ میرے تو دس بچے ہیں اور میں نے کبھی کسی کو اس طرح پیار نہیں کیا نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا من لا یرحم لا یرحم جو آدمی رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں فرماتے۔ایک اور مرتبہ ایسا ہوا ایک اعرابی نے دیکھا کہنے لگا اے اللہ کے نبی ﷺ میں تو بچوں کو ایسے پیار نہیں کرتا جیسے آپ ﷺ کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔اگر تیرے دل سے اللہ نے رحمت کو نکال لیا اور تجھے اس سے محروم کر دیا تو کوئی کیا کرے تو معلوم ہوا کہ بچوں سے پیار کرنا فطرت انسانی ہے تو بچوں کو پیار دیا کریں۔

اپنے بچے سے محبت پر انعام الٰہی

سیدہ عائشہؓ کے پاس ایک مرتبہ ایک ماں آئی اسکے Twin تھے۔اسکے دو بیٹے تھے ان کو حضرت عائشہؓ نے تین کھجوریں کھانے کو دیں ماں نے کیا کیا ایک کھجور ایک بیٹے کو دے دی دوسری کھجور دوسرے بیٹے کو دے دی اور اپنی کھجور خود کھانے کی بجائے ہاتھ میں پکڑ لی۔جب دونوں بچوں نے اپنی اپنی کھجوریں کھالیں تو پھر تیسری کھجور کو للچائی نظروں سے دیکھنے لگے تو ماں نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کر لیے آدھا ٹکڑا ایک کو دیا اور آدھا ٹکڑا دوسرے کو دے دیا۔بچوں نے اسکو بھی کھالیا اور خوش ہو گئے تو عائشہ صدیقہؓ بڑی حیران ہوئیں۔جب نبی ﷺ تشریف لائے تو عائشہ صدیقہؓ نے یہ پورا واقعہ نبی ﷺ کو سنایا کہ ماں کی محبت دیکھئے۔اس نے خود نہیں کھایا اپنا حصہ بھی

بچوں میں تقسیم کر دیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے اس عورت پر جنت کو واجب کر دیا۔ سبحان اللہ تو ماں جب بچوں کو اس طرح محبت دیتی ہے۔ اسکے بدلے اللہ اس ماں کو جنت عطا فرما دیتے ہیں یہ تو جنت کے سودے ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ ماں اپنے بچوں کے ساتھ محبت کا معاملہ رکھے۔ یاد رکھئے حدیث پاک میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ رحمتیں نازل فرما دیتے ہیں جو سختی پر نہیں نازل فرمایا کرتے۔ اسلئے بچے کی تربیت اچھی کرتے ہوئے ان باتوں کا خیال رکھئے۔

بچے کے دل میں بچپن سے توحید الٰہی کی شمعیں روشن کرنا

ایک اور بڑا اہم نقطہ ہے کہ بچے کے دل میں بچپن سے ہی ایمان کو مضبوط کیجئے توحید کا تصور مضبوط کر دیجئے۔ بچے کے دل میں اللہ سے توکل پیدا کر دیجئے۔ یہ ماں کے اختیار میں ہوتا ہے وہ ایسی تربیت کرے کہ بچے کے دل میں ڈر بھی اللہ رب العزت کا ہو' امیدیں ہوں تو اللہ سے ہوں' محبت ہو تو اللہ کی ہو' توحید اس کے ذہن میں رچ بس جائے اور وہ انسان وہ بچہ اللہ سے والہانہ محبت کرنے والا بن جائے۔ ہمارے پہلے وقت کی اچھی مائیں ان باتوں کا بہت زیادہ خیال رکھتیں تھیں۔

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ کی والدہ کی تربیت

انڈیا میں ایک بزرگ گزرے ہیں جو مغل بادشاہوں کے پیر کہلاتے ہیں۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ قطب مینار کے پاس ہی انکی قبر ہے جہاں یہ لیٹے ہوئے آرام فرما رہے ہیں۔ انکے بارے میں آتا ہے انکا نام تو تھا قطب الدین لیکن انکے ساتھ کاکی کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کاکی ہندی کا لفظ ہے کاکی ہندی میں روٹی کو کہتے ہیں۔ تو یہ لفظ انکے نام کے ساتھ کیسے لگا۔ یہ بھی دلچسپ واقعہ ہے کہ جب انکی پیدائش ہوئی ذرا سمجھ بوجھ والے ہو گئے ماں باپ بیٹھ کر سوچنے لگے کہ ہم بچے کی کس طرح اچھی تربیت کریں تا کہ ہمارا بچہ اللہ رب العزت سے محبت کرنے والا بن جائے

دونوں آپس میں discuss کرتے رہے لیکن وہ جو بات discuss کرتے تھے اسے اسی وقت عمل میں لے آیا کرتے تھے۔ آج کی عورتوں کا یہ حال ہے کہ جب انکی شادی نہیں ہوتی تو بچوں کی تربیت کے بارے میں انکے پلان ہوا کرتے ہیں اور جب انکی شادی ہوتی ہے اور ان کے پانچ بچے ہوتے ہیں اور ایک پلان بھی بچوں کی تربیت کا انکے پاس نہیں ہوتا۔ انکا دماغ ایسا ماؤف ہو چکا ہوتا ہے تو وہ ایسی نہیں تھیں ۔وہ تو بچے کی اچھی تربیت کرنے والی تھیں۔ لہٰذا ماں باپ بیٹھے discuss کررہے تھے۔ بیوی کہنے لگی کہ میرے ذہن میں ایک بات ہے میں کل سے اس پر عمل کرونگی جسکی وجہ سے میرا بیٹا اللہ سے محبت کرنے والا بن جائے گا۔ خاوند نے کہا بہت اچھا چنانچہ اگلے دن جب بیٹا مدرسے میں گیا تو پیچھے ماں نے اسکی روٹی بنا دی اور closet کے اندر کہیں پر چھپا دی۔ جب بچہ آیا کہنے لگا امی مجھے بھوک لگی ہے۔ مجھے روٹی دیں تو ماں نے کہا کہ بیٹا روٹی ہمیں بھی اللہ تعالیٰ دیتے ہیں آپ کو بھی اللہ تعالیٰ دیں گے آپ اللہ تعالیٰ سے مانگ لیجئے۔ بیٹے نے پوچھا امی میں کیسے مانگوں فرمایا کہ بیٹے مصلیٰ بچھا دو اور اس پر بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاؤ اور اپنے اللہ سے دعا مانگو۔ چنانچہ بچے نے مصلیٰ بچھایا دونوں ہاتھ اٹھا لیے اور دعا مانگنے لگا اے اللہ میں ابھی مدرسہ سے آیا ہوں تھکا ہوا ہوں اور مجھے بھوک لگی ہوئی ہے اور مجھے پیاس بھی لگی ہوئی ہے اللہ مجھے روٹی بھی دے دیجئے پانی بھی دے دیجئے۔ اے اللہ مجھے جلدی سے دے دیجئے۔ یہ دعا مانگنے کے بعد بیٹے نے پوچھا کہ امی اب میں کیا کروں تو ماں نے کہا کہ بیٹے اللہ نے تیرا رزق بھیج دیا ہوگا تو کمرے کے اندر تلاش کر تجھے مل جائے گا۔ چنانچہ بچہ مصلے سے اٹھ کر کمرے میں آیا ادھر ادھر دیکھا ماں نے کچھ Guide کیا چنانچہ جب اس نے closet کھول کر دیکھا اس میں گرم گرم کھانا پکا ہوا پڑا تھا۔ وہ بڑا خوش ہو گیا پھر کھانا کھاتے ہوئے پوچھنے لگا امی روز اللہ تعالیٰ دیتے ہیں ماں نے کہا ہاں بیٹے روز اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں اب یہ روز کی عادت بن گئی۔ بچہ مدرسہ سے آتا

اور آ کر مصلے پہ بیٹھ کر دعا مانگتا ماں نے کھانا تیار رکھا ہوتا وہ کھانا بچے کو مل جاتا بچہ کھانا کھالیتا۔ جب کئی دن گزر گئے۔ ماں نے محسوس کرنا شروع کر دیا کہ بچہ اللہ تعالیٰ کے متعلق زیادہ سوال پوچھنے لگا امی ساری مخلوق کو اللہ تعالیٰ کھانا دیتے ہیں' امی اللہ تعالیٰ کتنے اچھے ہیں' امی اللہ تعالیٰ ہر روز کھانا دیتے ہیں۔ اللہ رب العزت سے محبت خوب بیٹھنے لگ گئی ماں بھی بڑی خوش تھی بچے کی تربیت اچھی ہو رہی ہے اور یہ سلسلہ کئی مہینے ایسے چلتا رہا بلا آخر ایک دن ایسا آیا ماں کو کسی تقریب میں رشتے داروں کے گھر جانا پڑا۔ بیچاری وقت کا خیال نہ رکھ سکی جب اسے یاد آیا کہ وقت تو بچے کے واپس آنے کا ہو چکا تھا اور ماں گھبرائی میرا بیٹا سکول سے واپس گھر آ گیا ہوگا اگر اسکو کھانا نہ ملا تو میری تو ساری محنت ضائع ہو جائے گی۔ اب آنکھوں میں سے آنسو آ گئے۔ برقعہ پہنا قدم تیزی سے اٹھا رہی ہے آنکھوں میں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہیں۔ اللہ سے فریادیں کرتی جا رہی ہے میرے مولا میں نے ایک چھوٹی سی ترکیب بنائی تھی میرے بیٹے کے دل میں تیری محبت بیٹھ جائے اللہ مجھ سے غلطی ہوئی میں وقت کا خیال نہ رکھ سکی۔ کھانا پکا کر نہیں رکھ آئی۔ اللہ میرے بیٹے کا یقین نہ ٹوٹے اللہ میری محنت ضائع نہ کر دینا روتی ہوئی ماں بلا آخر جب گھر پہنچی تو کیا دیکھتی ہے بچہ بستر کے اوپر آرام کی نیند سویا ہوا ہے ماں نے غنیمت سمجھا اور جلدی سے کچن میں جا کر کھانا بنا دیا اور پھر اسے کمرے میں چھپا دیا۔ پھر اپنے بیٹے کے پاس آئی آ کر اسکے رخسار کا بوسہ لیا۔ بچہ جاگ گیا میں نے سینے سے لگا لیا میرے بیٹے تمہیں آئے ہوئے دیر ہو گئی۔ تمہیں بہت بھوک لگی ہو گی بہت پیاس لگی ہو گی۔ بیٹا اٹھو اللہ سے رزق مانگ لو۔ بیٹا ہشاش بشاش اٹھ کر بیٹھ گیا امی مجھے بھوک نہیں لگی پیاس نہیں لگی۔ ماں نے پوچھا بیٹا کیوں' بیٹا کہنے لگا امی جب میں مدرسے سے گھر آیا تھا میں نے مصلیٰ بچھایا اور میں نے ہاتھ اٹھا کر اللہ سے دعا مانگی اللہ بھوکا ہوں پیاسا ہوں مجھے کھانا دے دیجئے اور اللہ آج تو امی بھی گھر پر نہیں ہیں۔ میں نے یہ دعا مانگ کر امی کمرے میں جا کر دیکھا امی مجھے کمرے میں

ایک روٹی پڑی ہوئی ملی۔ میں نے اسے کھالیا لیکن امی جو مزہ مجھے اس روٹی میں آیا وہ مزہ مجھے پہلے کبھی بھی نہیں آیا۔ ماں نے بچے کو پھر سینے سے لگایا اللہ کا شکر ادا کیا کہ اللہ تو نے میری لاج رکھ لی۔ اس لئے اس کا نام کاکی پڑھ گیا۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ یہ بچہ بڑا ہو کر اتنا بڑا شیخ بن گیا کہ وقت کے بڑے بڑے مغل بادشاہ انکے مرید بنے۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ ان سے بیعت ہوئے اور انکے ہاتھوں پر توبہ تائب ہوئے۔ سبحان اللہ جب بچے کی ماں یوں تربیت کرتی ہے تو پھر اللہ رب العزت بھی اس بچے کو روشنی کا مینار بنا دیا کرتے ہیں۔ تو آپ بھی اپنے بچوں کو بچپن ہی سے اولیاء اللہ والی صفات سکھائیں تاکہ بچے بچپن ہی سے ان صفتوں کو اپنے اندر پیدا کرلیں۔

اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اپنے بچوں کو تین چیزیں سکھاؤ۔ اللہ رب العزت کی محبت سکھاؤ۔ نبی ﷺ کی محبت سکھاؤ۔ اہل بیت کی محبت سکھاؤ۔ قرآن کی محبت سکھاؤ اب انکی محبت سکھانا یہ تو ماں کے بس میں ہے اسکا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی محبت سے متعلقہ واقعات سنائیں۔ نبی ﷺ کی نسبت سے متعلقہ واقعات سنائیں۔ قرآن پاک کی محبت سے متعلق واقعات سنائیں قصص القرآن کتاب میں اچھے اچھے واقعات ہیں جب بچوں کو کچھ واقعات سنانے ہیں تو بچوں کو سونے سے پہلے قرآن کے متعلق واقعات سنائیں۔ تاکہ بچے جب بڑے ہو کر قرآن پڑھیں گے وہ واقعات پہلے سے انکے دلوں میں ہونگے تو بچوں کو اچھی اچھی باتیں سنایئے۔ صحابہ کرامؓ کے احوال سنایئے اولیاء کرام کے احوال سنایئے تاکہ بچوں کے اندر نیکی کا شوق ہو اور بچے نیک بن کر زندگی گزارنے کا ارادہ کرلیں۔

بچوں کو طعنہ مت دیں

ایک بات اور بھی ذہن میں رکھیئے اپنے بچوں کو کبھی بھی طعنہ نہ دیں۔ بچے

کبھی کوئی غلطی کر بیٹھیں یا کوئی قصور کر بیٹھیں تو بچے کو اسکے گناہ اور غلطی کا طعنہ دینا وہ بھی لوگوں کے سامنے یہ تو زہر میں بجھے ہوئے تیر کی مانند ہے۔ایک بات بزرگوں نے بتائی کہ بچہ سات سال تک ماں باپ کا غلام ہوتا ہے۔ 7 سے لے کر 14 سال تک ماں باپ کا مشیر ہوتا ہے یعنی انکی بات بھی مان لیتا ہے۔ کبھی کبھی اپنے بھی مشورے دے دیتا ہے چودہ سال کے بعد یا پھر وہ ماں باپ کا دوست ہے یا پھر ماں باپ کا دشمن ہوتا ہے۔اس لئے یہ بچے تھوڑے عرصے کیلئے آپ کے پاس غلام کی مانند ہیں۔انکو جو کہیں گی وہ مانیں گے۔لیکن اور بڑے ہو گئے تو اپنے مشورے بھی دینے شروع کر دیں گے اور جب ٹین ایجر بن گئے Thirteen سے اوپر آ گئے اب ان سے زیادہ توقع مت رکھیئے پہلے آپ نے اچھی تربیت کر دی تو یہ آپ کے غلام بے دام ہیں آپ کے خدمت گار ہیں آپ کی خوشی میں انکی خوشی اور آپ کی ناراضگی میں انکی ناراضگی ہے۔ لیکن اگر آپ نے اچھی تربیت نہیں کی۔تو پھر 14 سال کے بعد بچے کی تربیت کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے یہ تو اسی طرح کہ Hard steel (سخت لوہا) کسی کے سامنے رکھ دو اور اسکو کہیں کہ اسکو کسی خاص شکل میں ڈھال دیجئے یہ Hard steel ڈھالنا پھر بڑا مشکل ہو جاتا ہے اس لیے بچپن سے تربیت اچھی کیجئے

بچے پر تنقید مت کیجئے

کئی مرتبہ مائیں کہتی ہیں کہ بچہ باپ کی بات نہیں مانتا۔وجہ یہ ہوتی ہے کہ تربیت اچھی نہیں ہوتی بچے کو ڈانٹا ہی جاتا ہے فقط تنقید ہی کی جاتی ہے بچہ پھر جب جوان ہو جاتا ہے پھر وہ کسی کی ڈانٹ نہیں سنتا اب اسکی اپنی سوچ کام کرنا شروع کر دیتی ہے اس لیے یاد رکھنا بعض بچے بڑے ہو کر اپنے باپ سے ایسی نفرت کرتے ہیں جیسے کوئی پاپ سے نفرت کیا کرتا ہے۔اسکی بنیاد اسکی اچھی تربیت نہیں کی جاتی۔اس لئے بچوں کی اچھی تربیت کیجئے۔

بچوں سے بات منوایئے آرڈر نہ دیجئے

ایک اور نقطہ بھی ذہن میں رکھیئے بچوں سے بات منوانے کا گر ڈھونڈیں اور کھلم کھلا بچوں کو آرڈر نہ دیا کریں کہ میں آرڈر دے رہی ہوں تم ایسے کرو۔ اگر بچے نے نہ کیا تو وہ آپ کی وجہ سے گناہگار بنے گا ہمارے بزرگوں کا طریقہ تھا کہ وہ بچوں کو بات بھی کہتے تھے مگر پیار کے انداز میں بیٹا اگر تم ایسا کردو تو مجھے بڑی خوشی ہوگی بیٹا اگر آپ ایسا کردو تو میں بڑی دعائیں دونگی۔ جب آپ اس طرح سے بات کریں گئیں، اگر بچے نے بات مان لی تو واقعی اسکو دعائیں مل جائیں گی اور نہ بھی مانی تو کم از کم وہ گناہ کا مرتکب تو نہیں ہوگا۔ اس پر نہ ماننے کی وجہ سے نحوست تو نہیں پڑے گی۔ بچپن کی لاابالی عمر ہے اسکوابھی پوری طرح پتہ نہیں کہ بات نہ ماننے کی کیا نحوستیں ہوتی ہیں۔ اسلیئے بچوں کو ان نحوستوں سے بچانے کیلیئے کبھی Direct orders pass نہ کیجئے مشورۃً بات کیا کریں میرا بیٹا اگر آپ گلاس بھر لاؤ تو کتنا اچھا ہے گلاس پانی کا لا کے دو گے تو کتنی دعائیں ملیں گی، مجھے خوشی ہوگی بیٹے یہ بہت اچھا کام ہوتا ہے۔ تو مشورہ کے انداز میں بچے کو کام کہیں تا کہ بچہ اسکو کرے تو اسکو اجر مل جائے اور اگر خدانخواستہ نہ بھی کرے تو نا ماننے کی نافرمانی کا داغ اسکے دل پہ نہ لگنے پائے ماں تو بڑی رحیم و کریم ہوتی ہے، کبھی بھی بچے کے دل کی ظلمت کو پسند نہیں کرتی۔ جو ماں اپنے بیٹے کے جوتے کی نوک کو بھی چمکا کے رکھتی ہے اگر برش نہیں ملتا اپنے دوپٹے سے صاف کر دیتی ہے وہ اپنے بیٹے کے دل کی ظلمت کو کیسے پسند کر سکتی ہے مگر اسے پتہ نہیں ہوتا کہ اس نے تربیت کیسے کرنی ہے اس لئے اس بات کا بھی خاص خیال رکھئے۔

بچوں کے دل میں دشمنی کا بیج مت بویئے

ایک اور بہت اہم چیز ہے کہ بچوں کی عمر ایسی ہوتی ہے کہ انہوں نے گرد و پیش کو دیکھ کر اس سے سیکھنا ہوتا ہے Education ہوتی ہے بچے کی

learningCases ہوتا ہے اس لئے آپ دیکھیں گی کہ بچہ جب بھی کسی چیز کو ہاتھ میں پکڑتا ہے تھوڑی دیر ہاتھ میں لیتا ہے کس لیے ہاتھ میں لے کر وہ دیکھتا ہے۔ یہ چیز سخت ہے یا یہ چیز نرم ہے جب ہاتھ لگا کے اسکو پتہ چل گیا یہ نرم ہے یا سخت ہے اسکے بعد وہ بچہ اس چیز کو منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اسکی وجہ کیا ہوتی ہے وہ اسکا ذائقہ چکھنے کی کوشش کرتا ہے تو اس نرم یا سخت کو دیکھ کر اور ذائقہ کو دیکھ کر وہ ہر چیز کو پہچاننا چاہتا ہے کہ یہ چیز کیسی ہے یہ اللہ نے فطری طور پر بچے کے اندر Learning procedier رکھ دیا ہے اس لئے بچہ شیشے کی چیز اٹھاتا ہے پہلے اسے ہاتھ لگاتا ہے پھر اسے منہ میں لے جاتا ہے جب منہ میں لے جا کر اسکے ذائقہ کا اسکو پتہ چل گیا پھینکے گا جس سے یہ چیز ٹوٹ جائے گی اسکا Learning corve ہے۔ آپ ذہن میں رکھیں جب بھی کوئی چیز بچے کی reach میں ہوگی بچہ پہلے ہاتھ لگائے گا پھر اسکو منہ میں ڈالے گا۔ پھر اسے زمین پہ پھینک کے دیکھے گا اب شیشے کی ٹوٹنے والی چیزوں کو بچانا یہ ماں کی ذمہ داری ہے۔ بچے نے توڑ دیا تو اسکی پٹائی نہ کریں یہ بچے کا فطری عمل تھا جو بچے نے کیا قصور ماں کا تھا اور مار بچے کو پڑ رہی ہوتی ہے۔ یہ تو شیشے کی چیزوں کو توڑ دیتا ہے بچے نے تو توڑنی ہے بچے کو کیا پتہ یہ ٹوٹ گئی یا نہیں ٹوٹی۔ اس نے تو یہ دیکھا کہ اسکی آواز کیسے آتی ہے۔ چھناکے کی آواز آئی بچہ خوش ہو گیا اس میں سے ایسی آواز آتی ہے اسکا تو ذہن اتنا ہی کام کر رہا ہوتا ہے۔

بچوں کے سوالات کا جواب دینے سے مت گھبرایئے

جب بچے ذرا اور بڑے ہوتے ہیں وہ چیزوں کو نہیں توڑتے پھر وہ ماں باپ سے سوال پوچھنا شروع کر دیتے ہیں کئی بچے تھوڑے سوال پوچھتے ہیں کئی بچے زیادہ سوال پوچھتے ہیں۔ جو بچے زیادہ سوال پوچھیں اسکا مطلب ہوتا ہے کہ زیادہ ذہین بچے ہوتے ہیں سوال کا جواب دینے سے مت گھبرایا کریں بچے کو satisfy کرنے کی

کوشش کریں کئی مرتبہ بچہ satisfy نہیں ہوتا ماں کے جواب سے کوئی counter question کر دیتا ہے۔ماں دھمکا دیتی ہے کیا ہر وقت تم سوال پوچھتے رہتے ہو۔چپ کرو خبردار جو بولے اگر آپ نے دھمکا کر چپ کروا دیا تو بچہ چپ تو ہو جائے گا مگر اسکے ذہن سے سوال تو نہیں نکلے گا۔وہ تنہائی میں بیٹھ کر سوچتا رہے گا آپ نے شیطان کو موقع دے دیا وہ اسی سوال کو بہانہ بنائے گا کہے گا میری امی کو کچھ پتہ نہیں۔میری امی کو نہ دین کا پتہ ہے نہ دنیا کا پتہ ہے وہ ماں کے خلاف بیٹھ کر سوچے گا۔آپ نے ڈانٹ پلائی اسکا اثر بچے کے دل پر ہوا وہ تنہائی میں جا کر ماں کے خلاف سوچنا شروع کر دے گا۔اور اگر باپ نے ایسا کیا اور باپوں کی تو عادت ہی ایسی ہوتی ہے ایک آدھ بات کا جواب دیتے ہیں اور اگر دوسری بات کر دی تو کہتا ہے بڑا فلاسفر بنتا ہے چل دفع ہو جا۔اگر ایسی بات کر دی تو اس نے بچے کے دل میں اپنی دشمنی کا بیج بو دیا۔ماں باپ کو چاہیے ایسے بیج نہ بویا کریں۔اگر بیج بوئیں گیں کل انکو کاٹنے پڑیں گے یہ کانٹے دار درخت جب انکے اندر پیدا ہونگے تو کل ماں باپ کے ساتھ انکا رویہ بھی ایسا ہی ہوگا اس لئے چاہیے بچے جتنے مرضی سوال پوچھیں تحمل مزاجی کے ساتھ بچے کو مختصر جواب بتاتی رہیں حتیٰ کہ بچے مطمئن ہو جائیں یہ بچے کا Learning corve ہے فطرت نے اسکے اندر ایسی طلب رکھ دی ہوتی ہے کہ وہ ہر چیز کے بارے میں پوچھتا ہے اس لئے اسکو ایک فطرت کا عمل سمجھتے ہوئے بچے کو باتوں کا آرام سے جواب دیں اور اگر کوئی بات آپ محسوس کریں بچہ مطمئن نہیں ہوا اپنے میاں سے discuss کریں صحیح جواب نہ ملے تو کسی بڑی عمر کی عورت سے یا مرد سے disscuss کریں شیخ سے discuss کریں کسی عالم سے اسکا جواب پوچھوائیں اور جب اسکا صحیح جواب مل جائے پھر اپنے بچے کو بیٹھ کر بتائیں۔ بیٹے آپ نے مجھ سے سوال پوچھا تھا اس وقت تو میں اسکا جواب دے نہ سکی اسکا اصل میں یہ جواب ہے۔جب آپ بچے کو مطمئن کر دیں گی تو بچہ سمجھے گا کہ جو میری امی کہتی

ہے بس مجھے اس بات کو مان لینا ہے۔اس طرح بچے اپنے ماں باپ کے فرمابردار ہوجاتے ہیں۔انکے ذہن میں بات بیٹھتی ہے ماں جو کہتی ہے وہ سوچی سمجھی بات ہوتی ہے اور میرا کام تو اس پر عمل کرنا ہوتا ہے کئی مرتبہ ایسے بھی ہوتا ہے کہ کچھ بچے قدرتی طور پر کند ذہن ہوتے ہیں کند ذہن سے کیا مراد کچھ تو ہوتے ہی retorted ذہن کے ہیں اور کچھ بچے ایسے ہوتے ہیں جن کی ذہنی صلاحیتیں کھلنے میں دیر لگتی ہے شروع میں انکے اوپر غبو بیت ہوتی ہے وہ غبی سے ہوتے ہیں بچے کو سمجھایا جائے وہ سمجھتے نہیں۔بس لاابالی سی عمر کھیلنے کی' بچہ اگر کند ذہنی کا اظہار کرے تو اس سے گھبرائیں نہیں کوئی بات نہیں تھوڑا سا بڑا ہو کر بچے کی ذہنی صلاحیتیں کھل سکتی ہیں۔

آئن سٹائن سائنسدان کیسے بنا

چنانچہ سائنس کی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ آئن سٹائن جو دنیا کا اتنا بڑا سائنسدان بنا جب یہ چھوٹا بچہ تھا سکول جاتا تھا اسکو گنتی بھی پوری نہیں آتی تھی حتیٰ کہ جب یہ کنڈیکٹر کو پیسے دیتا اور وہ اسے واپس دیتا تو یہ اکثر اسے کہتا تم نے مجھے پورے پیسے واپس نہیں کیے اور جب وہ اسے حساب سمجھاتا تو پیسے پورے ہوتے کئی دفعہ ایسا ہوا اک مرتبہ بس کے کنڈیکٹر نے اسے کہ دیا تو بھی کیسے زندگی گزارے گا تجھے تو حساب بھی نہیں آتا۔بس اسکے دل میں یہ بات بیٹھ گئی میں نے حساب پڑھنا ہے چنانچہ اس نے حساب پر محنت کرنا شروع کر دی۔Physice پر محنت کرنی شروع کر دی اور Theory of realitivity کا تصور پیش کیا اور آج سائنس کی دنیا میں لوگ ایسا اسکا احترام کرتے ہیں جیسے دین کی دنیا میں پیغمبروںؑ کا احترام کیا جاتا ہے۔ اگرچہ مثال ایک کافر بچے کی ہے مگر سوچنے میں ہمارے لے ایک اچھی مثال ہے کہ بچے شروع میں کئی دفعہ کند ذہن ہوتے ہیں مگر یہ مطلب نہیں کہ یہ ساری زندگی کند ذہن رہیں گے اور اگر بچے کو آپ سمجھتی ہیں کہ retorted ذہن ہے تو شروع سے

ہی special education کا انتظام کر لیں یاد رکھیں special education کے ذریعے بچوں کو اچھی تعلیم دی جاسکتی ہے۔ہم نے دنیا میں دیکھا لوگ اپنے نابینا بچوں کو ایسی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ اخبار پڑھ لیتے ہیں لوگ اپنے نابینا بچوں کو بہت بڑے بڑے عالم اور حافظ اور قاری بنا لیتے ہیں۔اپنے بچوں کی تعلیم ہر حال میں دیجئے۔ خدانخواستہ Handicapped ہے تو بچے کو ignore نہ کریں آپ کے اوپر فرض ہے اس بچے کو علم سکھائیں اگر اسکو علم آگیا تو اب اسکے لئے زندگی کی آسانیاں ہوجائیں گی۔ ہم نے بڑے Handicappe قسم کے لوگوں کو دیکھا بڑے بڑے Business man ہوتے ہیں wheel chair پر بیٹھے ہوتے ہیں مگر انکے سامنے لاکھوں کروڑوں کے فیصلے ہورہے ہوتے ہیں اور وہ نوجوان جن کی تعلیم انکے پاس ہے۔ Handicapped ہونے کے باوجود وہ اتنے بہترین تاجر بنتے ہیں۔اتنے بہترین انسان بنتے ہیں۔اتنے بہترین عالم بن جاتے ہیں تو اس لئے بچہ کسی حالت میں ہو بچے سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے البتہ محنت ذرا زیادہ کرنی پڑتی ہے مگر تربیت نام اسی کا ہے کہ ماں تربیت اچھی کرے ماں نے بچے کی تربیت اچھی کردی اسکے بدلے اسکو جنت ملے گی نبی ﷺ کا قرب نصیب ہوگا تو اس لئے اسکو ایک ذمہ داری سمجھ کر پورا کیجئے نبی ﷺ بھی بچوں کو سمجھایا کرتے تھے۔

بچوں کو برے دوستوں سے بچایئے

ایک بات اور ذہن میں رکھیئے کہ بچوں کو برے دوستوں سے بچانے کا اہتمام کریں یاد رکھنا بچے اپنے دوستوں سے اتنی گندی باتیں سیکھتے ہیں۔کہ جو باتیں ماں باپ تصور بھی نہیں کرسکتے اس لئے ماں باپ دونوں کو چاہیئے کہ بچے کے دوستوں پر نظر رکھیں۔ class room میں کن کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہے اسکا بھی ذرا Teacher سے پتہ کرتے رہیں۔اور ٹیچر کو کہیں کہ بچے پر وہ بھی نظر رکھے۔ بچے

کے دوست اگر اچھے ہونگے تو بچے کی بیڑی کنارے لگ جائے گی کشتی کنارے لگ جائے گی اور اگر دوست برے ہوئے تو بچے کی کشتی کو ڈبو کے رکھ دیں گے دوست ہی بناتے ہیں دوست ہی بگاڑتے ہیں۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ المرء علی دین خلیلہ انسان تو اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس بات کا خاص خیال رکھنا بچے ذرا بڑے ہوئے بیٹی بڑی ہوگئی اب سوچیں کہ کن لڑکیوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھتی ہے وہ نمازی ہیں یا نہیں۔ نیک گھروں کی ہیں یا نہیں پردہ کا خیال رکھنے والی ہیں کہ نہیں، کبیرہ گناہوں کی مرتکب ہونے والی ہیں تو کل کو آپ کی بیٹی بھی انہی جیسی بن جائے گی۔ اس لئے ان پر خاص نگاہ رکھنا یہ ماں باپ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اولاد کو برے دوستوں سے بچائیے اس لئے پہلے وقت میں مشائخ اپنے بچوں کو نصیحتیں کرتے تھے کہ کس کو دوست بنانا چاہیے اور کس کو دوست نہیں بنانا چاہیے۔

امام جعفر صادق رحمہ اللہ کا فرمان

امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں میرے والد امام باقرؒ نے پانچ نصیحتیں کیں کہ بیٹا پانچ لوگوں سے دوستی نہ کرنا بلکہ اگر کہیں راستے میں چل رہے ہوں تو انکے ساتھ مل کر بھی نہ چلنا وہ اتنے خطرناک ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا کون ابو؟ تو انہوں نے فرمایا ایک جھوٹے سے دوستی نہ کرنا میں نے پوچھا کیوں؟ وہ فرمانے لگے اس لئے کہ وہ دور کو قریب دکھائے گا اور قریب کو دور دکھائے گا اور تمہیں دھوکے میں رکھے گا۔ میں نے کہا اچھا دوسرا کونسا، فرمانے لگے تم کسی بخیل سے دوستی نہ کرنا کنجوس مکھی چوس سے دوستی نہ کرنا۔ miser سے دوستی نہ کرنا میں نے کہا کیوں؟ فرمانے لگے وہ تمہیں اس وقت چھوڑ دے گا جب تمہیں اسکی بہت زیادہ ضرورت ہوگی وہ دھوکہ دے جائے گا۔ اس لئے اس سے بھی دوستی نہ کرنا میں نے پوچھا تیسرا کونسا؟ فرمانے لگے فاجر فاسق سے یعنی جو اللہ کے حکموں کے توڑنے والا ہو اس سے بھی دوستی نہ کرنا میں نے پوچھا کس

لئے فرمایا اس لئے وہ تمہیں ایک روٹی کے بدلے بیچ ڈالے گا بلکہ ایک روٹی سے کم کے بدلے میں بیچ دے گا میں نے پوچھا ابو ایک روٹی کے بدلے میں بیچنے کی بات تو سمجھ میں آتی ہے ایک روٹی سے کم میں کیسے بیچے گا؟ فرمایا بیٹے وہ ایک روٹی کی امید پہ تمہارا سودا کر دے گا او تمہیں بھاؤ کا پتہ بھی نہیں چلنے دے گا یعنی فاسق بندے کا کیا اعتبار ہے جو خدا کے ساتھ وفادار نہیں وہ بندوں کا وفادار کیسے ہوسکتا ہے۔ ایک یہ بات فرمائی بیوقوف سے دوستی نہ کرنا میں نے پوچھا کس لئے؟ فرمایا اس لئے وہ تمہیں نفع پہنچانا چاہئے گا اور تمہیں نقصان پہنچا دے گا۔ فرماتے ہیں میں نے پوچھا پانچواں کونسا؟ فرمایا قطع رحمی رشتے ناطے توڑنے والا بے وفا انسان کے ساتھ دوستی نہ کرنا کہ بے وفا بالآ خر بے وفا ہوتا ہے تو پہلے وقت میں والدین اپنے بچوں کو نصیحتیں کیا کرتے تھے۔

بچوں کو مارنا کوئی حل نہیں

بچوں کو دھمکا کر آپ بے شک ڈانٹ لیجئے ایسے آپ چہرہ بنا لیجئے کہ آپ جیسے بڑے غصے میں ہوں' لیکن بچوں کو مارنے سے گریز کریں مارنا کوئی حل نہیں ہوتا بلکہ میری تو یہ Theory ہے کہ جو انسان بچے کو مارتا ہے وہ تسلیم کر لیتا ہے کہ میں بچے کو سمجھانے میں شکست کھا گیا۔ میں بچے کو سمجھانے میں ناکام ہو گیا۔ گویا مارنا اس بات کو تسلیم کرنا ہے کہ میں بچے کو سمجھانے میں ناکام ہو گیا جب کوئی بچے کو سمجھانے میں ناکام ہو جاتا ہے اب وہ بچے پہ ہاتھ اٹھاتا ہے ہاتھ اٹھانے سے بچے نہیں سمجھا کرتے اس لیے بچوں کو مارنے کی بجائے سمجھانے اور ڈانٹنے کی حد تک رہیں۔ ہاں اگر کبھی کوئی اصولی غلطی کر لے اصولی بدتمیزی کر دے کوئی بڑا کبیرہ معاملہ کر لے اب اس کے لئے سزا ضروری ہوتی ہے۔ تاہم حتیٰ الوسع سمجھانے سے کوشش کیجئے۔

بچوں کی لائبریری

آپ اپنے گھر کے اندر بچوں کی کتابوں کی لائبریری ضرور بنائیں تا کہ

بچوں کو پڑھنے کیلئے کتابیں مل جائیں ہم نے دیکھا بچے لغو کھیلوں میں لگنے کی بجائے کتابیں پڑھتے ہیں جو بچوں کی ہوں۔ کہانیوں کی ہوں۔ اچھے نتیجے والی ہوں اور بچے انکو پڑھتے ہیں اور خوش رہتے ہیں۔

بچوں کا نظام الاوقات

والدین بچوں کا نظام الاوقات بنادیں کہ اس وقت سونا ہے اس وقت نہانا ہے اس وقت کھانا کھانا ہے۔ اس وقت پڑھنا ہے اور اس وقت کھیلنا ہے اس وقت اسکو زبردستی کھیلنے پہ بھیجیں۔ بچوں کو ہم نے لولا لنگڑا نہیں بنانا ہوتا بچوں کو handicapped نہیں بنانا ہوتا کھیلنے کے وقت بچہ کھیلے پڑھنے کے وقت بچہ پڑھے کھانے کے وقت کھائے اور سونے کے وقت سوئے۔ اس لئے بچے کی اچھی تربیت یہی ہے اچھی صحت بھی ہو اس لئے جب صحت اچھی ہوگی تو پھر دماغ بھی اچھا ہوگا ایک اچھا دماغ ہمیشہ ایک اچھے بدن میں ہوا کرتا ہے۔ تو یہ ماں کی تربیت ہے جس کے اثرات بچوں پر ہوتے ہیں۔

رشتوں کیلئے معیار انتخاب

جب بچے بڑے ہو جائیں اور جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں شادی کا وقت ہونے لگے تو اب بچوں کے لئے آپ رشتے ڈھونڈیں۔ ایک نقطے کی بات یاد رکھ لینا کہ بچے کی پسند کا بھی خیال رکھیں مگر main چیز یہ رکھیں کہ بیٹے کیلئے کوئی لڑکی ڈھونڈنی ہے وہ لڑکی ڈھونڈیں جس کے دل میں خوف خدا ہو اور بیٹی کیلئے داماد ہے تو وہ ڈھونڈیں جس کے دل میں خوف خدا ہو یہ خوف خدا کا لفظ یاد رکھنا یہ خوف خدا ایسی چیز ہے اگر یہ بہو کے دل میں ہوگی تو یہ آپ کے بیٹے کو بھی ساری زندگی خوش رکھے گی۔ آپ کی بھی خدمت کرے گی اگر آپ کے داماد میں خوف خدا ہوگا وہ آپ کی بیٹی کو بھی خوش رکھے گا آپ کے بھی حقوق پورے کرے گا۔ جب دل میں خوف خدا نہیں ہوتا تو پھر جھگڑوں

کی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔اس لئے جہاں آپ باقی تمام چیزیں دیکھیں ایک نقطے کی بات اس عاجز نے آپ کو بیان کر دی وہ یہ ہے کہ جب بھی کوئی رشتہ دیکھیں۔ یہ ضرور دیکھیں اس کے دل میں خوف خدا ہے یا نہیں خوف خدا اگر ہوگا وہ آپ کی زندگی میں آپ کے گھر میں ایک اچھے فرد کا اضافہ ہو جائے گا' سارے غم غلط ہو جائیں گے اور وہ خود بخود سب کے حقوق کا خیال رکھنے والا ہوگا' اس خوف خدا کو عربی زبان کے اندر تقویٰ کہتے ہیں تقویٰ اتنا اہم ہے قرآن مجید میں چند آیتوں کے بعد تقویٰ تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا۔ خاص طور پر سورہ النساء کو پڑھ کر دیکھ لیجئے ہر چند آیتوں کے بعد واتقوا اللہ' واتقوا اللہ' واتقوا اللہ' یہ بار بار جو واتقوا اللہ کہا گیا اللہ تعالیٰ جانتے تھے۔تقویٰ کے بغیر میاں بیوی کے معاملات میں توازن نہیں رکھا جا سکتا۔افراط وتفریط کا خطرہ ہے اس لئے بار بار تقویٰ' تقویٰ' تقویٰ کی تلقین کی گئی۔ آپ کو بھی ایک لفظ یاد رکھنا چاہیئے جس کو خوف خدا کہتے ہیں۔ جب بچوں کیلئے کوئی رشتے ڈھونڈنے ہوں جہاں باقی باتیں دیکھیں ایک خاص چیز پر نظر رکھیں کہ اسکے دل میں خوف خدا ہو اگر خوف خدا ہوا تو پھر وہ آپ کے گھر کا ایک اچھا فرد بن کر رہے گا۔ اگر لڑکی ہے تو اچھی فرد بن کر رہے گی اور آپ کی زندگی میں خوشیاں آئیں گی۔صحابہ کرامؓ اسی معیار کو سامنے رکھتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی بہو کے انتخاب کیلئے معیار

مشہور واقعہ ہے حضرت عمرؓ رات کو جا رہے تھے۔ پہرا دیتے ہوئے جب صبح کی اذانوں کا وقت ہوا ایک گھر میں سے آوازیں آرہی تھیں آپؓ نے قریب ہو کر سنا تو ایک بڑھیا اپنی جوان بیٹی سے بات کر رہی تھی کہ بیٹی کیا بکری نے دودھ دے دیا اس نے کہا ہاں امی دے دیا۔ پوچھا کہ یہ بکری نے کتنا دودھ دیا۔اس نے کہا کہ تھوڑا دیا۔ بڑھیا کہنے لگی دودھ لینے والے آئیں گے اگر تھوڑا دودھ ملا تو وہ نہیں لیں گے اس لئے کچھ پانی ڈال دو۔ یہ دودھ پورا نظر آئے گا۔ بیٹی نے کہا امی میں ایسا ہرگز نہیں کروں

گی بڑھیا نے کہا کونسا امیر المومنین حضرت عمرؓ تمہیں دیکھ رہا ہے تو پانی ڈال دے بیٹی نے آگے سے جواب دیا امی اگر عمرؓ بن خطاب نہیں دیکھ رہے تو عمرؓ بن خطاب کا پروردگار تو دیکھ رہا ہے۔ میں تو پانی نہیں ڈالوں گی حضرت عمرؓ نے یہ بات سنی گھر آ گئے جب دن کا وقت ہوا۔ آپؓ نے اس بڑھیا کو بلوایا اس لڑکی کو بلوایا۔ جب آپؓ نے ان سے بات پوچھی تو پتہ چلا یہ آپس میں یوں باتیں کر رہیں تھیں۔ پتہ چلا وہ لڑکی ابھی کنواری تھی۔ شادی نہیں ہوئی تھی۔ حضرت عمرؓ نے اس بڑھیا سے کہا میں اپنے بیٹے کیلئے اس لڑکی کا رشتہ مانگتا ہوں' چنانچہ آپؓ نے اپنے بیٹے کے ساتھ اس لڑکی کا رشتہ کر دیا دیکھئے عمرؓ بن خطاب اپنے بیٹے کیلئے ایسی لڑکی کا رشتہ پسند کرتے ہیں۔ یہ وہ لڑکی تھی جس کو اللہ نے ایک بیٹی عطا کی اور وہ بیٹی تھی جس کے پیٹ سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ پیدا ہوئے تو یہ لڑکی جس میں خوف خدا تھا یہ عمر بن عبدالعزیزؒ کی نانی بنیں تو جب دل میں خوف خدا ہوتا ہے تو اللہ ان کی آنے والی نسلوں سے اولیاء اللہ کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اس لئے چاہئے کہ بچے کی تربیت کے بارے میں اللہ رب العزت سے بھی دعائیں مانگیں اور انکی تربیت کا خاص خیال رکھیں نمونہ بن کر دکھائیں'

بچے کی تربیت کا رقت آمیز واقعہ

ایک بچہ سکول میں پڑھتا تھا اور یہ سچا واقعہ ہے اس کو اسلامیات کے ٹیچر نے نظم سکھائی وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی برلانے والا وہ بچہ جب بھی پڑھتا وہ پڑھتا۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے
مرادیں غریبوں کی برلانے والے

استاد نے کئی مرتبہ کہا کہ شاعر نے والا لکھا ہے مگر وہ اسی طرح پڑھتا۔ استاد نے کہا اچھا اب وہ اس غلطی کو ٹھیک کرلے گا۔ لیکن بچے نے جب Annual

funcation کے اوپر وہ نعت سنائی تو بچے نے پھر والے پڑھا۔ڈپٹی کمشنر آیا ہوا تھا اس نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ آج کل استاد بچوں کا خیال نہیں کرتے یہ دیکھو اسلامیات کے ٹیچر نے بچے کو نعت یا نظم پڑھائی اور بچے نے والا نہیں والے کہا۔استاد کو پتہ نہیں شاعر نے کیا لکھا لڑکا کیا پڑھ رہا ہے۔چنانچہ استاد کی بے عزتی ہوئی پورے مجمع کے اندر اسکی سبکی ہوئی حالانکہ اس نے تو نشاندھی کر دی تھی۔اس نے کہا اس بچے نے میری بات نہیں مانی اور مجھے سب کے سامنے رسوا کر دیا۔چنانچہ سال مکمل ہوا اگلے سال کی کلاسوں میں بچے چلے گئے۔عجیب اللہ کی شان دیکھئے اس بچے کی کلاس کے ابتدائی دن تھے۔انکا ایک دن Mathematic کا ٹیچر نہیں آیا تھا ایک پیریڈ recess سے پہلے تھا Half time سے پہلے تھا۔ایک پیریڈ Half Time کے بعد تھا۔چنانچہ ہیڈ ماسٹر نے دیکھا staff room میں اسلامک اسٹڈیز کے ٹیچر فارغ ہیں۔انکا پیریڈ خالی تھا انہوں نے اس کو کہا آپ فلاں کلاس میں چلے جائیں۔آج انکے ٹیچر نہیں آئے۔آج تو ابھی ایڈمشن کا پہلا دن ہے انکے پاس کتابیں بھی نہیں ہیں۔آپ ان سے پیار محبت کی باتیں کرتے رہیں۔بچوں کا وقت گزر جائے گا یہ شور نہیں کریں گے۔چنانچہ اسلامیات کے ٹیچر آ گئے وہ کہنے لگے کہ بھئی میں کچھ باتیں آپ کو سناؤں گا۔ پھر آپ سے چھوٹے چھوٹے question پوچھوں گا۔آپ جواب دے دینا ہمارا وقت اچھا گزر جائے گا۔ لڑکے آمادہ ہو گئے پہلے استاد نے کافی باتیں سنائیں۔جب تھک گئے انہوں نے چھوٹے چھوٹے سوالات شروع کر دیے کسی سے کچھ پوچھا کسی سے کچھ پوچھا جب اس لڑکے کی باری آئی استاد نے پوچھا یہ بتاؤ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کا نام کیا ہے یہ لڑکا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔اسکا نام احمد تھا اس نے کوئی جواب نہ دیا استاد نے پوچھا کہ بتاؤ نام کیا ہے پیغمبر علیہ السلام کا یہ پھر چپ رہا۔استاد نے دل میں سوچا اس نے پہلے بھی میری Public Insult کروادی تھی اب پھر پوری کلاس کے اندر میں پوچھ رہا

ہوں جواب نہیں دیتا مجھے لگتا ہے یہ لڑکا بڑی ضدی قسم کا لڑکا ہے۔ چنانچہ استاد نے ڈنڈا ہاتھ میں لیا قریب آ گیا کہنے لگا تمہیں ہمارے پیغمبر ﷺ کا نام آتا ہے لڑکے نے سر ہلا کر کہا جی ہاں۔ پوچھا پھر بتاتے کیوں نہیں لڑکا چپ ہو گیا۔ استاد نے کہا میں تمہاری پٹائی کرونگا تم نام کیوں نہیں بتاتے لڑکا خاموش ہے۔ ساری کلاس کے لڑکے حیران ہیں یہ تو اتنا نیک اور دینی علم رکھنے ولا ہے یہ کیوں نہیں بتا رہا۔ استاد کو غصہ آیا بار بار پوچھنے پر بھی بچے نے نہ بتایا استاد نے اس کے دو چار ڈنڈے لگائے تھپڑ لگائے بچے کو کبھی مار نہیں پڑی تھی پہلی مرتبہ کلاس میں پٹائی ہوئی تو بچہ رونے لگ گیا۔ آنسو آنے لگے ابھی مار پڑ رہی تھی اتنے میں Half time کی گھنٹی بج گئی چنانچہ استاد کہنے لگے اچھا میں اگلے پیریڈ میں آ رہا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے نام نہیں بتاتے۔ میں تمہاری ضد کو توڑ کر دکھاؤں گا۔ استاد تو غصے میں یہ کہہ کر چلے گئے بچے بھی اٹھ گئے لیکن کچھ بچے ایسے تھے جو اسکے دوست تھے وہ اسکے قریب بیٹھ گئے۔ اور وہ غمزدہ نظر آ رہے تھے اس بچے کو تو کبھی مار نہیں پڑی تھی۔ یہ کلاس میں first آنے والا بچہ تھا۔ آج مار پڑی بچہ بلک بلک کر رو رہا تھا۔ تھپڑ لگے تھے۔ ڈنڈے لگے تھے۔ آنسو پونچھ رہا تھا۔ مگر کسی سے کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد یہ احمد اٹھا اور باہر گیا Wash basin کے اندر جا کر اپنے چہرے کو دھویا اب Fresh up ہو گیا اور آ کر کلاس کے اندر بیٹھ گیا half time کے بعد یہ Fresh up اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ساری کلاس بیٹھ گئی جب دوبارہ پیریڈ لگا استاد دوبارہ آئے اپنا ڈنڈا لہراتے ہوئے انہوں نے کہا احمد کھڑے ہو جاؤ۔ احمد کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے پوچھا بتاؤ ہمارے پیغمبر کا نام کیا ہے۔ احمد نے کہا حضرت محمد ﷺ۔ استاد خوش ہو گئے۔ کہنے لگے تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ لڑکا پھر خاموش ہے۔ پھر پوچھا کہ بتاؤ پہلے کیوں نہیں بتا رہے تھے۔ لڑکا پھر خاموش ہے۔ اب استاد سمجھ گئے اسکے اندر کوئی راز ہے۔ استاد قریب آئے اور قریب آ کر انہوں نے بچے کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا۔ اسکو اپنے

سینے سے لگایا رخسار کا بوسہ لیا تم میرے شاگرد ہو میرے بیٹے کی مانند ہو۔ میں نے تمہیں کہا تھا۔ وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا پڑھنا تم نے وہاں بھی والے پڑھا تھا۔ اور اب بھی تم نے نام نہیں بتایا آخر وجہ کیا ہے۔ جب بچے کو پیار ملا استاد نے پیار سے بوسہ لیا۔ بچے نے پھر بلک بلک کر رونا شروع کر دیا۔ استاد نے تسلی دی اسکو پیار دیا۔ بیٹے رو نہیں بتاؤ وجہ کیا ہے؟ جب بچے کی ذرا طبیعت ٹھیک ہوئی وہ کہنے لگا کہ اصل بات یہ ہے میرے ابو دنیا سے فوت ہو گئے۔ انکو نبی ﷺ سے بہت محبت تھی۔ وہ مجھے نصیحت کیا کرتے تھے کہ بیٹا تم کبھی بھی حضور ﷺ کا نام بے ادبی سے نہیں لینا۔ اس لئے والا کی بجائے میں نے والے کہا۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والے
مرادیں غریبوں کی برلانے والے

اور استاد نے پوچھا نام کیوں نہیں بتایا کہنے لگے میرے ابو مجھے کہا کرتے تھے۔ بیٹا نبی ﷺ کا نام کبھی بھی بے وضو نہیں لینا۔ میرا اس وقت وضو نہیں تھا۔ آپ کی مار میں نے کھالی۔ آپ میری ہڈیاں بھی توڑ دیتے۔ میں مار تو کھا لیتا لیکن نبی ﷺ کا نام بے وضو نہ لیتا۔ اب میں Half time کے اندر وضو کر کے آیا ہوں آپ نے پوچھا میں نے اپنے محبوب ﷺ کا نام بتا دیا۔

سوچئے تو سی ایک معصوم بچہ اپنے باپ کی بات کی اتنی لاج رکھتا ہے۔ باپ فوت ہو گیا بیٹا سزائیں برداشت کر رہا ہے۔ تھپڑ کھا رہا ہے۔ ڈنڈے کھا رہا ہے مگر نبی ﷺ کا نام بے وضو لینے پہ آمادہ نہیں ہوتا۔ یہ تو ماں باپ کی تربیت ہوتی ہے۔ اچھی تربیت کریں گے تو بچے بچپن سے ولی بن جائیں گے اور اگر اچھی تربیت نہ کریں گے تو بڑے ہو کر ہر دل کی پریشانی بن جائیں گے۔ آج کتنے ماں باپ ہیں جو اولادوں کی اچھی تربیت نہ کرنے کی وجہ سے آج چھپ چھپ کر تنہائیوں میں روتے ہیں کسی کو بتا بھی نہیں سکتے۔ کسی کے سامنے دل بھی نہیں کھول سکتے وہ جانتے ہیں انکو کتنا دکھ پہنچ رہا

ہوتا ہے۔ اللہ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو نیک بنا دے۔ اور آنے والی نسلوں کو ہدایت نصیب فرمادے۔ ہمارے بچوں کی اچھی تربیت فرمادے۔ جو کوشش ہمارے بس میں ہے۔ ہم وہ کوشش کریں اور پھر ان بچوں کیلئے دعا مانگیں۔ پنجابی کے اشعار ہیں ممکن ہے آپ سمجھ تو نہ سکیں مگر اس موقع پر پڑھنے کو جی چاہ رہا ہے۔ پڑھنے والے نے کہا۔

مالی دا کم پانی دینا
تے بھر بھر مشکاں پاوے
تے مالک دا کم پھل پھُل لانا
لاوے یا نہ لاوے

کہ مالی کا کام تو یہ ہوتا ہے کہ وہ مشکیں پانی کی بھر بھر کر پودے یا درختوں میں ڈال رہا ہوتا ہے اور درخت پہ پھل لگانا یا نہ لگانا یہ تو مالک کی مرضی ہوتی ہے۔ تو یہ چھوٹا سا بچہ پودے کی مانند ہے۔ تربیت کا پانی اور بھر بھر کر مشکیں ڈالیے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے اللہ میں نے دوڑ دوڑ کر مشکیں بھریں پودے کو پانی دیا مگر مولا پھل لگانا تو تیرے اختیار میں ہے۔ لاوے یا نہ لاوے اللہ اسکو پھل لگا دینا۔ اخلاق کے پھل لگا دینا۔ اچھی عادات کے پھل لگا دینا تا کہ میرے بچے معاشرے کے اندر نیک انسان بن کر زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اولادوں کی اچھی تربیت فرمادے۔

آمین یا رب العالمین

اللہ اکبر...... اللہ اکبر...... اللہ اکبر

اسلام اور عورت

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا

حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام میں عورت کا مقام

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن فلنحیینہ حیوتہ طیبہ ولنجزینھم اجرھم باحسن ماکانو یعملون وقال اللہ تعالی فی مقام اٰخر ومن ایتہ عن خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیھا وجعل بینکم مودتہ ورحمہ ان فی ذلک لآیات لقوم یتفکرون . وقال اللہ تعالےٰ فی مقام آخر ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف. سبحان ربک رب العزتہ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمدللہ رب العلمین. اللھم صل علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا ومولانا محمد وبارک وسلم.

جو آیات کریم آیات مبارکہ قرآن پاک میں سے تلاوت کی گئی ہیں' ان کا مضمون عورتوں سے متعلق یا ازدواجی زندگی سے متعلق ہے۔ آج چونکہ مستورات ہی سے خطاب ہے تو مستورات ہی سے متعلقہ چند باتیں عرض کرنا مقصود ہے۔

اسلام سے قبل عورت کا مقام

دین اسلام وہ دین ہے کہ جس نے عورت کو اس کے کھوئے ہوئے حقوق واپس دلائے۔ تاریخ عالم پر نظر دوڑائی جائے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ اسلام سے

پہلے دنیا کے مختلف معاشروں میں عورت کے حقوق کو پامال کیا جاتا تھا۔عورت کو اس کا جائز مقام بھی نہیں دیا جاتا تھا۔

فرانس میں عورت کے بارے میں تصور

مثال کے طور پر فرانس کے اندر یہ تصور تھا کہ عورت کے اندر آدھی روح ہوتی ہے' پورے انسان کی روح نہیں ہوتی۔اس لئے یہ معاشرہ میں برائی کی وجہ اور بنیاد بنتی ہے۔

چائنا میں عورت کے بارے میں تصور

چائنا کے اندر عورت کے بارے میں تصور تھا کہ عورت کے اندر شیطانی روح ہوتی ہے اس لئے پورے معاشرہ میں فساد کی بنیاد یہی بنتی ہے۔

جاپان میں عورت کے بارے میں تصور

عیسائیت نے رہبانیت کو گھڑ لیا تھا۔ان کے علماء یہ کہتے تھے کہ ازدواجی زندگی بسر کرنا اللہ کی معرفت حاصل کرنے میں رکاوٹ ہے۔چنانچہ ان کی تعلیم تھی کہ مرد رہبر بن کر رہیں اور عورتیں نز Nuns بن کر رہیں۔مجرد زندگی گزاریں گے تو معرفت نصیب ہوگی۔ازدواجی زندگی کو اس راستے کی وہ رکاوٹ سمجھتے تھے۔

ہندوازم میں صنف نازک سے سلوک

ہندوازم میں اگر کسی جوان عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو اس کو بدبخت سمجھا جاتا تھا۔حتی کہ اگر اس کے خاوند کی لاش کو جلایا جاتا تو وہ عورت زندہ اس کے اندر چھلانگ لگا کر مر جایا کرتی تھی' ستی ہو جایا کرتی تھی' اور اگر ایسا نہ کرتی تو اسے معاشرے میں عزت و وقار کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں ہوا کرتی تھی۔

بلاد عرب میں عورت کے حقوق کی پامالی

خود بلاد عرب میں اسلام سے قبل عورت کے حقوق کو اس قدر پامال کیا جا چکا تھا

کہ لوگ اپنے گھر میں بیٹی کا پیدا ہونا برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا معصوم بچیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اس حد تک کہ عورت کے حقوق چھین لئے گئے تھے کہ اگر کوئی آدمی فوت ہو جاتا تھا تو جس طرح اس کی جائیداد اس کے بڑے بیٹے کی وراثت میں آتی تو اس کی بیویاں بھی اس کے بڑے بیٹے کی بیویوں کے طور پر منتقل ہو جاتی تھیں۔ گویا اس کا بڑا بیٹا اپنی ماؤں کو اپنی بیویاں بنا لیتا تھا۔

آمد رسول ﷺ اور نوید مسرت

یہ اس وقت معاشرہ کی حالت تھی جب اللہ کے پیارے محبوب ﷺ دنیا میں تشریف لائے' اور آپؐ نے آ کر واضح کیا کہ اے لوگو! عورت اگر بیٹی ہے تو یہ تمہاری عزت ہے' اگر بہن ہے تو تمہارا ناموس ہے' اگر یہ بیوی ہے تو تمہاری زندگی کی ساتھی ہے' اگر ماں ہے تو تمہارے لئے اس کے قدموں میں جنت ہے' اور یہ بھی فرمایا کہ جس آدمی کی دو بیٹیاں ہوں' وہ ان کی اچھی تربیت کرے' ان کو تعلیم دلوائے حتی کہ ان کا فرض ادا کرے تو یہ جنت میں ایسے ہو گا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں۔ تو گویا بیٹی کے پیدا ہونے پر جنت کا دروازہ کھلنے کی بشارت دی گئی۔

عورت اور ولایت

اور ساتھ یہ بھی بتلا دیا کہ **من عمل صالحاً** جو کوئی بھی نیک عمل کرے **من ذکر او انثی** مرد ہو یا عورت **وھو مومن** اور وہ ایمان والا ہو **فلنحیینہ حیوۃ طیبہ** ہم اس کو ضرور بالضرور پاکیزہ' طیب زندگی عطا فرمائیں گے۔ تو جس طرح مرد نیکی اور عبادت کر کے اللہ رب العزت کے ولی بن سکتے ہیں' عورتیں بھی اس طرح نیکی اور عبادت کے ذریعے ولایت کے انوارات حاصل کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے بھی ولایت کے دروازے کو کھلا رکھا ہے۔ چنانچہ دین اسلام نے عورت کو ایک وقار عطا کیا ہے جو دنیا آج تک عورت کو نہیں دے سکی۔ ایسا وقار کہ اس کو گھر کے اندر

عزت کی نظر سے دیکھا جائے اور معاشرہ کے اندر ایک احترام کی حیثیت دی جائے۔

اسلام دشمن قوموں کا پروپیگنڈہ

آج نیا دور نئی تعلیم۔ اسلام دشمن قوتوں نے ایک ایسا پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے کہ جس کی وجہ سے وہ مسلمان عورتوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام نے ان پر بہت زیادہ پابندیاں لگادی ہیں۔ حالانکہ بات ہرگز ایسی نہیں' بلکہ ہمارے معاشرے کی کئی پڑھی لکھی مستورات' خواتین' بیٹیاں' وہ بھی غلط فہمی کا شکار ہو جاتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ شاید ہمیں ہمارے جائز حقوق نہیں دیئے گئے۔

اسلام میں پردے کا حکم

دیکھئے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جی اسلام نے عورت کو پردے کا حکم دیا ہے جبکہ غیر مسلم معاشرہ میں عورت بے پردہ پھرا کرتی ہے۔ تو اب سوچئے کہ اس کا فائدہ جہاں مردوں کو ہے وہاں عورتوں کو بھی ہے کہ ہمارے ازدواجی زندگی پرسکون ہوتی ہے۔ خوشیوں کی زندگی ہم گزارتے ہیں۔

سویڈن میں بے پردگی کے دو مضر اثرات

دنیا کا ایک ملک جس کا نام سویڈن ہے' برطانیہ کے بالکل قریب' یہ اتنا امیر ملک ہے کہ ہمارے ملکوں میں خسارہ کا بجٹ ہوتا ہے جبکہ اس ملک میں نفع کا بجٹ ہے۔ ہم یہ سوچتے ہیں کہ پیسہ آئے گا کہاں سے اور وہ سوچتے ہیں کہ پیسہ لگائیں کہاں پہ۔ اتنے امیر کہ اگر پورے ملک کے مرد' عورت' بچے' بوڑھے' کام کرنا چھوڑ دیں' فقط کھائیں پئیں عیش و عیاشی کرتے رہیں تو قوم چھ سال تک اپنے پڑے ہوئے خزانے کو کھا سکتی ہے۔ اس قدر امیر ہے کہ اگر کوئی آدمی نوکری نہیں ڈھونڈ پاتا تو وہ صرف حکومت کو اطلاع دے دے تو اس کو گھر بیٹھے ہوئے 20 ہزار روپے ماہانہ مل جایا کرے گا۔

حکومت اس کو مکان لے کر دیتی ہے۔ بیمار ہونے سے لے کر اس کے مرنے تک اس کی بیماری پر لاکھ روپیہ لگے یا کروڑ روپیہ لگے' حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا علاج کروائے۔

ان کے روٹی کپڑے اور مکان کا مسئلہ تو حل ہوگیا۔ باقی رہ گئیں انسان کی خواہشات' وہ اس ملک میں اس حد تک پوری ہوتی ہیں کہ اس کو Sex Free Country کہا جاتا ہے۔ وہ جانوروں کی طرح مرد عورت ایک ساتھ جہاں چاہیں جب چاہیں ملیں ان پر کوئی پابندی نہیں تو اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جن کو روٹی' کپڑے' مکان کی فکر نہیں' جن کی خواہشات مرضی کے مطابق پوری ہوتی ہوں ان کو تو پیچھے کوئی غم نہیں ہونا چاہئے تھا مگر دو باتیں بہت عجیب ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس معاشرے میں طلاق کی شرح 70 فیصد سے زائد ہے۔ گویا 100 میں سے 70 گھروں سے زیادہ گھروں میں طلاق ہو جاتی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ اس معاشرہ میں خود کشی کرنے والوں کا تناسب پوری دنیا سے زیادہ ہے جتنے لوگ وہاں خود کشی کرتے ہیں پوری دنیا میں کسی ملک میں نہیں کرتے۔ اب جب روٹی' کپڑے مکان کا مسئلہ حل ہوگیا تو پیچھے خود کشی کرنے کا کیا مطلب' مقصد یہ کہ دلوں میں سکون نہیں ملتا۔ گھروں میں طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ اس بے حیائی' بے پردگی کی وجہ سے سکون نہیں ملتا۔ مرد بھی بہتر سے بہترین کی تلاش میں اور عورت بھی خوب سے خوب تر کی تلاش میں۔ چنانچہ سکون کی زندگی کسی کو بھی نصیب نہیں ہوتی۔ جس ماحول میں 70 فیصد سے زیادہ عورتوں کو طلاق ہو جائے وہاں کسی کو خوشی ہوگی؟ چنانچہ آج وہ Depression کی زندگی گزارتے ہیں۔

پردہ کی پابندی کے خوشگوار اثرات

شرع شریف نے جو پردہ کی پابندی کا حکم دیا ہے اس کا فائدہ بھی ہمیں ہے گو

ہمارے پاس کھانے کی چیزوں کی کمی' گو ہمارے لباس اور مکان کی کمی مگر اس کے باوجود ہمارے معاشرے میں دیکھیں تو 100 میں (0.7فیصد) Point Seven Percent بھی ایسے لوگ نظر نہیں آتے جو طلاق والے ہوں۔ تو یہ سکھی زندگی ہم کیوں گزار رہے ہیں' یہ خوشیوں بھری میاں بیوی کی زندگی کیوں گزارتے ہیں؟ اس لئے کہ اسلام میں جو بنیادی احکام بتائے گئے ہیں' آج اس گئے گزرے ماحول میں کچھ نہ کچھ اس کی پابندی پھر بھی باقی ہے۔ تو اس کا فائدہ ہمیں خود مل رہا ہے۔

امریکہ میں بے پردہ عورت کی زبوں حالی

عورتیں کہتی ہیں کہ غیر مسلم معاشرہ میں پردہ نہیں تو ان کو آزادی مل گئی۔ میں نے امریکہ میں دیکھا کہ ایک مل میں کہ وہاں پر سامان اٹھا کر ایک جگہ پہنچانا تھا تو میں نے دیکھا کہ بوریوں میں سامان تھا۔ جس طرح قلی بوری کمر پر رکھ کر چلتے ہیں تو میں نے دیکھا کہ وہاں پانچ چار لڑکے تھے وہ بھی بوریوں کو کمر پر رکھ کر لے جا رہے تھے اور دو لڑکیاں تھیں انہوں نے بھی کمر پر اپنی اپنی بوری اٹھائی ہوئی تھی اور وہ بھی چل رہی تھیں۔ تو میں نے اس فیکٹری کے منیجر سے کہا کہ یہ کیا Non Scence ہے کہ آپ نے لڑکیوں کو کام دے دیا۔ وہ کہنے لگا' جی اگر یہ کام نہیں کریں گی تو پھر کھائیں گی کہاں سے! اب آپ سوچئے عورت کو آزادی ملی! کیا' کہ اب وہ بوریاں کمر پر اٹھا کر قلیوں کی طرح مل میں کام کر رہی ہے' یہ آزادی ہوتی ہے؟

دیکھئے' NLC کے بڑے بڑے ٹریلر جو کراچی سے پشاور تک چلتے ہیں۔ اس کے سائز کے بڑے بڑے ٹریلر امریکہ میں لڑکیاں چلاتی ہیں۔ جس طرح ڈرائیور راستے میں کسی جگہ رات ہو گئی تو چائے پی لی' سو گئے منجی بستر کے ساتھ' بالکل یہی چارپائی بستر کے ساتھ ان کا معاملہ ہوتا ہے۔ یہ عورت کو عزت تو نہ ملی بلکہ عورت کو الٹا

مصیبت میں ڈال دیا گیا۔

گھر کی ملکہ..........عورت!!

دین اسلام کی مہربانی دیکھئے کہ اسلام نے عورت پر روزی کا کمانا کبھی بھی فرض نہیں کیا۔ بیٹی ہے تو باپ کا فرض ہے کہ وہ بیٹی کو روٹی کما کر کھلائے۔ اگر بہن ہے تو بھائی کا فرض ہے کہ کما کر لائے اور بہن کی روٹی کا انتظام کرے۔ اگر بیوی ہے تو خاوند کا فرض ہے کہ وہ کما کر لائے اور بیوی کو گھر بیٹھے ہوئے کھانا پہنچائے۔ اگر ماں ہے تو اولاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ کمائے اور اپنی ماں کو لا کر کھلائے۔ گویا عورت کو پوری زندگی شرع شریف نے روزی کمانے کا بوجھ عطا نہیں کیا۔ اس کے سر پر یہ بوجھ نہیں رکھا کہ تم نے کمانا ہے اور پھر کھانا ہے بلکہ اس کے قریبی مردوں کی ذمہ داری لگائی کہ تم نے کمانا ہے اور اس عورت کو گھر میں لا کر دینا ہے۔ یہ گھر کی ملکہ بن کر رہے گی' بچوں کی تربیت کرے گی اور گھر کے اندرونی زندگی کے تمام معاملات کو سنبھالے گی۔ اب بتائیے کہ کس معاشرے نے عورت کو زیادہ آسانی کی زندگی دی؟

اسلام میں عورت کے ساتھ اتنی نرمی کیوں؟

اگر آپ غور کریں تو آپ کو یہ بات بہت واضح نظر آئے گی کہ عورت کے بارے میں اسلام نے بہت ڈھیل دی ہے کئی معاملات میں ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ برتا ہے۔ کس لئے؟ اس لئے کہ مرد کو اللہ تعالیٰ نے طاقت دی' مرد کو اللہ تعالیٰ نے جانفشانی کی قوت عطا کی۔ عورت کو اس کے مقابلہ میں جسمانی اعتبار سے اللہ نے اس کا جسم بنایا۔ مرد کی ذمہ داریاں بھی اس طرح سے ہیں جس طرح اللہ نے اسے سخت جان بنایا۔ لہذا اگر آپ غور کریں تو عورت کے ساتھ بہت نرمی کی گئی۔ جبکہ پروپیگنڈہ یہ کیا جاتا ہے کہ جی دین اسلام میں تو عورت پر پابندیاں بہت ہیں۔ اللہ کے بندے! سوچنے کی بات ہے؟

پاکستان میں ایک عجیب پروپیگنڈہ

ایک پروپیگنڈہ ہمارے ملک میں ہو رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ جی عورت کی دیت آدھی ہوتی ہے اور عورت کی گواہی آدھی ہوتی ہے۔ یہ ایسا سوال ہے کہ کالجوں میں لڑکیاں ایک دوسری سے پوچھتی ہیں' یونیورسٹیوں میں پوچھتی ہیں' سکولوں میں ایک دوسری سے پوچھتی ہیں۔ اگر آپ غور سے سوچیں تو یہ معاملہ بہت آسانی سے سمجھ میں آنے والا ہے۔ میں ان پر تھوڑی سی روشنی ڈال ہی دیتا ہوں' چونکہ یہ مسئلہ سامنے آ گیا ہے۔

دیکھیں' دیت کیا ہوتی ہے؟ میں آپ کو سمجھا دیتا ہوں کہ آدمی کسی کو قتل کرتا ہے ارادے کے ساتھ یا بغیر ارادے کے۔ اگر ارادے سے کرے تو اسے "قتل عمد" کہتے ہیں اور اگر بغیر ارادے سے کوئی آدمی کسی عمل سے قتل ہو جائے تو اسے "قتل خطاء" کہتے ہیں۔ قتل عمد ہو تو اسکا قصاص ادا کرنا پڑتا ہے اور اگر قتل خطا ہو تو پھر اس کی دیت دینی پڑتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر خاوند مر گیا' غلطی سے کسی نے مار دیا تو کسی کی بیوی کو اس کی دیت ملے گی اور بیوی ماری گئی تو خاوند کو اس کی دیت ملے گی۔

دیت کے بارے میں شریعت کا حکم

اب شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر خاوند مرے گا تو بیوی کو پوری دیت ادا کی جائے گی اور اگر بیوی مر گئی تو خاوند کو اس کا آدھا ادا کیا جائے گا۔

دیت کے بارے میں عورتوں کی غلط فہمی

اس صورت میں رونا تو مردوں کو چاہئے تھا کہ دیکھو جی ہمارے ساتھ ناانصافی ہے۔ ہم مریں تو عورت کو پورا حصہ ملے گا' عورت مری تو ہمیں پورا حصہ نہیں ملے گا آدھا حصہ ملے گا۔ مردوں نے تو کیا رونا تھا الٹا غلط فہمی عورتوں میں ڈال دی گئی۔ او جی عورت کی دیت آدھی ہوتی ہے۔ او اللہ کی بندی! عورت کی دیت آدھی ہوتی ہے تو

پیسہ مل کس کو رہا ہے۔ وہ تو خاوند کو مل رہا ہے۔ تو رونا تو خاوند کو چاہئے تھا اس کو شور مچانا چاہئے تھا کہ مجھے آدھے پیسے کیوں ملے۔ جب مرد مرا اور عورت کی لینے کی باری آئی تو اس کو تو پورے پیسے مل رہے ہیں۔ جہاں مرد کا معاملہ تھا لینے کا اللہ تعالیٰ نے اسے نصف دلوایا اور جہاں عورت کا لینے کا معاملہ تھا اس کی کمزوری کا خیال رکھتے ہوئے کہ اس کا نقصان زیادہ ہوا ہے' اس کے سر کا سایہ چلا گیا اس لئے اس مرد سے دوگنا دے دیا جائے تو عورت کے ساتھ تو الٹا Favour کی گئی۔

عورت کی گواہی ''آدھی'' ہونے میں حکمت

اس طرح دیکھئے کہ گواہی کے معاملہ میں کہتے ہیں کہ عورت کی گواہی آدھی ہے۔ ہاں جی آدھی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا لوگ اپنی آنکھوں کے سامنے قتل ہوتے دیکھتے ہیں گواہ نہیں بنتے' کس لئے؟ وہ کہتے ہیں جی کون مصیبت میں پڑے' کون چکر لگائے عدالتوں کے؟ اور پھر قاتلوں کے ساتھ دشمنی کون لے؟ اور دیکھنے میں بھی آیا ہے کہ لوگ تو عدالت کے اندر بھی گواہوں کو قتل کر دیا کرتے ہیں۔ ان کی جان' مال' عزت و آبرو ہر چیز خطرہ میں ہوتی ہے۔ گویا گواہی دینا ایک بوجھ ہے اس لئے کئی لوگ اس بوجھ کو ادا کرنے سے کتراتے ہیں اور دیکھنے کے باوجود خاموش ہو جاتے ہیں' کسی کو کچھ نہیں کہتے .... جہاں مرد نے گواہی دینی تھی تو حکم دیا کہ تمہاری گواہی پوری ہوگی تمہارے سر پورا بوجھ رکھا جائے' عورت نے گواہی دینی تھی تو فرمایا ہم پورا بوجھ تمہارے اوپر نہیں رکھتے۔ تم دو عورتیں آدھا آدھا بوجھ مل کر اٹھا لو تا کہ اگر کوئی تمہارے ساتھ دشمنی کرے گا تو ایک خاندان کے ساتھ نہیں بلکہ دو خاندانوں کے ساتھ دشمنی لے رہا ہوگا۔ تمہارے اوپر جو بوجھ آئے گا وہ آدھا بوجھ ہوگا۔ الٹا عورت کے ساتھ تو نرمی کر دی گئی۔ ورنہ اگر عورت کو کہہ دیا جاتا کہ نہیں' آپ نے پوری گواہی دینی ہے تو یہ پھر روتی پھرتی کہ جی میرے ساتھ کتنی زیادتی کی' اتنی بڑی ذمہ داری میرے

سر پر ڈال دی' بوجھ اٹھانے کا وقت آیا تو کہا کہ اب دو خاندان مل کر یہ بوجھ اٹھالیں تا کہ عورت کو تحفظ زیادہ مل سکے۔اس کی جان' مال' عزت' آبرو کی زیادہ حفاظت ہو سکے۔

اگر ان دو مسائل پر غور کریں تو الٹا عورت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نرمی کا معاملہ کیا ہے۔اسی طرح اور مسائل کے ساتھ بھی۔

بہت اچھا سوال

ایک دفعہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک خاتون آئیں اور آ کر عرض کرنے لگیں۔ اے اللہ کے نبیؐ! مرد تو نیکیوں میں ہم سے بہت آگے بڑھ گئے۔ پوچھا' کیسے؟ کہنے لگیں کہ جی یہ آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے ہیں' ساری رات جاگ کر دشمن کی سرحد پر پہرہ دیتے ہیں اور ہم گھروں کے اندر ان کی بچوں کی پرورش کرتی رہتی ہیں' ان کو پکا کر کھلاتی ہیں' ان کی تربیت کا خیال کرتی ہیں' ان کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہیں' عزت و آبرو کی حفاظت کرتی ہیں۔تو ہم جہاد میں اس طرح راتوں کو پہرہ بھی نہیں دیتیں۔اس طرح ہم آ کر قتال بھی نہیں کرتیں جس طرح مرد کرتے ہیں۔ یہ تو نیکیوں میں ہم سے آگے بڑھ گئے' اور یہ مسجدوں میں جا کر جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں' ہم گھروں میں ہی پڑھ لیتی ہیں۔ہم جماعت کے ثواب سے بھی محروم ہو گئیں۔ جب انہوں نے یہ سوال پوچھا تو اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ سوال پوچھنے والی نے بہت اچھا سوال پوچھا۔

بہت اچھا جواب

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے گھر میں اپنے بچوں کی وجہ سے رات کو جاگتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس مجاہد کے برابر اجر عطا فرما دیتے ہیں جو ساری رات جاگ کر دشمن کی سرحد پر پہرہ دیتا ہے۔گویا گھر کے نرم بستر پر عورت کو بیٹھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے جہاد کا ثواب عطا فرما دیا۔اور فرمایا کہ جو عورت اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتی ہے اللہ

تعالیٰ اس مرد کے برابر اجر عطا فرماتے ہیں جو مرد مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔ تو عورت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بہت نرمی کا معاملہ فرمایا۔

عورت کی زندگی کے مختلف مدارج

میں آپ کو ذرا تدریجاً جیسے جیسے عورت کی زندگی کے مختلف حالات ہوتے ہیں۔ ان میں عورت کے اجر و ثواب کے بارے میں بتا دیتا ہوں تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ اسلام نے عورت کے ساتھ کس قدر نرمی کا معاملہ کیا۔

لڑکی کی پیدائش

شریعت کا یہ حکم ہے کہ اگر بیٹی گھر میں پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے گویا رحمت کا دروازہ کھول دیا۔ اگر دو بیٹیاں ہو گئیں تو باپ کے لئے یہ رحمت بن گئیں۔ کہ ان کا باپ جنت میں اللہ کے پیارے نبی ﷺ کے اتنا قریب ہو گا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں یہ حدیث پاک کا مفہوم ہے۔

کنواری لڑکی کی وفات

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جب کوئی عورت کنواری مر جاتی ہے ابھی شادی نہیں ہوئی تھی، ماں باپ کے گھر میں رہتی تھی، فوت ہو گئی تو یہ جب قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کی قطار میں کھڑا کریں گے۔ شہیدوں کی قطار میں کھڑی کی جائے گی۔ وہ کس لئے؟ اس لئے کہ یہ کنواری تھی، ماں باپ کے گھر میں رہی، اس نے اپنی عزت و عفت کی حفاظت کی، ابھی اس نے خاوند کا گھر نہیں دیکھا، وہ عیش و آرام نہیں دیکھے جو خاوند کے ساتھ مل کر انسان کو نصیب ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ محروم رہی اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس پر مہربانی کر دی کہ یہ اگر کنوارے پن میں

فوت ہو جائے گی تو اس کو ''شہید آخرت'' کا درجہ دیا جائے گا۔ دنیا میں تو شہید نہیں کہیں گے مگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ شہیدوں کی قطاروں میں اس کو کھڑا کر دیں گے۔ دیکھا کتنی مہربانی اور Favour کی گئی عورت کے ساتھ۔

شادی شدہ عورت کے اجر میں اضافہ

پھر اس سے آگے قدم بڑھایئے کہ اگر اس بچی کی شادی ہو گئی اور اب یہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرتی ہے تو فقہا نے مسئلہ لکھا ہے کہ کنواری عورت ایک نماز پڑھے گی تو ایک نماز کا ثواب ملے گا' شادی شدہ ہونے کے بعد نماز پڑھے گی تو 21 نمازوں کا ثواب ملے گا۔ کس لئے کہ اب اس پر دو خدمتیں ضروری ہو گئیں۔ ایک خاوند کی خدمت اور دوسری اللہ تعالیٰ کی عبادت۔ تو دو بوجھ پڑ گئے۔ جب خاوند کی خدمت کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کرے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے اجر و ثواب کو بڑھا دیتے ہیں۔ دیکھا' نماز ایک پڑھی 21 نمازوں کا ثواب پا گئی۔ اللہ تعالیٰ نے یوں اس کے ساتھ نرمی اور مہربانی فرما دی۔

اللہ تعالیٰ کی سفارش

ازدواجی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مردوں کو سفارش کی ہے عورتوں کے بارے میں فرمایا **وعاشروھن بالمعروف** تم نے ان عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارنی ہے۔ دیکھئے' آج کسی کی سفارش اس کی بہن کرتی ہے۔ کسی کی سفارش اس کی ماں کرتی ہے' کسی کی سفارش اس کی خالہ کرتی ہے' کسی کی سفارش اس کی پھوپھی کرتی ہے' عزیز و اقارب کرتے ہیں لیکن عورتوں کی سفارش اللہ رب العزت اپنے قرآن میں فرما رہے ہیں۔ فرمایا **وعاشروھن بالمعروف** اے مردو! تم نے عورتوں کے ساتھ اچھے اخلاق اور اچھے انداز کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

حمل ٹھہرنے پر گناہوں کی بخشش

اب اگر یہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ اچھے انداز میں زندگی بسر کر رہی ہے اس کے بعد اس عورت کو امید لگ گئی۔ یہ Pregnant ہو گئی تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس لمحے اس کو حمل ہوا اس لمحے اللہ تعالیٰ اس عورت کے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ کس لئے؟ اس لئے کہ کچھ عرصہ یہ بالکل بیماری کی حالت میں گزارے گی۔ بچے کی پیدائش کا جو نو مہینے کا وقت ہے' یہ پورا حمل کا زمانہ' یہ عورت کے لئے بیماری ہی کا زمانہ ہوا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ مہربانی فرما دی کہ جیسے ہی اس کے سر پر یہ بوجھ پڑا اسی لمحے اللہ نے اس کی زندگی کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا۔

دوران حمل کراہنے پر اجر

اب اگر یہ اپنے بچے کو پیٹ میں لئے ہوئے پھر رہی ہے اور گھر کا کام کاج بھی کر رہی ہے اور تھکن کی وجہ سے اس کی زبان سے کراہنے کی آواز نکلتی ہے جیسے ''ہوں' ہوں'' کی آواز نکلتی ہے تو حدیث میں آتا ہے کہ اس کی زبان سے تو ''ہوں' ہوں'' کی آواز نکلے گی لیکن اللہ پاک فرشتے کو فرماتے ہیں کہ میری یہ بندی ایک بڑا بوجھ اپنے سر پر گویا اٹھائے ہوئے ہے اور اس بوجھ سے وہ عہدہ برآ ہو رہی ہے اس لئے تکلیف سے اس کی زبان سے ''ہوں' ہوں'' کی آواز نکل رہی ہے اس کی بجائے ''سبحان اللہ'' ''الحمد للہ'' ''اللہ اکبر'' کہنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے۔ زبان سے تو ''ہوں' ہوں'' نکلے گی مگر نامہ اعمال میں ''سبحان اللہ'' ''الحمد للہ'' کہنے کا اجر ملے گا۔

دردزہ پر اجر و ثواب

پھر اگر بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہوا تو دردیں محسوس ہو رہی ہیں' وہ دردیں ایسے ہوتی ہیں کہ لگیں پھر ٹھہر گئیں' پھر لگیں پھر ٹھہر گئیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ

ہر دفعہ عورت کو درد محسوس ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک عربی نسل غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ ہر درد پر ایک عربی نسل کا غلام آزاد کرنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے جبکہ دوسری حدیث ہے کہ جس نے کسی ایک غلام کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے بری فرما دیتے ہیں۔ اب دیکھئے کہ عورت کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا گیا کہ ہر ہر درد اٹھنے پر ایک عربی نسل کا غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا گیا۔

دوران زچگی مرنے والی عورت شہید ہے

اگر بچہ کی پیدائش کی دوران یہ عورت فوت ہوگئی' تو حدیث پاک میں آیا ہے کہ یہ عورت شہید مری۔ قیامت کے دن اس کو شہیدوں کی قطار میں کھڑا کیا جائے گا۔

بچہ کی پیدائش پر گناہوں کی بخشش

اگر بچہ صحیح پیدا ہو گیا' زچہ بچہ خیریت سے ہیں تو اب حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو حکم دیتے ہیں جو اس عورت کو آ کر کہتا ہے کہ ''اے ماں! اب تو فارغ ہو چکی ہے تجھے گناہوں سے پاک کر دیا گیا جیسے تو اس دن پاک تھی جب تو اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی'' دیکھا' اگر اس نے اپنے بچے کی خاطر یہ تکلیف اٹھائی' وضع حمل کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا کتنا بڑا اجر دیا کہ اس کے پچھلے گناہوں کو اس طرح دھو دیا گیا کہ جس طرح وہ اپنے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی اور اس دن معصوم تھی۔ اللہ اکبر۔

بچے کو پہلا لفظ ''اللہ'' سکھانے پر اجر

اچھا' اب اگر یہ اپنے بچے کی اچھی تربیت کرتی ہے' اس کو اللہ' اللہ کا لفظ سکھاتی ہے تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو بچہ اپنی زندگی میں سب سے پہلے اپنی زبان سے ''اللہ'' کا لفظ نکالتا ہے تو اللہ تعالیٰ ماں باپ کے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

اب یہ کتنا آسان کام ہے کہ جب بچے کو اٹھایا تو اللہ اللہ کا لفظ کہا۔ آج ہماری بہو بیٹیاں بچے کے سامنے ممی کا لفظ کہیں گی پاپا کا لفظ کہیں گی اور کوئی زیادہ ماڈرن ہو گی تو کہے گی۔ Twinkle, Twinkle Little Star

اس مسئلے کا پتہ نہیں کہ اگر ہم اس بچے کو بیٹا ہو یا بیٹی اس کے سامنے اللہ اللہ کا لفظ پڑھا کریں گے کہا کریں گے اور اس بچے نے سب سے پہلے اپنی زبان سے اللہ کا لفظ بولا تو اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کر دیں گے۔

بچے کو ناظرہ قرآن پڑھانے کی فضیلت

اگر اس عورت نے بچے کو قرآن پڑھانے کیلئے بھیجا حتیٰ کہ وہ بچہ قرآن پاک ناظرہ پڑھ گیا تو جس لمحے وہ ناظرہ قرآن پاک مکمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس وقت اس کے ماں باپ کے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

بچے کو قرآن پاک حفظ کرانے کی فضیلت

اگر بیٹے یا بیٹی کو قرآن پاک حفظ کرنے کیلئے ڈالا اور وہ حافظ بن گیا یا وہ بیٹی حافظہ بن گئی تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو نور کا ایسا تاج پہنائیں گے کہ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہو گی۔ بلکہ سورج کسی کے گھر میں آجائے تو اس گھر میں اتنی روشنی نہیں ہو گی جتنا اس نور کے بنے ہوئے تاج میں سے روشنی ہو گی۔ لوگ حیران ہوں گے پوچھیں گے کہ یہ کون ہیں؟ ان کو کہا جائے گا کہ یہ تو انبیاء بھی نہیں شہداء بھی نہیں بلکہ یہ وہ خوش نصیب والدین ہیں جنہوں نے اپنے بیٹے یا بیٹی کو قرآن پاک حفظ کرایا تھا۔ آج اللہ تعالیٰ نے نور کے بنے ہوئے تاج ان کے سروں پر رکھ دیئے ہیں۔ تو دیکھا قدم قدم پر اجر و ثواب مل رہے ہیں۔

گھریلو کام کاج پر اجر

یہ عورت اپنے گھر کے کام کاج کرتی ہے تو کام کاج کرنے پر بھی اجر وثواب دیا جاتا ہے مثلاً کون سی عورت ہے کہ جو گھر کے اندر Dusting کا کام نہیں کرتی' گھر کے اندر اپنے کپڑے نہیں دھوتی یا گھر کے اندر کھانا نہیں پکاتی۔ یہ کام تو عورتیں ہی گھر میں کرتی ہیں اس پر بھی عورت کو اجر وثواب عطا کیا جاتا ہے۔ ایک حدیث پاک عرض کرر ہا ہوں (اور ذمہ داری سے کتابوں کے حوالے پیش کر سکتا ہوں)۔ فرمایا گیا کہ جو عورت اپنے خاوند کے گھر میں کوئی بے ترتیب پڑی ہوئی چیز اٹھا کر ترتیب کے ساتھ رکھ دیتی ہے تو اللہ تعالیٰ ایک نیکی عطا فرماتے ہیں' ایک گناہ معاف فرماتے ہیں اور جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ دیکھا اب عورتیں روزانہ کتنی چیزوں کو گھر میں ترتیب سے رکھتی ہیں۔ کچن کی چیزوں کو ہی لے لیں تو میرا خیال ہے کہ پچاس چیزوں کو تو ترتیب سے رکھتی ہی ہوں گی۔

گھریلو کام کاج پر اجر نہ ملنے کی اصل وجہ

مگر نیت کرنے کا پتہ نہیں ہوتا کہ ہم نے کس نیت سے کام کرنا ہے۔ آج عورتیں کس نیت سے گھروں کو صاف کرتی ہیں؟ او جی! لوگ کیا کہیں گے' او جی! لوگ کہیں گے یہ تو گندی ہی بنی رہتی ہے' او جی! لوگ کہیں گے کہ یہ تو بے وقوف سی ہے' او جی! لوگ کہیں گے کہ اس کو تو یہ سلیقہ ہی نہیں ہے۔ جب عورت اس نیت کے ساتھ گھر کو صاف ستھرا رکھے گی تو اسے ذرہ برابر بھی ثواب نہیں ملے گا۔ اس لئے کہ اس نے تو لوگوں کو دکھانے کے لئے کیا۔

نیت ٹھیک کرنا' یہ بھی ایک مستقل مسئلہ ہے' آج عورتوں کو نیت کا ٹھیک کرنا ہی نہیں سکھایا جاتا کہ کس نیت کے ساتھ انہوں نے صفائی کرنی ہے۔ یاد رکھیں کہ نیت ٹھیک ہوگی تو ثواب مل جائے گا' نیت ٹھیک نہیں ہوگی تو ثواب نہیں ملے گا۔

مثال

نیک کا ٹھیک کرنا چونکہ ایک اہم مسئلہ ہے اس لئے میں اس کو ایک مثال سے واضح کر دیتا ہوں۔ علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی گھر بنائے اور اپنی بیٹھک کے اندر کھڑکی لگوائے' روشن دان بنوائے مگر نیت یہ ہو کہ مجھے اس میں سے ہوا آئے گی اور روشنی آئے گی۔ اب اس آدمی کو ہوا اور روشنی تو ملے گی مگر ثواب بالکل نہیں ملے گا۔ مگر ایک دوسرا آدمی اپنی بیٹھک بنواتا ہے اور کھڑکی یا روشن دان لگواتا ہے اور نیت یہ کرتا ہے کہ مجھے اس میں سے آذان کی آواز کمرے میں سنائی دیا کرے گی تو علماء نے لکھا ہے اس کو اس پر اجر و ثواب بھی ملے گا۔ ہوا اور روشنی تو اس کو مفت میں مل جائے گی۔

مثال

ایک اور مثال سمجھیں کہ ایک عورت گھر میں کھانا بنا رہی ہے۔ اب کھانا بناتے ہوئے اس نے سالن میں پانی ڈالنا ہے۔ اب پانی ڈال دیا جتنا اس نے مناسب سمجھا گھر کے لوگوں کے لئے۔ اب علماء نے مسئلہ لکھا ہے کہ جتنا پانی مناسب تھا گھر کے لوگوں کے لئے اتنا پانی ڈالنے کے بعد اگر وہ ایک گھونٹ پانی اور ڈال دیتی ہے' اس نیت کے ساتھ کہ شاید کوئی مہمان آجائے' شاید ہمیں کسی پڑوسن کو کھانا دینا پڑ جائے۔ اس نیت کے ساتھ اس نے ایک گھونٹ پانی سالن میں اور ڈال دیا۔ کوئی آئے یا نہ آئے اس عورت کو مہمان کا کھانا پکانے کا ثواب عطا کر دیا جائے گا۔

بتائیں' کونسی عورت ہے جو یہ ثواب نہیں لے سکتی۔ یہ سب لے سکتی ہیں مگر دین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ان ثوابوں سے عورتیں محروم رہ جاتی ہیں۔ اس لئے تو اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا **طلب العلم فریضه علی کل مسلم و مسلمه** علم کا طلب کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے تو گویا عورتوں پر بھی فرض ہے کہ وہ دین کا علم حاصل کریں اور یہ بیچاریاں دین سے اس قدر بے بہرہ رہ جاتی ہیں کہ ان کو غسل کے

فرائض کا صحیح پتہ نہیں ہوتا' بالکل اتنی عمر کو پہنچ جاتی ہیں کہ کئی کئی بچوں کی ماں بن جاتی ہیں مگر ان کو غسل کے فرائض کا پتہ نہیں ہوتا۔ مسائل کا پتہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ جس طرح مرد پر علم کا حاصل کرنا فرض ہے اس طرح عورت پر بھی فرض ہے۔

گھر کی صفائی کس نیت سے کی جائے

گھر کی صفائی عورت کس لئے کرتی ہے؟ اس لئے کرتی ہے کہ جی لوگ کیا کہیں گے' او جی! لوگ کہیں گے کہ بے وقوف سی ہے' لوگ کہیں گے جی اس کو ذرا ہی عقل نہیں ہے۔ نہیں' اللہ کی بندی! اس لئے صفائی نہ کر بلکہ نیت یہ کر لے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی ارشاد فرمایا ہے کہ **اللہ یحب التوابین و یحب المتطھرین** بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور صاف ستھرا رہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے۔ یہ آیت قرآن پاک کی ہے' کیا مطلب؟ توبہ کرنے سے دل کی صفائی ہوتی ہے ویسے صاف ستھرا رہنے سے باہر کی صفائی ہوئی ہے تو گویا جو آدمی باہر کی صفائی کرے گا اس سے بھی اللہ راضی' جو دل کی صفائی کرے گا اس سے بھی اللہ راضی۔ اب قرآن پاک کہتا ہے کہ جو صاف ستھرا رہے گا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہونگے' تو عورتوں کو چاہئے کہ گھر میں جھاڑو دے رہی ہیں' Dusting کر رہی ہیں نیت یہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ پاکیزگی اور صفائی کو پسند فرماتے ہیں۔ شریعت کا حکم ہے کہ صفائی آدھا ایمان ہے۔ الطھور نصف الایمان صفائی آدھا ایمان ہے تو آپ دل میں نیت یہ رکھ لیا کریں کہ اس لئے گھر کی صفائی کر رہی ہوں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔ اور پاکیزہ اور صاف رہنے والوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔

اب آپ گھر کو چمکائے رکھیں' نگینہ بنا کر رکھیں' گھر کے فرنیچر کو چمکائیں' برتنوں کو چمکائیں' کپڑوں کو دھو دھو کر رکھیں۔ آپ کو ہر ہر کام پر اجر و ثواب ملتا چلا جائے گا۔

کیونکہ آپ کی نیت ٹھیک ہوگئی ہے کہ آپ نے اللہ کی رضا کیلئے سب کچھ کیا۔

تو کہنے کا مطلب یہ تھا کہ عورتیں چھوٹے چھوٹے مسائل کا پتہ نہ ہونے کی وجہ سے بڑے بڑے اجر وثواب سے محروم رہ جاتی ہیں۔اب بتایئے کہ جس عورت کو اس مسئلے کا علم ہوگا کہ اگر میں نے گھر کی پڑی ہوئی کسی بھی بے ترتیب چیز کو اٹھا کر ترتیب کے ساتھ رکھ دیا تو مجھے ایک نیکی ملے گی' میرا ایک گناہ معاف ہوگا' جنت میں میرا ایک درجہ بلند ہوگا تو یہ نیکیاں سب عورتیں کما سکتی ہیں۔

شادی کے بعد ماں باپ کو ملنے کی فضیلت

میں آپ کو ایک بات اور بتاتا ہوں۔وہ کونسی بیٹی ہوگی جس کی شادی ہو اور واپس اپنے ماں باپ کو ملنے کے لئے نہ آئے۔سبھی بیٹیاں آتی ہیں' سبھی بچیاں آتی ہیں۔مگر نیت کیا ہوتی ہے؟ جی بس میں امی سے ملنے جا رہی ہوں۔اللہ اللہ خیر سلا۔یہ نیت نہیں ہوتی کہ اس عمل سے بھی اللہ تعالیٰ راضی ہونگے۔حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس بچی کی شادی ہو جائے اور وہ اپنے ماں باپ کی زیارت کی نیت کر لے کہ میں اپنے ماں باپ سے ملنے جا رہی ہوں اور خاوند سے اجازت لے کر جائے اور دل میں یہ ہو کہ اس عمل سے اللہ راضی ہونگے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کو سو نیکیاں عطا فرما دیتے ہیں۔سو گناہ معاف کر دیتے ہیں اور جنت میں سو درجے بلند کر دیتے ہیں۔

اب بتایئے! ایک عورت' ایک بیٹی جو اپنے ماں باپ کی زیارت کیلئے اس نیت سے آرہی ہے کہ اس عمل سے اللہ راضی ہونگے۔حدیث کا مفہوم ہے کہ ہر قدم اٹھانے پر اسے سو نیکیاں ملیں گی' سو گناہ معاف ہونگے اور جنت میں سو درجے بلند کر دیئے جائیں گے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر یہ ماں باپ کے پاس آئی اور انکے چہرے پر اس نے عقیدت کی نظر ڈالی۔محبت کی نظر ڈالی' جو ماں باپ کو نصیب ہوتی ہے تو اللہ

تعالیٰ ہر نظر ڈالنے پر اس کو ایک حج یا عمرہ کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا اے اللہ کے نبی ﷺ! جو آدمی اپنے ماں باپ کو بار بار محبت اور عقیدت کی نظر دیکھے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا۔ جتنی بار دیکھیں گے اتنی بار حج یا عمرہ کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ یہ باتیں ہمیں معلوم نہیں ہوتیں اس لئے ہم ان کے اجر و ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔

عورتوں سے خطاب کرنے کا بنیادی مقصد

یہ عورتوں کی جو محفلیں منعقد کی جاتی ہیں ان کا بنیادی مقصد یہی ہوتا ہے کہ عورتیں آئیں، ایسی باتیں سنیں اور ان کو اپنی زندگی میں لاگو کریں۔ یقینی بات ہے کہ اگر عورتیں ان مسائل کو سمجھ کر، سن کر اپنی زندگی میں لاگو کر لیں تو وہ مردوں سے بھی نیکی میں آگے بڑھ سکتی ہیں۔ وہ تو گھر بیٹھے بٹھائے جنت کما سکتی ہیں۔ تو ایسی محفلوں میں آنا اسی لئے اہم ہوا کرتا ہے۔

چنانچہ آئندہ ایسی محفل ہو تو آپ سب سے بھی گذارش ہے کہ جہاں آپ خود تشریف لائیں ایسی محفلوں میں، اپنے ساتھ آٹھ دس اور عورتوں کو بھی لے کر آئیں، کیونکہ جتنی باتیں سنیں گی عورتیں، اتنا ثواب آپ کو ملے گا۔ وہی بات پچاس عورتیں بھی سن سکتی ہیں اور وہی بات پانچ سو عورتیں بھی سن سکتی ہیں۔ مگر پانچ سو سنیں گی تو اس کا فائدہ زیادہ ہوگا۔ معاشرہ میں زیادہ نیکی پھیلے گی۔ اور جس نے دعوت دی لوگوں کو، اس پروگرام کی طرف متوجہ کیا نیکی کی باتوں کے لئے، کوئی بھی کرنے والا ہو تو اس سے اسکو ویسے ہی نیکی ملے گی۔

نیکی کی ترغیب دینے کی فضیلت

دیکھیں۔ میں آپ کو ایک مسئلہ سمجھاؤں کہ جو آدمی کسی دوسرے کو نیکی کی بات کہتا ہے اور دوسرا اس کے کہنے کی وجہ سے نیکی کر لیتا ہے تو کرنے والے کو بھی ثواب ملتا

ہے کہنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔ اب مسئلہ سنو! حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کھڑا کر دیا جائے گا اور اس کا نامہ اعمال اسے دیا جائے گا۔ جب وہ اپنا نامہ اعمال دیکھے گا تو اس نامہ اعمال میں کئی ہزار سال کی نمازوں کا ثواب' کئی ہزار سال کے روزوں کا ثواب اور کئی ہزار حج اور عمرہ کرنے کا ثواب لکھا ہوا ہوگا۔ وہ کوئی بھلے مانس ہوگا' کوئی میرے جیسا ہوتا تو چپ لگا جاتا۔ مگر وہ کوئی بھلے مانس ہو گا۔ سچا بندہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گا۔ اے اللہ! میری تو عمر ہی سو سال سے تھوڑی تھی' میں اگر سارا سال روزے رکھتا تو بھی میرے روزے سو سال سے تھوڑے' یہ تو ہزاروں سالوں کے روزے لکھے ہوئے ہیں۔ میں ہر سال حج کرتا تو بھی میرے حج سو سے تھوڑے' یہ تو ہزاروں سالوں کے حج لکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح ہر دن میں جتنی مرضی نمازیں پڑھتا وہ سو سال سے تھوڑی نمازیں ہوتیں۔ مگر یہاں تو ہزاروں سالوں کی نمازیں لکھی ہوئی ہیں۔ تو اے اللہ! یہ نامہ اعمال میرا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' اے مرے بندے! نامہ اعمال تو یہ تیرا ہی ہے اور تو نے ایک یا دو حج ہی کئے تھے مگر جب لوگوں میں بیٹھتا تھا تو لوگوں کو حج کی ترغیب دیتا تھا' اچھے انداز سے ان کو حج کرنے کا شوق دلاتا تھا۔ جتنے لوگ حج کرتے رہے ہم ان کا ثواب تیرے نامہ اعمال میں لکھتے رہے۔ آپ نے تو سو سال سے تھوڑے روزے رکھے مگر اوروں کی آپ اس طرف توجہ دلاتے تھے لہذا جتنے لوگوں نے روزے رکھے ہم نے ان کا ثواب آپ کے نامہ اعمال میں لکھ دیا۔

یہ کتنی سعادت کی بات ہے کہ انسان کی اپنی زندگی تو سو سال سے تھوڑی تھی لیکن جب وہ فوت ہوا تو قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال میں ہزاروں سالوں کے حج' ہزاروں سالوں کی نمازیں اور ہزاروں قرآن پاک پڑھنے کی تلاوت لکھی جائے گی۔ اس لئے ہر مرد اور عورت کو چاہئے کہ وہ معاشرے میں دوسروں کے ساتھ نیکی کی گفتگو کریں تاکہ نیکی معاشرے میں پھیلے۔

جو مستورات آج بیان میں آئی ہیں بیشک دلوں میں یہ ارادہ کرلیں کہ آئندہ پھر کبھی ایسی محفل ہوئی تو ہم اپنی بہنوں کو' اپنی قریبی رشتہ دار عورتوں کو' اپنی سہلیوں کو' پڑوسیوں کو سب کو لیکر آئیں گی۔ ایک ایک عورت اگر دس دس عورتوں کو بھی دعوت دے کر لے آئیں تو اتنی ہو جائیں کہ یہ مکان چھوٹا ہو جائے گا۔ سب کا ثواب اس کو ملے گا جو ان کو لے کر آئے گی۔ دیکھو کہ یہ سب کچھ نیت پر منحصر ہوتا ہے۔

میں بنیادی بات یہ کر رہا تھا کہ عورت کو اگر پتہ ہو کہ میں نے کس کام کے کرتے وقت کیا نیت کرنی ہے تو بڑی بڑی نیکیاں کما سکتی ہیں۔ لیکن پتہ نہیں ہوتا۔

بچوں کی صحیح تربیت نہ ہونے کی بنیادی وجہ

آج عورتیں مائیں تو بن جاتی ہیں مگر ان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ بیٹے کو تربیت کیسی دینی ہے۔ ماں بن گئی مگر بیٹے کو تربیت کیسی دینی ہے اس کا بالکل پتہ نہیں ہوتا۔ اس نے خود ہی تربیت نہیں پائی ہوتی اپنے بیٹے کو کیا تربیت دے گی۔ آج یہی ایک بنیادی وجہ ہے کہ ہمارے ماحول معاشرے میں بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہوتی۔ ایک وقت تھا کہ جب مائین بچوں کی اچھی تربیت کے لئے ہر وقت کوشش کرتی تھیں۔

لمحہ فکریہ

آج ہے کوئی ماں جو کہے کہ میں بچے کا یقین اللہ کے ساتھ بناتی ہوں! ہے کوئی ماں جو کہے کہ میں صبح وشام کھانا کھلاتے کھلاتے اپنے بچے کو تربیت دیتی ہوں کہ ہر حال میں سچ بولنا ہے! ان چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ ذرا سی باپ نصیحت کر دے تو ماں فوراً کہتی ہے کہ بڑا ہوگا ٹھیک ہو جائے گا۔ تربیت نہ ہونے کی وجہ سے آج اولاد جب بڑی ہوتی ہے تو وہ اپنے ماں باپ سے یوں نفرت کرتی ہے جیسے کہ پاپ سے نفرت کی جاتی ہے۔ ماں اپنے مقام کو بھول گئی۔

ایک وقت تھا کہ صبح کی نماز عورتیں پڑھا کرتی تھیں اور بچوں کو اپنی گود میں لے کر

کوئی سورۃ یٰسین پڑھ رہی ہوتی تھی' کوئی سورہ واقعہ پڑھ رہی ہوتی تھی' کوئی قرآن کی تلاوت کر رہی ہوتی تھی اور اس وقت بچے کے دل میں انوارات اتر رہے ہوتے ہیں۔ آج وہ مائیں کہاں گئیں جو صبح کے وقت بچے کو گود میں لیکر قرآن پڑھا کرتی تھیں۔ آج تو سورج نکل جاتا ہے' بچہ بھی سویا ہوا ہے اور ماں بھی سوئی ہوتی ہے۔ شام کا وقت ہوتا ہے بچے کو ماں نے گود میں ڈالا' ادھر سینے سے لگا کر دودھ پلا رہی ہوتی ہے ساتھ ہی بیٹھی ڈرامہ دیکھ رہی ہوتی ہے۔ اے ماں جب تو ڈرامہ میں غیر محرم مردوں کو دیکھے گی' موسیقی سنے گی اور غلط کام کرے گی اور ایسی حالت میں بیٹے کو دودھ پلائے گی تو بتا تیرا بیٹا جنید بغدادیؒ کیسے بنے گا! بتا کہ تیرا بیٹا عبدالقادر جیلانیؒ کیسے بنے گا؟

یہی وجہ ہے کہ اولاد کے اندر نیکی کے وہ اثرات جو منتقل ہونے چاہئیں ماں باپ سے' وہ منتقل نہیں ہوتے۔ اللہ کرے کبھی کوئی دوسری محفل ایسی ہو کہ جس میں تربیت کے عنوان پر 'فقط' کہ عورتیں اپنے بچوں کو تربیت کیسے دیں؟ اس کو قرآن وحدیث کی روشنی میں ذرا تفصیل کے ساتھ عرض کر دوں۔

ایک صحابیہؓ کا قرآن پاک سے لگاؤ

تو میں بات کر رہا تھا کہ جس طرح مرد عبادت کر کے اللہ رب العزت کا تعلق حاصل کر سکتا ہے اسی طرح عورت بھی اگر عبادت کرے تو اللہ رب العزت کا تعلق اور معرفت حاصل کر سکتی ہے۔ ایک صحابیہؓ نے تنور پر روٹی لگائی اور اس کو اپنے سر پر رکھا اور چلتے ہوئے کہنے لگی۔ لے بہن! میرے تو تین پارے بھی مکمل ہو گئے اور میری روٹیاں بھی پک گئیں۔ تب پتہ چلا کہ یہ عورتیں جتنی دیر روٹی پکنے کے انتظار میں بیٹھتیں تھیں ان کی زبان پر قرآن جاری رہتا تھا۔ حتیٰ کہ اس دوران میں تین تین پارے قرآن پاک کی تلاوت کر لیا کرتی تھیں۔

حضرت فاطمہؓ کا ذوق عبادت

ایک وقت تھا کہ جب سارا دن عورتیں گھر کے کام کاج میں مصروف رہتی تھیں اور جب رات آتی تھی تو مصلیٰ کے اوپر رات گزار دیا کرتی تھیں۔ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کے بارے میں آتا ہے کہ سردیوں کی لمبی رات تھی، عشاء کی نماز پڑھ کر دو رکعت نفل کی نیت باندھ لی۔ طبیعت میں ایسا سرور تھا، ایسا مزہ تھا، ایسی حلاوت نصیب ہوئی تلاوت قرآن میں کہ پڑھتی رہیں، پڑھتی رہیں، پڑھتی رہیں، حتی کہ جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ اب تو صبح کا وقت ہونے کو ہے۔ تو رونے بیٹھ گئیں اور یہ دعا کرنے لگیں کہ اے اللہ! تیری راتیں بھی کتنی چھوٹی ہو گئیں کہ میں نے دو رکعت کی نیت باندھی اور تیری رات ختم ہو گئی۔

ایک وہ عورتیں تھیں جن کو راتوں کے چھوٹے ہونے کا شکوہ ہوا کرتا تھا، ایک آج ہماری مائیں بہنیں ہیں جن میں سے قسمت والیوں کو پانچ وقت کی نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

آج کی عورتیں کیا دعائیں کرواتی ہیں

ہاں یہ تو کہتی ہیں کہ حضرت کوئی دعا کر دیں کہ میرا خاوند میری بات مان لے، حضرت! دعا کر دیں خاوند میری بات سنتا نہیں۔ حضرت! دعا کریں خاوند دیر سے گھر میں آتا ہے۔ حضرت! دعا کریں خاوند گھر کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ حضرت! دعا کریں خاوند کو بیوی کے حقوق کا پتہ ہی نہیں۔ حضرت دعا کریں میں بہت دکھی ہوں، میں نے در در کے دھکے کھائے ہیں، مجھے کوئی دنیا میں ایسا نہیں ملا جو میرا دکھ بانٹنے والا ہو۔

اللہ کی بندی! یہ باتیں تو کر رہی ہو لیکن یہ تو بتاؤ کہ جس اللہ نے تمہارے خاوند کے دل میں تمہاری محبت کو ڈالنا تھا کیا آپ اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتی ہیں یا نہیں ہوتیں! کبھی کہتی ہیں جی رزق کے لئے دعا کریں۔ جی ہمارا رزق تنگ ہے ہاتھ تنگ

ہے' دعا کرو کوشش تو بہت کرتے ہیں۔ مگر کیا کوشش کرتے ہیں' آج خاوند جاتا ہے کام پر اور بیوی گھر میں مزے سے بیٹھی غیبت کر رہی ہوتی ہے۔

چاشت کی نماز اور رزق میں برکت

ایک وقت تھا کہ جب خاوند تجارت کے لئے گھر سے نکلا کرتے تھے اور ان کی بیویاں مصلیٰ پر بیٹھ کر چاشت کی نمازیں پڑھا کرتی تھیں۔ ان کی بیویاں اپنے دامن پھیلا کر اللہ سے دعائیں مانگتی تھیں۔ اے اللہ! میرا میاں اس وقت رزق حلال کیلئے محنت کرنے کے لئے گھر سے نکل پڑا ہے۔ اس کے رزق میں برکت عطا فرما' اس کی صحت میں برکت عطا فرما' اس کے کام میں برکت عطا فرما۔ عورت رو رو کر دعا مانگ رہی ہوتی تھی اللہ تعالیٰ مرد کے کام میں برکت دے رہے ہوتے تھے۔

کہاں گئیں وہ عورتیں جو گھر میں بیٹھ کر اپنے خاوندوں کی تجارت میں برکت کیلئے یوں دعا کریں۔ اس طرف ہماری توجہ نہیں ہوتی۔ کبھی گلے کر رہی ہے' کبھی شکوے کر رہی ہے' صاحب دعا کریں' ہمارے رزق میں برکت نہیں ہے۔

تقویٰ اور برکتوں کے دروازے

اللہ رب العزت نے ہمیں ان تمام باتوں کی وضاحت فرما دی اپنے پیار۔ پیغمبر ﷺ کے ذریعے۔ ہم اگر ان تعلیمات کو سمجھ کر ان کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اتریں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ولو ان اهل التقوىٰ امنو والتقو

دیکھو یہ قرآن' یہ میں کہانی اور قصے کی کتاب سے بیان نہیں کر رہا جواب میں بات کروں گا۔ فرمایا **ولو ان اهل التقوىٰ امنو والتقو** اگر یہ بستی' دیسوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں **لفتحنا عليهم بركات من السماء والارض** تو ہم آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ اللہ

تعالیٰ تو اپنی سچی کتاب میں یہ وعدے فرمارہے ہیں کہ اگر یہ ایمان لاتے اور تقویٰ کو اختیار کرتے تو ہم آسمان سے اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ اور ہم کہتے ہیں کہ برکت نہیں۔ کس لئے؟ اس لئے کہ ہماری زندگی میں تقویٰ نہیں ہوتا۔ اللہ رب العزت ہمیں تقویٰ طہارت کے مطابق اپنی زندگی کو گزارنے کی توفیق نصیب فرمادے۔

آج وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھتے ہوئے کچھ کوشش کرلیں تا کہ اللہ رب العزت راضی ہو جائے ورنہ یہ مہلت ہم سے چھن گئی اور ہماری موت کا وقت آ گیا تو آگے جا کر مشکلات بڑھتی ہی جائیں گی'

اب تو گھبرا کر یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

انمول خزانہ

کسی نے کیا پیاری بات کہی اے بہن! جتنا تو نے دنیا میں رہنا ہے اتنا تو دنیا کے لئے کوشش کرلے اور جتنا تو نے آخرت میں رہنا ہے اتنا آخرت کے لئے کوشش کرلے۔ کتنی عجیب بات ہے۔ اے بہن! تو نے جس گھر میں سو پچاس سال مشکل سے رہنا ہے اس گھر کو چمکا کے رکھتی ہے' تو اس گھر کی صفائی پر دو دو گھنٹے صرف کردیتی ہے' تو اس گھر کے سجانے کے لئے سارا دن متفکر رہتی ہے۔ اور جس گھر میں تو نے ہمیشہ ہمیشہ جا کر رہنا ہے تجھے اس گھر کے بنانے کیلئے فرصت نہیں ملتی۔ ہیں عورتیں! جو بتائیں کہ ہم تو روزانہ بیٹھ کر ایک گھنٹہ اللہ کا ذکر کرتی ہیں' ہم تو روزانہ دس پارے قرآن پاک پڑھتی ہیں۔

سب غموں کا علاج

اگر ہم دین کی تعلیم حاصل کر کے اس کے مطابق اپنی زندگی گزاریں تو یہی

ہمارے سب غموں کا علاج ہے۔ جب تک اللہ کے در پر ہم نہیں آئیں گے ہماری یہ پریشانیاں نہیں چھوٹیں گی حدیث پاک میں آتا ہے:

من جعل الهموم هما واحداهم آخرته كفاه الله هم دنيا

جس نے اپنی تمام پریشانیوں کو ایک پریشانی بنالیا' کونسی؟ آخرت کی پریشانی "کفا" اللہ تعالیٰ دنیا کی پریشانیوں کو اس سے دور کردیں گے۔ اس لئے اللہ والوں کو دیکھیں کہ ان کے دلوں میں کوئی غم خوف نہیں ہوتا۔ **لاخوف عليهم ولا هم يحزنون** کوئی غم کوئی خوف نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی وہ نیک بندیاں جو نیکی' تقویٰ اور پرہیزگاری پر زندگی گزارتی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی ایسی پرسکون زندگی عطا فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی پر زندگی گزارنے کی اور اس دنیا میں بھی کامیابی کی توفیق نصیب فرما' قابل رشک زندگی گزارنے کی توفیق نصیب فرمادے اور جو جو جس جس کی پریشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ ہماری ان سب پریشانیوں کو دور فرمادے۔ ہمارے دلوں میں نیکی کا شوق پیدا فرمادے تاکہ ہم نیکی پر زندگی گزار کر دنیا میں بھی سکون پائیں اور اللہ کو بھی راضی کرلیں۔

واخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين

بسم الله الرحمن الرحيم
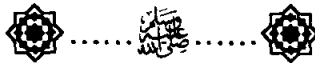
جنت کے نظارے

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جنت کے نظارے

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ٥ بسم اللہ الرحمن الرحیم٥ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ (سورۃ توبہ) وقال اللہ تعالیٰ فی مقام اخر اللہ یدعو الی دارالسلام (سورۃ یونس) وقال اللہ تعالیٰ فی مقام اخر وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم وجنۃعرضھا السموات والارض (سورۃ الحدید) سبحن ربک رب العزت عما یصفون. وسلام علی المرسلین. والحمد للہ رب العالمین. اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد وبارک وسلم.

نیکیوں کا سیزن

رمضان المبارک کا مہینہ اللہ رب العزت کی رحمتوں کا خزینہ ہے۔اس کی برکتوں کا اندازہ اس سے لگائیں کہ اس کی پہلی رات میں اللہ رب العزت جنت کے سب دروازوں کو کھول دیتے ہیں۔ جنت کو خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے۔ جنت کو زیادہ خوب صورت بنایا اور سجایا جاتا ہے اور اس مہینے میں مومنوں کی جنت میں الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔اس کی مثال اس طرح سمجھ لیجئے کہ ملک کے اندر روزانہ کہیں نہ کہیں درخت لگائے جا رہے ہوتے ہیں۔مگر ایک موسم ایسا آتا ہے جس میں شجر کاری کی جاتی ہے۔ جب شجر کاری کا موسم ہو تو حکومت ہر شہر کے اندر چھوٹے چھوٹے مرکز بنا دیتی ہے۔ جہاں لوگوں کو درخت دیئے جاتے ہیں تا کہ ہزاروں نہیں لاکھوں کی

تعداد میں لگائیں جاسکیں۔اسی طرح جنت تو اللہ رب العزت ہر روز الاٹ کرتے ہیں اس بندے کو جو گناہوں سے توبہ تائب ہوجاتا ہے۔مگر رمضان المبارک کا مہینہ یہ جنت کی الاٹمنٹ کا خصوصی مہینہ ہے چنانچہ اسی لئے جنت کے دروازوں کو کھولتے ہیں اور اسے سجایا جاتا ہے۔

وطنِ اصلی

دنیا ہمارے لئے وطن اقامت ہے۔جنت ہمارا وطن اصلی ہے۔جیسے یہاں سے ایک آدمی ساؤتھ افریقہ چلا جائے اور وہیں کاروبار کرلے مگر گھر بیوی بچے یہاں ہوں تو ساؤتھ افریقہ رہنے کی وجہ سے اس کا وطن اقامت بن گیا۔کہ بزنس ہے جانا پڑتا ہے رہنا پڑتا ہے۔مگر بالآخر لوٹ کروہ اپنے گھر ہی آتا ہے۔اس گھر کی جگہ کو وطن اصلی کہتے ہیں۔ہمارا اصلی وطن جنت ہے ہم جنت کے باسی تھے۔اللہ رب العزت نے ہمیں اپنی بندگی کیلئے دنیا میں بھیجا اور جب دنیا سے لوٹ کر جائیں گے تو ہمیں اللہ رب العزت جنت میں رہائش کی جگہ عطا فرمائیں گے۔اسی لئے حدیث پاک میں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے دوران یہ دعا کثرت سے مانگا کرو **اللھم انی اسئلک الجنة واعوذبک من النار** اے اللہ میں آپ سے جنت کو طلب کرتا اور آپ سے میں آگ کی پناہ مانگتا ہوں۔جہنم سے پناہ مانگنے کا حکم دیا اور جنت کو طلب کرنے کا حکم دیا۔جنت کو حاصل کرنا یہ ہماری ضرورتوں میں سے ایک بڑی ضرورت ہے۔یہاں بعض اوقات ایک غلط فہمی آجاتی ہے لوگوں میں وہ کتابوں میں اولیاء اللہ کے واقعات پڑھتے ہیں کہ رابعہ بصری چلی تھی ایک ہاتھ میں پانی لے کر اور دوسرے میں آگ لے کر کہ آگ سے میں جنت کو جلاؤں گی اور پانی سے میں جہنم کو بجھاؤں گی تاکہ لوگ جنت اور جہنم کی وجہ سے عبادت نہ کریں اللہ کی محبت میں عبادت کریں۔یہ رابعہ بصریہ کا غلبہ حال کا واقعہ ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا فرمان

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر رابعہؒ بیچاری بھید سے واقف ہوتی تو وہ ایسا کام نہ کرتی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود جنت کی طرف بلا رہے ہیں۔ و اللہ یدعو الی دار السلام ط(سورۃ یونس آیت ۲۵) اور جس کی طرف اللہ بلائیں اس کی طرف جانا عین منشائے خداوندی ہوتی ہے۔ تو اس لئے ایسے اللہ والوں کی محبت الٰہی کے غلبہ میں یہ باتیں کر دینا یہ محبت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسے ابن بارڈؒ ایک بزرگ گزرے ہیں موت کے وقت میں انہیں جنت کے مناظر دکھائے گئے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ انہوں نے جنت سے رخ پھیر لیا اور ایک شعر پڑھا ؎

ان کان منزلتی فی الحب عندکم

ماقدرأیت فقد ضیعت ایامی

اے اللہ آپ سے محبت کرنے کے باوجود میرا مقام آپ کے ہاں یہی ہے جو میں نے دیکھا ہے تو میں نے زندگی ضائع کر دی' مقصد کیا کہ محبت الٰہی کا اتنا غلبہ تھا کہ وہ تو اللہ کا دیدار چاہتے تھے۔

جنت کی طلب

حضرت ممشاد دینوریؒ ایک بزرگ ہیں موت کے وقت کسی نے ان کو دعا دی کہ اللہ آپ کو جنت کی نعمتیں عطا فرمائے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ انہوں نے جواب دیا کہ بیس سال سے جنت پوری آرائش کے ساتھ میرے سامنے پیش ہوتی رہی میں نے اللہ رب العزت کی طرف سے نگاہ ہٹا کر ایک لحہ کیلئے بھی جنت کی طرف نہیں دیکھا۔ تم میرے لئے کیا جنت کی دعائیں کرو گے۔ تو اس قسم کے جو اللہ والوں کے واقعات ہیں وہ محبت کے غلبہ میں ہیں تاہم جنت کو طلب کرنا یہ مومن کا کام ہے۔ یہ مومن کی تمنا ہونی چاہیئے کس لئے؟ نیت یہ نہ ہو کہ جنت کے اندر کھانے پینے کی چیزیں

ہونگی رہائش کی جگہ ہوگی، نعمتیں ہونگی، نہیں، نیت یہ ہو کہ جنت وہ جگہ ہے جہاں مومنوں کو اللہ رب العزت کا دیدار نصیب ہوگا۔ ہم اگر جنت پہنچ جائیں گے تو ہم عاجز مسکینوں کو بھی اللہ کا دیدار نصیب ہو جائے گا۔ تو اس لئے ہر مومن کو دل میں جنت کی تمنا کا رکھنا یہ نیکی کا کام ہے۔

جنت اور جہنم کا مکان

اللہ رب العزت نے ہر انسان کے لئے ایک مکان جنت میں بنایا ہے اور ایک مکان جہنم میں بنایا ہے۔ موت کے وقت اگر وہ نیک آدمی ہو تو اس کو پہلے جہنم کا مکان دیکھاتے ہیں کہ اے میرے بندے اگر تو برائیاں کرتا تو تیرا یہ ٹھکانا ہوتا، اب چونکہ تو نے نیکی پر زندگی گزاری لہذا تیرا ٹھکانہ جنت میں ہے۔ جب اس کو جنت کا ٹھکانہ دیکھاتے ہیں تو اس کو اتنی خوشی ہوتی ہے کہ موت کی تکلیف بھی اسے بھول جاتی ہے۔ اور اگر وہ بندہ گنہگار ہو تو اس کو اللہ رب العزت کے فرشتے جنت کا مکان دیکھاتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اگر تو نیکی کرتا تو تیرا یہ مکان اللہ رب العزت نے تیار کیا تھا۔ چونکہ تو نے برائیاں کیں، گناہ کئے، توبہ بھی نہ کی اور اب تیری موت کفر پر آرہی ہے شرک پر آرہی ہے، منافقت پر آرہی ہے اس لئے اب تجھے جہنم میں ڈالیں گے۔ تو اس کے دل میں حسرت بڑھ جائے گی، کاش میں بھی ایمان قبول کر لیتا، نیک ہوتا، مجھے بھی جنت مل جاتی اب میں جنت سے محروم اس کے دل میں حسرت ہوگی پھر اسے جہنم کا مکان دیکھائیں گے کہ اب تجھے یہاں بھیجیں گے تو خوف ہوگا اسی خوف اور حسرت کی تکلیف میں جب اسے موت کی تکلیف پہنچے گی تو اس کی تکلیفیں کئی گناہ زیادہ ہونگی۔ اور اس کی روح کو قبض کر لیا جائے گا۔

جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا، کہ جہنم کے سات

دروازے ہیں (سورۃ حجر آیت ۴۴)' لیکن حدیث پاک میں بتایا گیا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اب اس میں علماء نے ایک نقطہ لکھا' نقطہ یہ لکھا کہ جس طرف سے زیادہ لوگوں نے آنا ہو اس طرف کے راستے کو بڑا بنا دیا جاتا ہے۔آپ نے دیکھا ہوگا کہ گھر کا ایک مین گیٹ ہوتا ہے اور ایک مستورات چھوٹا سا گیٹ عقب سے اپنے لئے بنا لیتی ہیں۔جہاں سے زیادہ بندوں نے آنا ہوتا ہے وہاں زیادہ آدمیوں کے آنے کی گنجائش بنائی جاتی ہے۔اور جہاں تھوڑوں نے آنا ہوتا ہے وہاں تھوڑی جگہ بنائی جاتی ہے تو علماء نے نقطہ لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے سات دروازے بنائے' جنت کے آٹھ دروازے بنائے اللہ رب العزت کی منشا یہ ہے کہ میرے زیادہ بندے جنت میں چلے جائیں۔تو جس پروردگار نے پہلے ہی بڑا اور زیادہ کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی چاہت یہ ہے کہ میرے بندے نیکی کریں۔یہ جہنم میں جانے کی بجائے جنت میں زیادہ جانے والے بن جائیں۔

جنت کیا ہے؟

جنت کیا ہے؟ آج کی اس محفل میں چند باتیں آپ سے کہی جائیں گی اللہ رب العزت کی بنائی ہوئی ایک جگہ ہے۔جس کے بارے میں آتا ہے "مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر" کسی آنکھ نے اسے دیکھا نہیں' کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں' کسی انسان کے دل پر اس کا خیال تک نہیں گزرا' تو گویا جنت ہمارے خواب وخیال سے بھی زیادہ حسین اور خوبصورت جگہ ہے۔یہ اللہ رب العزت کے نیک بندوں کی رہائش گاہ ہے۔عرش خداوندی جنت کی چھت ہوگی' اور عرش کے بالکل نیچے یہ جنت ہوگی۔مگر اللہ رب العزت فرماتے ہیں والسماء بناء (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۲) اور آسمان کو جب ہم نے بنایا تو اس کو توسیع بخشی یہ ہر وقت پھیل رہا ہے تو علماء نے مسئلہ لکھا کہ جس طرح آسمان

ہر وقت پھیل رہا ہے اسی طرح جنت بھی ہر وقت پھیل رہی ہے۔ جیسے کمان سے تیر نکلے تیزی کے ساتھ سفر کرتا ہے اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ جنت پھیلتی چلی جارہی ہے۔ اور یہ اللہ رب العزت کی رحمت دم بدم اس کے بندوں پر بڑھ رہی ہے۔ اور یہ اللہ رب العزت کی مہربانی ہے یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے انعام والی جگہ کو ہر وقت Expand ہونے کا حکم عطا فرمادیا۔ تو جنت ہر لمحے بڑھ رہی ہے تا کہ میرے بندے وہاں جائیں۔

اہل جنت کا اعزاز

قیامت کے دن جو جنتی ہونگے ان کو اللہ رب العزت پروٹوکول عطا فرمائیں گے۔ دنیا کے اندر استقبال کیا جاتا ہے' پروٹوکول دیا جاتا ہے' پروٹوکول کا کیا مطلب کہ جب کسی کو گھر بلانا ہو تو اس کو اپنا ڈرائیور سواری بھیج کر بلوا لیتے ہیں۔ ایک تو ویسے ہی ان کو بتادیتے کہ آپ گھر آ ییئے۔ لیکن عزت افزائی اس میں ہوتی ہے کہ مہمان بہت معزز ہو تو اپنا بندہ بھیج دیتے ہیں کہ جاؤ ان کو گھر لے کر آؤ۔ اللہ تعالیٰ بھی جنتیوں کو پروٹوکول عطا فرمائیں گے۔ فرشتوں کو بھیجے گے اور ان سے کہیں گے کہ میرے بندوں کو میرے پاس لے آؤ۔ تو جنتیوں کو با جماعت لے کر جائیں گے۔ قرآن پاک میں فرمایا آیت **وسیق الذین اتقوا ربهم الی الجنة زمرا** (سورۃ المومن آیت نمبر ۷۳)۔ جنتی لوگ قیامت کے دن جنت کی طرف چلیں گے جماعت بن کر اور جب وہ جماعت بن کر چلیں گے اور جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو فرشتے ان سے کہیں گے **سلام علیکم طبتم فادخلو ھاخالدین** (سورۃ المومن آیت نمبر ۷۳) تمہارے اوپر سلامتی ہو یعنی ان کو پھر سلام بھی پیش کیا جائے گا۔ **والملئکة یدخلون علیهم من کل باب** (سورۃ رعد آیت نمبر ۲۳) ہر دروازے سے فرشتے ان کے پاس داخل ہونگے اور ان کو کہیں گے **سلام علیکم** تم پر سلامتی ہو۔ سلام کا معنی سلامتی ہے۔ اور اگر سمجھنا

چاہیں تو ایک اس کا مطلب شاباش ہے۔ یعنی فرشتے یوں کہیں گے سلام علیکم تم پر سلامتی ہو، تمہیں شاباش ہو، تم جیتے رہو، جیسے آدمی کسی کو خوش ہو کر کہتا ہے نا تو فرشتے یوں خوش ہو کر کہیں گے، او جیتے رہو، تمہیں شاباش ہو، تم پر سلامتی ہو، بما صبرتم (سورۃ رعد) تم نے دنیا کے اندر رہتے ہوئے صبر کیا گناہوں سے اپنے نفس کو بچالیا۔ فنعم عقبی الدار۔ دیکھو تمہیں کتنا اچھا ٹھکانہ اللہ نے عطا فرمایا، تو اللہ رب العزت اس دن جنتیوں کو بہت اکرام عطا فرمائیں گے۔ اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب بھی جنتی جنت میں داخل ہونگے، تو جب فرشتے ان کو سلام کرلیں گے اور وہ اپنے گھر کی طرف جائیں گے اللہ رب العزت ہر ہر جنتی مرد اور عورت کو سلام فرمائیں گے۔ اب یہ کتنا اعزاز ہے ہر جنتی مرد اور ہر جنتی عورت کو اللہ تعالیٰ سلام کہیں گے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی کے گھر میں آپ جائیں تو گھر کی کوئی عورت دروازے پر آپ کا استقبال کرتی ہے، اور آپ کو سلام کرتی ہے تو یہ اہل خانہ نے سلام کیا یہ اکرام ہوا کرتا ہے۔ اللہ رب العزت بھی جنت میں جنتیوں کو سلام فرمائیں گے۔

اہل جنت کی صفیں

حدیث پاک میں آیا ہے کہ۔ قیامت کے دن جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہونگی جن میں سے اسی صفیں میری امت کی ہونگی اور چالیس صفیں باقی تمام انبیاء کی امتوں کی ہونگی۔ سبحان اللہ دیکھئے اللہ کے محبوب ﷺ کو کیا عزت ملی، کہ سارے انبیاء کی امتیں مل کر جو بنیں وہ چالیس صفیں اور اللہ کے محبوب ﷺ کی امت کی جو صفیں بنیں وہ اسی ہونگی۔ یعنی ان سے دوگناہ ہوگا۔ بلکہ یوں کہئے کہ جو جائیداد ہوتی ہے نا جو وارث ہوتے ہیں ان میں سے بیٹی کو آدھا حصہ ملتا ہے اور بیٹے کو دوگناہ حصہ ملتا ہے۔ تو جنت آدم علیہ السلام کی میراث تھی۔ جب تقسیم ہوئی تو اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو تو مرد والا حصہ عطا فرمایا۔ اور باقی تمام انبیاء کو مل کر مادینہ حصہ عطا فرمایا۔ تو ایک

سو بیس صفوں میں سے اسی صفیں امت محمدیہ ﷺ کی ہونگی۔

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے' کہ نبی علیہ السلام تین دن صحابہؓ سے کنارہ کش رہے صرف کمرے میں حجرے میں اپنے آپ بند رہے اور نمازوں کیلئے تشریف لاتے پھر بغیر سلام کلام کیے بغیر خاموشی سے واپس تشریف لے جاتے۔ پھر نماز کیلئے آتے تو واپس چلے جاتے۔ آپ نے تخلیہ تنہائی اختیار کر لی' تین دن کیلئے صحابہ کرامؓ بڑے حیران ہوئے' تیسرے دن جب نبی ﷺ صحابہؓ سے آ کر ملے تو انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے محبوب ﷺ آپ ﷺ نے تین دن کیوں تنہائی اختیار فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا! کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہا تھا۔ اور تین دن میں اللہ کے سامنے روتا رہا اور اپنے رب سے مانگتا رہا۔ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمالیا کہ وہ میری امت کے ستر ہزار بندوں کو بغیر حساب کتاب کے جنت عطا فرمائیں گے۔ اور ان میں سے ہر ہر بندہ اپنے ساتھ ستر ہزار آدمیوں کو جنت میں لے کر جاسکے گا۔ اب ستر ہزار تو بغیر حساب جانے والے' اور ہر ایک اپنے ساتھ ستر ہزار کو لے کر جائے گا' تو ماشاء اللہ اربوں میں یہ انسان بن جائیں گے۔ اور اربوں کی تعداد میں لوگ ہونگے امت محمدیہ کے جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

مثال کے طور پر امام اعظمؒ فرض کر وان میں سے ایک ہیں ان کے ساتھ ستر ہزار کی ان کو اجازت ہوگی۔ کہ آپ اپنے ساتھ اور بھی لوگوں کو لے کر جایئے۔ تو اس لئے ہمارے جو بڑے اکابر گزرے اگر ہم ان کے ساتھ روحانی طور پر معلق رہیں گے۔ تو وہ جب بے حساب کتاب جائیں گے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ چوائس عطا کریں گے کہ اپنے ساتھ ستر ہزار کو لے کر جاؤ تو سبحان اللہ ممکن ہے کہ ہم پر بھی کسی بزرگ کی نظر پڑ جائے۔ اور قیامت کے دن ہمیں بلا حساب کتاب جنت میں جانے کی اجازت مل جائے

اہل جنت کا اکرام

جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہونگے۔توجب گھر میں مہمان آتے ہیں۔تو ان کے سامنے فوراً ہی سویٹ ڈش یا کوئی مشروب وغیرہ رکھ دیتے ہیں' یا میوہ رکھ دیتے ہیں کہ جیسے ہی آ کر بیٹھیں تو کچھ کھالیں۔توجنتی جیسے ہی جنت میں داخل ہونگے' اللہ رب العزت کی طرف سے ایک روٹی ان کو دی جائے گی۔بعض روایات میں مچھلی یا اس کے کباب بھی آئے ہیں۔تو یہ چیزیں رکھ دی جائیں گی' اور جنتی جب اس کو کھائیں گے تو دنیا کے تمام کھانے اور پھلوں کے جتنے مزے تھے ان کو اس ایک روٹی میں مل جائیں گے۔اور اس روٹی کو کھا کر ان کو کتنی دیر تک ایک نیندسی محسوس ہوگی یعنی جیسے ایک انسان کسی چیز کو کھا کر ایک نشہ محسوس کرتا ہے۔ان کو کھانے کا نشہ ایسا محسوس ہوگا۔دیکھو یہ جنت کا استقبال ہے۔کہ ایک ایک لقمے میں ساری دنیا کی نعمتوں کو مزہ ان کو مل جائے گا۔

جنت کے مکان کی تعمیر

جنت میں ہر ایک کا اپنا اپنا مکان ہوگا۔کیسے مکان ہونگے؟ یہ مکان ہر انسان اپنی عبادت کے ذریعے خود بناتا ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے! کہ جنت میں فرشتے ہیں جو جنتی انسان کا مکان بناتے ہیں۔جو انسان ذکر بیٹھا کر رہا ہوتا ہے' تو ادھر جنتی فرشتے اس کا مکان بنا رہے ہوتے ہیں۔جب یہ ذکر کرنا ختم کر دیتا ہے یعنی نیک عمل کرنا ختم کر دیتا ہے تو فرشتے مکان بنانا روک دیتے ہیں۔دوسرے فرشتے پوچھتے ہیں کہ تم نے مکان کا کام بند کیوں کر دیا؟ تو جواب دیتے ہیں کہ ہمارے پاس اینٹ گارا ختم ہوگیا۔یعنی جتنی دیر ہم عبادت کرتے ہیں اتنی دیر ہمارا مکان بنتا ہے۔اب عورتیں دل میں یہ بات سوچ لیں کہ جتنا وقت وہ مصلے پہ لگائیں گی' تلاوت میں لگائیں گی' نمازوں میں لگائیں

گی تسبیحات پڑھنے میں لگائیں گی اپنے دل میں اللہ کو یاد کرنے میں لگائیں گی اتنی دیر جنت میں ان کا مکان بنتا رہے گا۔حتی کہ ایک مرتبہ اگر کوئی بندہ سبحان اللہ کہہ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سبحان اللہ کہنے کے بدلے میں ایک درخت جنت میں لگوا دیتے ہیں اتنا بڑا درخت ہوگا کہ عربی نسل کا گھوڑا ستر سال اگر اس کے نیچے دوڑے تو اس کا سایہ ختم نہ ہو تو اتنے بڑے بڑے درخت لگیں گے اتنا بڑا بڑا Area ہوگا۔جیسے دنیا کے اندر چھوٹے چھوٹے مکان ہوتے ہیں ایک ہوتے ہیں Field House دس ایکڑ کے اندر ایک گھر چاروں طرف باغ ہوتے ہیں۔تو جنت کے اندر ایسے ہی اللہ تعالیٰ Field House عطا فرمائیں گے۔کہ گھر ہوگا محل کی مانند اور اس کے گرد درختوں کے باغ لگے ہونگے۔جنت کے مکان کے بارے میں احادیث میں آیا ہے کہ کچھ لوگوں کے مکان سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنائیں گے۔جیسے دنیا میں ٹائلیں لگا دیتے ہیں۔تو گھر میں کتنی خوبصورت لگتی ہیں آج کل جس گھر میں جاؤ ایک سے بڑھکر ایک ٹائل کا ورک ہوا ہوتا ہے کئی جگہوں پر ماربل لگا دیتے ہیں اس کی اپنی خوبصورتی ہوتی ہے کئی جگہوں پہ چپس لگا دیتے ہیں اس کی اپنی خوبصورتی ہوتی ہے تو جنت کے جو مکان بنیں گے ان مکانوں کی اینٹیں سونے اور چاندی کی بنی ہوئی ہونگی اور جو گارا استعمال کیا جائے گا وہ مشک کا ہوگا۔یہ مشک کی خوشبو ایسی ہوتی ہے کہ آدمی جو ہاتھ پر لگا لے تو پورا دن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی ہے۔تو آپ سوچئے کہ جس مکان کے گارے میں سے مشک کی خوشبو آئے گی تو وہ مکان کیسا معطر ہوگا۔بعض جنتی ہونگے جن کو اللہ رب العزت سرخ یاقوت کا محل عطا فرمائیں گے۔سونے چاندی کی اینٹیں نہیں ہونگی سرخ یاقوت کا محل ہوگا۔اور بعض ایسے لوگ ہونگے جن کو ہیرے کا مکان عطا فرمائیں گے جو بے جوڑ ہوگا کہیں جوڑ نہیں ہوگا پورے کا پورا مکان ہیرے کا ہوگا۔تو جب ہیرے کے مکان ہونگے یاقوت کے مکان ہونگے تو سوچئے کہ ان کی خوبصورتی پھر کیسی ہوگی۔پھر اس مکان کے اندر گلشن

ہونگے' باغ ہونگے' پھل ہونگے پھول ہونگے' سبزہ ہوگا اس قدر خوبصورت پرندے ہونگے۔ کہ انسان کو اپنے گھر کے اندر بیٹھے ہوئے ایسا مزا آئے گا۔ کہ وہ خوشیاں منائیں گے۔

جنت کے پھل

جنت کے جو درخت ہونگے ان کے بارے میں آتا ہے کہ جب انسان کے دل میں خیال آئے گا' کہ میں فلاں درخت کا پھل کھاؤں' تو اس درخت کی شاخ اس کے قریب ہو جائے گی اور پھل اس کے منہ کے پاس آ جائے گا' اور جنت کے درخت کا پھل لیٹا ہوا بندہ بھی حاصل کر سکے گا' بیٹھا ہوا بھی حاصل کرے گا' کھڑا ہوا بھی حاصل کرے گا۔ **ذللت قطوفھا تذلیلا**" (سورۃ دھر آیت ۱۴) اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں بندہ جس حال میں بھی ہوگا وہ پھل اسے وہاں ہی مل جائے گا۔ دنیا کے درختوں کے پھل توڑنے کیلئے تو جانا پڑتا ہے۔ درخت پر چڑھنا پڑتا یا نیچے سے کوئی چیز لیکر مارنا پڑتا ہے۔ لیکن جنت کے درختوں کے پھل جہاں انسان ہوگا وہیں بیٹھے بیٹھے اسے مل جائیں گے۔ اور پھر درخت بھی عجیب ہونگے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں **فیھما من کل فاکھۃ زوجان** (سورۃ رحمان) ہر میوہ جو ہوگا یا پھل ہوگا اس کے جوڑے ہونگے' **فیھا فاکھۃ ونخل ورمان** ط **فیھما عینان تجرین** ط (سورۃ رحمان) نہریں بھی جاری ہونگی' **فیھما عینان نضاختان** ط (سورۃ رحمان) کہیں فرمایا کہ **ذواتا افنان** (سورۃ رحمان) کہیں فرمایا **وجنا الجنتین دان** ط (سورۃ رحمان) کہیں فرمایا **مدھامتٰن** (سورۃ رحمان) اور اخیر میں فرمایا **فبای الاء ربکما تکذبٰن** ط تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

جنت کی موسیقی

جنتی باغات کے بارے میں اتنی تفصیل بتائی گئی کہ وہ کتنی خوبصورت جگہ

ہوگی' بعض روایات میں آتا ہے ہر درخت کے اوپر پھلوں کے ساتھ گھنگروؤں کی مانند کچھ چیزیں لگی ہوئی ہونگی' جب جنت میں ہوا چلے گی تو درختوں کی ٹہنیاں ہلیں گی' اور وہ گھنگرو بجیں گے' اور ان میں سے اتنی خوبصورت آواز پیدا ہوگی' جیسے میوزک کی ہوتی ہے کہ جس کو سن کر انسان تمنا کرے گا کہ میں اس آواز کو سنتا ہی رہوں۔ جنتی باغ کے درختوں کو اللہ رب العزت نے ایسا بنا دیا وہ پھل بھی دینگے' سایا بھی دینگے' اور ان میں سے ایسی آوازیں نکلیں گی کہ انسان ان آوازوں کو سن کر ان پر مست ہوگا۔ پھر ہر گھر کے اندر اللہ رب العزت ایسا اس کو خوبصورت بنائیں گے۔

جنتی گھر کی چمک

حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ جنت کا گھر آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ چمک دار ہوگا۔ جیسے لوگ کہتے ہیں چمکتا ہوا ہیرا' ہیرے کی چمک بھی تھوڑی ہوتی ہے' ستارے کی چمک زیادہ ہوتی ہے تو ستارے کے ساتھ تشبیہ دی کہ جنتی بندے کا مکان آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ چمک دار ہوگا' اور اس میں ایک خاص بات ہوگی وہ یہ کہ اگر ایک گھر میں ہی رہیں تو کچھ عرصہ کے بعد ایک ہی جگہ فرنیچر' چیزیں دیکھ دیکھ کر اکتاہٹ ہو جاتی ہے۔

جنتی گھر کی سیٹنگ

کئی عورتوں کو دیکھا کہ وہ سال دو سال کے بعد گھر کی سیٹنگ بدلتی رہتی ہیں' کبھی فرنیچر بدل دیا' کبھی سیٹنگ بدل دی' کبھی کچھ بدل دیا' کہ جدت کے اندر "کل جدید لذیذ" ہر نئی چیز میں لذت ہوتی ہے' تو جنتی مکان کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی رکھ دی کہ اس مکان کا ڈیزائن روز بدلہ کرے گا ہر دن صبح جنتی جیسا چاہیں گے ان کے مکان کا ڈیزائن ویسا ہی بن جایا کرے گا۔ عورتیں چاہتی ہیں یہاں پھول ہوں' یہاں فلاں چیز ہو' یہاں فلاں چیز ہو' تو جیسے یہ چاہیں گی جنت کے مکان کا ڈیزائن روز بدلے

گا۔خوبصورتی روز بہتر ہوگی جیسے ان کے دل کی تمنا ہوگی۔ویسے ہی اللہ تعالیٰ اس مکان کی خوبصورتی کو بنا دیا کریں گے۔تو سوچئے کہ وہ کیسی جگہ ہوگی کہ ہمارے ذہن میں تصور ہوگا کہ ایسا مکان ہو اور پھر وہ مکان ویسا بن جائے گا۔آج تو عورتیں جس مکان میں رہتی ہیں یہ بچاریاں اس کی صفائی پہ دو گھنٹے روز ہی لگا دیتی ہیں کبھی ونڈو گلاسز Clean ہو رہیں ہیں' کبھی فرنیچر Clean ہو رہا ہے' کبھی Carpet Clean' ہو رہا ہے۔مگر سب کچھ کر کے بھی وہی گھر روز ہے۔ساری زندگی اسی گھر میں گزارنی ہے۔اچھا بن گیا تو بھی اور اگر کوئی چیز اچھی نہ بنی تو بھی گزارا کرنا ہے کہ بن چکا مگر جنت کا مکان تو کچھ اور ہی ہوگا' کہ جس کا ڈیزائن اللہ رب العزت بندے کی خواہش کے مطابق روز بدل دیا کریں گے' تو سوچئے کہ اس گھر میں رہنے کا کتنا مزا آئے گا۔

جنتی گھر کے اندر سوئمنگ پول

دنیا کے اندر جیسے مختلف گھروں کے اندر Swimming Pool ہوتے ہیں' اور لوگ پسند کرتے ہیں کہ کبھی کبھی Swimming Pool میں نہانا بھی پڑتا ہے جنت کے ہر گھر میں بھی Swimming Pool ہوگا چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک نہر ہے جس کا نام نہر رحمت ہے' وہ تمام جنتوں میں سے گزرے گی۔یعنی ہر ہر جنتی کے گھر کے قریب سے بہتی ہوئی آئے گی' اس کی شاخیں اتنی ہونگی' ہر مکان کے اندر Swimming Pool ہوگا جس کے اندر اگر وہ نہانا چاہیں تو اس میں نہانے کی Facility (سہولت) موجود ہوگی۔

جنتوں کے نام یا اقسام

اللہ تعالیٰ نے کئی جنتیں بنائیں ایک کا نام دارالجلال ہے' ایک کا نام دارالسلام ہے' ایک کا نام جنت الماویٰ ہے' ایک کا نام جنت الخلد ہے' ایک کا نام جنت

النعیم ہے'ایک کا نام جنت القرار'ایک کا نام جنت الفردوس ہے۔یہ جنت الفردوس وہ جنت ہے جس میں نبی ﷺ کو اللہ رب العزت مکان عطا فرمائیں گے۔اور ایک کا نام جنت عدن ہے۔حدیث پاک میں آتا ہے' کہ جنت الفردوس تک جتنی جنتیں تھیں ان کو تو اللہ نے فرشتوں کے ہاتھوں سے بنوایا مگر جنت عدن نے کو اللہ نے خود بنایا' یہ وہ جنت ہوگی کہ جہاں پہ جنتیوں کو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا۔اللہ تعالیٰ نے کیونکہ اپنے بندوں کو جلوہ عطا فرمانا تھا جیسے مہمان کو کوئی بلائے اس کیلئے سیٹنگ (Setting) گھر کی خود کرتا ہے۔

جنت العدن

اسی طرح اللہ رب العزت نے اپنے محبوب بندوں کو چونکہ اپنا دیدار کروانا تھا اس لئے جنت العدن کو اللہ رب العزت نے خود بنایا' احادیث میں آتا ہے' کہ اس جنت کا گارا یعنی سیمنٹ جو ہے وہ مشک کا ہوگا' اس کا گھاس زعفران کا ہوگا' اور اس کے جو پتھر ہونگے وہ موتیوں کے ہونگے' اور اس کی خاک عنبر کی ہوگی اور اب سوچئے کہ جنت عدن کیسی ہوگی؟ جس کو اللہ رب العزت نے سجایا۔اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ **فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین جزاء م بما کانوا یعملون** ط (سورۃ الم سجدہ ۱۷) کوئی جی نہیں جانتا ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے اللہ نے کیا کیا تیار کر رکھا ہے' یہ بدلہ ہے جو وہ نیک اعمال کرتے تھے۔اب مکان کے اندر ہر گھر کے اندر فرنیچر ہوتا ہے' اور عورتیں فرنیچر بھی اپنی پسند کا لاتی ہیں اچھے سے اچھا فرنیچر لاتی ہیں۔جنت کے مکانوں کے اندر بھی فرنیچر ہونگے اللہ تعالیٰ مسندیں بنا دیں گے۔منبر ہونگے بیٹھنے کیلئے کرسیاں ہونگی' بیٹھنے کیلئے گاؤ تکئے لگے ہونگے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔**علی سرر موضونۃ متکئین علیھا متقبلین** ۵ (سورۃ واقعہ ۱۵) ایسے تخت ہونگے کہ جن پر سونے کا کام کیا ہوا ہوگا۔اب سوچئے جو تخت سونے کا بنا ہوا

ہو‘جس پر سونے کا کام کیا گیا ہو‘ یہ کتنا اچھا فرنیچر ہوگا‘ اور اس کے اندر پھر لوگ ایک دوسرے کے آمنے سامنے محفلیں سجا کر بیٹھیں گے۔ خدام ہونگے‘ نوکر چاکر ہونگے‘ یطوف علیھم ولدان مخلدون ○ (سورۃ دھر ۱۹) ان کے گرد پھریں گے کہ کوئی حکم ہو تو ہمیں بتا دیجئے‘ یہ جنتی خادم ہیں‘ ان کا نام غلمان ہے‘ قرآن مجید میں فرمایا کہ لؤلؤ منثورا (سورۃ دھر ۱۹) جیسے چمکتے ہوئے موتی ہوتے ہیں اس طرح وہ خادم خوبصورت ہونگے‘ کہ گھر کے اندر بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح خوبصورت ہونگے‘ حدیث پاک میں آتا ہے‘ ایک صحابیؓ نے جب یہ آیت پڑھی تو اس نے نبی ﷺ سے عرض کیا‘ اے اللہ کے محبوب ﷺ! جب جنتی خدام کو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح خوبصورت ہونگے‘ تو پھر جو جنت کے وارث جو جنتی لوگ بنیں گے ان کے حسن و جمال کا کیا عالم ہوگا‘ ان خدام کے پاس پھر خدمت کے لئے برتن ہونگے‘ اور انسانوں کے سامنے وہ کھانے پینے کیلئے دسترخوان لگائیں گے‘ چنانچہ قرآن مجید میں دسترخوان لگانے کی ترتیب بھی بتا دی گئی۔

جنتی برتنوں کی خوبصورتی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں‘ باکواب واباریق (سورۃ واقعہ ۱۸) ان کے پاس برتن ہونگے‘ اباریق کہتے ہیں وہ برتن جس میں پکڑنے کیلئے حلقہ بھی بنا ہو اور ٹونٹی بھی ہو مگر وہ برق کی طرح چمکنے والا ہو‘ ایسے برتنوں کو جیسے قلعی برتن کو کروا دیں‘ وہ کتنا چمکتا ہے‘ اسی طرح جو جنتی برتن ہونگے‘ وہ برق کی طرح چمکنے والے ہونگے‘ یعنی ہو Shinning ہونگے اور یوں سمجھ لیجئے ان میں پکڑنے کیلئے ہینڈل بھی بنے ہوئے ہونگے اور کچھ اکواب ہونگے اکواب کہتے ہیں ان برتنوں کو جن میں پکڑنے کیلئے جگہ نہیں ہوتی‘ جیسے پیالہ‘ تو پیالہ میں ہینڈل وغیرہ تو نہیں بنا ہوتا‘ لیکن کپ کے اندر ہاتھ سے پکڑنے کی جگہ بنی ہوتی ہے‘ تو اس لئے دو طرح کے برتنوں کا ذکر کیا گیا۔

جنتی دسترخواں کی حسن ترتیب

اکواب وابایق، وکاس من معین ، (سورۃ واقعہ) اور پھر ایسے برتن ہونگے جام ہونگے جن کے اندر مشروبات ہونگے **لا یصدعون عنہا ولا ینزفون** لیکن وہ ایسی شراب ہوگی جسے شراب طہورا کہتے ہیں، کہ پئیں گے مگر اس کی وجہ سے نشہ نہیں ہوگا، تو وہ دسترخوان کے اوپر آکر پہلے وہ برتن رکھیں گے، برتن رکھنے کے بعد پھر دوسرا کام کیا ہوگا، **وفاکہۃ مما یتخیرون** ، (سورۃ واقعہ) پھر ان کے آگے میوے رکھ دیئے جائیں گے، جب میوے رکھ دیئے گئے تو تیسرا کام کیا ہوگا، **ولحم طیر مما یشتھون** ، (سورۃ واقعہ) پھر ان کے پاس پرندوں کا بھنا ہوا گوشت آجائے گا، تو گویا ہمیں دسترخوان کی جنتی ترتیب بتا دی گئی کہ عورتیں بھی گھروں میں اسی طرح دسترخوان لگایا کریں کہ پہلے دسترخوان بچھا دیا پھر اس کے اوپر برتن رکھ دیئے پھر برتنوں کے بعد مشروبات رکھ دیئے، مشروبات کے بعد میوے رکھ دیے اور میوے کے بعد پکا ہوا بھنا ہوا کھانا رکھ دیا تو یہ اللہ رب العزت نے جنت کے دسترخوان کی ترتیب جو قرآن میں بتائی اگر آپ اس پر عمل کریں گی تو اللہ رب العزت کی طرف سے آپ کو اجر ملے گا، اور جب ابھی سے اس طرح دسترخوان لگوانے کی Practice (پریکٹس) کر لیں گی تو اللہ تعالیٰ آخرت میں آپ کو اس سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ پھر جب جنتی کھانا کھانے بیٹھے گے **یتنازعون فیہا** حدیث پاک میں آتا ہے کہ کھانا اتنا ہوگا کہ ہر بندہ کھا سکے گا مگر شوق کی وجہ سے محبت کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ ناز وادا کی وجہ سے ایک دوسرے سے چھین کے کھائیں گے، یعنی ایک برتن کے اندر کھانا پڑا ہوا ہوگا اب کئی عورتیں بیٹھی ہیں تو ایک پہلے ہاتھ ڈالے گی کہ میں پہلے اٹھا لوں، دوسری ہاتھ ڈالے گی کہ میں اٹھا لوں، وہ Enjoy (انجوائے) کرنے کیلئے گویا اس میں سے کھانا نکالنے میں پہل کریں گی، حالانکہ کھانا اتنا ہوگا کہ وہ کھانا سب کھا سکتی ہیں، مگر

اللہ کی طرف سے ان کو Enjoy کرنے کا موقع دیا جائے گا' اس لئے وہ کھانا کھاتے ہوئے چیزوں کو لیتے ہوئے کوئی کہے گی کہ میں انار لیتی ہوں' کوئی کہے گی کہ میں آم لیتی ہوں' یہ جتنے پھل ہونگے دنیا کے پھلوں کے ہم شکل ہونگے مگر ان کی لذتیں ہونگی بہت ہی اعلیٰ اور عجیب ہونگی' عجیب یہ کہ ہر ہر پھل کی لذت دوسرے سے جدا ہوگی' ہر پھل جب جنتی کھائے گا تو اس کو ہر پھل کا اپنا مزا آئے گا' حتیٰ کہ ہر ہر لقمے پر جنتی کو اپنا مزا آئے گا اور اس کیلئے یہ کھانے جو ہونگے لطف لینے کا سبب بن جائیں گے۔ لیکن جتنا بھی کھائیں گے' مزے کی بات یہ ہے کہ کھانے کے بعد مشک کا ڈکار آئے گا' اور خوشبو پھیل جائے گی' اور وہ کھانا ہضم ہو جائے گا پھر دوبارہ بھوک ہوگی پھر جنتی کھانا شروع کر دے گا۔

جنت میں مہمان نوازی

اب جنتی جنت میں اپنے گھر میں دوسروں کی مہمان نوازی بھی کرے گا' چنانچہ کچھ عورتیں جنت میں ایسی بھی ہونگی وہ تمنا کریں گی کہ ہم تو بی بی فاطمہؓ کی دعوت کریں گی' چنانچہ خاتون جنت ان کے گھر میں دعوت کیلئے تشریف لائیں گی' کچھ کہیں گی کہ ہم تو سیدہ عائشہ صدیقہؓ جو نبی ﷺ کی رفیقہء حیات تھیں ان کی دعوت کریں گی' سیدہ عائشہ صدیقہؓ ان کی دعوت پہ آئیں گی' کچھ بی بی مریمؑ کی دعوت کریں گی' کچھ بی بی آسیہؓ کی دعوت کریں گی' تو یہ جنت کے اندر جو معزز خواتین ہونگی' ان کی دعوتیں ہونگی نیک خواتین جو دنیا میں ایک دوسرے کی دوست رہی ہونگی اور نیکی پر ایک دوسرے کو بڑھاتی رہی ہونگی وہ بھی ایک دوسری کی دعوتیں کریں گی اب سوچئے کہ کتنی دعوت کا مزا آئے گا کہ جس میں وقت کی کوئی پابندی نہیں اور ضروریات کی کوئی کمی نہیں' چاہت کے مطابق ہر چیز موجود ہے' جب جنتی عورت نیت کرے گی' کہ میں نے فلاں کی دعوت کرنی ہے تو اس کو کوئی تیاری خود نہیں کرنی پڑے گی۔ دنیا میں تو دعوت

دے کر عورتیں دل کے اندر افسوس کرتی ہیں' کہ دعوت دے بیٹھی مگر اب پورا دن ہمیں کام کرنا پڑے گا' کیچن کے اندر ہمیں کھڑا ہونا پڑے گا' مگر جنت کی دعوت کچھ اور ہوگی' جنتی عورت دعوت تو دے گی مگر انتظام نہیں کرنا پڑے گا۔

گھر کی سیٹنگ خواہش کے مطابق

حدیث پاک میں آتا ہے یہ اپنے گھر کے لاؤنج کو یا اپنے گھر کے Garden کو کیسا تصور کریں گی کہ سیٹنگ ایسی ہونی چاہئے اس کی سیٹنگ ویسے ہی ہو جائے گی' پھر ایک بادل آئیگا اور اس بادل کے اندر سے دستر خوان لگا دیا جائے گا' پھر اس بادل کے اندر سے اس کے اوپر برتن رکھ دیئے جائیں گے۔ پھر اس کے اوپر مشروبات ہونگے' جو غلمان لا کر رکھ دیں گے۔ پھر اس کے اوپر میوے رکھیں جائیں گے۔ پھر اس میں بھنے پرندوں کے گوشت رکھ دیئے جائیں گے۔ اور اس کے بعد سب خواتین بیٹھ کر اس میں کھانا کھائیں گی' ایک دوسرے کے ساتھ تذکرے کریں گی' دنیا میں ہم یوں پروگراموں میں جایا کرتی تھیں۔ دنیا میں یوں رمضان المبارک کی راتوں کو جاگا کرتی تھیں' اور یوں صلوۃ التسبیح پڑھا کرتی تھیں' یوں قرآن پاک پڑھا کرتی تھیں' ایک دوسرے کے ساتھ دنیا کے تذکرے کر کے خوش ہونگی ان وقتوں کو یاد کریں گی اور کہیں گی کہ اللہ رب العزت نے ہم پر کتنا احسان کیا کہ ہمارے عملوں کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی جگہ عطا فرما دی تو جنت کی جو عورتیں ہونگی ان کا اپنا ہی کچھ رنگ ہوگا' جنت کے اندر جو لباس ملے گا' اس کی اپنی ترتیب ہوگی' گھروں کے اندر تو عورتوں نے کلوزٹ بنائی ہوتی ہے' اور اس کلوزٹ کے اندر اپنے سارے کپڑے رکھ دیتیں ہیں کئی مرتبہ کپڑے زیادہ اور کلوزٹ چھوٹی لیکن سب کپڑے ٹھونس دیتی ہیں' مگر جنت میں معاملہ ایسا نہیں ہوگا۔

جنتی ملبوسات

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک درخت ہوگا انار کا اور ہر ہر انار ان کے لئے ان کا کپڑے رکھنے کیلئے کلوزٹ بن جائے گی' تو یہ اس انار کو کھولیں گی اور انار کے اندر سے ان کو جوڑے مل جائیں گے' سبحان اللہ اللہ کی طرف سے وہ درخت لگے گا' درخت کے اوپر انار کے پھل ہونگے۔ ہر ہر انار کے اندر ان کیلئے خوبصورت جوڑے ہونگے' آج تو کپڑے دھلوانے پڑتے ہیں اور ان کو استری کروا کر رکھنا پڑتا ہے' اور تب جا کر یہ کسی مناسب موقع پر یہ کسی کپڑے کو پہن لیتی ہیں۔ مگر جنت میں تو ہر دن ان کو نئے کپڑے ملیں گے' دھونے اور استری کرنے کی تو بات ہی نہیں اور وہ تیار کس فیکٹری میں ہونگے اللہ رب العزت کی مرضی کے مطابق انار کی اس فیکٹری کے اندر تیار ہونگے' ہر ایک جوڑا وہ دوسرے سے مختلف ہوگا' اور اس کی خوبصورتی کی انتہا نہیں ہوگی۔ حدیث پاک میں فرمایا کہ جنتی عورت کے لباس میں ستر ہزار رنگ جھلکیں گے۔ اب دنیا میں عورتیں جو کپڑے پہن لیتی ہیں ان بیچاریوں کو میچنگ کا بڑا شوق ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ پانچ سات رنگ اکھٹے کر لیتی ہیں کپڑوں میں ورنہ تو دو چار رنگوں سے میچنگ ہو جاتی ہے۔ پھر ان ستر ہزار رنگوں میں سے بھی اس کی خوبصورتی ظاہر ہو رہی ہوگی۔ اللہ رب العزت جنتی عورت کو ایسے خوبصورت کپڑے عطا فرمائیں گے جنتی مرد کو اللہ تعالیٰ ریشم کے کپڑے عطا فرمائیں گے۔ اور جنتی مرد کو اللہ تعالیٰ سونے کے کنگن پہنائیں گے' آج جب نوجوانوں کو بتایا جاتا ہے کہ قرآن مجید میں ہے کہ مردوں کو سونے کے کنگن پہنائیں گے تو یہ بیچارے پریشان ہو کر پوچھتے ہیں جی مردوں کو کنگن پہنائیں گے اور اپنی حالت یہ ہوتی ہے کہ راڈو کی گھڑی پہن کر اپنا ہاتھ ہلا ہلا کر لوگوں کو دکھاتے پھرتے ہیں۔ اوہ میاں اگر تمہیں دنیا میں راڈو کی گھڑی اچھی لگتی ہے' تو اللہ رب العزت کی طرف سے بنے ہوئے جن کو کنگن کہ دیا وہ

تمہارے راڈو کی گھڑی تو اس کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتی۔ایسے اللہ تعالیٰ خوبصورت کنگن عطا فرمائیں گے۔

جنتی عورت کا روزانہ ستر جوڑے بدلنا

عورتیں دنیا میں دھلے کپڑے پہنتیں تھیں مگر آخرت کے اندر نئے کپڑے پہنیں گی عام طور پر عورتوں کی تمنا ہوتی ہے کہ فنکشن میں' ملاقات میں ہر مرتبہ نیا جوڑا پہن کر جائیں ۔ اللہ رب العزت نے ان کی تمنا کو دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں پورا فرمادیا جب بھی یہ کپڑے پہنیں گی نئے ہونگے پھر چاہیں گی پھر پوشاک بدل لیں گی ۔ایک دن میں اگر ستر مرتبہ بھی لباس تبدیل کرنا چاہیں گی تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر نئے جوڑے عطا فرمادیں گے ۔اب گھر میں رہتے ہوئے تو دن میں ایک ہی مرتبہ کپڑے بدل سکتیں ہیں ۔ بہت ہی کوئی شاہانہ زندگی ہو تو صبح شام کپڑے بدل لیں گی ۔اس سے زیادہ کا تصور نہیں' مگر جنت کے اندر سبحان اللہ روزانہ ستر بار بھی اگر بدلے گی تو اس کو نئے ریشمی کپڑے مل جائیں گے ۔ ہر ہر لباس میں سے ستر ہزار رنگ جھلکتے ہونگے ۔

جنتی عورتوں کی سواریاں

پھر دنیا کے اندر لوگوں کے پاس سواریاں ہوتی ہیں'ان کے پاس Toyota کار اور کسی کے پاس GMC جتنی بڑی اور قیمتی گاڑی ہو تو عورتوں کو بڑی خوشی ہوتی ہے ۔ اللہ رب العزت نے ان کیلئے جنت میں سواریوں کا انتظام کیا ہوا ہوگا ۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ مردوں کیلئے اللہ نے جنت میں ابلق گھوڑے بنائے ہوئے ہونگے ۔ابلق ایسے ہیرے کو کہتے ہیں جس میں سفیدی ہو تھوڑی سی اس میں ایک کالی لکیر ہو جب سفیدی ہو اور ہلکی سی کالی لکیر ہو تو بڑی خوبصورت لگتی ہے ۔تو اس رنگ کے ان کے گھوڑے ہونگے ۔ جو ان کو اللہ رب العزت سواری کیلئے عطا فرمائیں گے ۔مگر عورتوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے نجیب اونٹنیاں بنائی ہونگی اونٹنیوں کے اوپر کجاوے

سجے ہوئے ہونگے جو سونے کے بنے ہوئے ہونگے اوران کجاووں کے اوپر گدے لگے ہوئے ہونگے اوران گدوں کے اوپر یہ آرام سے بیٹھیں گی۔گھوڑے پہ سواری بھی ذرا سختی کا کام ہے۔اللہ نے مردوں کیلئے یہ معاملہ کر دیا لیکن عورتوں کو اللہ رب العزت نے اور زیادہ آرام دہ اور نرم جگہ عطا فرمادی چنانچہ اونٹنیاں ہونگی' اونٹیوں پہ کجاوے ہونگے' اور کجاووں کے اندر نرم گدے ہونگے خوبصورت ہونگے ۔سونے چاندی کے بنے ہوئے ان کجاوں کے اندر عورتیں جو ہیں یوں سمجھئے کہ دلہن کی طرح سج کراس میں بیٹھیں گی۔مگر اس میں ایک بات اور ہے حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ جب یہ اونٹنیاں آواز نکالیں گی یا گھوڑے ہنہنائیں گے تو ان کی ہنہناہٹ عام دنیا کی طرح نہیں ہوگی بلکہ ان کے ہنہنانے سے اتنی خوبصورت Musical Sound نکلے گی کہ یہ چاہیں گی یہ بار بار ہنہنائیں اور ہم ان کی آواز کو بار بار سنتی رہیں۔دنیا میں ہم نے دیکھا عورتوں نے گھر کے اندر ٹیپ ریکارڈر رکھے ہوتے ہیں اپنے کام کاج میں مصروف ہوتی ہیں کبھی کسی کا بیان سن لیا' کبھی قرآن پاک کی تلاوت سن لی' کبھی کسی کی نعت سن لی' ان کو کام کاج کے دوران کچھ نہ کچھ سننے کو مل جائے تو پھر یہ بڑی خوش رہتی ہیں یہ اور بات ہے کہ یہ ہر ایک کی سننا چاہتی ہیں سوائے خاوند کے اس کو یہ سنانا چاہتی ہیں اور باقی ساری دنیا کی سننا چاہتی ہیں تاہم ان کو سننے کا شوق ہوتا ہے۔

جنتی عورتوں کے اعزاز میں حوروں کا تلاوت قرآن

جنت میں اللہ رب العزت نے عورتوں کے لئے ٹیپ ریکارڈر کا انتظام کر دیا حدیث پاک میں آتا ہے۔جنتی حوریں ہونگی سینکڑوں کی تعداد میں صف بستہ کھڑی ہونگی۔جنتی عورت جب اپنے محل کی سیر کرے گی تو یہ جہاں جہاں سے گزرے گی تو جنتی حوریں قرآن پاک کی تلاوت کر رہی ہونگی۔یہ جو اپنے خاوند کے ساتھ بیٹھی ہوئی

باتیں کر رہی ہے اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی ہے اور دور وہ جنتی حوریں صف باندھ کر کھڑی ہیں اور وہ اللہ کے قرآن کی تلاوت کر رہی ہیں۔یعنی یہ ٹیپ ریکارڈ جو اللہ نے ان کے گھر کے اندر چلا دیا جنت کے اندر علامہ قرطبیؒ نے یہ بات لکھی کہ جنت کے اندر انسانوں کو عصر کا وقت جیسے ہوتا ہے نہ بہت روشنی ہوتی ہے جیسا دوپہر نہ رات جیسی تاریکی درمیان کا وقت اچھا لگتا ہے تو وہ وقت جنت کے اندر ہوگا۔تاہم جنتیوں کو وقت کا احساس کیسے ہو سکے گا ذہن میں کبھی کبھی یہ خیال آتا ہے۔

جنت کی چھت

حدیث پاک میں یہ فرمادیا کہ جنت کے اندر چونکہ جنت کی چھت اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اللہ تعالیٰ کے عرش کے پردے دن کے وقت اٹھا لیے جائیں گے اور رات کے وقت گرا دیے جائیں گے اور جب فرشتے پردے ہٹائیں گے اور پردے گرائیں گے اس سے جنتیوں کو دن اور رات کے ہونے کا اندازہ ہو جائے گا۔

دیدار الٰہی

کچھ وقت ایسے آئیں گے کہ جنت میں درختوں میں سے اچانک اللہ اکبر اللہ اکبر کی آوازیں نکلنی شروع ہو جائیں گی اور جنتی فرشتے بھی اللہ اکبر کہنا شروع کر دیں گے۔

حدیث پاک میں آتا ہے جیسے ہی اللہ اکبر کی آوازیں نکلیں گی تو جنتی لوگ سمجھ لیں گے کہ اس وقت ہم دنیا میں نماز پڑھا کرتے تھے' گویا ہر دن میں پانچ مرتبہ جنت کے درختوں میں سے ان کو اللہ اکبر کی آواز سنا کر ان کو اذان کی آواز کی یاد دلا دی جائے گی پھر جمعہ کے دن کا ان کو اس طرح سے پتا چلے گا کہ اللہ رب العزت ہر جمعہ کے دن جنتیوں کو اپنا دیدار عطا فرمائیں گے' تو جس دن کو اللہ کا دیدار نصیب ہوگا جنتی سمجھ لیں گے کہ یہ جمعہ کا دن ہے۔ گویا ایک ہفتہ گزر گیا اور جنتی لوگ جمعہ کی انتظار میں رہیں گے۔

اللہ رب العزت کی طرف سے تحائف کی بارش

مہینے کے ختم ہونے کا پتا ان کو اسطرح چلے گا کہ اللہ رب العزت کی طرف سے ان کو Gift Pack تحائف ملیں گے جیسے عید ہوتی ہے تو دوست دوستوں کو عید کے اوپر تحفے بھیجتے ہیں۔ اللہ رب العزت بھی ہر مہینے کے اختتام پر اپنے بندوں کو تحفے بھیجیں گے۔ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ دنیا میں کوئی آدمی کسی کا نوکر ہو خدمت کرتا ہو مہینے کے آخر میں اس کا مالک اس کو تنخواہ دیتا ہے تو جیسے دنیا کا مالک مہینے کے بعد تنخواہ دیتا ہے اللہ رب العزت کی جنہوں نے بندگی کی اور اب انہوں نے ریٹائرمنٹ کی زندگی گزارنی شروع کر دی اور ان کو جنت میں اللہ نے عیش و آرام دیا تو ریٹائرمنٹ میں بھی تو آفس والے کچھ بھیج دیتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ہر مہینے اپنے جنتی بندوں کو تحفے بھیجیں گے یہ Gift Pack کئے ہوئے ہونگے۔ تو ہر بندے کے دل میں یہ Craze رہے گا دیکھیں مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کونسا تحفہ ملتا ہے۔ تو خاوند اپنا تحفہ کھولے گا دیکھ کر خوش ہوگا' بیوی اپنا تحفہ دیکھ کر خوش ہوگی۔ بچے اپنا تحفہ دیکھ کر خوش ہونگے' ہر ایک کو انتظار ہوگا کہ مہینے کے بعد اللہ کی طرف سے فرشتے پھر Gift Pack لیکر آئیں گے سوچئے تو سہی کسی دوست کی طرف سے Packing Gift آجائے کتنی خوشی ہوتی ہے۔ جب پروردگار عالم کی طرف سے تحفے ملیں گے تو یہ کتنے خوبصورت ہونگے اور ان کو دیکھ کر اور وصول کر کے انسان کو کتنا مزا آئیگا۔

اہل جنت کی عید

عید کا پتا جنتیوں کو اس طرح چلے گا۔ اللہ رب العزت سال میں عید کے موقعوں پر جنتیوں کو دعوت کیلئے بلائیں گے۔ جنتیوں کو دعوت کا پیغام پہنچائیں گے تو جنتی سمجھ جائیں گے کہ ہماری عید کا وقت آ گیا۔ تو دنیا میں تو عید ہم ایسے مناتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ چند سویٹ ڈشز بنالیں یا کچھ اور کھانے بنا لیے لیکن آخرت کے

اندر جنت میں ہر عید کے دن اللہ رب العزت اپنے بندوں کو خود دعوت کھلائیں گے۔اب سوچئے کہ اللہ رب العزت دعوت کرنے والے ہوں گے اور جنتی کھانے والے ہونگے۔ پھراس دعوت کا کیا مزا ہوگا۔ہم تو اس کو اپنے دماغ سے سوچ بھی نہیں سکتے۔تو وقت کا جنتیوں کو ایسے پتا چلے گا۔

جنتی مرد عورتوں کا وقار حسن

اب آیئے ذرا اس سے اہم چیز جس کا عورتوں کو ہر وقت بڑا خیال رہتا ہے۔اس کو کہتے ہیں حسن و جمال! یہ عورتیں حسن و جمال کی شیدائی خوبصورت مکان دیکھیں وہ انہیں پسند' خوبصورت لباس دیکھیں وہ انہیں پسند' کوئی بھی خوبصورت چیز دیکھیں ان کا دل چاہتا ہے کہ ہم اسے حاصل کر لیں اپنے بارے میں ان کے دل میں تمنا ہوتی ہے کہ میں ایسی حسن و جمال کی نمونہ بن جاؤں۔ان کے دل کی یہ تڑپ ہوتی ہے۔اور اللہ رب العزت نے ان کو حسن و جمال عطا بھی کیا' اس لئے قرآن پاک میں فرمایا **ولو اعجبک حسنھن** (سورۃ احزاب ۵۲) اگر چہ تمہیں ان کا حسن بڑا متعجب کر دے' حیران کر دے تو حسن کے لفظ کی نسبت قرآن نے عورتوں کی طرف کی۔دو لفظ یاد رکھنا ایک لفظ حسن ہے اور ایک لفظ وقار ہے' اللہ رب العزت نے حسن عورت کو عطا کیا اور وقار مردوں کو عطا کیا۔تو مردوں کی شخصیت کے اندر وقار ہوتا ہے اور عورتوں کی شخصیت کے اندر حسن ہوتا ہے۔اور دونوں کی اپنی اپنی کشش ہوتی ہے۔عورت کو حسن میں کیوں آگے بڑھا دیا یہ ایک نقطہ طالب علم کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے۔تو اس کا جواب مفسرین نے یہ لکھا کہ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کو کھنکتی مٹی سے بنایا لہٰذا حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے بنے لیکن اماں حوا کو اللہ رب العزت نے آدم علیہ السلام کی پسلی سے نکالا یہ براہ راست مٹی سے نہیں بنی بلکہ یہ آدم علیہ السلام کی پسلی سے بنائی گئی یوں سمجھئے کہ یہ زیادہ **Refined Material** تھا جو اللہ نے

نکال دیا تو چونکہ ریفائنڈ منٹ کے بعد بنیں اس لیئے اللہ نے ان میں نزاکت اور حسن وجمال کو رکھ دیا تاہم مردوں میں اللہ نے وقار کو رکھا اور عورتوں میں اللہ نے حسن وجمال کو رکھا۔

جنتی عورتوں کا حسن وجمال

جنت کے اندر عورتوں کا حسن وجمال کیسا عطا ہوگا؟ اکثر عورتوں کے ذہن میں یہ سوالات ہوتے ہیں مگر وہ کسی سے پوچھ نہیں سکتیں۔ سنیئے! اللہ رب العزت نے ایک بات بتادی کہ جنتی خادمائیں کیسی ہونگی' اور اس کے بعد جنتی عورتوں کے حسن کا کچھ اور انتظام کر دیا۔ ابھی یہ بات آپ کو اچھی طرح سمجھ میں آ جائے گی۔ جنتی جو خادمائیں ہونگی ان کے حسن کو بڑی تفصیل سے اللہ نے بتادیا لیکن جنتی عورت کے حسن کے تذکرے اتنے زیادہ نہیں کیئے۔ اس میں بھی راز ہے اس میں بھی اللہ رب العزت کی طرف سے ایک بات ہے۔ جو پروردگار یہ چاہتا ہے کہ تم اپنی عورتوں کے تذکرے دوسروں کے سامنے نہ کرو وہ خود کہاں پسند کرے گا کہ جنتی عورتوں کے تذکرے وہ قرآن میں سب کے سامنے کھولتے پھریں لہذا انہوں نے خادماؤں کے حسن کے تذکرے تو کر دیئے کہ جنتی حوریں ایسی ہونگی آج لوگوں کو دھوکا لگ گیا' وہ سمجھتے ہیں کہ جنت میں شاید حوریں ہی ہونگی۔ حالانکہ یہ حوریں تو وہاں کی نوکرانیاں ہونگی' خادمائیں ہونگی خادماؤں میں اور گھر کی مالکن کے اندر فرق تو ہوتا ہے۔ اب ایک محل ہے جس کے اندر ایک ملکہ زندگی گزار رہی ہے۔ تو ملکہ تو وہ ہوتی ہے کہ ساری قوم میں سے حسن کی جو شاہکار ہوتی ہے اس کو ملکہ بنایا جاتا ہے اور اس ملکہ کی وجہ سے محل کے اندر جو ہے وہ کسی بدصورت لڑکی کو نہیں رکھا جاتا ہے۔ بلکہ لڑکیوں میں سے چن چن کر خوبصورت لڑکیوں کو محل میں رکھا جاتا ہے۔ کہ یہ محل کی خادمائیں بنیں گی' تو محل کی خادمائیں بھی خوبصورت ہوتی ہیں۔ مگر ملکہ کا حسن تو سب سے زیادہ ہوتا ہے بالکل اسی طرح جنت

میں حوریں خادمائیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے حسن کے تذکرے بہت فرمادیئے اور یہ کہا کہ اس سے تم قیاس کرلو کہ جنتی عورت کا حسن کتنا ہوگا۔

حور کیا ہے؟

حور کا لفظی مطلب کیا ہے؟ لفظی مطلب یہ ہے کہ جس کی آنکھ کی سفیدی زیادہ سفید ہو اور سیاہی زیادہ سیاہ ہو' علماء نے لکھا کہ جسم کے کچھ حصے ایسے ہیں کہ جو سفید اچھے لگتے ہیں اور کچھ حصے ایسے ہیں کہ سیاہ اچھے لگتے ہیں۔ مثال کے طور پہ سر کے بال جتنے زیادہ کالے ہونگے اتنے زیادہ اچھے لگیں گے۔ پلکیں جتنی زیادہ کالی ہونگی اتنی زیادہ اچھی لگیں گی' آنکھوں کے اندر سرما جتنا زیادہ کالا ہوگا اتنا زیادہ اچھا لگے گا۔ جسم جتنا زیادہ گورا خوبصورت ہوگا اتنا زیادہ اچھا لگے گا' تو حور اس کو کہتے ہیں کہ جس کے جسم کی جو سفید جگہیں ہوتی ہیں وہ بہت زیادہ سفید ہوں اور جو کالی جگہیں اچھی لگتی ہیں وہ زیادہ کالی ہوں اس کو حور کہتے ہیں۔ گویا اللہ رب العزت نے نام ہی ایسا رکھ دیا کہ نام سے ہی حسن و جمال کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا' کانهن الیاقوت والمرجان ' (سورۃ رحمٰن آیت ۵۸) کہ یہ حوریں ایسی ہونگی جیسے یاقوت اور مرجان ہوتے ہیں۔ علماء نے لکھا یاقوت کی طرح شفاف ہونگی اور مرجان کی طرح سفید ہونگی۔ کہیں فرمایا فیھن خیرات حسان (سورۃ رحمٰن ۷۰) اور جنتی عورتوں کے بارے میں فرمایا قصرات طرف نگاہیں ہٹانے والیاں غیر سے' جنت کی حوروں کے بارے میں فرمایا کانهن بیض مکنون (سورۃ الصفات ۶۹)۔ وہ تو ایسے جیسے انڈوں کے اندر محفوظ ہوتی ہیں اس قسم کی ہونگی۔ لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان ط (سورۃ رحمٰن ۷۴) وہ باقرہ ہونگی ان سے پہلے نہ ان کو کسی انسان نے چھوا ہوگا۔ چنانچہ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جنتی مرد کو اللہ تعالیٰ حسن یوسف عطا فرمائیں گے۔ لحن داوٴدی عطا فرمائیں گے' اور خلق محمدی ﷺ عطا فرمادیں گے' یہ جنتی

مرد کو اللہ تعالیٰ نعمتیں عطا فرمائیں گے رہ گئی بات ان جنتی حوروں کی ایک ان کی انچارج ہوگی جس کو حور عین کہتے ہیں' بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں والی حور۔ تو جنتی خادمائیں ہونگی' تو خادماؤں کے اوپر جیسے سپروائزر ہوتیں ہیں تو وہ حورعین ہونگی وہ تو جیسے ان حوروں کی سپروائزر چنانچہ ایک سپروائزر کی ستر اور حوریں ہونگی۔ تو یہ سپروائزر ہونگی مگر یہ حورعین جو ہیں یہ سب مل کر پھر جنتی عورتوں کی خدمت کریں گی جنتی عورتوں کو اللہ رب العزت جو حسن عطا فرمائیں گے۔

جنتی عورتوں کے اعزاز

جنتی عورتوں کے اعزاز کے بارے میں فرمایا کہ ان کے کانوں میں ایک ہزار بالیاں ہونگی' ان کے سر پر سونے کے تاج ہونگے اب سونے کا تاج کہنا آسان ہے۔ لیکن اللہ نے جو بنایا ہوگا تو کتنا خوبصورت ہوگا یہ تاج حوروں کو نہیں ملے گا یہ فقط جنتی عورت کے سر پر رکھا جائے گا تو معلوم ہوا اس کا گھر محل کی مانند ہوگا اور جنتی عورت کو ملکہ بنا کر رکھا جائے گا۔ ملکہ کے سر پر تاج ہوا کرتا ہے اور پھر اس کے بیٹھنے کیلئے ایک تخت بنایا جائے گا جو سونے کا ہوگا' جنتی مرد کی عمر 32 سال ہوگی اور جنتی عورت کی عمر 18 سال ہوگی۔ چونکہ 18 سال لڑکی کی جوانی بھرپور ہوتی ہے اور یہ عورتیں باکرہ ہونگی کنواری رہیں گی اپنے خاوندوں سے میل جول کریں گی لیکن اس کے باوجود کنواریاں رہیں گی یعنی کنواری لڑکی کے جسم کی بناوٹ اور ہوتی ہے بچے ہونے کے بعد جسم کی بناوٹ اور ہو جاتی ہے اس لیے بتا دیا گیا کہ وہاں پر ان کو جسم کی جو خوبصورتی ملے گی تو وہ خوبصورتی کبھی زائل نہیں ہوگی' ان کو یہ ڈر نہیں رہے گا کہ اب میں کھانا کھاؤں گی تو موٹی ہو جاؤں گی بچاریاں ڈائٹنگ کرتی پھرتی ہیں' سوچتی ہیں کہ سلمنگ ہمیں کوئی Advices دے دے تاکہ اور سلم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ یہ کنواریاں ہی رہیں گی ایسی خوبصورت ہونگی کہ حتیٰ کہ ساری زندگی ان کا حسن و جمال بڑھے گا۔

جنتی عورتوں کی خصوصیات

اللہ رب العزت نے فرمایا یہ اپنے شوہروں کی شیدائی ہونگی۔ جنتی لوگ جتنے بھی ہونگے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں سے رنجشوں کو نکال دیں گے غل کو نکال دیں گے کینے کو نکال دیں گے ایک دوسرے کے ساتھ محبتیں ہی محبتیں ہونگی اور ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھیں گی چنانچہ جنتی عورتوں کے بارے میں فرمادیا گیا کہ یہ اپنے شوہروں سے عشق کرنے والی ہونگی۔ دنیا کے اندر تو یہ شوہروں سے بے وفائی بھی کر جاتی ہیں دنیا میں تو فقط ناراضگیوں کے ساتھ اپنے وقت گزارنے کیلئے رہتی ہیں مگر طبیعت نہیں ملتی جنت کا معاملہ اور ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ میاں بیوی میں ایسی محبت دے دیں گے کہ یہ عورتیں اپنے خاوند کی شیدائی ہونگی عشق کرنے والی ہونگی نہ ان کو حیض ہوگا نہ حمل ہوگا نہ نفاس ہوگا اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہوگی بلکہ سینے بے کینہ ہونگے اور اللہ رب العزت ان کو وہاں پر ملکہ کی مانند زندگی عطا فرمائیں گے جوان کے دل کی خواہش اور تمنا ہوگی اگر اللہ تعالیٰ ان کی خواہش اور تمنا کو پوری کر دیں گے دنیا کے اندر عورتوں نے اپنے بیڈروم کے اندر ایک میز سجایا ہوتا ہے جس کے اندر اپنی آرائش کیلئے زیبائش کیلئے انہوں نے کچھ چیزیں پرفیوم رکھے ہوتے ہیں اور پتا نہیں کیا کیا پالشیں رکھیں ہوتی ہیں کیا کیا جو پاؤڈر رکھے ہوتے ہیں کریمیں رکھی ہوتی ہیں۔ اللہ رب العزت جنت میں ان کو معمون فرمادیں گے۔

جنت میں بازار حسن

جنت میں ایک جگہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ بازار حسن لگائیں گے سوچیے اور ذرا غور کیجئے کہ جنت میں ایک جگہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ بازار حسن لگائیں گے۔ دنیا کے اندر بیوٹی پارلر ہوتے ہیں بیوٹی پارلر میں دلہن کو سجاتے ہیں وہاں عورتیں ہوتی ہیں جن کو سجانے کی مہارت ہوتی ہے۔ وہ لڑکی کو ایسا خوبصورت دلہن بنا دیتی ہیں کہ انسان

ان کی مہارت کو دیکھ کر حیران ہوتا ہے تو دنیا کے اندر جیسے بیوٹی پارلر ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جنت میں بھی بیوٹی پارلر بنائیں ہونگے یہ گویا بازار حسن ہوگا جنتی عورت وہاں جائے گی اور وہاں جا کر جیسا چاہے گی اس کی اپنی شخصیت ویسی بن جائے گی۔ تو اب دیکھئے! بات سمجھ میں آئی کہ جنتی عورتوں کے حسن کو اللہ نے اس لئے قرآن میں زیادہ کھول کر بیان نہیں کیا ان کو تو اللہ نے ایسا بنا دینا ہے جیسا کہ خود چاہیں گی' حوروں کو تو اللہ نے حسن دے دیا لیکن ان کو حسن وہ ملنا تھا جو ان کو پسند ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرما دیا **ولکم فیھا ما تشتھی انفسکم** (سورۃ حم السجدہ آیت ۳۱) تمہیں وہ ملے گا جو تمہارا دل چاہے گا۔ عورتوں کو دیکھو یہ جس چیز کو دیکھتی ہیں وہ انہیں پسند آ جاتی ہے بچاریاں کسی کا کپڑا دیکھتی ہیں کہتی ہیں میں اس جیسا لباس بناؤں گی۔ کسی کو دیکھتی ہیں کہ اس نے ایسے میک اپ کیا ہوا ہے سوچتی ہیں میں ایسے میک اپ کروں گی' کسی کو دیکھتی ہیں اس نے ایسے زیور پہنے ہوئے ہیں' سوچتی ہیں میں خاوند سے کہوں گی کہ وہ ایسے زیور بنا کے دے' سوچتی ہیں فلاں کی ایسی گھڑی ہے' میں بھی ایسی گھڑی پہنوں گی' فلاں نے ایسے میچنگ کی ہوئی ہے میں بھی ایسی میچنگ کروں گی' تو عورتوں کی یہ فطرت ہے یہ کسی خوبصورت چیز کو دیکھتی ہیں اپنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ چونکہ دنیا میں یہ ان کی چاہت رہتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس لئے جنت میں اس کو اپنی مرضی کا حسن دینے کی بجائے ان کی مرضی پہ بات چھوڑ دی۔

من چاہی زندگی

جنت میں اللہ تعالیٰ نے بیوٹی پارلر بنا دیئے وہاں جا کر انہیں اللہ تعالیٰ ایسا بننے کا موقع دیں گے جیسا یہ خود چاہتی ہیں۔ چنانچہ یہ وہاں جائیں گی' ان کا دل چاہے گا ایسے میری آنکھ کا سرما ہو' وہ ایسا ہو جائے گا' ایسے میری پلکیں ہوں پلکیں ویسی ہو جائیں گی' ایسے میرے بال ہوں' وہ ایسے ہو جائیں گے' ایسی میں پوشاک پہنوں وہ

ویسے ہو جائے گی میرے ناخن ایسے خوبصورت لگیں وہ ایسے بن جائیں گے یہ دل میں سوچتیں چلی جائیں گی اور ان کی وہ چیز ویسے بنتی چلی جائے گی ا۔ اللہ رب العزت جنتی عورت کو اس کی مرضی کے مطابق اس کو حسن عطا فرمائیں گے۔ اب سوچئے یہ کتنا بڑا اعزاز ہے اللہ کی طرف سے کہ ہر بندے کو اس کی اپنی مرضی کا حسن ملے گا۔ حتی کہ یہ دوسری عورتوں کو بھی دیکھیں گی دوسری جنتی عورتوں کو اگر کسی اور جنتی عورت کی کوئی چیز پسند آ گئی تو یہ تمنا کرے گی تو اسکی اپنی چیز ویسے ہی بن جائے گی۔ چونکہ جنتی عورت کے حسن کی کوئی انتہا نہیں تھی اس لئے اللہ نے قرآن میں اس کے تذکرے کرنے کی بجائے موٹی بات کر دی ان کو ہم وہ عطا کریں گے جو ان کا جی چاہے گا۔

اہل جنت کی ستر سال تک حیرانگی

اللہ تعالیٰ جنت میں عورتوں کے دل کی تمناؤں کو پورا فرمائیں گے۔ ایک بات البتہ اور ہے وہ یہ کہ جب جنتی لوگ جنت میں جائیں گے تو پہلی نظر جو مخلوق پر ڈالیں گے حوروں کو دیکھیں گے، غلمان کو دیکھیں گے، تو ان کے حسن سے یہ اتنے متاثر ہونگے کہ یہ ستر سال تک ان کے حسن و جمال کو مبہوط دیکھتے کھڑے رہ جائیں گے۔ یعنی ان کو پتا بھی نہیں چلے گا کہ اتنا وقت گزر گیا۔ جیسے بہت ہی خوبصورت چیز کو بندہ دیکھے تو تھوڑی دیر حیران ہو کر دیکھتا رہتا ہے۔ تو یہ جنتی مخلوق کے حسن کو دیکھیں گے تو یہ ستر سال تک ٹکٹکی باندھ کر اس کو دیکھتے رہیں گے۔ اتنا ان کا حسن و جمال ہوگا۔

نور کی بارش

جب جنتیوں کو اللہ رب العزت اپنا دیدار عطا فرمائیں گے۔ اس دیدار کی تفصیل ابھی آپ کو بتائیں گے تو جب وہ دیدار ہوگا تو حدیث پاک میں آتا ہے، نور کی بارش ہوگی اب نور کی بارش کی وجہ سے جنتیوں کے چہروں پر نور کی ایسی چمک آ جائے گی اور ان کے چہرے اتنے خوبصورت ہو جائیں گے کہ جب جنتی لوگ

لوٹ کر اپنے گھروں میں واپس آئیں گے تو ان کا حسن اتنا بڑھ چکا ہوگا کہ جنتی حور اور غلمان ستر سال تک ٹکٹکی باندھ کر ان کے حسن کو دیکھتے رہ جائیں گے۔ نوکر نوکر ہوتے ہیں، گھر کے مالک گھر کے مالک ہوا کرتے ہیں۔ تو اگر حور و غلمان اتنے خوبصورت ہیں تو سوچئے گھر کے مالک کتنے خوبصورت ہونگے اس لئے جب جائیں گے تو یہ ستر سال حور و غلمان کے حسن کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں گے لیکن جب اللہ کا دیدار نصیب ہوگا تو دیدار کے بعد جنتیوں کا اپنا حسن ایسا بڑھ جائے گا کہ یہ حور و غلمان ٹکٹکی باندھ کر اپنے آقاؤں کے حسن و جمال کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہ جائیں گے۔

جنت میں علماء کی ضرورت

دیدار الٰہی کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ اللہ رب العزت جنتیوں کو فرمائیں گے کہ اے جنتیو تمہیں کسی چیز کی کمی ہے۔ جنتی کہیں گے اے اللہ ہر چیز ہمارے پاس موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم اپنے علماء سے جا کر پوچھو حدیث پاک میں آتا ہے لوگوں کو جس طرح دنیا میں علماء کی ضرورت ہے اسی طرح ان کو جنت میں بھی علماء کرام کی ضرورت پڑے گی ذرا علماء کی عزت اور عظمت کو پہچانئے دنیا میں بھی ہم ان کے محتاج اور جنت میں بھی ان کی محتاجی ہوگی جب اللہ فرمائیں گے اپنے علماء سے جا کر پوچھو تو جنتی لوگ اپنے اپنے علماء کے پاس جائیں گے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تمہیں کسی اور چیز کی ضرورت ہے ہمارے پاس تو ہر چیز ہے کسی چیز کی کمی ہی نہیں۔ علماء بتائیں گے بھئی جو چیز بھی موجود ہے وہ اپنی جگہ مگر ایک چیز جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہیں اپنا دیدار کراؤں گا ہمیں ابھی تک اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوا۔ یہ چیز باقی ہے تو جب جنتیوں کو پتا چلے گا وہ سب کہیں گے۔ اللہ! ہمیں جنت کی سب نعمتوں کے مزے آگئے اب ہمیں آپ کا دیدار کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اچھا میرے بندو! میں تمہیں جنت عدن میں اپنا دیدار کرواؤں گا۔

چنانچہ ان کو وقت دیا جائے گا' یہ سب جنتی بازار حسن میں جائیں گے اور وہاں جا کر اس فنکشن کیلئے تیاریاں کریں گے۔عورتیں جیسے چاہیں گی ان کی ویسی شخصیتیں بن جائیں گی۔اچھے لباس پہن لیں گی یہ اپنی من مرضی کے حسن و جمال کے ساتھ تیار ہو جائیں گی۔اور اس کے بعد ان کو جنت کی طرف بلایا جائے گا۔سب سے پہلے آدم علیہ السلام اپنی امت کو لے کر نکلیں گے' پھر ابراہیم علیہ السلام اپنی امت کو لیکر نکلیں گے پھر موسیٰ علیہ السلام' پھر عیسیٰ علیہ السلام یہ سب کے سب مل کر نبی ﷺ کے محل کی طرف آئیں گے۔پھر نبی ﷺ اپنے امتیوں کو لیکر نکلیں گے اور یہ سب جنتی جنت عدن کی طرف چلیں گے۔ان کے اردگرد فرشتے ہونگے جن کے لئے عزت کی خاطر خدام کی مانند ہونگے اور سب کے سب جنت عدن میں پہنچیں گے۔

نور کے منبر

حدیث پاک میں آتا ہے اللہ رب العزت نے انبیاء کیلئے نور کے منبر بنائے ہوئے ہونگے۔انبیاء نور کے منبروں پر بیٹھ جائیں گے۔صدیقین کیلئے نور کے تخت بنائے ہونگے' صدیقین اس تخت کے اوپر بیٹھ جائیں گے۔شہدا کیلئے اللہ نے نور کی کرسیاں بنائی ہوئی ہونگی' وہ نور کی کرسیوں پر بیٹھ جائیں گے۔مگر نیک لوگ صالحین کیلئے اللہ رب العزت نے مشک کے گدے بنائے ہوئے ہونگے وہ ان گدوں پر بیٹھ جائیں گے۔جب سب اس جگہ جائیں گے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کیلئے کھانے کی دعوت فرمائیں گے۔دستر خوان لگے گا سب کے سامنے کھانے آئیں گے۔

جنتی کھانے

حدیث پاک میں ہے سب سے کم درجے والا جو جنتی ہوگا اس کے سامنے بھی کھانا ستر ہزار پلیٹوں کے اندر رکھا جائے گا۔اب معلوم نہیں ان کے کیا ذائقے

ہونگے ہر کھانے کا ذائقہ جدا ہوگا' ہر مشروب کا ذائقہ جدا' تو جب سب سے کم درجے والے جنتی کے سامنے ستر ہزار پلیٹیں لگیں گی تو سوچیے دوسرے جنتیوں کے سامنے کتنا کچھ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اکرام ہوگا۔ ہر لقمے کا مزہ جدا جب یہ سب لوگ کھانا کھا چکیں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندو تم میرے پاس آئے ہو اب میں تمہیں اپنی خلعت پہناتا ہوں' پوشاک پہناتا ہوں جو میری محبت کی پوشاک ہے تم نے دنیا میں مجھے خوش کر دیا' آج میں تمہیں خوش کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ یہ بنی ہوئی پوشاک میرے بندوں کو پہنا دیجئے چنانچہ وہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پوشاک ہوگی اللہ نے بنائی ہوگی اس کی خوبصورتی کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے وہ فرشتے ان لوگوں کو پہنا دیں گے۔

جنتی پرفیوم

پوشاک پہنانے کی تقریب پوری ہو جائے گی اس کے بعد ایک ہوا چلے گی جس کا نام مبشرہ ہوگا اور اس ہوا سے جنتیوں کے لباس کے اندر خوشبو آ جائے گی اس کو یوں سمجھیں جیسے پرفیوم کی شیشی ہوتی ہے آپ اس کو پمپ کرتیں ہیں تو ذرات آپ کے کپڑوں پر آ کر لگتے ہیں تو کپڑوں میں خوشبو آ جاتی ہے یہ تو تھوڑی سی پرفیوم تھی جو آپ کے جسم پر لگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ہوا چلے گی وہ پرفیوم کی ہوا ہوگی اور اس کی خوشبو جنتیوں کے تمام کپڑوں میں رچ بس جائے گی۔ ایسی خوشبو ان کو لگا دیں گے محفل معطر ہو جائے گی ۔لوگ انتظار میں بیٹھے ہونگے دیکھئے اب آگے کیا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے میرے بندے داؤد علیہ السلام میرے بندوں کو میرا کلام سنادو چنانچہ داؤد علیہ السلام سنائیں گے ان المتقین فی جنٰت وعیون یلبسون من سندس الخ (سورۃ دخان)۔ جب وہ جنت کے بارے میں یہ منظر کشی کریں گے تو جنتی لوگ وجد میں آ جائیں گے کہ واقعہ قرآن میں ہم پڑھا کرتے تھے'

ایسی محفل ہوگی اور آج اللہ نے ہمیں ایسی محفل عطا فرمادی۔۔اس پروردگار کی محفل ہوگی جنتی اس میں ہونگے یہ ان کیلئے کتنا بڑا اعزاز ہوگا۔

حضرت داؤد علیہ السلام اور تلاوت قرآن

حضرت داؤد علیہ السلام کی تلاوت پر جنتی دوسوسال وجد کی کیفیت میں رہیں گے۔جب ذرا ٹھیک ہونگے پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میرے بندو تم نے اس سے بہتر آواز بھی سنی وہ کہیں گے' اے اللہ! ہم نے اس سے بہتر آواز نہیں سنی۔اللہ فرمائیں گے تمہیں سنواتا ہوں ۔پھر اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو فرمائیں گے اے میرے محبوب ان بندوں کو سورۃ طٰہٰ اور سورۃ یٰسین پڑھ کر سنا دیجئے۔

اللہ تعالیٰ اور نبی پاک ﷺ کی زبانی تلاوت قرآن

حدیث پاک میں ہے اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو داؤد علیہ السلام سے بھی زیادہ ستر گناہ خوش الحانی عطا فرمائیں گے اور اللہ کے محبوب اس خوش الحانی کے ساتھ اللہ کا قرآن پڑھیں گے۔پانچ سوسال جنتیوں کے اوپر وجد کی کیفیت رہے گی۔پھر جب کچھ ٹھیک ہونگے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے' اے میرے بندو تمہیں اس سے بھی زیادہ کبھی اچھی آواز سنی وہ کہیں گے اے اللہ! کبھی نہیں سنی' اللہ فرمائیں گے میں تمہیں سناتا ہوں' چنانچہ اللہ رب العزت سورۃ الرحمٰن کی خود تلاوت فرمائیں گے۔سبحان اللہ! پروردگار پڑھنے والے ہونگے' اور سورۃ الرحمٰن کی تلاوت پڑھ رہے ہونگے' اور جنتی سن رہے ہونگے۔کتنا مزہ آئے گا جب اللہ تعالیٰ جنتیوں کو تلاوت سنائیں گے۔تو جنت میں ایک ہوا چلے گی جس سے جنت کے دروازے کھڑکیاں بجیں گے' درختوں میں سے آوازیں آئیں گی' ایسی عجیب آوازیں ہونگی' دھنیں ہونگی' سُر ہونگے کہ جنتی ان دھنوں اور سُروں کی وجہ سے عجیب نشے کے سے عالم میں ہونگے' چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو اس قدر لذتیں عطا فرمائیں گے بالآخر جب جنتی اس کیفیت سے لطف اندوز ہو چکے

ہوں گے پھر اللہ رب العزت اپنے حجاب کو اپنے اوپر سے جو اپنی صفات کا حجاب ہے
پردے
ہیں ان کو ہٹا دیں گے۔اور اپنے چہرے کا دیدار عطا فرمائیں گے۔وہ دیدار کیسے
ہوگا بے جہت ہوگا' بے کیف ہوگا' بے شبہ ہوگا' بے مثال ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے
میرے بندو! تم راتوں کو میری یاد میں جاگتے تھے' تم دنوں کو میری محبت میں نیک عمل
میں لگے رہتے تھے' تمہیں لوگ برائی کی طرف بلاتے تھے' مگر تم میری محبت کی وجہ سے
برائی سے بچتے تھے' تمہاری نگاہیں جھکی رہتی تھیں' تم اپنی نفسانی خواہشات کو قابو میں
رکھتے تھے' تم کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے تمہارے دل میں میرے دیدار کا
شوق تھا' میری ملاقات کی تمنا تھی' تم نے برے دوستوں کو چھوڑ دیا' برے کاموں کو چھوڑ
دیا' تم نے برائیوں سے اپنے آپ کو بچالیا' تم میری محبت میں زندگی گزارتے تھے
' میرے بندو! تم نے میرے حسن و جمال کو دیکھنا پسند کیا آج میں تمہیں اپنا دیدار
عطا فرماتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ جنتیوں کو اپنا دیدار عطا فرمائیں گے یہ دیدار ایسا ہوگا
کہ جنت میں نور کی ایک بارش ہوگی اور وہ بارش جنتیوں کے کپڑوں اور چہروں پر پڑے
گی' اس کی مثال یوں سمجھئے کہ جیسے آندھی آتی ہے تو باہر جتنے لوگ ہوتے ہیں ان کے
چہروں پر مٹی کی تہہ آجاتی ہے اسی طرح یہ نور کی آندھی ہوگی جنتیوں کے چہروں پر نور
کی ایک تہہ آجائے گی اور ان کا حسن اتنا بڑھ جائے گا کہ جب وہ کئی سال تک اللہ
تعالیٰ کے حسن کی لذت کو لیں گے' مزے لیں گے اور بالآخر واپس لوٹیں گے۔ان کا
حسن اتنا بڑھ چکا ہوگا کہ اب جنتی مخلوق ستر سال تک ٹکٹکی باندھ کر ان کے حسن کو دیکھتی
رہ جائے گی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھر جنتیوں کو حکم ہوگا' میرے بندوں یہ تمہیں میرا
پہلی دفعہ دیدار ہوا' اب وقفے وقفے سے ہوتا رہے گا۔جنتیوں کو جمعہ کے دن ہوگا' کچھ
لوگوں کو سال کے بعد ہوگا' کچھ ایسے لوگ ہونگے جن کو روزانہ ہوگا' جنت میں جو عزت
ہوتی ہے ایک دوسرے کی یا اکرام ہوگا یا مرتبہ ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کی وجہ سے

بنے گا۔اس کو کتنی مرتبہ دیدار ہوتا ہے۔جس کو جتنی زیادہ مرتبہ دیدار نصیب ہوگا وہ جنت میں اتنا عزت والا انسان ہوگا۔وجوہ یومئذ ناضرة اللہ کی طرف سے یہ دیدار کیسا ہوگا سبحان اللہ!

اندھے شخص کا انعام

حدیث پاک میں آتا ہے کہ وہ اندھا جس کو اللہ نے اندھا پیدا کیا اور اس نے صبر'شکر اور حفاظت کی زندگی گزاری' یہ اندھا جب جنت میں جائے گا تو اللہ رب العزت اس کو یہ عزت عطا فرمائیں گے کہ یہ ٹکٹکی باندھ کر اللہ کا دیدار کرے گا۔کبھی بھی اللہ کا دیدار اس کی نظر سے اوجھل نہیں ہوگا۔یہ کیوں ہوگا اللہ فرمائیں گے کہ میرے بندے یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے دنیا میں کبھی کسی غیر کو محبت کی نظر سے نہیں دیکھا اس لیے اب یہ ہر وقت میرا ہی دیدار کرتا رہے گا۔تو گویا دیدار کا پیمانہ یہ ہوگا کہ جو غیر محرم کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہوگا وہ اللہ کے دیدار سے محروم ہوگا اس لئے سوچ لیجئے دنیا میں جب کسی مرد نے غیر عورت کے حسن کی طرف محبت کی نظر ڈالی' یا عورت نے کسی غیر مرد کی طرف نظر ڈالی ہر ہر نظر کے بدلے یہ اللہ کے دیدار سے محروم کر دی جائے گی۔سوچئے کتنی بڑی محرومی ہے' آج عورتیں بن سنور کے نکلتی ہیں' بازاروں میں بے پردہ نکلتی ہیں۔

زیب وزینت کی نمائش کا انجام

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو عورت اس لئے بنتی اور سنورتی ہے کہ اس کو غیر محرم مرد دیکھ کر خوش ہوں چاہے اس کا کزن ہو' چاہے اس کا پڑوسی ہو' چاہے کوئی اجنبی ہو حدیث پاک کا مفہوم ہے جو عورت اس لیے بنتی سنورتی ہے کہ اس کے اوپر کوئی غیر محرم مرد اس کی طرف محبت کی نظر ڈالے اللہ رب العزت اس بننے اور سنورنے کی وجہ سے فیصلہ کر لیتے ہیں میں قیامت کے دن اس عورت کو محبت کی نظر سے نہیں

دیکھوں گا۔اس لئے کہ یہ چاہتی ہیں کہ غیر مرد دیکھیں' ایسی عورت کو میں نہیں دیکھوں گا۔اب سوچئے کہ کتنا بڑا نقصان ہے کہ جو جوان لڑکیاں اپنے آپ کو بنا سنوار کے جاتی ہیں کہ غیر مرد دیکھیں گے گویا یہ اللہ کی محبت بھری نظروں سے محروم ہو جائیں گی۔اسلئے جو پردے کا اہتمام کرتیں ہیں حجاب پہنتی ہیں یہ نیک بچیاں ہیں' یہ اچھی بچیاں ہیں' خوش نصیب ہیں یہ اپنے آپ کو غیر محرم سے بچاتی ہیں۔اس کے بدلے قیامت کے دن اللہ ان کو محبت کی نظر سے دیکھیں گے۔اب فیصلہ آپ کے اختیار میں ہے دنیا کے مردوں کی کمینی نگاہیں آپ اپنے جسم پر ڈلوانا چاہتی ہیں یا اللہ رب العزت کی پاک نظریں ڈلوانا چاہتی ہیں۔دنیا کی یہ لذتیں تھوڑے وقت کی ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ کی لذتیں آخرت کی ہیں' اللہ رب العزت ہمیں اپنے دیدار سے محروم نہ فرمائے' اور اپنی محبت کی نظروں سے ہمیں محروم نہ فرمائے' وہ کتنا بدنصیب انسان ہے جس کے بارے میں اللہ فیصلہ کر لے کہ میں اس کی طرف محبت کی نظر سے نہیں دیکھوں گا۔ قرآن پاک میں فرمایا **ولا ینظر الیھم** ط اللہ ان کی طرف محبت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔جب اللہ ہی محبت کی نظر سے نہیں دیکھے گا تو سوچئے پھر انسان نے کیا کمایا اور کیا زندگی گزاری اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم دنیا میں پردے کا خیال رکھیں۔ مرد عورتوں کی طرف نگاہوں سے پرہیز کریں۔عورتیں مردوں کی طرف نگاہوں سے پرہیز کریں۔عورتیں بنے سنوریں اپنے خاوندوں کیلئے جو شریعت نے اجازت دی ہے یا پھر اپنے دل میں یہ تمنا رکھیں کہ میں چاہتی ہوں قیامت کے دن میرا مالک مجھے محبت کی نظر سے دیکھ لے۔اس لئے پردہ دار بچیوں کو دوسری ان کی ہم عمر بچیاں مذاق کریں اور کہیں کہ تم تو پردے میں یوں نظر آتی ہو' تم پردے میں یوں لگتی ہو' ان کے ساتھ مذاق کریں یہ اپنے دل کو بتا دیں کہ یہ بھلا مذاق کرتی رہیں مگر میں چاہتی ہوں میں غیر محرم سے اپنے آپ کو بچاؤں تا کہ قیامت کے دن اللہ رب العزت محبت کی نظر سے مجھے دیکھیں۔یہی میری کامیابی ہوگی اور یہی میری زندگی کا مقصد ہے جس لئے

میں نے اپنے آپ کو پردے میں رکھا اور قیامت کے دن اللہ کی محبت کی نظر پڑ گئی۔ وہ خوش نصیب عورت ہے اللہ رب العزت ہمیں ایسا بننے کی توفیق عطا فرمادے اور قرآن مجید میں جس طرح جنت کے تذکرے کیے اللہ تعالیٰ یہ اپنی پسندیدہ جگہ ہمیں بھی عطا فرمادے۔

گھر کی ملکہ

سوچنے کی بات ہے عورتیں دنیا کے اندر گھر والی کہلاتیں ہیں اس لئے کہ ان کا اکثر وقت گھر میں گزرتا ہے۔گھر کی زیبائش و خوبصورتی کا یہی خیال رکھتیں ہیں۔گھر انہیں کی طرف منسوب ہوتا ہے اس لیے مرد سے پوچھتے ہیں کہ گھر والی کا کیا حال ہے۔یا مرد کہتا ہے میری گھر والی ایسا کرنا چاہتی ہے۔تو عورتیں گھر والی کہلاتی ہیں اس لئے جب شادی ہوتی ہے عورت کی بڑی تمنا ہوتی ہے مجھے اپنا گھر مل جائے اور جس کا کوئی گھر نہ ہو کوئی در نہ ہو وہ دھکے کھاتی پھرتی ہے' پریشان ہوتی ہے کہ کاش مجھے چھت مل جاتی' میں اپنا سر چھپا لیتی ۔اے بہن! اگر دنیا میں تجھے گھر کی اتنی ضرورت ہے تو سوچ پھر آخرت میں تو تجھے گھر کی ضرورت زیادہ ہے۔اگر اللہ نے جنت میں تیرے گھر کی الاٹمنٹ نہ کی تو پھر کیا بنے گا جہنم کے گھر میں جا کے کیا حال ہوگا اس لئے آج وقت ہے جنت کے گھر کی الاٹمنٹ کروانے کی' اور وہ الاٹمنٹ کیسے ہوتی ہے؟ کونسا گناہ آپ کرتی ہیں جو جو گناہ کرتی ہیں ان گناہوں سے سچی توبہ کریں۔جب آپ گناہوں سے سچی توبہ کرلیں گی اللہ تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف فرمادیں گے' آئندہ نیکوکاری کی زندگی عطا فرمادیں گے۔تو آج کی اس محفل میں اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لیجئے اور اپنے رب کے سامنے یہ دعا کیجئے اللہ ہمیں جنت میں گھر عطا فرمادے۔جنت کی الاٹمنٹ رمضان المبارک کے مہینے میں ہو رہی ہے۔اللہ نے جنت کے دروازوں کو کھول دیا ہے اس لئے نبی ﷺ نے فرمایا تم یہ

دعائیں مانگو اللھم انی اسئلک الجنة واعوذبک من النار اے اللہ میں جنت طلب کرتی ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتی ہوں۔اب جو رمضان کے دن باقی ہیں خاص طور پر یہ دعا مانگیں اللہ تعالیٰ جنت میں گھر عطا فرمادینا یہ عورت کی بڑی تمنا ہوتی ہے ۔اسی پر بات کو مکمل کرتا ہوں رب کریم ہمیں گناہوں سے محفوظ فرمادے۔اور ہمیں جنت کی نعمتیں عطا فرمادے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اللہ......اللہ......اللہ

الله الله الله
بسم اللہ الرحمن الرحیم
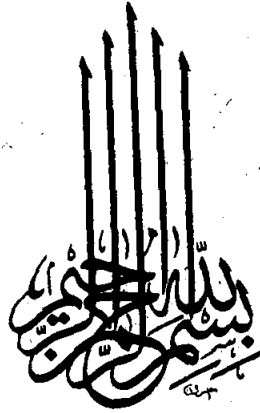
جہنم کے دہکتے انگارے

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہنم کے دہکتے انگارے

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم. فمن کان یرجولقاء ربہ فلیعمل عملاصالحا ٥ ولایشرک بعبادۃ ربہ احدا ٥ (سورۃ الکھف) سبحن ربک رب العزت عما یصفون. وسلام علی المرسلین. والحمد للہ رب العالمین. اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد وبارک وسلم.

آخرت کے دومکان

اللہ رب العزت نے ہر انسان کیلئے آخرت کے دومکان تیار کیے ہیں۔ ایک جنت میں دوسرا جہنم میں، اگر نیک اعمال کرے گا ایمان کے ساتھ دنیا سے جائے گا۔ اللہ رب العزت اسے جنت کا مکان عطا فرمائیں گے۔ اور اگر یہ دنیا کے اندر ایمان سے محروم رہا یا ایمان تو لایا مگر غفلت کی وجہ سے گناہوں میں پڑا رہا، گھرا رہا اور بغیر توبہ کے مرگیا تو ان لوگوں کو جہنم کا مکان دیا جائے گا۔ جہنم وہ جگہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجرم نافرمانوں کی سزا کیلئے بنایا جنت وہ جگہ ہے جس کو اللہ نے اپنے پیاروں کے انعام کے طور پر بنایا۔ اب یہ ہماری زندگی کی ترتیب ہے کہ ہم جنت کے راستے پہ جارہے ہیں یا جہنم کے راستے پہ جارہے ہیں۔

ہم کہاں جارہے ہیں

ایک بزرگ فرماتے تھے اے دوست تیرا اٹھنے والا ہر قدم یا تجھے جنت کے قریب کررہا ہے یا تجھے جہنم کے قریب کررہا ہے۔ اگر اللہ رب العزت کے حکموں کو

ماننے کیلئے اٹھ رہا ہے تو جنت کے قریب' اور اگر گناہوں کیلئے اٹھ رہا ہے تو جہنم کے قریب۔ تو ہماری زندگی کی ترتیب سے پتا چل سکتا ہے کہ ہم کس راستے پہ چل رہے ہیں۔ دو راستے بہت واضح ہیں ایک راستے پر نبی ﷺ کی سنت والی زندگی کو اپنانا پڑتا ہے۔ باپردہ زندگی گزارنی ہوتی ہے' پاک دامنی کی زندگی گزارنی ہوتی ہے' سچی اور سچی زندگی گزارنی ہوتی ہے' اچھے اخلاق والی زندگی گزارنی ہوتی ہے ایسے لوگ جنت کے راستے پر چل رہے ہیں۔ اور دوسری زندگی بے پردگی کی زندگی' بے حیائی کی زندگی' ٹی وی گانا بجانا ان میں مصروفیت کی زندگی' اِدھر اُدھر کے تعلقات جوڑنا' آخرت کی طرف سے بالکل غافل رہنا' دنیا میں اپنی خواہشات' شہوات کو پورا کرنے کیلئے بدمست رہنا' یہ جہنمیوں کی زندگی ہے۔

دو مکانوں میں سے حُسن انتخاب

اب فیصلہ ہم نے کرنا ہے کہ ہماری منزل کونسی ہونی چاہئے اگر کسی عورت سے پوچھا جائے کہ دو مکان ہیں اور جو مکان خریدنے کیلئے آپ زور دے رہی ہیں تو بتاؤ ان دونوں میں سے کونسے مکان میں آپ جائیں گی۔ ایک مکان میں گلشن ہیں' باغات ہیں' پھل پھول ہیں' نوکر چاکر ہیں' محل نما ہیرے موتی کا مکان بنا ہوا ہے' خوشبوئیں ہونگی' نہریں ہونگی' ماں باپ' خاوند بچے' بہن بھائی سب کو تمہیں ساتھ لے جانے کا اختیار ہوگا۔ انبیاء کا دیدار ہوگا اللہ رب العزت کا دیدار ہوگا تمہاری ہر خواہش وہاں پوری ہوگی۔ مگر اس کی قیمت یہ ہے کہ تم اپنی زندگی میں کوئی گناہ نہ کرو۔ اور دوسرا مکان وہ ہے کہ جو تاریک کوٹھڑی ہوگی جن بھوت سے زیادہ ڈراؤنے فرشتے ہونگے' تنہائی ہوگی' نہ خاوند پاس' نہ بچے پاس' نہ ماں باپ پاس' بھوک ہوگی' پیاس ہوگی' پسینہ ہوگا' بجلی کے کڑکنے کی آوازیں ہونگی' تمہارا رنگ کالا ہوگا' آنکھیں نیلی ہونگی' بدبودار لباس پہنوگی' اور آگ کے اندر روسٹ ہوتی رہوگی'

اب دونوں مکانوں میں سے تمہیں کونسا مکان چاہئے یہ دوسرے مکان کے بارے میں شرط یہ ہے کہ تم اپنی خواہشات دنیا میں پوری کرلو جی بھر کے اپنی حسرتیں مٹالو لیکن یہ تیس پچاس سال کی بات ہے۔ پھر تمہیں اس مکان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا پڑے گا تو کوئی بھی عقل مند عورت اس جہنم کے مکان میں جانا پسند نہیں کرے گی۔ یہی چاہے گی کہ میں تو جنت میں جاؤں' میں تو دنیا میں اپنے بچوں کے بغیر رہ نہیں سکتی۔ خاوند سے جدائی کا سوچ نہیں سکتی' ماں باپ سے دور ہونے کے بارے میں خیال ذہن میں نہیں لاسکتی۔ میں جہنم کے مکان میں ہرگز نہیں جانا چاہتی کہ میں ان سب نعمتوں سے محروم ہوجاؤں گی تو معلوم ہوا کہ ہر انسان کا دل یہ چاہتا ہے کہ مجھے رب رحمٰن کے قرب میں جنت کا مکان مل جائے۔ اور ہمیشہ میں اپنی چاہتوں کو وہاں جا کر پوری کرلوں۔

زندگی کی حُسن ترتیب

زندگی میں ہمیں آخرت کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کی ترتیب بنانی ہے' جہنم کے عذاب کو برداشت کرنے کا حوصلہ ہم میں سے کسی آدمی کو بھی نہیں ہے۔ ہم تو اتنے ناز و نعمت کے پلے ہوئے بندے ہیں کہ دھوپ کی گرمی برداشت نہیں ہوتی ہم سے جہنم کی گرمی کہاں برداشت ہوگی۔ ہم گرمی کے موسم میں باہر سے گھر میں آئیں تو ہمیں جب تک Ice Cold Water (برف کا ٹھنڈا پانی) نہ ملے یا کوئی اور مشروب نہ ملے تو اس وقت تک Dap Water پینے کو جی نہیں چاہتا۔ جہنم کے اندر تو اور گرم مشروبات پلائے جائیں گے۔ ہم تو دو آدمیوں کے سامنے ذلت اور رسوائی برداشت نہیں کر سکتے۔ قیامت کے دن سب انسانوں کے سامنے ذلت و رسوائی کیسے برداشت کریں گے تو سچی بات تو یہی ہے کہ ہمیں اللہ رب العزت سے جنت کو طلب کرنا چاہئیے اور جہنم کی اللہ رب العزت سے پناہ مانگنی چاہئیے۔ یہی دعا ہے جو نبی ﷺ نے سکھلائی' اللھم انی اسئلک الجنة (الحدیث) اے اللہ میں جنت کو

طلب کرتی ہوں واعوذبک من النار اور اے اللہ میں جہنم کی آگ سے تیری پناہ چاہتی ہوں۔ جب آپ یہ دعا کثرت سے مانگیں گی تو پھر آپ کو اپنی زندگی کی ترتیب کو دیکھنا ہوگا۔ اس لئے ہم نے ایک کاغذ پر جو کبیرہ گناہ انسان کرتا ہے۔ ایک فہرست بنا دی ہے آپ سب تنہائی میں بیٹھ کر اس فہرست کو اپنے سامنے رکھیں اور سوچیں کہ کونسے گناہ میں کرتی ہوں کونسے گناہ نہیں کرتی۔ جو نہیں کرتی اس پر اللہ رب العزت کا شکر ادا کریں اور گناہ کر بیٹھتی ہیں ان پر نشان لگا کر ان سے توبہ کریں جب آپ سب گناہوں سے باقاعدہ توبہ کرلیں گی تو آپ کی اللہ رب العزت کے ساتھ صلح ہو جائے گی پروردگار عالم آپ کے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیں گے اور آئندہ آپ کے اعمال کا اجر بڑھا دیں گے۔ یہ راستہ ہے اللہ کی رضا والا راستہ، جس طرح تنہائیوں میں چھپ چھپ کر انسان گناہ کرتا ہے، اس کو چاہئے کہ اس طرح تنہائیوں میں بیٹھ کر اپنے گناہوں کو یاد کرے اور چھپ چھپ کر اللہ کے سامنے روئے معافیاں مانگے کہ پروردگار میرے گناہوں کو معاف فرما دیجئے لہٰذا فہرست کو فقط ایک کاغذ نہ سمجھنا بلکہ یوں سمجھنا کہ ہمیں ایک تفصیل بتائی گئی ہے کس طرح ہم جنت میں جا سکتی ہیں اور جہنم سے ہم پناہ حاصل کرسکتی ہیں۔ (فہرست اسی باب کے آخر میں موجود ہے)

قرب الٰہی کیسے حاصل ہو؟

جب تک انسان گناہوں کو نہ چھوڑے اس وقت تک اس کو اللہ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔ ذہن میں رکھ لینا، دل کے کانوں سے سن لینا اللہ رب العزت پاک ہیں، اور گناہوں کی نجاست ہوتی ہے۔ جس انسان کے بدن پر گناہوں کی نجاست لگی ہوگی یہ ناپاک انسان اللہ کے ساتھ واصل نہیں ہوسکتا اس پاک ذات کے ساتھ واصل ہونے کیلئے انسان کو نجاست سے پاک ہونا پڑتا ہے۔ لہٰذا گناہوں سے معافی مانگنی انتہائی ضروری ہے۔ یوں سوچئے اگر سترہ کبیرہ گناہ لکھے گئے تو ہم اللہ رب

العزت سے سترہ قدم دور کھڑے ہیں اگر ہم سترہ گناہ کرتے ہیں اگر ان میں سے ہم نے کچھ گناہ چھوڑ دیے تو ہم اتنا قریب ہو گئے۔ جس نے پندرہ گناہ چھوڑ دیے وہ پندرہ قدم قریب ہو گیا جس نے سترہ گناہ چھوڑ دیئے وہ اللہ رب العزت کے ساتھ واصل ہو گیا۔ تو اس کاغذ کے آئینے میں ہم اپنی حیثیت دیکھ سکتے ہیں کہ ہم اللہ رب العزت سے کتنے دور ہیں یا کتنے قریب ہیں خوش نصیب ہیں وہ عورتیں جو اپنی زندگی کو سب گناہوں سے بچائیں اور سچی معافی مانگ کر اپنے رب کو منائیں رمضان المبارک کے چند دن باقی ہیں ویسے بھی یہ عشرہ مغفرت کا عشرہ ہے اس میں اپنے گناہوں کو معاف کروالیجئے۔

حضرت جبرائیلؑ کی دعا پر حضور اکرم ﷺ کی آمین

ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نے بددعا کی برباد ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس نے اپنی مغفرت نہ کروائی نبی ﷺ نے اس دعا پر امین فرمادی' اب ہمارے لیے یہ بڑی اہم بات ہوگئی۔ آپ خود سوچیں' کسی ماں کے نالائق بیٹے کو اگر کوئی بددعا دے تو ماں اس کو برا سمجھتی ہے۔ میرے بیٹے کو بددعا کیوں دے رہا ہے لیکن نبی ﷺ تو ماں باپ سے زیادہ امت پر شفیق ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے جب دعا کی تو نبی ﷺ نے آمین کی مہر لگادی یہ کیسے ہو سکتا ہے ماں کے سامنے کسی بچے کو بدبخت کہا جائے اور ماں آمین کہہ دے۔ یہ تو کبھی نہیں ہو سکتا' اللہ کے محبوب ﷺ نے آمین کیوں کہی؟ معلوم ہوا رمضان میں اتنی آسانی سے بخشش ہو جاتی ہے کہ جو ذرا بھی اپنی نیت بنالے اور توبہ کے اوپر آمادہ ہو جائے اللہ رب العزت کی رحمت بہانے ڈھونڈتی ہے۔ اور انسان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ اور بخشش سے محروم وہ ہی رہتا ہے جو حقیقتاً محروم ہوتا ہے۔ اس لئے نبی ﷺ نے آمین کہہ دی اب سوچنے کی بات ہے اول تو اپنے گناہوں کا بوجھ اپنے سر پر بہت ہے اوپر سے اگر نبی ﷺ کی بددعا بھی لگ

گئی تو پھر ہمارا کیا بنے گا۔اس لئے ان چند دنوں کے اندر اپنے رب سے گناہوں کو بخشوا لیجئے! یادرکھنا جن کی بخشش ہوگئی ان کیلئے تو رمضان کے اگلے دن عید ہوگی اور جن کی بخشش نہ ہوئی ان کے لئے رمضان کے اگلے دن وعید ہوگی اس کے لئے برا فیصلہ ہو جائے گا۔جہنمیوں کے اندر اس کی شمولیت ہو جائے گی۔اس لئے رمضان المبارک۔ ہمارے لئے فیصلے کا مہینہ ہے ہمیں چاہئے گناہوں سے اپنے آپ کو بچائیں اور اللہ رب العزت کو منانے کی کوشش کریں۔

مجرمین کا انجام

دوزخ کو اللہ رب العزت نے اپنے نافرمانوں کیلئے بنایا احادیث میں اس کی بڑی تفصیلات ہیں چنانچہ ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ رب العزت دوزخ کو بلائیں گے تو اس کی لگامیں ہونگیں' انیس فرشتوں نے اس کو پکڑا ہوا ہوگا۔اور ہر لگام کیلئے ستر ہزار فرشتے معاون ہونگے۔انہوں نے پکڑا ہوگا۔ لہٰذا انیس لگامیں ہوئیں ہر لگام کا انچارج ایک فرشتہ ہے اور ہر فرشتے کے نیچے ستر ہزار فرشتے ہیں۔تو انیس کو ستر ہزار سے ضرب دیجئے اتنے فرشتوں نے دوزخ کو پکڑا ہوا ہوگا۔اور جس طرح منہ زور گھوڑا چھڑانے کی کوشش کرتا ہے اس طرح دوزخ جب مجرموں کو دیکھے گی اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرے گی غصے میں آئے گی' اور جب سامنے آئے گی حدیث پاک میں آتا ہے کہ یہ سانس لے گی اور اس کا سانس ایسا ہوگا کہ دھواں اٹھے گا شعلے اٹھیں گے اور وہ شعلے مجرموں کے سروں پر آکر گریں گے اس کے اندر ابال آئے گا پھر یہ اللہ رب العزت کے سامنے سجدہ کرے گی اور بالآخر اللہ رب العزت کے سامنے عرض کرے گی سب تعریف اللہ کیلئے ہے جس نے مجھے نافرمانوں سے بدلہ لینے کیلئے پیدا کیا۔پھر کہے گی اے اللہ آج تیرے مجرم میرے سامنے ہیں مجھے آپ نے پیدا ہی اسی لئے کیا تھا ذرا مجھے اجازت تو دیجئے کہ میں ان

مجرموں سے نمٹ لوں اس کے بعد ایک شور برپا ہوگا اور ایسے آوازیں آئیں گی کہ جیسے اس کے شعلے اٹھ رہیں ہیں۔ **انها ترمی بشرر کالقصر ط کانه جماله صفر ط** (سورۃ المرسلات) بڑے بڑے اس کے شعلے ہونگے جیسے بڑے بڑے محلات ہوتے ہیں اتنے بڑے بڑے شعلے اٹھ کر جہنمیوں کے اوپر گریں گے۔ روایت میں آتا ہے اس وقت کوئی نبی' مرسل اور رسول ایسا نہیں ہوگا جو اللہ کے خوف سے کانپ نہیں رہا ہوگا' اور اس کو یہ ڈر ہوگا کہ معلوم نہیں یہ شعلے کہیں میرے سر پر آ کر نہ گر جائیں۔ جب نیکوں کا یہ حال ہوگا تو پھر ہم جیسے گنہگاروں کا کیا حال ہوگا۔ دل دہل جائیں گے آنکھوں کے آگے اندھیرا آجائے گا انسانوں کے دل حلق تک آجائیں گے اس وقت کوئی اپنا نہیں ہوگا سب رشتہ داریاں ختم ہوجائیں گی۔ قرآن نے فیصلہ کردیا۔ **الاخلاء یومئذ بعضهم لبعض عدو الا المتقین ط** (سورۃ الزخرف) سوائے نیک لوگوں کے سب لوگ ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔ چنانچہ جہنم کے کارندوں کو اللہ تعالیٰ بلائیں گے' اے میرے جہنم کے اندر کام پر معمور فرشتو باہر نکلو تو جہنم کے اندر جو فرشتے ہونگے جو سزائیں دیں گے۔ نافرمانوں کو وہ جہنم کے اندر سے باہر نکلیں گے حدیث پاک میں آتا ہے ہر کارندے کے ہاتھ میں زنجیریں ہونگی' کوڑے ہونگے' اور کالا لباس ہوگا یہ تین چیزیں لیکر وہ آئیں گے اور نافرمانوں کی گردنوں کے اندر طوق ڈال دیں گے ان کی ناک کے اندر زنجیریں ڈال دیں گے۔ ان کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے اور بعض نافرمانوں کو ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے اور ان کو دھکے ماریں گے قرآن نے فیصلہ کردیا۔ **یوم یدعون الی نار جهنم دعا ط** (سورۃ الطور) اب اس آیت کا مفہوم دیکھئے الفاظ ہی ایسے ہیں یوں لگتا ہے جیسے کوئی دھکے دے کر جا رہا ہے۔ تو مجرم کو تو ویسے بھی لے کر جاسکتے ہیں لیکن جب کسی کی اہانت کرنی ہوتی ہے' جب کسی کو ذلیل کرنا ہوتا ہے۔ انسان دھکے مار مار کر لے جاتا ہے اللہ تعالیٰ مجرموں کو ذلیل و رسوا کریں گے۔ دھکے مار مار کر ان کو

جہنم میں لے کر جائیں گے۔فرشتے بالآخران کو جہنم میں سر کے بل گرائیں گے۔

جہنم کی گہرائی

جہنم اتنی گہری ہوگی نبی ﷺ نے فرمایا!ایک مرتبہ آواز آئی ،صحابہؓ نے پوچھا!اے اللہ کے نبی ﷺ یہ کیسی آواز ہے،فرمایا کوئی آواز آئی ہے اتنے میں جبرائیل علیہ السلام نے آکر بتایا اے اللہ کے نبی ﷺ آج سے ستر سال پہلے جہنم کے سرے یعنی کنارے سے ایک پتھر نیچے گرا تھا،ستر سال کے بعد وہ تہہ میں پہنچا ہے اتنی گہرائی ہے جہنم کی۔آپ کنویں کا تصور ذہن میں رکھیئے۔کہ اگر پچاس فٹ کے کنویں میں نیچے انسان جائے تو کیسے محسوس کرتا ہے جہاں ستر سال کی گہرائی میں نیچے جانا پڑے گا اور وہاں پر انسان کو جلایا جائے گا۔جہنم کے مختلف حصے اللہ رب العزت نے بنائے۔فرمایالھا سبعة ابواب . (سورۃ الحجر)اس کے سات دروازے ہیں۔ پھر لکل باب منهم جزء مقسوم ط(سورۃ الحجر) ہر دروازے کیلئے ایک گروہ ہے جس کو اس میں سے گرایا جائے گا۔ چنانچہ بعض نے کہا سات طبق ہیں، سات حصے ہیں،سات Stories ہیں جہنم کی سب سے اوپر والی کو جہنم کہتے ہیں جس میں گناہگار مومن جائیں گے۔پھر دوسری کو لظےٰ کہتے ہیں اس میں یہود جائیں گے۔پھر تیسرے کے اندر نصاری جائیں گے چوتھے کو سعیر کہتے ہیں اس میں صائبین جائیں گے۔پانچویں کو سقر کہتے ہیں اس میں مجوسی جو آتش پرست ہوتے ہیں وہ جائیں گے۔چھٹے کا نام جحیم ہے،اس میں مشرکین جائیں گے۔اور ساتویں کا نام حاویہ ہے جس میں منافقین ہونگے۔قرآن نے فیصلہ کر دیاان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ط(سورۃ النساء)منافق سب سے نیچے کے حصہ پر ہونگے۔جب یہ لوگ جہنم میں دھکیل دیئے جائیں گے۔جہنم کے اوپر اتنا سخت غصہ ہوگا کہ اس کا اک لپٹا آئے گا۔ما تزر من شئی عتت علیه الا جعلته کاالرمیم ○(سورۃ الذاریات) یہ

جس چیز پر جہنم گزرے گی توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی بالآخر جہنمی جہنم کے اندر ہونگے ۔وہاں سخت بھوک ہوگی' کھانے کیلئے مانگیں گے'ان کو اللہ تعالیٰ شجرۃ الزقوم قرآن مجید میں ہے۔ان شجرۃ الزقوم ٥طعام الاثیم ٥ کالمھل یغلی فی البطون ٥ کغلی الحمیم ٥ (سورۃ الدخان) ان کوزقوم کا پودا کھانے کیلئے دیا جائے گا۔کانٹے ہوتے ہیں اتنا کڑوا کہ زبان سے لگایا نہیں جا سکتا انسان اسکو کھائے گا' نہ نگلتے بنے گی نہ اگلتے بنے گی۔چنانچہ پانی مانگے گا قرآن مجید میں فرمایا۔کہ جب وہ پانی مانگے گا تو کہا جاوے گا۔سقو اماءً حمیماً تم گرم پانی پیو' فقطعٰ امعاء ھم (سورۃ محمد) وہ جب گرم پانی پییں گے ان کی انتڑیاں گل کر پخانے کے رستے باہر نکل جائیں گی۔دوسری جگہ فرمایا ویسقی من ماءٍ صدید ٥یتجرعه' ولا یکاد یصیغه ٥ (سورۃ ابراہیم) ان کو ایسا پانی پلایا جائے گا کہ وہ پانی نہیں پی پائیں گے گھونٹ گھونٹ پئیں گے اور وہ گھونٹ بھی ان کے اندر اتر نہیں پائے گا۔وان یستغیثوا اور پینے کیلئے جب پانی مانگیں گے۔یغاثو بماءٍ کالمھل (سورۃ الکہف) ایسا پینے کیلئے پانی دیا جائے گا۔جیسے پگھلا ہوا تانبا ہوتا ہے۔یشوی الوجوہ وہ گرم اتنا ہوگا جب پانی پینے لگیں گے اس کی گرمی کی وجہ سے چہرے کی کھال اتر جائے گی۔سوچئے تو سہی کہ وہ کتنا گرم ہوگا۔فرمایا وطعاماً ذاغصۃ وعذابا الیما ٥ (سورۃ المزمل) پھر ان کو ایک جگہ فرمایا ولا طعام الا من غسلین ٥ (سورۃ الحاقہ) ان کو پینے کیلئے غسلین دیا جائے گا مفسرین نے لکھا جہنمی آدمیوں کے جسم سے جو خون اور پیپ نکلے گی اس کو پیالوں میں جمع کر کے وہ جہنمیوں کو پینے کیلئے دی جائے گی۔دنیا میں انسان کسی زخم سے پیپ نکالے کتنی بدبو آتی ہے برداشت نہیں ہو سکتی اب یہ پیپ جو پینی پڑے گی تو پھر کیا حال ہوگا۔لیکن پیاس اتنی ہوگی کہ پیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا۔اس قسم کی سزائیں انسان کو جہنم کے اندر دی جائیں گی۔چنانچہ ہمیں جہنم سے بچنے کیلئے اللہ رب العزت کے سامنے سچی توبہ کرنی چاہیئے۔

کون کون سی عورتیں جہنم میں جائیں گی

ایک حدیث پاک حافظ شمس الدین ذہبیؒ نے اپنی کتاب الکبائر میں نقل فرمائی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ کون کون سی عورتیں جہنم میں جائیں گی۔ ذرا توجہ سے بات سنیئے گا اور ان گناہوں سے بچئے گا۔ تاکہ اللہ رب العزت جہنم سے محفوظ فرمادیں۔ اک مرتبہ حضرت علیؓ اور سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ دونوں نے ارادہ کیا کہ نبی ﷺ کی زیارت کیلئے جائیں۔ چنانچہ محبوب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آکر دیکھا کہ نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہیں رو رو کر آنکھیں سرخ ہو چکی ہیں۔ دونوں بڑے حیران ہو گئے۔ دونوں نے عرض کیا! اے اللہ کے محبوب ﷺ آپ کیوں رو رہے ہیں۔ کس چیز نے آپ کو غم زدہ کر دیا' کس چیز نے آپ کو رلا دیا' کہ آپ کی آنکھیں سرخ ہو چکی ہیں رو رو کر۔ نبی ﷺ نے فرمایا! میری پیاری بیٹی فاطمہ میں اس وقت بیٹھا تھا مجھے یاد آ گیا جب میں معراج پر گیا تھا تو میں نے اپنی امت کی کچھ عورتوں کو جہنم میں عذاب ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ مجھے ان کا خیال آ گیا اور اس وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پوچھا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بتا تو دیجئے کہ وہ کون کون سی عورتیں ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے پہلی عورت کو جہنم میں دیکھا وہ اپنے بالوں کے ذریعے سے جہنم میں لٹکی ہوئی تھی۔ آگ کے اندر جیسے روسٹ کرنے کیلئے مرغ کو سلاخ کے اندر پرو کر لٹکا دیتے ہیں اس عورت کو سر کے بالوں کے ذریعے سے لٹکا دیا جائے گا۔ تو یہ لٹکی ہوئی تھی اور اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح اُبل رہا تھا۔ اور اس کا جسم جل رہا تھا اب ذرا سوچنے کی بات ہے۔ کہ اگر کسی عورت کو بالوں سے پکڑ کر کھینچا جائے اس کو لگتا ہے کہ جیسے بالوں سے کھوپڑی کی چمڑی ادھڑ جائے گی۔ اتنی تکلیف ہوتی ہے ذرا سے بال کھینچنے سے۔ جب عورت بالوں کے بل لٹکا دی جائے گی پھر اس کا کیا حال ہو گا۔ اور پھر اس کو اتنی گرمی محسوس ہو گی کہ اس کا دماغ ہنڈیا

کی طرح اُبل رہا ہوگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ وہ عورت ہوگی جو دنیا کے اندر پردے کا خیال نہیں کرتی ہوگی۔ اس کو بن سنور کر باہر نکلنے کا شوق ہوتا ہوگا۔ اچھے اچھے فیشن والے کپڑے پہن کر یہ اجنبی غیر محرموں کو دکھاتی ہوگی۔ اپنے طور پر یہ اپنے حسن کی زکوٰۃ نکالتی ہوگی۔ لیکن پتا اس کو قیامت کے دن چلے گا۔ میں نے کتنا بڑا گناہ کیا اس لئے یہ وہ عورت ہے جو دنیا میں پردے کا خیال نہیں رکھتی تھی۔ ایک بات ذہن میں رکھ لیجئے ایک چیز ستر ہوتی ہے۔ ایک چیز پردہ ہوتا ہے۔ ستر عورت کیلئے سوائے چہرے ' ہاتھوں اور پاؤں کے علاوہ باقی سارا جسم ستر میں شامل ہے۔ اس لئے نماز کی حالت میں اس سب کو چھپانا عورت کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ اگر انسان کے چہرے ' ہاتھوں کی ہتھیلیاں ' اور پاؤں ان کے علاوہ جسم کا کوئی بھی حصہ نماز کے اندر تھوڑی دیر کھلا رہ گیا تو اس عورت کی نماز ہرگز قبول نہیں ہوگی۔ کئی عورتوں کو دیکھا نمازیں بھی پڑتی ہیں مگر ان کے قمیص ہوتے ہیں جن کے بازو آدھے ہوتے ہیں۔ اور بازو ننگے نماز ہرگز نہیں ہوتی۔ کئی شلواریں پہنتی ہیں ٹخنوں سے اونچی کر لیتی ہیں یہ نیا فیشن نکل آیا نماز بالکل نہیں ہوتی۔ کئی اتنا باریک دوپٹہ پہنتی ہیں کہ بال صاف نظر آ رہے ہوئے ہیں۔ ان کی نماز نہیں ہوتی تو ستر کا کیا مطلب ہے؟ نماز کے اندر اپنے آپ کو اس طرح موٹے کپڑے میں چھپا لینا کہ چہرے ' ہاتھوں اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی بھی حصہ نہ نظر آ سکے۔ یہ انسان کا ستر ہے اور اس کو چھپانا نماز میں ضروری ہے۔ ستر کے علاوہ ایک پردہ ہوتا ہے۔ پردہ عورت کے جسم کے تمام حصوں کا غیر محرموں سے ضروری ہے۔ اس لئے فرمایا۔ **فسئلوھن من وراء حجاب** (سورۃ الاحزاب) اے صحابہ! جب تم نبی ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنا چاہو تو تم پردے کے پیچھے سے مانگو۔ تو گویا نامحرم اجنبی سے پورے جسم کو پردے میں رکھنا یہ پردہ کہلاتا ہے۔ یہ حجاب کہلاتا ہے۔ تو ستر ہوتی ہے نماز میں ' اور حجاب ہوتا ہے غیر محرموں سے ' تو غیر محرموں سے اپنے آپ کو چھپانا چاہئے عورتیں جب گھر میں رہیں تو اپنے بھائیوں کے سامنے

'اپنے بیٹوں کے سامنے اپنے چہرے' ہاتھ پاؤں کو کھول سکتی ہیں۔لیکن جب باہر نکلنا ہو غیر محرموں اور اجنبیوں کے اندر سے گزرنا ہو پھر سر سے لیکر پاؤں تک اپنے جسم کو چھپانا ضروری ہے' اگر نہ چھپایا پھر انسان کو اس پر سزا ملے گی۔

بے پردہ عورت کا انجام

حدیث پاک میں آتا ہے بے پردہ عورت جب گھر سے باہر نکلتی ہے' اس وقت سے اللہ کے فرشتے اس پر لعنت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔جب تک لوٹ کر گھر واپس نہیں آجاتی اللہ کے فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں پھر عورتیں کہتی ہیں گھر میں سکون نہیں خاوند توجہ نہیں دیتا' اولاد بات نہیں مانتی' کاروبار اچھا نہیں' اور خدا کی بندی جب تجھ پر اللہ کے فرشتوں کی ہر وقت لعنت برستی ہے تو تیری زندگی میں برکتیں کہاں آئیں گی۔یہ اسی لعنت کا نتیجہ ہوتا ہے کہ گھروں میں پریشانیاں ہوتی ہیں' دل کو سکون نہیں ہوتا' مرض جان نہیں چھوڑتے ہر طرف سے ذلت اور رسوائی ہوتی ہے یہ اللہ رب العزت کے حکم کو توڑنے کا نتیجہ ہے۔لہٰذا خوش نصیب ہیں وہ عورتیں جو پردے کا اہتمام کرتی ہیں۔یہ دنیا میں پردے کا اہتمام کریں گی اللہ رب العزت قیامت کے دن ان کے قصوروں پر رحمت کے پردے کی چادر ڈال دیں گے اس دن پتا چلے گا کہ کتنا اجر اس کا ملا لہٰذا جو عورت ننگے سر بازار میں پھرتی ہے بال لوگ دیکھتے ہیں۔چہرہ دیکھتے ہیں' کئی ایک تو سینہ کھول کر چلتی ہیں اور آج کل تو بہت ہی بے پردگی بڑھتی جا رہی ہے۔ایسی تمام بے پردہ عورتوں کیلئے فرمایا جہنم کے اندر ان کو بالوں کے ذریعے سے لٹکا دیا جائے گا۔اب ذرا تصور تو کریں کہ کسی عورت کے بالوں کو اگر ہاتھوں میں پکڑ کر لٹکا دیا جائے تو وہ تو آدھا منٹ بھی نہیں لٹک سکتی سمجھتی ہے میرے بال سارے کے سارے کھوپڑی سے اکھڑ جائیں گے۔میری چمڑی ادھڑ جائے گی۔ تو اگر جہنم کے اندر ہمیشہ ہمیشہ بالوں کے ذریعے لٹکنا پڑا' آگ میں جلنا پڑا اور دماغ کو

ایسا ابال دیں گے‘ اس لئے کہ ان کے دماغ میں فساد تھا۔ ان کے دماغ کا قصور تھا یہ
اس بے پردگی کو کچھ سمجھتی ہی نہیں تھیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ دماغ کو اتنا گرم کریں گے
کہ دماغ ان کا کھول رہا ہوگا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ عورت ہے جو پردے کا
خیال نہیں کرتی تھی۔ آج کل کی بچیاں اپنے کزنوں سے تو پرواہ ہی نہیں کرتی پردے
کا ان کو تو سمجھتی ہیں یہ تو بھائی ہیں ہرگز ایسی بات نہیں یہ تو اللہ رب العزت کا فرمان ہے
جہاں تک محرم ہیں وہ بھائی کی بات ہے۔ باقی چچازاد‘ پھوپھی زاد‘ ماموں زاد یہ سب
کے سب نامحرم ہیں ان سے اپنے آپ کو پردے میں رکھنا چاہئے‘ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے
کہ ایسے گھر میں رہتی ہیں خاوند بھی ہے‘ اکٹھا Joint Family ہے۔ دیور وغیرہ
بھی ہے۔ وہ تو غیر محرم ہوتے ہیں ایسی عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنے چہرے کے اوپر
دوپٹے کو اس طرح رکھا کریں جس طرح گھونگٹ ہوتا ہے۔ اور اپنے دیوروں سے اگر
بات کرنی بھی پڑ جائے تو اس طرح نگاہیں نیچی کر کے سر جھکا کے پردہ آگے ہو ان سے
بات کرے آپ مثال سوچ لیجئے جب انسان کسی سے ناراض ہوتا ہے تو وہ اگر اس سے
بات بھی کرتا ہے تو اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں اس کو اپنا چہرہ بھی نہیں دیکھنے دیتا۔ بس
بات کر لیتا ہے جیسے کسی سے ناراضگی ہو اور انسان کا اس کے ساتھ جیسے برتاؤ ہوتا ہے
ویسے ہی عورت کو چاہئے کہ اللہ رب العزت نے اسے غیر محرم کہا۔ اس لیے اس کا اس
سے اللہ رب العزت کی وجہ سے ایسا معاملہ ہے یہ اپنے چہرے کے اوپر اس طرح
ڈوپٹہ کرلے کہ وہ گھونگھٹ کی طرح ذرا بڑھا رہے۔ اسی طرح گھر کے کام کرتی
رہے۔ تو دوسرا مرد اس کے چہرے کی طرف نہیں دیکھ سکے گا۔ مردوں کو چاہئے وہ بھی
ایسی عورتوں کے چہروں کو نہ دیکھیں اور عورتوں کو چاہئے وہ بھی مردوں کے سامنے
اپنے چہرے کو مت کھولیں۔ گھونگھٹ سے چہرے کو ذرا پردے میں رکھنے کی کوشش
کریں اور پھر اللہ رب العزت سے دعائیں مانگیں کہ پروردگار ہمارے قصوروں کو
معاف فرمادے تاہم یہ وہ غیر محرم سے جو گھر کے اندر ہوتے ہیں جو گھر کے باہر ہیں

ان سے تو 100% سو فیصد پردے میں رہنا چاہئیے۔ حتیٰ کہ ایک ملی میٹر جسم کو بھی نہ دیکھ سکیں۔ عورت کا یہ اچھا پردہ ہے کہ انسان دوسرں سے بالکل پردے میں رہے ورنہ قیامت کے دن یہ سزا ملے گی۔

جہنم میں جانے کی چار وجوہات

نبی ﷺ نے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ عورتیں چار وجہ سے جہنم میں زیادہ جائیں گی ایک بات فرمائی ان میں اللہ رب العزت کے حکم ماننے کا جذبہ کم ہوتا ہے ان کو کہو یہ اللہ کا حکم ہے تو یہ سن کر ان پر اتنا اثر کوئی نہیں ہوتا معمولی سمجھتی ہیں چھا کرلیں گی' اسی طرح نبی ﷺ کی اطاعت کا جذبہ کم ہوتا ہے۔ ان کو بتائیں ایسا کرنا سنت ہے' یہ اس کو معمولی سمجھ لیتی ہیں سنت کی اتباع کا جذبہ اتنا زیادہ نہیں ہوتا فرمایا تیسری بات یہ کہ ان کے اندر شوہر کی اطاعت کا جذبہ کم ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ شوہر کو پنی بات منوانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اپنے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ شوہر ہمارے ہاتھ میں آجائے۔ ہماری ہر بات ماننے لگ جائے یہ ماننے ہ بجائے منوانے کی کوششیں زیادہ کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے یہ شوہروں سے بدتمیزی ی کر جاتی ہیں اور اس وجہ سے جہنم کی مستحق ہو جاتی ہیں۔

نامحرموں سے تعلقات رکھنے والی عورتوں کا عبرت ناک انجام

چوتھی بات نبی ﷺ نے فرمائی کہ ان میں بن ٹھن کے باہر نکلنے کا شوق بہت زیادہ ہوتا ہے تو تین شوق تھوڑے ہیں۔ اللہ کی فرمانبرداری' نبی ﷺ کی فرمانبرادری' شوہر کی فرمانبرداری' مگر ایک شوق بہت زیادہ ہوتا ہے اور اس کو کہتے ہیں بن ٹھن کر' سنور کر باہر نکلنا۔ لہذا بن سنور کر اگر باہر نکلیں گی تو یہ ان کے جہنم میں جانے کا سبب بن جائے گا۔ تو پہلی عورت کو جو عذاب ہوا وہ اپنے بالوں کے ذریعے جہنم میں لٹکی ہوئی تھی یہ بے پردگی کی مرتکب ہونے والی عورت تھی اب اپنی زندگیوں کو آپ خود دیکھئے

کہ آپ کہاں کہاں بے پردگی کی مرتکب ہوتی ہیں اس سے توبہ کر لیجئے۔ اور آئندہ پردے کا لحاظ خیال کیجئے تا کہ اللہ تعالیٰ جہنم میں جانے سے محفوظ فرمادیں۔

زبان دراز عورت کا انجام

نبی ﷺ نے فرمایا میں نے دوسری عورت کو دیکھا جس کو جہنم میں عذاب ہورہا تھا وہ اپنی زبان کے بل لٹکی ہوئی تھی۔ اب ذرا سوچنے کی بات ہے کسی کی زبان کو تھوڑا سے کھینچیں کتنی تکلیف ہوتی ہے اگر اس کے جسم کا پورا وزن زبان کے اوپر آئے اور زبان کے اندر ایک سوراخ کر کے زنجیر ڈال دیں اور عورت کو اس پر لٹکا دیں تو وہ کتنی تکلیف میں ہوگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ زبان کے بل لٹکنے والی عورت وہ تھی جو زبان دراز تھی، منہ پھٹ تھی، شوہر سے بدتمیزی کرنے والی تھی ایسی باتیں کرتی تھی کبھی ماں کا دل دکھی کر دیتی، کبھی بہن کا دل دکھی کر دیتی، کبھی بچوں کو کوسنا شروع کر دیتی، یہ زبان سے دوسروں کے دلوں پر زخم لگاتی تھی۔ دوسروں کو تکلیف پہنچاتی تھی اور واقعی ہم نے بعض عورتوں کے بارے میں سنا خود کہتی ہیں کہ میں نے ایسی بات کہی کہ فلاں تو سڑتی رہی، جلتی رہی ہوگی، میں نے تو اسے جلانے کیلئے ایسا کیا جو عورتیں یوں سوچتی ہیں میں نے اسے جلانے کیلئے کیا یہ ان کو کیا جلائیں گی یہ تو خود ان فکروں کی وجہ سے جہنم کی آگ میں جلیں گی تو زبان کی بے احتیاطی کرنے والی عورت اس کو اللہ رب العزت کے محبوب نے دیکھا کہ اپنی زبان کے بل جہنم میں لٹکی ہوئی ہے اور اس کے اوپر آگ کا عذاب ہورہا ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تیسری عورت کو دیکھا کہ وہ جہنم کے اندر اپنے پستانوں کے بل لٹکی ہوئی تھی اس کے دونوں پستانوں میں سوراخ کر کے زنجیر ڈال دی گئی تھی اور اس کا پورا وزن ان کے اوپر تھا۔ اور وہ لٹک رہی تھی ذرا تصور کر کے سوچئے اگر کبھی ایسا ہو جائے انسان کو کتنی تکلیف ہو یہ کون عورت ہوگی نبی ﷺ نے فرمایا جس کے غیر محرم مردوں کے ساتھ تعلقات ہونگے یہ ان سے

باتیں کرتی ہوگی یہ ان سے عشق کرتی ہوگی یہ ان سے برائی کے کام کرتی ہوگی ایسی زانیہ عورت کو اللہ رب العزت پستانوں کے بل لٹکا دیں گے۔ آج کل بے حیائی کا دور دورہ ہے۔ ٹی وی نے کیبل نے آج جوان بچیوں کو حیاء سے محروم کر رکھا ہے۔ اور ڈائجسٹ وغیرہ نے اوپر سے اوراس پر زہر پھیلا دیا ہے۔ لہٰذا بچیاں اپنی جوانی کی عمر کو پہنچتیں ہیں ان کو گناہ کرنے کے ایسے طریقے بتائے جاتے ہیں۔ فلموں اور ڈراموں کے ذریعے ایسی رومانی کہانیاں سنائی جاتی ہیں اور عجیب بات تو یہ کہ ماں باپ اپنے گھر میں کیبل کا کنکشن خود لگواتے ہیں چینل کا کنکشن خود لگواتے ہیں۔ اور جوان بیٹیاں بھی دیکھتی ہیں اور بعض گھروں میں تو ماں باپ کے کمروں میں ٹی وی علیحدہ ہوتا ہے اور بیٹیوں کے کمروں میں ٹی وی علیحدہ ہوتا ہے۔ اور بیٹیاں اپنی مرضی کی کیسٹیں خود منگوا کر ویڈیو دیکھتی ہیں جب یہ سکرین کے اوپر گناہوں کی کہانیاں سنیں گی آخر انسان ہیں۔ جوان ہیں ان کے اپنے اندر بھی یہی جذبے پیدا ہونگے پھر یہ چھپ چھپ کر گناہ کریں گی۔ ماں باپ کی ناک کے نیچے دیا جلائیں گی۔ کسی کو پتہ بھی نہیں چلنے دیں گی۔ مگر اپنی عزت خراب کر بیٹھیں گی۔ اپنے ناموس کو داغ دار کر بیٹھیں گی۔ اگر ایسا ہوا تو ماں باپ بھی اس گناہ میں برابر کے شریک ہونگے کہ انہوں نے ان کا خیال نہ رکھا اور اگر ماں باپ نے خیال رکھا مگر اس نے خود کرتوت ایسے کئے تو پھر یہ خود ذمہ دار ہونگی مگر اس کو کس طرح لٹکایا جائے گا حدیث پاک میں فرمایا گیا پستانوں کے اندر سوراخ کر کے زنجیر ڈالی جائے گی اور اس کو اس کے اندر سے لٹکا دیا جائے گا۔ آگ اس کے جسم کو جلا رہی ہوگی یہیں پر بس نہیں بلکہ آگے بھی بتایا بات تو عجیب سی ہے لیکن سمجھانے کیلئے بتانی پڑے گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا زانیہ عورت کو دیکھا اس کے سر کے اوپر اس مرد کی شرمگاہ ہے جس سے اس نے زنا کیا اور اس میں سے پیپ نکل رہی ہے اور وہ پیپ اس عورت کے منہ میں جارہی ہے اور وہ یہ اس پیپ کو پی رہی ہے۔ سوچئے تو سہی اک آگ میں جلنے کا عذاب اور دوسرا اتنی بدبودار چیز پینے کا عذاب' نبی ﷺ

نے فرمایا اس عورت کی شرمگاہ سے ایسی گندی ہوا نکلے گی کہ جہنمی بھی اس کو سونگھ کر اس پر غصہ کریں گے یعنی کسی محفل کے اندر کسی انسان کے پیٹ سے بدبو خارج ہو اور وہ بہت گندی ہو تو محفل کے سارے لوگ اس کو بہت برا جانتے ہیں تو جہنم کے اندر زنا کار مردوں اور عورتوں کی شرمگاہوں سے ایسی گندی ہوا نکلے گی کہ سارے جہنمی اس وجہ سے منہ بنائیں گے اور کہیں گے یہ کون کمینہ ہے جسکی وجہ سے اتنی بدبو ہمیں سونگھنی پڑی۔ تو یہ زنا اللہ رب العزت کی نظر میں اتنا برا کام ہے اس طرح سے اس عورت کو عذاب دیا جائے گا۔

طہارت کا خیال

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے چوتھی عورت کو دیکھا اس کے پاؤں سینے پر بندھے ہوئے ہیں ہاتھ سر کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں اور نبی ﷺ سے پوچھا گیا اے اللہ کے نبی ﷺ یہ چوتھی عورت کون ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ پاکی ناپاکی کا خیال نہیں رکھتی تھی اس کو حیض سے پاک ہونے کیلئے جتنی احتیاط کرنی چاہئے تھی ہرگز نہیں کرتی تھی۔ عام طور پر دیکھا گیا اگر مغرب کے بعد بھی عورتیں حیض سے پاک ہوگئیں تو سوچ لیتی ہیں کہ اچھا صبح نہا کر نماز شروع کر دیں گی۔ عشاء چلی گئی پرواہ نہیں کرتیں۔ صحابیاتؓ کے بارے میں آتا ہے وہ اتنا خیال کرتی تھیں کہ رات کو اٹھ کر چراغ جلا کر اپنے کپڑوں کو دیکھتی تھیں ایسا تو نہیں کہ آدھی رات کو میں پاک ہوگئی اور میرے اوپر عشاء کی نماز پڑھنی لازم ہو اور اگر میں فجر میں نہاؤں گی تو میری تو نماز قضا ہو جائے گی وہ آدھی رات کو چراغ جلا جلا کر کپڑے دیکھتی تھیں اور اگر پاک ہو جاتی تھیں تو اسی وقت غسل کر کے عشاء کی نماز ادا کیا کرتی تھیں۔ آج تو عورتیں اس کی احتیاط اور پرواہ نہیں کرتیں اس طرح فرض نمازیں قضا ہو جاتی ہیں تو اسی طرح شادی شدہ عورتیں غسل جنابت کے کرنے میں دیر کر دیتی ہیں۔ فجر کی نماز قضا ہوگئی

دوسری نمازیں قضا ہوگئیں یہ جو پاکی ناپاکی کا اتنا خیال نہیں کرتیں۔ غسل جنابت میں دیر کردیتی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا اس عورت کو یہ عذاب ہوگا اس کے پاؤں سینے پر باندھ دیئے جائیں گے ہاتھ سر پر باندھ دیئے جائیں گے اور فرمایا یہ وہ عورت تھی جو فرض نماز میں تاخیر کردیتی تھی اور یہ تو اکثر عورتوں کو دیکھا ادھر اذان سنتی ہیں فوراً نماز پڑھنے کی بجائے سوچتی ہیں' یہ کام کرلوں پھر پڑھ لوں گی' اور یہ کام کرتے کرتے ایسا وقت آجاتا ہے کہ کبھی تو قضا ہو جاتی ہے اور کبھی قضا سے دس پندرہ منٹ پہلے بھاگ رہی ہوتی ہیں۔ میں نے تو نماز پڑھنی تھی میں نے نماز نہیں پڑھی نماز کو وقت بے وقت پڑھنا اور پاکی ناپاکی کا خیال نہ کرنا اس کی وجہ سے اس عورت کو عذاب ہوگا اور رات کو دیر سے سونے کی ایسی منحوس عادت پڑتی چلی جارہی ہے۔ عورتیں عشاء کے بعد دیر تک بچوں کے ساتھ' خاوند کے ساتھ' گھر کے کام کاج میں لگی رہتی ہیں رات کو گرمیوں میں دیر سے سونے کی عادت ہے اس لیے فجر کی نماز میں ان کیلئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ نماز بھی قضا ہو جاتی ہے۔ پتہ ہی نہیں چلتا آنکھ کھلتی ہے صبح سورج نکلا ہوا ہوتا ہے تو جو عورت اپنی نمازوں کا خیال نہیں رکھے گی۔ پاکی ناپاکی کا خیال نہیں رکھے گی نبی ﷺ نے فرمایا اس کو جہنم میں اس طرح عذاب دیا جائے گا۔

غیبت' چغل خوری' جھوٹ پر عذاب

پھر نبی ﷺ نے فرمایا پانچویں عورت کو میں نے دیکھا کہ جس کا چہرہ خنزیر کی طرح بن گیا تھا اور اس کا جسم گدھے کی طرح تھا۔ تھی تو وہ عورت ہی مگر اس کے جسم کی جلد جو تھی وہ ایسی بن گئی جیسے گدھے کا جسم ہوتا ہے۔ اور چہرہ ایسا بن گیا جیسا خنزیر کا چہرہ ہے۔ گویا شکل مسخ کردی گئی اور اس طرح اس کو عذاب ہو رہا تھا۔ فرمایا یہ وہ عورت ہوگی جو جھوٹ بولتی ہوگی۔ غیبت کرتی ہوگی۔ چغل خوری کرتی ہوگی اب سوچئے تو سہی کہ یہ عادتیں تو اکثر دیکھی جاتی ہیں چغل خوری تو ایسی ہے کہ بیوی چاہتی ہے کہ ساس

کی چغلیاں کر کے خاوند کو اپنی طرف کرے۔ ساس چاہتی ہے کہ وہ بہو کی چغلیاں کر کے اپنے بیٹے کو اپنے قابو میں رکھے۔ اب یہ ساس اور بہو کی سرد جنگ چل رہی ہوتی ہے۔ کئی گھروں میں تو گرم جنگ بھی چل رہی ہوتی ہے۔ اب ایک دوسرے کے چغلیاں کھانے سے دونوں اپنی عاقبت خراب کر رہی ہوتی ہیں۔ اللہ رب العزت نے چغل خور کیلئے ایسا عذاب دیا کہ ان کا چہرہ مسخ کر دیا جائے گا چونکہ چغلی کھانے والا بات کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے اگر وہی بات بھی کرے۔ ایسے انداز میں کرتا ہے کہ دوسرے کے دل میں فرق آئے اس بندے سے غصہ آئے اس بندے کے دل کے بارے میں چونکہ یہ بات بدل کر کرتی ہیں اس لئے عذاب بھی اللہ نے دیا کہ ان کی شکلوں کو جہنم میں مسخ کر دیا جائے گا۔ چہرہ خنزیر کی طرح بنا دیں گے اور باقی جسم گدھے کی طرح بنا دیں گے یہ غیبت کرنے والی' جھوٹ بولنے والی اور چغل خوری کرنے والی عورتیں ہونگیں۔

غیبت اور چغل خوری میں فرق

غیبت اور چغل خوری میں تھوڑا سا فرق ہے غیبت کہتے ہیں اگر کوئی آدمی کسی کی تعریف کرے تو اسے تعریف اچھی نہ لگے یہ اس کی بدتعریفی کی بات کر دے کسی کی پیٹھ پیچھے بدتعریفی کی بات کرنا اس کو تو غیبت کہتے ہیں لیکن چغل خوری میں بات تو وہی ہوتی ہے مگر ساتھ یہ بھی نیت ہوتی ہے کہ بندہ اس سے دور ہو جائے۔ غیبت میں یہ نیت ہوتی ہے یہ بندہ اسے برا سمجھنے لگ جائے۔ تو غیبت اور چغل خوری میں یہ فرق ہے غیبت اس لیے کی جاتی ہے کہ بندہ اسے برا سمجھے اور چغل خوری اس لیے کی جاتی ہے کہ بندہ دل سے اس سے نفرت کرنے لگ جائے اور اس سے کٹ جائے تو تعلق توڑنے کی نیت ہوتی ہے اسی کو لگائی بجھائی کہتے ہیں۔ اس سے رشتے داریاں ٹوٹتی ہیں۔ لوگ ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔ اس لیے چغل خور انسان

اللہ رب العزت کو ہرگز پسند نہیں۔ جہنم میں ایسی عورتوں کو وہ عذاب دیا جائے گا یہ بات یاد رکھئے یہ سب گناہ فقط عورتوں ہی میں نہیں ہوتے مردوں میں بھی ہوتے ہیں۔ اگر کوئی مرد بھی ایسا گناہ کرے گا اس کو بھی ایسی ہی سزا ملے گی جیسی عورتوں کو مل رہی ہے۔ تاہم حدیث پاک میں عورتوں کے بارے میں بات بتائی گئی اب ان کے جو جو گناہ مرد کر رہے ہونگے وہ بھی اس ضمن میں آجائیں گے اور ان کو بھی اسی طرح کی سزائیں دی جائیں گی۔

حسد اور عذاب جہنم

نبی ﷺ نے فرمایا چھٹی عورت کو میں نے دیکھا اس کی شکل کتے جیسی تھی اور وہ آواز ایسے نکالتی جیسے کتا بھونک رہا ہوتا ہے اور آگ اس کے منہ میں سے داخل ہوتی تھی اور اس کے پاخانے کی جگہ سے باہر نکل رہی تھی اسی طرح میں نے اسے دیکھا فرشتے اسے گرز مار رہے ہیں۔ پوچھا اے اللہ کے نبی ﷺ !اس نے ایسا کون سا قصور کیا فرمایا اس کے اندر حسد بہت زیادہ تھا وہ دوسروں سے حسد کرتی تھی۔ آج کل عورتوں میں حسد کی بیماری بہت زیادہ ہے۔ مردوں میں بھی ہے مگر عورتوں میں دو ہاتھ اور زیادہ ہے۔ یہ دوسروں کے مال و متاع پر حسد کرتی ہیں' اہل و عیال پر حسد کرتی ہیں' حسن و جمال پر حسد کرتی ہیں' خوبیوں و کمال پر حسد کرتی ہیں۔ دوسروں کا اچھا ان سے دیکھا نہیں جاسکتا۔ اندر ہی اندر جلتی رہتی ہیں۔ کسی کو نعمت ملے ان کے دل پر بوجھ ہوتا ہے یہ حسد کی بات ہے۔ یہ حسد انسان کی نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان کو قیامت کے دن جہنم میں اس طرح عذاب دے دیا جائے گا۔ اب سوچنے کی بات ہے کہ آپ ان چھ چیزوں پر اچھی طرح غور کر لیں اور پھر دیکھیں کہ کون سے گناہ میں کرتی ہوں ایسا تو نہیں کہ میں جہنم میں سر کے بل لٹکی ہوں گی' زبان کے بل لٹکی ہونگی' پستانوں کے بل لٹکی ہونگی' جہنم کے اندر ہاتھ

پاؤں بندھے ہوئے ہونگے اور گرز لگ رہے ہونگے۔ میری شکل خنزیر کی بنی ہوئی ہوگی۔ یا میری شکل کتے کی بنی ہوگی۔ ہم ان گناہوں کو بیٹھ کر سوچیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں آج وقت ہے صلح کرنے کا ہم معافی مانگیں گے۔ پروردگار ہمیں معاف فرمادیں گے اور اگر آج معافی نہ مانگی تو پھر قیامت کے دن جتنا چاہیں گے روئیں گے اللہ رب العزت ہماری طرف دھیان ہی نہیں دیں گے توجہ ہی نہیں کریں گے۔ بات ہی نہیں کریں گے۔

ایمان کی حفاظت سب سے ضروری

اپنی حفاظت اور اپنے ایمان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ عورتوں کو دیکھا یہ بعض اوقات کلمات کفر بول جاتی ہیں اور علماء سے سیکھتی بھی نہیں کتابوں میں پڑھتی بھی نہیں۔ دین کا شوق اتنا نہیں کہ ان کو سیکھیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کریں۔ اگر ایمان کی حفاظت ہی کا ان کو شوق ہو جائے' اعمال کا شوق ہو جائے تو پھر کیا ہی خوب بات ہے۔ اس لیے ایسے کلمات کہہ جاتی ہیں کہ جس کی وجہ سے بعض اوقات ایمان ہی سلب کر لیا جاتا ہے۔ اگر ایمان سلب ہو گیا پھر تو ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہنا پڑے گا۔

سچی توبہ کیجئے

اس لیے ہمیں چاہیئے کہ ہم سچی توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان بن جائیں اور اپنے رب کی نعمتوں کو سامنے رکھیں اب سوچئے کہ ایک جنت میں جانے والے لوگ ہیں جن کے رہنے سہنے کی باتیں کل آپ نے سن لیں ایک جہنم میں سزا پانے والے ہیں قرآن فرما رہا ہے۔ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (سورۃ مریم) جنتی لوگوں کو اللہ تعالیٰ سواریوں پر بٹھا کر جنت میں لے جائیں گے اور جہنمیوں کے بارے میں فرمایا وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا (سورۃ مریم) جہنمیوں کو پیاسا ہانک کر جیسے جانوروں کو لے جایا جاتا ہے ان کو اس طرح ہانک کر جہنم

میں ڈلا جائے گا' جنتیوں کے بارے میں فرمایا" وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (سورۃ دھر) ان کا پروردگار ان کو شراب طہور پلائے گا اور فرمائے گا اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَشْكُوْرًا (سورۃ دھر) یہ بدلہ ہے جو تم نے نیک اعمال کیے اور جہنمیوں کے بارے میں فرمایا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (سورۃ الکھف) اتنا برا مشروب پینے کیلئے دیا جائے گا تو زندگیوں میں کتنا فرق ہوگا۔

اب ہم فیصلہ کرلیں ہم کس طرح جانا چاہتے ہیں۔ جو ایمان سے خالی جائیں گے وہ قیامت کے دن اللہ رب العزت سے بات کرنے کی کوشش کریں گے۔

جہنمی ہزاروں سال روئیں گے

روایات میں آتا ہے۔ جہنمی ہزاروں سال روئیں گے حتیٰ کہ ایک دوسرے کے سامنے قطار بنا کر بیٹھیں گے اور جس طرح کتے بھونکتے ہیں اس طرح بھونکنا شروع کر دیں گے کئی ہزار سال تک رونے کی وجہ سے ان کی آوازیں کتوں کی بھونکوں کی سی بن جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر رحم نہیں فرمائیں گے بلکہ ان کفار و مشرکین اور منافقین کے بارے میں فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے کہیں گے کہ اے اللہ ہمیں نکال دیجئے مگر اللہ رب العزت ان کو چند بار جواب دیں گے پانچ مرتبہ جہنمی اللہ رب العزت سے کہا کریں گے سنیے ذرا قرآنی آیات سن لیجئے کہ ان کی کیا ہم کلامی ہوگی۔ جہنمی کہیں گے۔

"رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ (سورۃ المومن) اے اللہ ہمیں دو دفعہ زندگی ملی موت مل گئی اللہ ہم نے اپنے قصوروں کا اعتراف کرلیا اے اللہ ہے کوئی باہر نکلنے کا راستہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

"ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ o كَفَرْتُمْ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ

تُؤْمِنُوْا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ○ (سورۃ المومن) جب تمہیں ایک اللہ کی طرف بلا یا جاتا تھا تم شرک کرتے تھے تم اس کا انکار کرتے تھے اور جب شرک کیا جاتا تھا تو مان لیتے تھے آج تو حکم اللہ بڑی شان والے کا ہے پھر کچھ عرصے کے بعد دوبارہ ہم کلامی کریں گے کہیں گے۔

"رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ○ (سورۃ الم سجدہ)
اے اللہ ہم نے دیکھ لیا سن لیا اے اللہ ہمیں واپس دنیا میں بھیجئے اب ہم نیک کام کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔

"فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (سورۃ الم سجدہ)
چنانچہ تم آج کے دن کو بھول گئے تھے ہم نے تمہیں بھلا دیا اب چکھو یہ دردناک عذاب اب تیسری مرتبہ کئی ہزار سال کے بعد ہم کلامی کریں گے کہیں گے۔

"رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ○ (سورۃ ابراہیم)
اے پروردگار ہمیں نکال دیجئے ہم دنیا میں جائیں گے تو آپ کے رسولوں کی دعوت کو قبول کر کے ان کی اتباع کریں گے فرمایا جائے گا۔

"اَوَلَمْ تَكُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ○ (سورۃ ابراہیم) ہم نے تمہیں پہلے نہیں یہ بتا دیا تھا تم قسمیں کھاتے تھے یہ نعمتیں ہم سے کبھی زائل نہیں ہونگی پھر کئی ہزار سال کے بعد چوتھی مرتبہ یہ بات کریں گے اور یہ کہیں گے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ○ (سورۃ فاطر) ہم اچھے کام کریں گے ایسے نہیں جیسے پہلے کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا۔ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ○ (سورۃ فاطر) کیا ہم نے تمہیں زندگی نہیں دی تھی اور تمہیں نصیحت نہیں کی تھی کہ تم مان لو اور تمہارے پاس ہمارے انبیاء ڈرانے والے بھی آئے تھے۔ مگر تم نے تو کان ہی نہ دھرے۔ بالآخر کئی ہزار سال کے

بعد پانچویں مرتبہ پھر فریاد کریں گے اور بڑے عجیب الفاظ میں کہیں گے۔" رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا" اے اللہ ہمیں اس میں سے نکال دیجئے۔ فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ o (سورۃ المومنون) اے اللہ اگر ہم لوٹ کر پھر برے کام کریں گے تو واقعی ہم ظالم ہوں گے اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائیں گے۔" قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ o (سورۃ المومنون) پڑے رہو پھٹکارے ہوئے میں تم سے کلام نہیں کرنا چاہتا جیسے غصے میں کوئی کہتا ہے میں تمہاری شکل نہیں دیکھنا چاہتا Shut up مجھ سے بات نہ کرو اللہ تعالیٰ اسی طرح فرمائیں گے۔ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ o (سورۃ المومنون) پڑے رہو پھٹکارے ہوئے۔ خبردار مجھ سے بات نہ کرو لہٰذا اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان سے کبھی بھی کلام نہیں کریں گے۔ اللہ تعالیٰ پھر اس فریق کے بارے میں فرماتے ہیں" اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا (سورۃ المومنون) میرے بندوں کا ایک ایسا گروہ تھا جنہوں نے کہا کہ ہم اپنے رب پر ایمان لے آئے۔ " فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا (سورۃ المومنون) تم نے ان کے ساتھ ٹھٹھہ بنایا ان سے مذاق کرتے تھے حَتّٰى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ (سورۃ المومنون) حتی کہ تم میرے ذکر کو بھول گئے آج جو بچیاں پردہ کرنا شروع کر دیتی ہیں دوسری ان پر ٹھٹھے کرتی ہیں۔ مذاق اڑاتی ہیں تم تو ہتھنی کی طرح لگ رہی ہو تم تو فلاں کی طرح لگ رہی ہو اس قسم کی باتیں کر کے مذاق اڑاتی ہیں۔ اللہ فرمائیں گے كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ (سورۃ المومنون) تم ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ o (سورۃ المومنون) آج ان کے صبر کا میں نے ان کو بدلہ دیا اور وہ ہیں جو آج نجات پانے والے ہیں۔ کامیابیاں پانے والے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم جنت کو اللہ سے طلب کریں جہنم سے معافی مانگیں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں۔" اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ o (سورۃ حم سجدہ) ذرا بتاؤ تو سہی جس کو آگ کے اندر ڈال دیا

جائے وہ بہتر ہے یا وہ جس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ امن عطا فرمائیں گے تو سچی بات تو یہ جس کو قیامت کے دن امن مل گیا' مغفرت مل گئی وہی خوش نصیب ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں جنت کی نعمتیں عطا فرما دے۔

جنت میں جانے والی عورت کا اعزاز

ایک بات ذہن میں رکھنا اگر آپ اللہ رب العزت سے جنت کا مکان مانگیں گی تو آپ کو فقط مکان ہی نہیں ملے گا۔ اس مکان میں آپ کو سب نعمتیں مل جائیں گی جو بھی جنتی عورت ہوگی وہ شفاعت کرے گی اس کا گناہ گار خاوند بھی جنت میں جائے گا وہ بیٹوں بیٹیوں کے بارے میں شفاعت کرے گی۔ بیٹے' بیٹیاں بھی جنت میں جائیں گے۔ ماں باپ کے بارے میں شفاعت کرے گی گناہ گار ماں باپ بھی جنت میں جائیں گے وہ کسی اور رشتہ دار کے بارے میں شفاعت کرے گی وہ بھی جنت میں جائیں گے تو جنت کا مکان ہی فقط نہیں ملے گا۔ جنت میں آپ اپنوں کے ساتھ مل کر رہیں گی۔ جہنم میں تنہائی کی زندگی جنت میں اپنے سب رشتہ داروں کی زندگی سوچیے عورت کو محل نما مکان ملیں' باغات ہوں' سب نعمتیں ہوں اور پھر ماں باپ' بہن بھائی' بچے' خاوند سب پاس ہوں تو پھر زندگی کا کیا مزا ہوتا ہے یہ زندگی ملے گی اگر ہم نے جنت میں اللہ رب العزت سے اپنے لیے مکان مانگا اسی لیے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا مانگو' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ'' (الحدیث) اے اللہ میں آپ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں' ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ رب العزت سے جنت کو طلب کریں عورت تو ویسے ہی گھر والی ہوتی ہے دنیا میں اگر اس کا گھر نہ ہو تو یہ اپنے اپ کو بے سہارا جانتی ہے۔ اگر اس کا جنت میں گھر نہ ہوا تو پھر قیامت کے دن کہاں دھکے کھاتی پھرے گی اور کہاں یہ سزا برداشت کرتی پھرے گی۔

جہنمی مرد عورتوں کو عذاب کی ہلکی سی جھلک

حدیث پاک کا مفہوم ہے' جہنم کے اندر جہنمی عورتیں اور مرد ہونگے ان کے اوپر بادل آئیں گے نیچے سے فرشتے گرز مار رہے ہوں گے۔ بادلوں میں سے بجلی کے کڑکنے کی آوازیں آئیں گی آج ذرا تصور کر کے دیکھئے کبھی آسمان پر بادل ہوں اور بجلی زیادہ کڑک رہی ہو تو عورتوں کے دل پر خوف آ جاتا ہے۔ بچوں پہ خوف آ جاتا ہے بادلوں کے گرجنے کی آواز سے تو جہنم میں بھی ایسا ہوگا فرشتے گرز مار رہے ہونگے ان کے دانت لمبے لمبے ہونٹوں سے باہر نکلے ہونگے ان کے ناخن بڑے بڑے ہونگے اوران کے نتھنوں سے آگ کی لپٹیں نکل رہی ہونگی اوران کی آنکھیں سرخ ہونگی جس سے وہ غصے سے دیکھ رہے ہونگے اول تو اتنی ڈراؤنی شکل سامنے آجائے تو عورت کا پتہ پانی ہو جائے اب جہنم میں ایسے فرشتوں کے ہاتھوں میں گرز ہونگے اور وہ گرز سے پٹائی کر رہے ہونگے ایک وقت میں یہ کئی ہونگے اور یہ بالوں کے بل' زبان کے بل اور پستانوں کے بل لٹکی ہوئی ہونگی اوپر سے فرشتے بھی مار رہے ہونگے' آگ میں بھی جل رہی ہونگی پھر فرمایا اوپر سے بادل آئیں گے اور بادلوں میں سے بجلی کے گرجنے کی آوازیں آئیں گی جب بادل گرجیں گے تو پھر سوچئے دل کا کیا حال ہوگا اس قدر اس کو جہنم میں عذاب ملے گا حتی کہ ایک ایسا موقع آئے گا کہ یہ پانی مانگیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں ان بادلوں کو برسادوں یہ کہیں گے ضرور برسا دیجئے اللہ تعالیٰ بادلوں کو حکم دیں گے مگر اس میں سے پانی کی بجائے بچھو گریں گے اور جہنمیوں کے جسم سے لپٹ جائیں گے اوران کو کاٹیں گے اوران کی تکلیف اور زیادہ بڑھ جائے گی تو ایک تو جہنم کی یہ حالت ہے۔

جنت میں کیا ہوگا؟

جنت میں انسان اپنے عیش و آرام میں ہوگا سکون میں ہوگا اللہ کی محفلیں

ملیں گی اللہ کا دیدار ملے گا انبیاء کا دیدار ملے گا۔ نیکوں کا ساتھ ہوگا کھانے ہونگے، پھل ہونگے، نہریں ہونگی، خوشبوئیں ہونگی اور یہ وہ زندگی ہے جو کبھی اس سے واپس نہیں لی جائے گی تو سچی بات ہے کہ ہم جنت کے محتاج ہیں جہنم سے بچنا ہماری ضرورت ہے اس لیے ہمیں فیصلہ کر لینا چاہیے دنیا کی تھوڑے دن کی زندگی ہے ہم ہر گناہ سے بچیں گے اور ہر نیکی کا کام کریں گے اپنی زندگی کے رخ کو بدلیں گے ہم نے دنیا میں چند دن بے پردگی کی زندگی گزار بھی دی۔ ٹی وی ڈرامے دیکھ بھی لیے، ناچ گانے کر بھی لیے اور بالآخر جہنم میں جا پہنچے تو ہم نے کتنا برا سودا کیا اس لیے ان تمام گناہوں سے بچ جایئے۔ نیکی کی زندگی کو اختیار کر لیجئے تاکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت عطا فرمادیں جس عورت کو جنت کا مکان مل گیا اسے سب خوشیاں مل گئیں اسی لیے بی بی آسیہؓ نے بھی اللہ سے جنت میں مکان مانگا تھا۔ سبحان اللہ!۔

حضرت آسیہؓ اور خادمہ کی استقامت کا ایمان افروز واقعہ

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ فرعون کے گھر میں ایک ماشتہ تھی جس کو ہیئر ڈریسر کہتے ہیں جو بال بناتی ہیں کنگھی کرتی ہیں وہ فرعون کے گھر کی جو بچیاں تھیں ان کے بال سنوارنے کیلئے رکھی گئی تھی ایک دن فرعون کی جوان العمر بیٹی نہائی اور وہ اپنے بال بنوا رہی تھی اور گدوا رہی تھی اور وہ مشاطہ اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی اس کے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی اس کے ہاتھوں سے کنگھی نیچے گر گئی اس نے کنگھی اٹھاتے ہوئے اللہ کا نام لیا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کے رب پہ ایمان لائی جب یہ الفاظ اس جوان لڑکی نے سنے جو فرعون کی کم بخت بیٹی تھی اس نے کہا تو میرے باپ کو خدا نہیں مانتی اس نے کہا ہرگز نہیں میں تو موسیٰ علیہ السلام کے رب کو مانتی ہوں چنانچہ وہ اسی وقت اٹھ گئی۔ غصے میں بال بھی نہ بنوائے اپنے باپ فرعون کے پاس پہنچی اور جا کر کہنے لگی ابو ہمارے گھر میں، محل میں ایسی عورتیں ہیں جو آپ کو خدا نہیں مانتیں ہمارا دیا کھاتی ہیں اور

ہمارے ہی مخالف ہیں۔ دشمن ہیں فرعون کو بڑا ہی غصہ آیا کہنے لگا اچھا میں ابھی انہیں
سیدھا کر دیتا ہوں فرعون نے تاج سر پر رکھا دربار لگوالیا اس خادمہ کو بلوالیا اور خادموں
سے کہا کہ اسے زمین پر لٹا دو اس بے چاری کو زمین پر لٹا دیا گیا اس کے دونوں ہاتھوں
میں اور دونوں پاؤں کے اندر کیل گاڑ کر زمین کے اندر دھنسا دیئے گئے گویا اس کے
ہاتھ اور پاؤں ہل نہیں سکتے تھے' اس عورت سے کہا گیا کہ تم اپنی اس بات سے واپس
لوٹ آؤ وہ کہنے لگی ہرگز نہیں مجھے ایمان کا وہ مزا مل گیا کہ اب میں واپس نہیں آ سکتی
فرعون نے کہا میرے پاس تیرا علاج ہے میں تیرا علاج کرتا ہوں۔ کون سا علاج اس
نے کہا علاج یہ ہے کہ تیری چند ماہ کی دودھ پیتی بچی ہے میں اسے بلواتا ہوں چنانچہ اس
نے کیا کیا اس خادمہ کے سینے سے کپڑے ہٹوا دیے اور بچی کو لا کر اس کے سینے پر لٹا دیا
معصوم بچی جب ماں کے سینے پر لیٹی تو اس نے ماں کے پستانوں سے دودھ پینا شروع
کر دیا اب سارا دربار دیکھ رہا ہے معصوم بچی ماں کے پستان سے لگی دودھ پی رہی ہے
فرعون کہنے لگا میں تیری بچی کو تیرے سینے پر ذبح کروں گا یہ تڑپے گی اس کا خون
تیرے سینے پر بہے گا ورنہ تو میری بات کو مان لے وہ کہنے لگی ہرگز نہیں ایمان اتنا قیمتی
ہے میں یہ قربانی کر لوں گی لیکن خود ایمان سے نہیں ہٹ سکتی چنانچہ فرعون نے کیا
کیا اس کی بیٹی کو قتل کرنے کا حکم دیا ایسے ظالم تھے۔ ایک نے خنجر مارا گردن کے اوپر
اور ذبح کر دیا۔ گردن کو اس کے جسم سے جدا کر دیا۔ نازک پھول سی بچی ماں کے سینے
پر تڑپنے لگی ماں کے سینے پر خون کا فوارہ چھوٹا۔ سوچئے ماں پہ کیا گزری ہوگی بالآخر
جب بچی ٹھنڈی ہوگئی تو وہ کہنے لگا بات مانتی ہو کہ نہیں اس نے کہا کہ نہیں مانتی کہنے لگا
اچھا تمہارا اور علاج کرتا ہوں فرعون نے بڑے بڑے بچھو پلوائے ہوئے تھے جس
سے وہ دشمنوں کو سزائیں دیتا تھا اس نے کہا اس عورت کے ننگے بدن پر سب بچھو ڈال
دیئے جائیں چنانچہ بچھو ڈال دیئے گئے۔ اس کے جسم پر ہزاروں نے (cover
) کر لیا اور کاٹنے لگے اس عورت کو اتنی تکلیف ہوئی کہ مچھلی کی طرح تڑپنے لگی اور اسی

زہر کی وجہ سے اس بے چاری کی موت آ گئی وہ شہیدہ ہو گئی جب فرعون نے دیکھا یہ
بھی ٹھنڈی ہو چکی۔ فرعون گھر آیا اپنی بیوی آسیہ کو یہ کہنے لگا آسیہ تم نے دیکھا میں نے
ایسی عورت کا کیا حشر کیا جو موسیٰ علیہ السلام کے خدا پر ایمان لائی میں نے اس کو یوں
مروایا اس کی بیٹی کو سینے پر ذبح کروایا۔ بی بی آسیہ خود بھی ایمان لا چکی تھیں بی بی آسیہؓ
کہنے لگی تو مردود ہے' ظالم ہے تو نے ایک معصوم بچی کی جان لی اور ایک ماں کی جان
لی' معصوم بچی کو ذبح کیا تو کتنا بد بخت انسان ہے۔ فرعون کو اپنی بیوی آسیہؓ کے حسن
و جمال کی وجہ سے بڑی محبت تھی آسیہ کو اللہ نے حوروں جیسا حسن و جمال عطا کیا تھا
فرعون نے پوری قوم میں سے چن کر جو اس وقت کی مس یونیورس (Miss
Universe) تھی اس کے ساتھ نکاح کیا تھا تو بی بی آسیہ اتنی خوبصورت تھی ان
کے اوپر یہ جان چھڑکتا تھا عاشق تھا ان کو بھی پتہ تھا کہ اس کو ان سے کتنا تعلق ہے لیکن
ان کے دل میں اس کے بارے میں نفرت آ چکی تھی وہ کہنے لگی تو کتنا بد بخت ہے تو نے
معصوم بچی کی جان لی۔ فرعون نے جب یہ سنا تو کہنے لگا۔ آسیہ کیا تو مجھے خدا نہیں مانتی
وہ کہنے لگی تجھے ہرگز نہیں مانتی میں تو موسیٰ علیہ السلام کے پروردگار پر ایمان لا چکی ہوں
جب اس نے یہ سنا تو اس کا دماغ ابلنے لگا کہنے لگا اچھا پھر دیکھ میں تیرا کیا حشر کرتا ہوں
وہ کہنے لگیں "فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ (سورۃ طٰہٰ) تو جو کر سکتا ہے وہ کر لے میں بھی اب
پیچھے ہرگز نہیں ہٹوں گی فرعون واپس لوٹ کر دربار میں آیا اور دربار میں آ کر اس نے
حکم دیا میری ملکہ کو دربار میں لایا جائے چنانچہ اس کو ہتھکڑیاں لگا کر دربار میں لایا
گیا۔ دربار کے لوگ حیران تھے جس عورت کے ہاتھ کا اشارہ دیکھنے کیلئے سینکڑوں
خادمات محل میں ہوتی تھیں جس کے اشارے کو ہر وقت پورا کر دیا جاتا تھا آج وہ ملزمہ
بن کر دربار میں پیش ہو رہی ہے فرعون کے حکم پر وہ سامنے لائی گئی جو درباری لوگ تھے
وہ عزت کی وجہ سے اس کے چہرے کو دیکھتے نہیں تھے آج یہ سب کے سامنے ملزمہ بن
کر کھڑی ہے۔ فرعون نے کہا آسیہ تم میری بیوی ہو میں تم سے محبت کرتا ہوں اس محبت

کی لاج رکھ لو تم مجھ پر ایمان لے آؤ۔ وہ کہنے لگی ہرگز نہیں فرعون کو اور غصہ آیا کہنے لگا میں تمہیں سب کے سامنے رسوا کر دوں گا کہنے لگی جو تو چاہتا ہے کرے میں بھی پیچھے نہیں ہٹوں گی فرعون کو اتنا غصہ آیا کہنے لگا اس کے جسم سے یہ پوشاک اتار دو اس کو سب کے سامنے ننگا کر دو اب سوچئے کسی مرد کو کہہ دیا جائے کہ تجھے سب کے سامنے ننگا کر دیں گے اس کا جی چاہے گا زمین پھٹ جائے میں اس کے اندر اتر جاؤں عورت تو پھر بھی حیا والی ہوتی ہے۔ حیاء کی پتلی ہوتی ہے اس کے اندر تو حیا کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے اب عورت کو کہا جا رہا ہے کہ سارے درباریوں کے سامنے تجھے بے لباس کر دیں گے مگر ایمان ایک طرف تھا ایمان کی قیمت زیادہ ہوتی ہے بی بی آسیہ نے کہا میں ہرگز پیچھے نہیں ہٹوں گی۔ چنانچہ اس کے سر سے کپڑے اتار لیے گئے۔ جسم سے کپڑے اتار لیے گئے۔ بالکل بے لباس برہنہ حالت میں یہ کھڑی ہے سارے درباریوں کی نظر اس کے جسم پر پڑ رہی ہے۔ فرعون نے کہا دیکھ میں نے تجھے کیسا رسوا کیا اب بھی تو نہیں مانتی تو میں تجھے زیادہ عذاب دوں گا وہ کہنے لگی اب تو میں نے فیصلہ کر لیا جو تو چاہتا ہے کر لے میں بھی اب پیچھے نہیں ہٹوں گی۔ فرعون نے کہا اس کو بھی چومیخا کر دیا جائے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے اندر کیلیں گاڑھی جائیں اور زمین کے اوپر لٹا کر وہ کیلیں زمین کے اندر گاڑ دی جائیں مگر فرعون نے کہا اس کو ایسی طرح لٹانا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے میرا محل رہے اور اس کو پتہ چلے کہ میں نے محل کی زندگی کو ٹھوکر لگائی اور یہ نعمت مجھ سے چھن گئی چنانچہ فرعون کے کہنے پر بی بی آسیہؓ کو اس طرح لٹایا گیا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے محل تھا۔ اس کو یہ احساس رہے کہ مجھے اس محل سے نکال دیا گیا۔ میں اس محل سے محروم ہو گئی اور اس کے ہاتھ پاؤں کو میخیں لگا دی گئیں۔ چنانچہ فرعون نے کہا کہ کیا اب تو مانتی ہے اب بھی میں معاف کرنے کیلئے تیار ہوں انہوں نے کہا ہرگز نہیں چنانچہ فرعون نے حکم دیا لوگوں کو کہ آؤ اور اس کے جسم سے زندہ حالت میں کھال اتار دو چنانچہ لوگ استرے اور چاقو جو خاص

اور تیز قسم کے بنے ہوئے تھے وہ لے کر آئے۔ بڑے شارپ امیجز (Sharp ages) تھے اور انہوں نے زندہ حالت میں بی بی آسیہؓ کی کھال اتانی شروع کر دی اب ذرا سوچئے تو سہی کہ زندہ حالت میں اینتھزیا بھی نہیں دیا گیا۔ اس کی کھال اتاری جارہی ہو تو جسم کو کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ بی بی آسیہ ننگی حالت مین لیٹی ہیں سامنے محل ہے کھال اتر رہی ہے لیکن ایمان بڑی قیمتی چیز ہے ان کی توجہ اللہ کی طرف ہے جب جسم سے کھال اتاری گئی عجیب بات یہ کتابوں میں لکھی گئی کہ جسم سے کھال اتار دی گئی لیکن ابھی ان کی جان میں جان باقی تھی۔ ابھی موت نہیں آئی اگر جسم سے کھال اتر جائے اور ہوا بھی لگے تو جسم کو تکلیف ہوتی ہے یہ بھی تڑپ رہی تھیں سامنے محل تھا۔ فرعون نے کہا اب آخری موقع ہے اب اگر تم نہیں مانتیں تو میں تمہارے زخموں پر مرچیں ڈالوادوں گا تو اور زیادہ تکلیف ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے کہا ہرگز میں پیچھے نہیں ہٹوں گی۔ چنانچہ فرعون نے اشارہ کیا ان کے پورے جسم پر جہاں کھال اتر چکی تھی مرچوں کو چھڑک دیا گیا یہ درد کی وجہ سے مچھلی کی طرح تڑپنے لگ گئیں اس وقت ان کی نظر محل پر پڑی کہ یہ وہ محل ہے جہاں سے اس نے مجھے نکالا اس نے اپنے رب سے دعا کی۔ قرآن نے اس دعا کو نقل فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ (سورۃ التحریم) اے اللہ یہ فرعون کمینہ مجھے اس محل سے نکال چکا اور کہتا ہے کہ تم محروم ہوگئیں اللہ مجھے محل نہیں چاہیے "رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ (سورۃ التحریم) اللہ مجھے اپنے پاس جنت میں گھر عطا کر دیجئے سوچئے عورت جب گھر اللہ سے مانگتی ہے سب سے پہلی چیز اس کو گھر چاہیے وہ گھر مانگتی ہے سر چھپانے کیلئے جگہ مل جائے چنانچہ بی بی آسیہ نے بھی وہ دعا مانگی "رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ (سورۃ التحریم) اے اللہ جنت میں اپنے پڑوس میں گھر عطا کر دیجئے۔ "رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِی مِنْ فِرْعَوْنَ وعمله وَنَجِّنِی مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ o (سورۃ التحریم) چنانچہ

اللہ نے ان کی دعا کو قبول کر لیا اور بلآخر انہوں نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ اب ذرا اگلی بات سن لیجئے۔ ان دونوں عورتوں نے ایمان کی خاطر قربانی دی اور اللہ سے جو مانگا انہیں ملا لیکن اللہ نے ان کی امیدوں سے بڑھ کر دیا چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس خادمہ کی اتنی قدر دانی فرمائی نبی ﷺ جب معراج کیلئے تشریف لے جانے لگے تو راستے میں تھے ایک جگہ پر ان کو بہت خوشبو آئی پوچھا جبرائیل یہ خوشبو کیسی ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ یہاں اس خادمہ کی قبر ہے جو فرعون کی بیٹیوں کے بال بنایا کرتی تھی اور وہ شہید ہو گئی تھی اس کی قبر سے ایسی خوشبوئیں اٹھ رہی ہیں اے اللہ کے نبی ﷺ آپ بھی محسوس کر رہے ہیں۔ سوچئے تو سہی جس نے اللہ کے نام پر جان دی اللہ نے قبر کو جنت کا ایسا باغ بنایا قبر سے خوشبوئیں اٹھ رہی ہیں اللہ کے محبوب نے وہ خوشبوئیں محسوس کر لیں اور دوسری روایت میں آتا ہے کہ جب حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی وفات کا وقت قریب آیا انہوں نے نبی ﷺ کے سامنے اظہار کیا میری حالت اب غیر ہو رہی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا خدیجہؓ آپ جنت میں جاؤ گی تو وہاں جا کر میری بیویوں کو سلام دے دینا۔ خدیجۃ الکبریٰؓ بڑی حیران ہوئیں عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ دنیا میں تو میں آپ کی پہلی بیوی ہوں آپ کی جنت میں کون سی بیویاں ہیں' نبی ﷺ نے فرمایا خدیجہؓ اللہ رب العزت نے بی بی مریمؑ اور بی بی آسیہؓ کو جنت میں میری بیویاں بنا دیا تم جاؤ گی تو ان کو میرا سلام کہہ دینا اب اللہ کی قدر دانی دیکھئے بی بی آسیہؓ نے اللہ سے گھر مانگا تھا اللہ تو کتنا کریم ہے' کتنا مہربان ہے اس بندی کی قربانی کو قبول کر لیا اور گھر والا اپنی مرضی سے بنا دیا۔ بی بی آسیہؓ تو نے کتنے نفع کا سودا کیا۔ فرعون کی بیوی تھی اللہ نے اس ظالم سے بچا لیا اس بدبخت سے تجھے بچا لیا۔ اور سید الکونین ﷺ کی تجھے بیوی بنا دیا تو عورت نے اللہ سے گھر مانگا تھا اللہ نے اپنی خوشی سے گھر والا بھی عطا کر دیا تو بالکل اسی طرح آپ بھی اللہ تعالیٰ سے گھر مانگیں اللہ گھر عطا فرمائیں گے۔ اور اس دعا کی برکت سے اللہ آپ

کے خاوند کی بھی بخشش کر دیں گے۔تا کہ آپ کو اپنا گھر والا بھی مل جائے۔آپ کے بچوں کی بھی بخشش کر دیں گے تا کہ آپ بچوں کے ساتھ رہیں۔ماں باپ کی بھی بخشش کر دیں گے۔ بہن بھائیوں کی بھی بخشش کر دیں گے جب ان سب کی بخشش ہو جائے گی اور آپ جنت میں اپنے گھر ہوں گی سوچیں آپ کو اس زندگی کا کتنا مزہ آئے گا پھر اللہ رب العزت کا دیدار ہوا کرے گا اللہ کی دعوتیں ہوا کریں گی۔سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پسندیدہ جگہ جنت عطا فرما دیں۔

واخردعونا ان الحمد لله رب العلمين
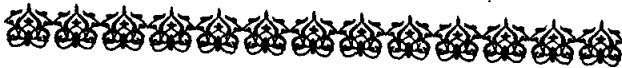
گناہوں سے بچیے

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا

حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گناھوں سے بچئے اللہ کا محبوب بنئے

الحمد لله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى امابعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم ٥بسم الله الرحمن الرحيم ٥ ولا تقربوا الزنا انه كان فاحسة وساء سبيلا (سورۃ بنی اسرائیل) سبحن ربك رب العزت عما يصفون. وسلام على المرسلين. والحمد لله رب العالمين. اللهم صل على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد وبارك وسلم.

نوجوانوں کے جذبات واحساسات

بچوں کی تربیت کے عنوان سے بات چیت ہو رہی تھی۔ جب بچے نوجوان ہو جاتے ہیں، تو یہ زندگی کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو جاتے ہیں۔ انکی اپنی سوچیں ہوتی ہیں۔ احساسات ہوتے ہیں اپنے جذبات ہوتے ہیں۔ جس طرح انکو کھانا پینا، سونا اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اسطرح انکو اپنی جنسی ضروریات کو پورا کرنے کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ شریعت وسنت نے اسکا بہترین حل یہ بتایا کہ جب بھی بچی کے جوڑ کا خاوند مل جائے فوراً اسکی شادی کر دی جائے۔ ہمارے مشائخ اس بارے میں اتنی احتیاط کرتے تھے کہ جیسے ہی انہیں پتہ چلتا کہ بچی گھر میں جوان ہوگئی۔ تو ایک سے دوسرا مہینہ اپنے گھر میں نہیں آنے دیتے اسکی رخصتی کر کے فریضہ ادا کر دیتے تھے۔ اس لئے کہ کتابوں میں لکھا ہے جوان ہونے کے بعد بیٹی کی اگر شادی نہ ہوئی تو وہ جو گناہ کا کام بھی کرے گی وہ ماں باپ کے نامہ اعمال میں بھی جائے گا۔ اور آج تو حالت ایسی ہے کہ جہیز کی تیاریوں میں اور ادھر ادھر کی تیاریوں

میں اتنی دیر لگا دیتے ہیں کہ ایک بیٹی کی شادی کر رہے ہوتے ہیں اور اس سے نیچے کی تین بیٹیاں بھی جوان ہو رہی ہوتی ہیں۔ اب ایسی صورت میں کہ جب بچے جوان ہو گئے اور اسکو دس پندرہ سال پھر ماں باپ کے گھر رہنا پڑا تو اس دوران تو پھر وہی گناہ سے بچے گی جو یا تو غبیہ ہوگی یا پھر اللہ کی ولیہ ہوگی۔ غبیہ کہتے ہیں کہ جس کا دماغ کام نہ کرتا ہو۔ پاگل سی ہو اور ولیہ کہتے ہیں جس کے سینے کو اللہ نے ولایت کے نور سے روشن کر دیا ہو۔ ان دونوں کے درمیان میں جو کوئی ہے اس کا گناہ سے بچنا بہت مشکل ہے اس لئے کہ شیطان گناہ کی طرف لاتا ہے اور انسان کا اپنا نفس گناہ کی طرف کھینچتا ہے۔

عفت و عصمت کی حفاظت پر اجر

کچھ لوگ ہوتے ہیں جو انسان کی شکل میں شیطان کی نمائندے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے کلاس فیلوز ہوں اپنے قریب کے رشتے دار ہوں یا اجنبی غیر محرم ہوں وہ بھی گناہ کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ پھر ریڈیو ٹی وی گانا موسیقی ویڈیو اور انٹرنیٹ کے اوپر چیٹنگ اس نے جلتی پہ تیل کا کام کر دیا ایسی صورت حال میں جب اس نوجوان بچی کو ہر طرف گناہوں کی کشش کھینچتی ہے تو پھر اسکی سوچوں میں فرق آنا شروع ہو جاتا ہے۔ حیا ایک قدرتی اور فطری چیز ہے جو اللہ نے عورت میں رکھی ہے۔ اس کے لئے حیا اور پاکدامنی کی زندگی گزارنا مشکل ہوتا ہے۔ اسکو اپنے اندر ایک جنگ کرنی پڑتی ہے۔ اب خوش نصیب بچیاں اس جنگ کو سمجھتی ہیں کہ ہم جہاد کر رہی ہیں۔ مرد دشمن کے سامنے میدان جنگ میں جا کر جہاد کرتے ہیں۔ اور بچیاں اپنے گھروں میں رہ کر اپنے نفس کے ساتھ جہاد کر رہی ہوتی ہیں انکو ادھر ادھر سے گناہ کی دعوتیں ملتی ہیں مگر وہ سمجھتی ہیں ہم نے اپنے ناموس کی حفاظت کر لی اللہ کی نظر میں ہم فتح یاب ہونگی۔ جس طرح مجاہد اگر جنگ میں فتح پائے تو غازی بنتا ہے۔ اسی طرح اگر بچی اپنی عزت

وناموس کی حفاظت کر گئی تو وہ اللہ کی نظر میں غازیہ ہوگی۔ تو مردوں کا جہاد میدان جنگ میں' عورت کا جہاد چوبیس گھنٹے اپنے گھر میں رہتے ہوئے اپنے نفس کے ساتھ۔ مرد کا جہاد کھلا ہوتا ہے سب کے سامنے ہوتا ہے۔ نوجوان بچی کا جہاد چھپا ہوا ہوتا ہے وہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتی۔ کسی کو اپنے دل کے راز کھول بھی نہیں سکتی کہ کہاں کہاں سے شیطان اس پہ حملے کرتا ہے۔ نفس اسکو کہاں کہاں جال میں پھنسانے کی کوشش کرتا ہے' بس وہ اپنے رب کے سامنے فریاد کر سکتی ہے اور اپنے آپ کے ساتھ جہاد کر سکتی ہے تا کہ وہ اس میں کامیاب ہو جائے۔

بہنوں! کے پلے باندھنے کی بات

یہ بات ذہن میں رکھنا عورت کی ہر غلطی معاف ہو جایا کرتی ہے لیکن کردار کی غلطی کبھی معاف نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے عورت کی تربیت میں اگر کوئی اور کمی رہ گئی کہ زبان دراز ہے' غصے کی تیز ہے' ضدی ہے' کام چور ہے' غافلہ ہے سست ہے اس قسم کی اسکی تمام کمزوریاں برداشت آسانی سے کر لی جاتی ہیں۔ لیکن اسکے کردار کی کمزوریاں برداشت کرنے کیلئے کوئی تیار نہیں ہوتا۔ اس لئے جوان بچیوں کیلئے اپنی عزت وناموس کی حفاظت کرنا یہ سب سے بڑا کام ہے۔ اللہ رب العزت نے جہاں قرآن مجید میں چوری کا تذکرہ کیا وہاں فرمایا۔ **والسارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما** (سورۃ المائدہ) چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت ان دونوں کے ہاتھوں کو کاٹ دیا جائے تو مرد کا تذکرہ پہلے اور عوت کا تذکرہ بعد میں لیکن جہاں زنا کا تذکرہ آیا وہاں اللہ تعالیٰ نے عورت کا تذکرہ پہلے کیا۔ **الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة** (سورۃ النور) زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد اور مفسرین نے لکھا کہ جب تک عورت خود ڈھیل نہ دے خود موقع مہیا نہ کرے مرد کوشش کے باوجود اسکی عزت وناموس پہ ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ پھر چوری کرنا

مردانگی کے زیادہ خلاف تھا اس لئے وہاں پر مرد کا تذکرہ پہلے کیا۔ زنا کرنا حیا کے خلاف ہے اور حیا عورت میں زیادہ ہوتی ہے اس لئے عورت کا تذکرہ پہلے کیا۔

عزت وناموس کے روشن چراغ کی حفاظت کیسے؟

لٰہذا جوان بچی کیلئے دنیا میں سب سے بڑا کام اپنی عزت کی حفاظت کرنا۔ اسکو یوں محسوس ہونا چاہے کہ ہر غیر آدمی میری طرف لالچ کی نظر رکھتا ہے۔ اور میں نے اپنے آپ کو خود بچانا ہے۔ جس طرح چراغ جل رہا ہو تو ہوا کے جھونکو سے اسے خود بچایا جاتا ہے۔ نہیں بچائیں گے تو کوئی تھپیڑا آئے گا چراغ گل کر جائے گا۔ اسی طرح بچی سمجھے کہ میری عزت وناموس کا چراغ جل رہا ہے۔ آندھیوں سے ہواؤں سے اسے میں نے بچانا ہے اگر میں نے غفلت کی تو کوئی تھپیڑا لگے گا اور میری عزت کا چراغ گل ہو جائے گا۔ یہ عورت کا دنیا کے اندر رہتے ہوئے سب سے بڑا کام ہوتا ہے کہ وہ اپنی عزت وناموس کی حفاظت کرے۔

نابینا کی زریں نصیحت

اس لئے ایک نابینا کے بارے میں ایک واقعہ اس عاجز نے پہلے بھی سنایا۔ کہ رات کا وقت تھا اسے پانی لانے کی ضرورت پڑی کہیں دور سے اس نے پانی کا گھڑا اپنے سر پہ رکھا اور لاتے ہوئے اس نے ایک ہاتھ میں چراغ جلا کر پکڑا ہوا اب دیکھنے والے بڑے حیران کہنے لگے آپ تو نابینا ہو آپ کو اس روشنی سے فائدہ تو کوئی نہیں۔ آپ تو اپنے اندازے کے مطابق راستوں کے اوپر چلتے ہو تو اپ کو تو روشنی کی ضرورت ہی نہیں۔ اس نے کہا بالکل ٹھیک ہے مجھے روشنی کی ضرورت نہیں لیکن رات کا اندھیرا ہے آنکھوں والے جب اندھیرے میں چلتے ہیں تو انکو صحیح پتہ نہیں چلتا میں نے چراغ جلا کر اس لئے پکڑ لیا کہ کہیں کوئی آنکھوں والا مجھ سے نہ ٹکرائے اور اسکی وجہ سے میرا گھڑا نہ ٹوٹ جائے۔ تو اندھا کتنا سمجھدار تھا کہ اس نے چراغ اس لئے پکڑا تھا کہ

دوسرے لوگ راستے کو دیکھیں اور مجھ سے مت ٹکرائیں۔اس لئے کہ اگر ٹکرائیں گے تو نقصان تو میرا ہوگا۔جوان عورت کو بھی یہی سوچ رکھنی چاہیئے اگر میں بے پردہ باہر نکلی اگر کسی غیر محرم نے دیکھ لیا اور اسکی نظر میں فتور آ گیا اگر میں نے کسی کے ساتھ تنہائی میں باتیں کیں۔اگر میں نے کسی کے ساتھ ٹیلی فون پر باتیں کرنا شروع کردیں اور ذرا سا بھی کسی کو موقع دیا تو عزت تو میری خراب ہوگی۔دنیا کی بھی بدنامی اور اللہ کے ہاں کی بھی ناراضگی اور میں اس جہاد میں پھر ناکام ہوجاؤں گی۔اور اپنے رب کو کیا منہ دکھاؤنگی' اس لئے اس کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

عورت کا گھر میں رہتے ہوئے سب سے بڑا کام

ازواج مطہراتؓ کے بارے میں آیا کہ اس بارے میں اتنا احتیاط کرتی تھیں کہ جب کبھی صحن کے اندر فارغ بیٹھیں ہوتیں کوئی تسبیح وغیرہ کررہی ہوتیں تو کھلے صحن کی طرف چہرہ نہیں کرتی تھیں بلکہ دیوار کی طرف چہرہ کر کے بیٹھتی تھیں کہ ممکن ہے غلطی سے بھی کسی کی نظر پڑنے کا امکان نہ ہو۔اب سوچئے کہ اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی عورت صحن کی طرف چہرہ کر کے اس لئے نہیں بیٹھتی کہ ممکن ہے کہ دروازہ کھلے یا کوئی اور ایسی صورت بن جائے غلطی سے بھی کسی کی نظر نہ پڑے تو وہ بیٹھتی بھی تھیں تو دیوار کی طرف اپنا چہرہ کر کے بیٹھتی تھیں۔تا کہ کسی کی نظر پڑنے کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔تو معلوم ہوا کہ یہ عورت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔فرض منصبی ہوتا ہے۔اسکا دنیا میں رہتے ہوئے سب سے بڑا کام یہ ہوتا ہے۔کہ وہ اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرے اگر اسکی عزت لٹ گئی اسکا سب کچھ لٹ گیا۔اس کے پلے کچھ نہ بچا اس لئے عورت کو اس معاملے میں ضرورت سے زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔

ایک مسلمہ حقیقت کی طرف توجہ

ایک اصول ذہن میں رکھ لیں افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑرہا ہے کہ مرد

ہمیشہ opportunist ہوتے ہیں۔ یہ طے شدہ بات ہے۔ آزمائی ہوئی بات ہے آپ کو اسے آزمانے کی ضرورت نہیں۔ اصول بنالیں کہ مرد ہمیشہ موقع پرست ہوتے ہیں عورت کے معاملے میں مرد اٹھارہ سال کا جوان ہو یا اسی سال کا بوڑھا ہو سب کی حالت ایک جیسی ہوتی ہے۔ جب بے پردہ عورت نکلتی ہے ایک ہی وقت میں اسکو جوان بیٹا بھی لالچ کی نظر سے دیکھ رہا ہوتا ہے اور اسکا سفید بالوں والا باپ بھی اس لڑکی کو لالچ کی نظر سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔ عورت مرد کی ایک کمزوری ہے اس لئے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنی امت کے مردوں پر سب سے زیادہ جس چیز کا خطرہ ہے وہ عورت کا فتنہ ہے۔ اس لئے یہ عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آپ کو بچائے۔ شریعت نے مردوں کو بھی کہا کہ وہ اپنی نگاہوں کا لحاظ کریں خیال رکھیں۔ عورت کو بھی کہا کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کا خیال رکھیں۔ آج کل کی جوان بچیاں سمجھتی ہیں کہ نظروں کو نیچے کرنا تو مرد کا کام ہے وہ کیوں ہماری طرف دیکھتے ہیں۔ اور اس چیز کو بھول جاتی ہیں کہ ان میں بھی نفس ہے اور انکے ساتھ بھی شیطان ہے انکی نظر بھی اگر غیر مرد پر پڑے گی تو انکے بھی فتنے میں پڑنے کا خطرہ ہے۔ قرآن مجید میں گواہی دے دی۔ اطھر لقلوبکم وقلوبھن (سورۃ الاحزاب) کہ پردے میں رہو بیبیو یہ ان مردوں کے دلوں کیلئے بھی' پاکیزگی کیلئے اچھا ہے اور تمہارے دلوں کی پاکیزگی کیلئے بھی اچھا ہے تو دلوں کے بھید جاننے والے اللہ نے فیصلہ فرمادیا کہ جب بھی انسان نظر کی کوتاہی کرتا ہے تو مرد کے اندر بھی اس سے گناہ آتا ہے اور عورت کے دل میں بھی گناہ کے خیالات آتے ہیں۔ لہٰذا کسی کو رابعہ بصری بننے کی ضرور نہیں ۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو قبول کرنے کی ضرورت ہے اور اس بات کو مان لینا چاہیئے کہ عورت کیلئے بھی اپنی نظر کی حفاظت کرنا ضروری' مرد کیلئے بھی اپنی نظر کی حفاظت کرنا ضروری' تاہم مرد کو بھی منع کیا گیا عورت کو بھی منع کیا گیا تو جوان بچی کیلئے دنیا کا سب سے بڑا اہم کام اور فرض اسکا اپنی عزت و عصمت کی حفاظت ہے۔

اثر انگیز مثال

مثال سنیے فرض کرو کہ آپ کے پاس دس ہزار ڈالر ہیں اور آپ حج کیلئے سفر کر رہی ہیں تو کیا خیال ہے آپ اپنے اس پیسے کو عام کسی شاپر کے اندر ڈال کر سفر کرتی پھریں گی؟ نہیں! آپ اسے Lock میں رکھیں گی۔ چھپا کر رکھیں گی کہ آپ اگر حرم شریف جائیں اور پیچھے کوئی آپ کے کمرے میں بھی آجائے صفائی کرنے والا تو وہ بھی آپ کی اس رقم کو نہ دیکھ سکے۔ تو جب آپ کو اپنی رقم کے رکھنے کا اتنا خیال ہے کہ اسے Locked key میں رکھنے کے باوجود بھی ایسی جگہ چھپا کے رکھتی ہیں کہ ڈھونڈنے والا بھی نہ ڈھونڈ پائے تو عزت و عصمت تو اس سے بھی بہت زیادہ قیمتی ہے آپ اپنے آپ کو بھی اسطرح مردوں سے چھپا کر رکھیں۔ کہ اگر کسی کی نیت میں فتور بھی ہو تو اسکا ہاتھ آپ تک پہنچ نہ پائے۔ اس لئے شریعت نے ہمیں حیا اور پاکدامنی کی تعلیم دی۔ اس قدر پاکدامنی کی تعلیم دی کہ شریعت نے حکم دیا کہ عورت اگر کنگھی کرے اور اسکے کچھ بال ٹوٹ جائیں تو ان ٹوٹے ہوئے بالوں کو بھی عام جگہوں پہ نہ ڈالے ممکن ہے کسی غیر مرد کی نظر پڑ جائے اور یہی بال اسکے لئے عورت کی طرف میلان کا سبب بن جائیں تو جو شریعت عورت کے جسم سے ٹوٹے ہوئے بالوں کی بھی بے پردگی کو پسند نہیں کرتی وہ زندہ عورت کی بے پردگی کیسے پسند کرے گی؟ جس شریعت نے یہ حکم دیا کہ عورت اگر فوت ہو جائے تو اسکا جنازہ جب قبر میں اتارا جانے لگے تو فقط قریب کے لوگ اتاریں۔ غیر محرم مرد بھی اسکو ہاتھ لگانے سے پرہیز کرے۔ تو پھر زندگی میں جیتے جاگتے شریعت کیسے پسند کرے گی کہ یہ عورت اپنے آپ کو کسی غیر کے حوالے کرے' اس لیے یہ ایک بہت اہم عنوان ہے اور آج کل چونکہ عریانی عام ہے۔ فحاشی عام ہے اور ہم ایک ایسے ماحول میں رہتے ہیں کہ جہاں پر مسلمان بھی ہیں۔ غیر مسلم بھی ہیں اور غیر مسلموں کے نزدیک چونکہ کسی کو کوئی اہمیت

ہی نہیں۔ اس لئے وہ آدھے ننگے جسموں کے ساتھ چلتے پھرتے ہیں۔ تو مسلمان بچیاں بھی دھوکے میں آجاتی ہیں۔

نظر اور دل کو پاک رکھنا عزت کی حفاظت کا ذریعہ

یاد رکھنا مسلمان حیا والا ہوتا ہے۔ اس لئے فرمایا الحیاء شعبۃ من الایمان حیا ایمان کا شعبہ ہے۔ اور ایک جگہ فرمایا اذا فاتک الحیاء جب تجھ سے حیا رخصت ہوگی پھر جو جاہے کرتا پھر۔ تو حیا ایک نعمت ہے جو اللہ نے عورت کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ یہ فطرت ہے عورت کی کہ وہ حیادار ہوتی ہے۔ جس عورت سے حیا چلی گئی یوں سمجھ لے کہ مجھ سے اللہ کی نعمت چھن گئی۔ نہ اس کیلئے دنیا میں عزت ہے اور نہ اسکے لئے آخرت میں عزت ہے۔ اس لئے اپنی نگاہوں کو پاک رکھنا اپنے دلوں کو صاف رکھنا اپنے ناموس اور عزت کی حفاظت کرنا یہ عورت کے فرائض میں سے سب سے بڑا فریضہ ہوتا ہے جیسے آپ گاڑی چلا رہی ہیں۔ تو گاڑی آپ اتنی احتیاط سے چلاتی ہیں کہ آپ کو پتہ ہوتا ہے کہ سامنے سے آنے والی گاڑیاں ہوسکتا ہے وہ مجھے ٹکر ماریں تو میں نے اپنی گاڑی کو بچانا ہے اسی طرح آپ یوں سمجھئے کہ ہر گزرنے والا مرد وہ آپ کے ناموس کے ساتھ ٹکرا سکتا ہے۔ اپنے ناموس کی گاڑی کو بچانا یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ ڈرائیور کبھی غافل نہیں ہوتا کہ جی میں تو چلتا رہوں دوسروں کو چاہیئے کہ وہ ایکسیڈنٹ سے اپنے آپ کو بچائیں۔ نہیں خود ڈرائیور اپنے آپ کو بچاتا ہے کہ ایکسیڈنٹ نہ ہونے پائے۔ اسی طرح جوان بچی کو اپنے آپ کو خود محفوظ کرنا ہے کہ کہیں ایکسیڈنٹ نہ ہونے پائے۔ شریعت نے اسکی ابتداء ہی ایسے کردی۔

خطرے کی گھنٹی

فرمایا کہ مخلوط محفلوں سے پرہیز کرو۔ منع فرمادیا۔ چنانچہ عورت فقط ان مردوں کے سامنے آسکتی ہے جو محرم کہلاتے ہیں۔ جہاں حیا کا رشتہ ہے۔ جہاں جنسی

ہوس نا کیاں ختم ہو جاتیں ہیں۔ الفتیں، محبتیں سچی ہوتی ہیں۔ جیسے باپ کا رشتہ، بھائی کا رشتہ، بیٹے کا رشتہ، یہ محرم رشتے ہیں اور جہاں اس سے ایک قدم آگے بڑھا اور نگاہوں میں لالچ آ جاتی ہے حرص آ جاتی ہے۔ ہوس آ جاتی ہے شریعت نے وہاں پردے کا حکم دے دیا۔ اس لئے کئی غیر محرم جو گھروں میں رہتے ہیں ان سے بھی بچنے کا حکم دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا **الکور موت** کہ دیور تو موت ہے۔ اب یہ ایسا غیر محرم ہوتا ہے کہ رہتا بھی قریب ہے اور ہوتا بھی غیر محرم ہے اور عورت کیلئے اپنے آپ کو بچا کے رکھنا یہ انتہائی اہم ہوتا ہے۔ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ غیر محرم سے حتی الوسع بات ہی نہ کریں۔ بچیاں یہ دستور بنالیں۔ اصول بنالیں کہ انہیں غیر مرد سے بات کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔ موقعہ ہی نہ آئے غیر محرم سے بات کرنے کا وہ اس قدم پہ اپنے آپ کو روکیں کہ نہ تو غیر محرم کو دیکھنا ہے اور نہ غیر محرم کو اپنا جسم دیکھنے کا موقع دینا ہے اور نہ اس سے بات کرنی ہے۔ اس لئے کہ جب بات کرنے کا موقع ملتا ہے تو پھر شیطان کو درمیان میں Function کرنے کا موقع مل گیا۔

جہنمی فون

ایک روایت میں آتا ہے کہ جب بھی کوئی غیر محرم ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں شیطان ان دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی طرف رغبت پیدا کر دیتا ہے۔ ایک دوسرے کی طرف میلان پیدا کر دیتا ہے۔ تو شیطان کو درمیان میں Catalist بن کر کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اس لئے ایسا موقع ہی نہ آئے کہ کہیں غیر محرم کو رقعہ لکھنا پڑے۔ ٹیلی فون پر بات کرنی پڑے یا آمنے سامنے بات کرنی پڑے۔ ایسا موقع ہی نہیں آنا چاہئے۔ اس موقع سے جو بچی بچ گئی اس نے اپنی عزت کو بچالیا۔ آج کل ان ملکوں میں ایک نئی مصیبت دیکھنے میں آ رہی ہے کہ بچیاں اپنے ماں باپ کی اجازت سے اپنے پاس سیل فون رکھ لیتی ہیں ایک ملک سے ابھی یہ

عاجز ہو کر آیا وہاں پر یہ سنا کہ 90% سے زیادہ جوان بچیوں کے پاس سیل فون ہوتے ہیں۔ سکولوں میں بھی اپنے بستوں میں رکھے ہوتے ہیں۔ اب سیل فون پہ وہ کیا کرتی ہیں کہ انکو کالیں آ رہی ہیں اپنے کزنوں کی اپنے کلاس فیلوز کی یہ سیل فون نہیں حقیقت میں اس بچی کے ہاتھ میں Hill Phone ہے۔ اسکو سیل فون نہیں کہنا چاہئے اسکو Hill Phone کہنا چاہئے۔ یہ جہنم کا فون ہے اسکے ہاتھ میں اور اسکو جہنم سے کالیں آ رہی ہیں کہ تم جلدی میرے اندر آؤ میں تمہارے لئے تیار بیٹھی ہوں یاد رکھنا کہ عورت کی سب سے بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ وہ غیر محرم کو بات کرنے کا موقع دیتی ہے۔ قرآن مجید نے اس راستے کو اسطرح بند کیا۔ فرمایا **فلا تخضعن بالقول** کہ اگر کبھی کوئی بات کرنے کا موقع ہی بن جائے ضرورت ہی ایسی پیش آ گئی تو عورت کو چاہئے کہ وہ اپنی آواز میں نرمی نہ رکھے سختی کے انداز میں بات کرے۔ اب سختی سے مراد بدتمیزی نہیں سختی سے مراد یہ کہ جو بات ضروری ہے وہ کر لے اور غیر ضروری کا موقع ہی نہ دے۔

روکھے انداز سے بات کرنا

روکھے پن سے بات کرنا جو عورت روکھے پن سے غیر مرد سے بات کرے گی اس مرد کو جرأت ہی نہیں ہوگی کہ وہ ایک بات سے دوسری بات کہہ سکے۔ اور اگر بات کرتے ہوئے ساری دنیا کی شرینی زبان میں سمٹ آئے گی اور پیار محبت کے انداز میں نرم باتیں کی جائیں گی **فیطمع الذی فی قلبه مرض** قرآن مجید نے فیصلہ دے دیا کہ ایسا نہ ہو کہ طمع کرے وہ بندہ جس کے دل میں مرض ہے تو دلوں میں شہوت اور مرض تو مردوں کے ہوتا ہی ہے۔ ذرا کسی نے نرم بات کی آواز پسند آ گئی لہجہ پسند آ گیا۔ کچھ بھی اور نہیں تو مرد کے ذہن میں اتنا خیال آ گیا کہ یہ عورت خود بات کرنے کا موقع دے رہی ہے تو مرد خود آگے قدم بڑھائے گا۔ اس لئے کہ اس کو تو

موقع کی تلاش ہوتی ہے۔ میں نے تو پہلے عرض کیا کہ سب کے سب مرد apportunest ہوتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ جسکی حفاظت کرے۔ جس کے دل میں اولیاء کا نور ہو۔ بس وہ ہے کہ جو اس فتنے سے بچتا ہے۔ ورنہ اس معاملے میں سب کے سب مرد ایک جیسے ہوتے ہیں۔ تو شریعت نے کہا جب بات کرنے کا موقع ملے تو آپ بات ہی ذرا روکھے انداز سے کیجئے کئی مرتبہ بچیوں کے ذہن میں یہ بات آتی ہے اور وہ ایک دوسرے سے باتیں کرتیں ہیں کہ بس میں تو ذرا فون پہ بات کر لیتی ہوں میں نے تو کبھی اسے دیکھا بھی نہیں۔ یہ بہت بڑا شیطان کا پھندا ہے جب آپ کسی سے بات کرنے پر آمادہ ہوئیں تو پھر اگلے کام سب آسان ہو جائیں گے۔ دیکھئے پورے انبیاء میں کسی نے یہ دعا نہیں مانگی کہ اے اللہ میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں **رب ارنی انظر الیک** (سورۃ الاعراف) اللہ میں آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں قران پاک میں یہ فرمایا کہ اے اللہ میں آپ کا دیدار کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ مفسرین نے اسکی وجہ لکھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ تھے انکو اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا موقع ملتا تھا۔ اور یہ دستور ہے جب کسی کو ہمکلامی کا موقع ملے گا تو اگلا قدم ہوگا کہ ایک دوسرے کو دیکھنے کو دل کرے گا۔ تو قرآن سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر آپ نے فون پر بات کرنے کی کسی کو اجازت دے دی تو اگلا قدم پھر ملاقات کا ہوگا۔ اور جب ملاقات ہوتی ہے تو پھر حجابات سب کے سب ہٹ جایا کرتے ہیں۔

نہ تو خدا ہے نہ میرا عشق فرشتوں جیسا
دونوں انساں ہیں تو کیوں اتنے حجابوں میں ملیں

پھر سب حجاب اتر جاتے ہیں اور انسان کو احساس ہی نہیں ہوتا۔ پتہ تب چلتا ہے جب گناہ ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اسکو ابتداء سے ہی روکیے۔

اور یہ ذہن میں سوچنا کہ فلاں کی شکل ایسی ہے فلاں کی personality

میں بڑی Grace ہے۔انتہائی بیوقوفی کی بات ہے۔اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے انسان کے مقدر میں یہ چیز لکھ دی کہ اس نے جوان ہونا ہے۔ھپر اسکی شادی ہونی ہے اورشادی کے بعد پھر اسکو حلال طریقے سے اپنی ہر خواہش پوری کرنے کا موقع ملنا ہے توانسان اپنے وقت کا انتظار کرے۔ ہر چیز اپنے وقت پہ اچھی لگتی ہے۔ جوانسان وقت سے پہلے گناہوں کے ذریعے اپنی ضرورتیں پوری کرنے لگتا ہے تو پھر اسکی زندگی کے اندر پریشانیاں آتیں ہیں کوئی بندہ آپ ایسانہیں دیکھا سکتیں کہ دنیا کے اندر جس نے زنا والے گناہ کو اپنایا ہواور خوشیوں بھری زندگی گزاری ہو۔ بلکہ یہ اگر کسی سے بات کرنے بھی لگتیں ہیں تو ہزار خطرے بہن سے چھپاؤ' امی سے چھپاؤ' بھائی سے چھپاؤ' ابو سے چھپاؤ کسی کو پتہ نہ چلنے پائے ایک گناہ کیا کیا ہر وقت کی مصیبت خرید لی۔اب اس گناہ کو چھپانے کیلئے ان کو قدم قدم پہ جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ بہانے بنانے پڑتے ہیں۔بات چیت کا موقع نکالنے کیلئے یہ جھوٹ اور غلط بیانی کے ذریعے موقع پیدا کرتی ہیں کیا تو ایک گناہ ہے لیکن اس نے سینکڑوں گناہوں کے راستے کھول دیے۔اور کئی مرتبہ تو جھوٹی قسمیں کھائی جاتیں ہیں اپنے عیبوں کو چھپانے کیلئے۔

گناہ کا انجام

چنانچہ ایک بچی نے خط لکھ کر کسی ملک میں سے فتوی پوچھا کہ میں کسی کے ساتھ گناہ میں ملوث ہوتی تھی۔اور میری والدہ کو پتہ چل گیا اور اس نے مجھے ایک مرتبہ سخت ڈانٹا اور کہا تو نے ایسی حرکت کیوں کی کہ میں نے اسکو یقین دہانی کروانے کیلئے قسم کھائی اس نے کہا میں تمہاری قسم پر بھی اعتماد نہیں کرتی۔تو بالآخر اس بچی نے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر میرے اسکے ساتھ تعلقات ہوں تو مجھے مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔اب ماں کے سامنے تو شرمندگی سے وقتی طور پر اپنے آپ کو بچالیا۔ بعد میں اسکو احساس ہوا کہ میرا حشر کیا ہوگا۔اس بچی نے خط لکھا حضرت مجھے مسئلہ سمجھائیں۔ میں

نہ دین کی رہی نہ دنیا کی رہی اب میرا انجام کیا ہوگا۔ یہ سب کس لئے کہ اس نے ایک غلط راستے پر قدم اٹھایا انجام ایمان کی تباہی نکلا' تو جب ایک راستہ ہے ہی خطرناک تو کیوں انسان اس میں قدم اٹھائے اگر آپ کے سامنے ایک سو ٹافیاں رکھ دی جائیں اور یہ کہہ دیا جائے کہ جی اس میں سے ایک میں زہر ہے باقی ننانوے ٹھیک ہیں آپ کھا لیجئے آپ ایک کو بھی ہاتھ نہیں لگائیں گی۔ کیوں؟ آپ کہیں گی میری جان کا خطرہ ہے۔ اے بیٹی تجھے جان کا خطرہ ہے تو ایک فیصد بھی رسک نہیں لینا چاہتی ان سو ٹافیوں میں سے ایک بھی نہیں لینا چاہتی جہاں تیری عزت کا خطرہ ہو وہاں تو کیوں رسک لیتی ہے؟ کیوں اور قدم آگے بڑھاتی ہے؟ تو وہاں بھی تو ہمیں سو فیصد محتاط رہنا چاہیئے تا کہ میری عزت کی حفاظت رہے۔

عزت و ناموس کی حفاظت پر انعام

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آپ سے پوچھیں گے کہ آپ نے اپنی عزت کی حفاظت کیوں نہیں کی۔ اس لئے جوان بچیوں کو چاہیئے کہ وہ محسوس کریں ہمارے لئے زندگی میں ایک جہاد کا وقت ہوتا ہے اور وہ کیا ہے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنا اسی لیے جو عورت اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرے گی اور اس کی حفاظت کرتے ہوئے اگر اسکو موت بھی آئی تو شریعت نے کہا کہ جو لڑکی اپنی عزت بچاتے ہوئے فوت ہو جائے گی' اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن شہیدوں کی قطار میں کھڑا فرمائیں گے۔ تو اللہ رب العزت بھی بڑے قدردان ہیں اور ایک حدیث میں یہ فرمایا کہ اگر کسی کو کسی نے گناہ کی دعوت دی اور اس نے جواب میں کہا کہ میں اللہ سے ڈرتی ہوں اور گناہ کی طرف قدم نہ اٹھایا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے۔ اب یہ نعمتیں کیوں مل رہی ہیں؟ اس لئے کہ اس نے اپنے آپ کو گناہوں سے بچایا۔

ایک بات اور بھی ذہن میں رکھیئے اور اسکو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ انسان کی زندگی کی ہر چیز کا ایک کوٹہ ہے۔ سانسوں کا کوٹا کہ پوری زندگی میں کتنے سانس لینے ہیں پھر انسان نے جتنے لقمے کھانے ہیں انکا کوٹا جتنے گھونٹ پانی پینے ہیں ان کا کوٹا' جتنے لمحے زندگی میں گزارنے ہیں انکا کوٹا۔ ہر چیز کا ایک کوٹا متعین ہے۔ اسی طرح انسان کو اپنی زندگی میں کتنی مرتبہ اسکی جنسی ضرورتیں پوری ہونگی اسکا بھی ایک کوٹا ہے اب جس نے شریعت کی حدود سے باہر قدم نکال کر اسکو پورا کرنے کی کوشش کی اسکے نتیجہ میں اللہ رب العزت اسکو حلال ضروریات سے محروم فرما دیں گے۔ پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے روتی پھرتیں ہیں' خاوند ہماری طرف توجہ نہیں دیتا۔ پھر کہتی ہیں کہ جی ہم کیا کریں زندگی میں خوشیاں نہیں ہیں۔ خاوند اچھے انداز سے بولتا نہیں۔ اس لئے کہ جب آپ نے شریعت کی حدود کو Cross کر کے غیر سے محبت حاصل کرنے کی کوشش کی اللہ نے اس کی وجہ سے تمہیں جائز محبت سے محروم فرما دیا۔ تو اس لئے یہ چیز بہت ڈرنے کی ہے اسکا تعلق خوف خدا سے ہے۔ جس کے دل میں اللہ کا خوف ہوگا وہ اپنی عزت کی حفاظت کرے گی۔ اور وقتی لذتوں کے اوپر نظر کرنے کی بجائے ہمیشہ ہمیشہ کی آخرت کی لذتوں پر نظر رکھے گی اور اللہ کے ہاں سرخرو ہوگی۔ ایک انسان کی خاطر وہ بھی جو گناہ کی طرف بلاتا ہے قیامت کے دن انسان حسرت اور افسوس کرے گا۔ **یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا o یٰویلتیٰ لیتنی لم اتخذ فلا نا خلیلا o** (سورۃ فرقان) اے کاش میں نے فلاں کے ساتھ دوستی نہ کی ہوتی۔ **لقد اضلنی عن الذکر بعد اذجاء نی و کان الشیطن للا نسان خذولا o** (سورۃ فرقان) تو اس لئے دنیا میں بھی ایسے لوگ کبھی وفا والے نہیں ہوتے۔

ایک اصول عرض کر دوں۔ عورتوں کو چاہیئے کہ توجہ سے سنیں کہ جب کسی مرد کو کسی غیر عورت نے لڑکی نے اپنے قریب آنے کا موقع دیا تو اگرچہ وہ مرد بہانے بناتا ہے۔ میں شادی کر لوں گا میں تمہیں اپنانا چاہتا ہوں یہ سب بکواس ہوتی ہے۔ یہ گناہ

کرنے کا موقع تلاش کرنے کے بہانے ہوتے ہیں۔ ہر مرد یہی کرتا ہے جو بھی کسی کو
گناہ کی طرف بلاتا ہے چونکہ اسکو پتہ ہے کہ اگر میں direct کہوں گا کہ میں آپ
کی عزت خراب کرنا چاہتا ہوں تو کوئی بھی میری طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھے گی۔ تو ہر
مرد جب بھی کسی غیر عورت کی طرف قسم اٹھائے گا تعریفیں کرے گا وہ تعریفیں اسکی نہیں
کر رہا ہوتا وہ تعریفوں کے ذریعے اسکو اپنے سے مانوس کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے دل
میں اسکی تعریفیں نہیں ہوتیں وہ حقیقت میں مطلب نکالنا چاہتا ہے۔ تو وہ ہمیشہ تعریفیں
کرے گا حتی کہ وہ اسکی غلطیوں کو بھی اچھائیاں ثابت کرے گا۔ اور پھر دوسری بات کہ
وہ یہ کہے گا کہ میں تمہیں اپنانا چاہتا ہوں میں تمہیں زندگی کا ساتھی بنانا چاہتا ہوں۔ اس
سے بڑا جھوٹ شاید کوئی نہیں ہو سکتا اس لیے کہ جب وہ بچی اسکے قریب آجائے گی
اس پر اعتماد کرلے گی اپنا مطلب نکالنے کے بعد پھر یہ بہانہ بنا دے گا میری امی نہیں
مانتی۔ میرے ابو نہیں مانتے گھر والے نہیں مانتے میں تو چاہتا ہوں تمہیں اپناؤں۔ لیکن
کیا کروں گھر والے نہیں آمادہ ہوتے۔ اس لیے یہ نوجوان اس سے شادی کبھی نہیں
کرے گا یاد رکھنا جس نوجوان نے کنواری بچی کے ساتھ تعلقات جوڑ لیے وہ اسکے
ساتھ شادی ہر گز نہیں کرے گا۔ کیوں کہ ہم نے نوجوان سے جو گناہگار تھے توبہ کرنے
آئے ہم نے ان سے یہ بات پوچھی کہ آپ لوگوں نے کیوں اس سے شادی نہ کی
جب موقع مل گیا ساری زندگی قسمیں کھا کھا کر انکو یقین دہانیاں کرواتے رہے۔
انہوں نے صاف بتایا کہ ہمارے ذہن میں یہ بات تھی کہ جب اس لڑکی نے کنوارے
پن میں ہمارے ساتھ ناجائز تعلقات بنالیے تو جب یہ ہماری بیوی بنے گی تو ہماری
بیوی ہوگی گھر ہمارا بسائے گی ممکن ہے دل میں کسی اور کو بسائے گی تو مرد کے دل میں یہ
بات آجاتی ہے کہ جو لڑکی ناجائز طریقے سے میرے ساتھ تعلق رکھ سکتی ہے وہ میری
بیوی ہو کر کل دوسروں سے ناجائز تعلق کیوں نہیں رکھ سکتی۔ لہٰذا اس وجہ سے یہ گناہ تو کر
لیتے ہیں مگر شادی کرنے کیلئے آمادہ نہیں ہوتے۔ اس لیے بچی کو چاہئے کہ وہ ایسی

باتوں پہ نہ اعتماد کرے اور نہ ایسی باتوں پہ دھیان دے۔ یہ جھوٹ ہوتا ہے سو فیصد جھوٹ ہوتا ہے اور دوسرے کو شیشے میں اتارنے کا طریقہ ہوتا ہے۔ بچیاں اعتماد کر جاتیں ہیں اور بعد میں پھر چھپ چھپ کر روتیں ہیں۔ رونے کا کیا فائدہ۔ اس رونے والے رستے پہ قدم ہی نہیں اٹھانا تھا۔ جب پتہ چل گیا کہ یہ راستہ ایمان کیلئے خطرہ ہے عزت کیلئے خطرہ ہے تو پھر اس راستے پہ قدم ہی کیوں اٹھایا۔ اس لئے شریعت نے یہ حکم دیا عورت اپنی عزت و ناموس کی خود حفاظت کرے۔ کسی کی چکنی چپڑی باتوں میں آنے کی ضرورت نہیں اور یہ عورت کا سب سے بڑا فرض منصبی ہے۔

عورت گھر سے کیسے نکلے؟

اس لیے عورت کو بتایا گیا کہ وہ گھر سے باہر نکلے تو پردے میں نکلے۔ اور پردہ بھی ایسا نہ ہو کہ دوسرے اسکو دیکھتے ہی رہ جائیں۔ آج کل کی نوجوان بچیاں برقعے بھی کرتی ہیں تو ایسے کڑھائی والے خوبصورت برقعے ڈھونڈ کے لاتیں ہیں کہ جن کو دیکھ کر ہر انسان سوچے کہ برقعہ کے اندر تو حور کی بچی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اندر چڑیل کی بہن موجود ہوگی۔ تو جب پردہ کرنا ہے تو پردے کا کیا مطلب ہے کہ ایسے برقعے پہنیں کہ جس کی طرف دیکھنے کو طبیعت نہ کرے وہ بھی دکھے موتی لگاتی ہیں۔ اپنے برقعوں کو کڑھائیاں اچھی کرواتی ہیں اور پھر ہوتی بھی کنواری بچیاں ہیں۔ چلو بڑی عمر کی ہیں بچوں والی ہوگئی ہیں اور اس نے کوئی ایسا برقعہ لے لیا تو اور بات ہوتی ہے جوان کنواری بچی کیلئے اس قسم کی آرائش کرنا کہ جس پر غیر مرد کی نظر خواہ مخواہ کھنچے یہ گناہ کی دعوت ہے اس لئے ایسا نہیں کرنا چاہئے جوان بچیاں گھروں سے باہر نکلیں سادہ برقعے پہن کر نکلیں۔ تاکہ کسی کی نظر ہی اسکی طرف نہ آئے بلکہ پہلے وقت کی نوجوان بچیاں جب گھر سے باہر نکلتیں تھیں۔ تو ہم نے سنا کتابوں میں پڑھا کہ وہ ایسے چلتیں تھیں جیسے بوڑھی عورتیں چل رہی ہوں تاکہ غیر مرد کی انکی طرف توجہ

بھی نہ جا سکے اور یہ اللہ کے ڈر سے وہ کیا کرتیں تھیں۔

عورت کیسے خوشبو استعمال کرے؟

اسی لئے شریعت نے کہا کہ جب عورت گھر سے نکلے پردہ کرے اور ایسی خوشبو نہ لگائے جس کی خوشبو قریب سے گزرنے والے مردوں کو محسوس ہو۔ نبی ﷺ نے ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگا کے مردوں کے پاس سے گزرے وہ ایسی ویسی ہے۔ ایسی ویسی کا ترجمہ محدثین نی یہ کیا ہے کہ وہ کردار کی کمزور ہے۔ اسکی نیت میں فتور ہے تبھی تو اس نے ایسی خوشبو لگائی تو مرد کو اللہ نے شریعت نے اجازت دی وہ پھیلنے والی خوشبو لگا سکتا ہے۔ عورت ایسی خوشبو لگائے کہ فقط اسکے قریب جب گھر کا کوئی آدمی آئے تو اسکو خوشبو محسوس ہو دور والوں کو خوشبو محسوس نہ ہو۔ اور آج تو معاملہ الٹ ہو گیا۔ آج تو یہ چاہتی ہیں کہ ہم جس گلی سے گزر جائیں بعد میں گزرنے والے بھی ہماری خوشبو کو یاد کرتے پھریں۔

احتیاطیں

یہ ایسا نازک معاملہ ہے کہ عورت جس راستے سے گزر جاتی ہے اور اسکے قدموں کے نشان لگ جاتے ہیں اگر بعد میں گزرنے والے مرد کا پاؤں اسکے قدموں کے نشان پہ پڑ جائے اللہ تعالیٰ اس مرد کے اندر بھی شہوت کو بیدار کر دیتے ہیں۔ شیطان اسکے اندر شہوت کو بیدار کر دیتا ہے تو اس لیے یہ بہت نازک معاملہ ہے اس لئے شریعت نے پردے کو بہت اہمیت دی اور اسکے بارے میں احادیث میں بہت تفصیل موجود ہے تو جوان بچیوں کو چاہیئے کہ وہ اسکو اپنا جہاد سمجھیں اور ہر وقت اللہ سے دعائیں مانگیں۔ اے اللہ ہمیں اس جہاد میں کامیاب فرما۔ اسکے بدلے کیا ملے گا؟ اللہ رب العزت کی رضا ملے گی اور اگر دل کسی کی طرف کھینچے تو چاہیئے اللہ سے دعائیں مانگیں تاکہ اللہ تعالیٰ دل کی کیفیت کو ٹھیک کر دے۔ کتابوں میں لکھا ہے

من تعشق و كتم عشقه ماظهر فهو شهيد جس کے دل میں کسی کی طرف کوئی میلان آ گیا اور اس نے اسکو چھپایا اور ظاہر نہ کیا اور اسی حالت میں موت آ گئی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن شہیدوں کا رتبہ عطا فرمادیں گے۔ تو اس لئے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنا یہ بچیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور اس کیلئے یہ جتنی احتیاط کریں گی اتنی احتیاط تھوڑی ہے۔ ہر ہر احتیاط پر اسکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملے گا۔ شریعت نے تو یہاں تک کہا کہ اپنے کپڑے ایسی جگہ پر نہ رکھے جہاں غیر محرم مرد کی نظر پڑے۔ اپنا نام کسی غیر مرد کے علم میں نہ آنے دے۔ نام تک کا پردہ رکھا۔ ضرورت پڑے تو فلاں کی بیٹی فلاں کی بیوی' فلاں کی امی اس انداز سے غیر محرم کو بتایا جائے نام کا بھی پتہ نہ چلے۔ شریعت نے تو اس میں اتنی احتیاط کرنے کا حکم فرمایا۔ اور یہ احتیاط سب اس لیے کہ شیطان کو راستہ نہ ملے۔

گناہ کروانے کا شیطان نے کہا کہ عورتیں میرا وہ تیر ہیں جو کبھی خطا نہیں ہوتا۔ **النساء حبائل الشیطن** عورتیں تو شیطان کی رسیاں ہوتیں ہیں۔ تو اس لئے شیطان ایسی صورت میں عورت کے دل میں بھی گناہ کا خیال ڈالتا ہے اور مرد کے دل میں بھی اور اسکی حفاظت عورت کی بھی ذمہ داری ہے مرد کی بھی ذمہ داری ہے اور جس نے اپنی جوانی کو عفیف بنالیا پاکیزہ بنالیا پاکدامن زندگی گزاری اللہ کے ہاں اسکی بڑی قیمت ہے کسی شاعر نے کہا۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیمبری
وقت پیری گرگ ظالم مے شود پرہیزگار

جوانی میں توبہ کرنا یہ پیغمبروں کا شیوہ ہے اور بڑھاپے میں تو بھیڑیا بھی بڑا پرہیزگار بن جاتا ہے۔ ایک بزرگ کو جب بھی کوئی ضرورت پیش آتی دعا کی تو وہ نیک نوجوان کو دیکھتے اور ان سے دعا کرواتے کسی نے پوچھا آپ اتنے بڑے بزرگ ہیں۔ اور سفید ریش ہیں آپ خود دعا کیوں نہیں کرتے۔ نواجوان سے دعا کرواتے

ہیں وہ فرمانے لگے کہ جو نوجوان اپنی جوانی کی حفاظت کرتا ہے جب وہ دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہے اللہ رب العزت اسکے ہاتھوں کو خالی لوٹاتے ہوئے شرماتے ہیں۔ تو اس جوانی کو عبادت کے ذریعے سے محفوظ کر لیجئے اپنے آپ کو گناہوں کے ہر موقع پہ بچایئے اور آج کل تو جن کو ڈائجسٹ پڑھنے کا شوق ہے۔ انکا پہلا مضمون ہی تین عورتیں تین کہانیاں۔ Computer پہ بیٹھیں تو چیٹنگ شروع ہو جاتی ہے اور اگر TV ہے تو یوں سمجھیں کہ گھر کے اندر شیطان کی ایک بریگیڈ فوج موجود ہے یہ TV نہیں حقیقت میں یہ ایمان کی TB ہوتی ہے تو جس گھر میں TV ہے۔ عزتیں کہاں محفوظ ہوتیں ہیں۔ بچے ماں باپ کے ناک کے نیچے دیا جلاتے ہیں اور انکو نہیں پتہ چلنے دیتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں ایسی ایسی ترکیبیں گھڑتے ہیں ایسی ایسی planning کرتے ہیں کہ کانوں کان خبر نہیں ہونے دیتے۔ شریعت نے تو حکم دیا کہ دائیں ہاتھ سے تم صدقہ اس طرح دو کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے اور آج کل لوگ دائیں ہاتھ سے اس طرح گناہ کرتے ہیں کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلنے دیتے۔ مگر کب تک لوگوں سے تو چھپالیں گے۔ اللہ کریم جو دلوں کے بھید جاننے والا ہے اس سے تو نہیں چھپا سکیں گے۔

جلدی کی شادی وقت کی اہم ضرورت

تو اس لئے چاہئے کہ جب جوانی کی عمر آجائے۔ سب سے پہلا کام ماں باپ کا فرض یہ ہے کہ بچوں کے جوڑ کا جب بھی رشتہ مل جائے فوراً شادی کر دی جائے۔ کئی گھروں میں ماں باپ انتظار میں ہوتے ہیں کہ ہم نے نیا گھر بنانا ہے جب مکان بن جائے گا پھر ہم بچوں کی شادی کریں گے۔ ایسے ماں باپ ان بچوں کے گناہوں کی وجہ سے قیامت کے دن جہنم کے عذاب میں جلیں گے۔ خود بوڑھے ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں جیسے بڑھاپے میں اب ہماری سوچیں پختہ ہوگئیں ایک

دوسرے کے بارے میں ہمارے دلوں میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔شاید جوان بچوں کی سوچ بھی ایسی ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی درد بھری نصیحت

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمہ اللہ ایک گھر میں مہمان تھے تو پتہ چلا کہ گھر میں جوان بیٹی ہے۔تو انہوں نے مشورہ دیا کہ اس بچی کا جلدی نکاح کردو تو اسکی ماں کہنے لگی ابھی تو میری بچی کے منہ سے دودھ کی بو آتی ہے۔ابھی میں شادی کردوں انہوں نے کہا اماں شادی کردو۔اس لئے کہ دودھ خراب ہوگیا تو پھر اسے کتے ہی پئیں گے انسان نہیں پئیں گے۔تو پتہ نہیں کیوں انتظار میں ہوتے ہیں کہ بچوں کی عزتیں خراب ہونگی پھر انکی شادیاں کریں گے نہیں شریعت نے حکم دیا ہم پہلے ہی اس فریضہ سے فارغ ہوجائیں تاکہ یہ اپنے گھر کی ہوکر اپنے عزت وناموس کی حفاظت کرکے اپنی زندگی گزاریں۔

عورت کا سب سے بڑا فرض منصبی

جس بچی کو اللہ نے خاوند دے دیا پھر اولاد دے دی خوش نصیب بچی ہے اب اسکو چاہئے کہ وہ کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر ہی نہ دیکھے۔ایسا نہ ہو کہ اللہ کی نعمتیں اس سے چھن جائیں۔اس لئے عزت وناموس کی حفاظت یہ عورت کا سب سے بڑا فرض منصبی ہے۔اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کے پردے کا جو حکم دیا تو آپ کو پتہ ہے اللہ نے آنکھوں کا پردہ کتنا چھوٹا اور کتنا تیز رفتار بنایا کہ دنیا میں پلک جھپکنا ایک مثال بن گئی۔ مختصر وقت میں اللہ تعالیٰ نے آنکھ ایسی بنائی کہ پلک کا پردہ گرتا ہے اور آنکھ بند ہوجاتی ہے۔اگر یہاں پر کوئی slow acting یا long acting پردہ ہوتا تو لوگ بہانہ بنا دیتے اللہ میں نے اس سے نگاہ بند کرنے کا ارادہ کیا تھا کرتے کرتے اس پر نگاہ پڑگئی۔تو اللہ تعالیٰ نے پورے جسم میں سب سے زیادہ جلدی حرکت کرنے والی چیز

انسان کی آنکھوں کی پلکیں بنائی ہیں۔ تاکہ کل قیامت کے دن اپنی آنکھوں کو بند کرنے کے بارے میں یہ کوئی بہانہ نہ بنا سکیں۔ سیدنا عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام کی آنکھوں میں وہ حیا دیکھی کہ جو میں مدینہ کی کنواری لڑکیوں کی آنکھوں میں بھی نہیں دیکھا کرتی تھی۔

حیاء ایمان کی کسوٹی

ایک حدیث پاک میں نبیﷺ نے فرمایا **لا ایمان لمن لا غیرته له** جس شخص کے اندر غیرت نہیں اس شخص کے اندر ایمان ہی نہیں اور ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا **انا اغیر ولد ادم** میں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ غیور ہوں **والله اغیار منی** اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیور ہیں۔ اسی لیے حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ کسی مرد اور عورت کو زیب نہیں دیتا۔ اجازت نہیں کہ وہ غیر محرم ہوں اور ایک جگہ تنہائی میں بیٹھیں ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ اگر حسن بصریؒ جیسا استاد ہو اور رابعہ بصریؒ جیسی شاگردہ ہو اور دونوں ایک دوسرے کو قرآن پڑھائیں تب بھی وہ اگر تنہائی میں بیٹھیں گے تو شیطان انکو گناہ کا مرتکب کروا دے گا۔

دنیا اور آخرت کی کامیابی کیسے

حدیث پاک میں آتا ہے کہ موسیقی کا سننا کانوں کا زنا ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا میں آلات موسیقی کو توڑنے کیلئے دنیا میں آیا ہوں اور ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ موسیقی کے سننے سے دل میں گناہ کی خواہش اس طرح ابھرتی ہے جیسے بارش کے ہونے سے زمین کے اندر گھاس اگ آتی ہے۔ اس لئے جن بچیوں کو گانے سننے کا شوق ہو حقیقت میں یہ شوق انکو گناہ کی طرف لے جانے والا شوق ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو موسیقی سے بچائیں شریعت نے تو یہاں تک کہا کہ جو بے پردہ پھرنے والی عورت فاسقہ ہو پردہ دار عورت کو چاہئے کہ اس سے بھی اپنے آپ کو

پردے میں رکھے۔اس لئے کہ بے پردہ فاسقہ عورت بھی غیرمحرم مرد کے حکم میں ہے۔ شریعت نے منع فرمایا کہ شادی شدہ عورت کونہیں چاہئے کہ وہ دوسری عورتوں لڑکیوں کو اپنے خاوند کے ساتھ گزرے ہوئے خلوت کے لمحات کی باتیں سنائے۔ اگر کوئی سنائے گی تو شریعت نے کہا وہ سورنی ہے۔

سب سے بہترین عورت کون؟

ایک مرتبہ نبی علیہ السلام کی محفل میں بات چلی کہ سب سے بہترین عورت کون ہے۔ کسی نے کچھ کہا۔ سیدنا علیؓ گھر تشریف لے گئے۔ کسی کام کیلئے گھر جا کر بتایا کہ محفل میں یہ بات چل ہے۔ فاطمۃ الزہرہؓ نے فرمایا میں بتاؤں سب سے بہتر عورت کون ہے؟ پوچھا کہ بتایئے۔ فرمانے لگیں کہ وہ عورت جو نہ تو غیرمحرم کو خود دیکھے اور نہ کسی غیرمحرم کو دیکھنے کا موقع دے۔ انہوں نے آ کر یہ جواب نبی علیہ السلام کی خدمت میں آ کر بتادیا۔ نبی علیہ السلام سن کر مسکرائے فرمایا فاطمہ بضعة منی فاطمہ تو میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ تو خاتون جنت فرماتی ہیں کہ سب سے بہترین عورت وہ ہوتی ہے جو خود نہ کسی غیرمرد کی طرف دیکھے اور نہ کسی غیر مرد کو اپنی طرف دیکھنے کا موقع دے۔ ہر نامحرم سے اپنے آپ کو بچانا چاہئے۔

شاہ عبدالعزیزؒ کے شاگرد کا ایمان افروز واقعہ

شاہ عبدالعزیزؒ کا ایک شاگرد تھا اسکو ایک مرتبہ کسی عورت نے بہانے سے گھر میں بلوایا کہ ایک مریض ہے اسکو کچھ پڑھ کر دم کر دیجیئے۔ وہ سادہ آدمی تھا بیچارہ جب گھر میں گیا تو دروازے بند۔ تب اسکو پتہ چلا کہ اس خاتون کی تو نیت ٹھیک نہیں۔ اب کیسے گناہ سے بچے اس نے فوراً بہانہ کیا کہ مجھے Toilet میں جانے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ Toilet میں چلا گیا وہاں جا کر جو گندگی پڑی ہوئی تھی اس نے وہ گندگی اپنے جسم پر مل لی۔ جب باہر نکلا تو بو کے بھبھوکے آ رہے تھے۔ جب وہ اس

عورت کے قریب آیا تو اتنی بو آ رہی تھی۔ اس نے کہا مجھے کیا پتہ کہ تم اتنے کمینے اور اتنے بیوقوف انسان ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے چنانچہ دروازہ کھولا اس نے اپنا ایمان بچایا نکل آیا۔ اب رو رہا تھا کہ راستے میں لوگوں کو بو آئی تو میں کیا جواب دوں گا۔ سید ھا مدرسے میں پہنچا وہاں جا کر غسل خانے میں کپڑے بھی پاک کیئے' دھوئے غسل بھی کیا اور گیلے کپڑے پہن کر حضرت کے درس کے اندر آ کر پیچھے بیٹھ گیا یہ کبھی لیٹ نہیں آیا تھا اس دن لیٹ ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت نے درس دینے کے دوران رک کر پوچھا ارے تم میں سے آج اتنی تیز خوشبو لگا کر کون آیا۔ لڑکوں نے جب ادھر ادھر دیکھا۔ ایک لڑکے نے بتایا کہ جو یہ نیا لڑکا آیا ہے ابھی دیر سے اس نے کو خوشبو لگائی ہوئی ہے۔ حضرت نے قریب بلایا۔ فرمایا کہ تم نے اتنی تیز خوشبو کیوں لگائی۔ جب بار بار پوچھا تو بتانا پڑا۔ اسکی آنکھوں میں سے آنسو آ گئے اس نے واقعہ سنایا۔ کہنے لگا حضرت میں نے تو اپنے دامن کو بچانے کیلئے عزت کو بچانے کیلئے اپنے جسم پر گندگی کو لگایا تھا لیکن اب میں نہا بھی چکا دھو بھی چکا جہاں جہاں گندگی لگائی تھی۔ میرے جسم کے ان ان حصوں سے خوشبو آ رہی ہے۔ چنانچہ جب تک یہ نوجوان زندہ رہا اسکے جسم سے مشک کی خوشبو آتی رہی۔ کتابوں میں لکھا ہے اسی وجہ سے انکا نام خواجہ مشکی پڑ گیا تھا۔ تو لوگ انہیں خواجہ مشکی کہتے تھے۔ کہ جہاں جہاں انہوں نے گناہ سے بچنے کیلئے گندگی لگائی تھی۔ انکے ان ان جسم کی جگہوں سے خوشبو آیا کرتی تھی۔

حقیقی حسن

حدیث پاک میں آتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے غیر محرم سے اپنی نظر کی حفاظت کی اسکو اللہ رب العزت عبادت میں لذت عطا فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی ذہن میں رکھیئے کہ خوبصورت عورت کو دیکھنے سے آنکھیں خوش ہوتی ہیں۔ لیکن خوب سیرت عورت کو دیکھنے سے دل خوش ہوتا ہے۔ تو صورت کو سنورانے کی بجائے اپنی

سیرت کو سنواریئے میں تو بچیوں کو کہتا ہوں کہ قد اونچے Heel کے جوتے کے بغیر بھی بڑا نظر آ سکتا ہے' اگر عورت کی شخصیت کے اندر بلندی ہو۔ آنکھیں بغیر سرمے کے بھی خوبصورت نظر آ سکتیں ہیں اگر انکے اندر حیا موجود ہو پلکیں بغیر مسکارے کے بھی دلفریب ہو سکتی ہیں اگر شرم سے جھکی ہوئی ہوں۔ پیشانی بغیر بندیا کے بھی پر کشش ہو سکتی ہے اگر اسکے اوپر سجدوں کے نشان ہوں۔ انگریزی کا ایک فقرہ ہے۔

welath lost nothing lost
health lost something lost character lost everything lost. So people feel that character is not a precious thing but you can buy the most precious thing of the world with the help of your character.

تعمیر سیرت کے درخشاں پہلو

یہ بات ذہن میں بٹھا لینا ساری دنیا مل جائے یہ تلوار کا مقابلہ تو کر سکتی ہے۔ کردار کا مقابلہ نہیں کر سکتی اپنے کردار کو بنایئے۔ مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں۔ آنکھ بگڑنے سے دل کی حفاظت مشکل ہے۔ اور دل کے بگڑنے کے بعد شرمگاہ کی حفاظت مشکل تر ہے۔ اور عقل مند لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جو دوسروں کی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں اور بیوقوف لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنی غلطیاں کرتے ہیں پھر انکو دھکے پڑتے ہیں۔ تب انکو سمجھ آتی ہے' اصولی بات یہ ہے کہ حسن ہی عورت کی تباہی کا ذریعہ بنتا ہے۔ عورت پر جتنی بھی آفتیں آتی ہیں سب کی سب اسکے حسن کی وجہ سے آتی ہیں۔ اس لئے شریعت نے مردوں کو کہا کہ تم شریر عورتوں سے بے کنار رہو اور اگر بھلی عورتیں بھی ہوں تو ان سے ہوشیار رہو۔ جیسے دل کے اوپر مصیبتیں آنکھوں کی وجہ سے

آتی ہیں اگر اماں حوا شجر ممنوعہ کو نہ دیکھتی تو انکو جنت سے نہ نکلنا پڑتا اگر قابیل ہابیل کی بیوی کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتا تو اسکو قتل کا جرم اپنے سر پہ نہ اٹھانا پڑتا' اگر زلیخا یوسف کو نہ نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتی تو قرآن نے اسکے گناہ کے یوں کھول کر تذکرے نہ کیے ہوتے۔ اور یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ جی فلاں کی شکل اچھی لگی Personality اچھی لگی یہ سب بکواس ہوتا ہے حقیقت میں تو محبت ہوتی ہے جو انسان کی نیکی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ چہرے کی زیبائش یہ تو عارضی چیز ہے آج جو بچی جوان العمر ہے اور اسکے چہرے پہ جوانی کی خوبصورتی ہے۔ ایک دو بچے ہونے کے بعد اسکے چہرے کی جاذبیت وہ نہیں رہتی اور جب ذرا اور عمر گزر جاتی ہے پھر تو اور ہی انسان کی شکل' صورت ہو جاتی ہے۔ تو اگر خاوند کو فقط عورت کی خوبصورتی کی وجہ سے تعلق ہوگا پھر چند سالوں کے بعد وہ کسی اور کو ڈھونڈنا شروع کر دے گا اس لئے اچھی زندگیوں کی بنیاد حسن ظاہری نہیں ہوتا۔ حسن باطنی ہوا کرتا ہے اچھے اخلاق ہوا کرتے ہیں۔ ظاہری حسن فانی ہوتا ہے اور اخلاق کا حسن ہمیشہ باقی ہوتا ہے۔ ویسے بھی اگر دور سے کسی کو دیکھیں تو وہ زیادہ خوبصورت نظر آتا ہے بہ نسبت قریب کے اسکو دیکھنے کے اگر دور سے کسی کی آواز زیادہ دلکش معلوم ہوتی ہے بہ نسبت قریب سے سننے کے تو کہا حسن کی حقیقت فاصلہ ہے کہ انسان فاصلے سے رہے تو حسن محسوس ہوتا ہی ہے اور قریب آئے تو حسن ختم ہو جاتا ہے۔

شہوت کی ہلاکتیں

انسان گناہ کرنے سے پہلے تو بڑا بہادر بنتا ہے لیکن جب گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر اتنا بزدل بنتا ہے کہ پھر اسکو چھپانے کیلئے جھوٹ بولتا پھرتا ہے۔ شہوت وہ شیرنی ہے جو چکھنے والے کو ہلاک کر دیتی ہے اور اصول یہ ہے کہ محبت اور عداوت کبھی چھپی نہیں رہ سکتی۔ جو انسان یہ سمجھے کہ محبت کرونگا اور چھپی رہے گی یا میری دشمنی ہے وہ چھپی

رہے گی وہ انسان بیوقوف انسان ہے۔محبت اور عداوت ایسی چیزیں ہیں جو کبھی چھپی نہیں رہ سکتیں۔شہوت کی ابتداء چھوٹے کیڑے کی مانند ہوتی ہے اسکو مارنا آسان ہوتا ہے اور شہوت کی انتہا پھنکارنے والے اژدھے کی مانند ہوتی ہے یہ خود انسان کو ہڑپ کر جاتا ہے۔اس لئے حسن ظاہری کو بڑھانے کی بجائے حسن باطنی اور حسن اخلاق کو بڑھانے کی ضرورت ہے جس طرح کانٹوں کے اوپر پھول ہو تو شاخ کو خوبصورت بنا دیتا ہے اس طرح جس گھر کے اندر نیک خاتون ہو وہ اس گھر کو خوبصوت بنا دیتی ہے اس گھر کو باعزت بنا دیتی ہے اور ایک بات ذہن میں رکھئے کہ انسان کو ہر چیز سے خوشی ہوتی ہے لیکن جتنی خوشی اپنے آپ سے جیت کر ہوتی ہے اتنی خوشی کبھی نہیں ہوا کرتی۔ یہ بات پھر سنیئے گا اور دل میں بیٹھا لیجئے گا کہ انسان کو ہر چیز سے خوشی ہوتی ہے لیکن جتنی خوشی اپنے آپ سے جیت کر ہوتی ہے اتنی خوشی پھر کبھی نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے نوجوان بچیوں کو چاہئے کہ اپنے آپ سے جیت کر زندگی کو خوشیوں والی بنائیں۔اور اپنے رب کے سامنے سرخرو ہو جائیں۔

اپنے آپ کو غیر مردوں کی نظر سے بچایئے

حدیث پاک میں آتا ہے اور میں سند کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں کہ جو عورت اس لئے بنی سنوری یعنی نہائی دھوئی میک اپ کیا اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائی کہ غیر محرم اسکو دیکھ کر خوش ہو۔اس گناہ کی یہ سزا ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیتے ہیں کہ میں قیامت کے دن اس عورت کی طرف محبت کی نظر سے نہیں دیکھوں گا اب سوچئے یہ کتنی بڑی سزا ہے پھر سن لیجئے ہے۔جس عورت نے اس لیے آرائش اختیار کی جو عورت اس لیے بنی سنوری کہ غیر مرد مجھے دیکھ کر خوش ہو۔اللہ تعالیٰ لکھوا دیتے ہیں کہ قیامت کے دن اس عورت کی طرف میں محبت کی نظر سے نہیں دیکھوں گا۔ اس لئے اپنے آپ کو غیر مردوں کی نظروں سے بچایئے اپنی عزت

وناموس کی حفاظت کیجئے اللہ تعالیٰ ہم سب کا مددگار بن جائے اور نیکی کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو گناہ ہو چکے ان پر سچی توبہ کر لیجئے کہ توبہ کے دروازے کھلے ہیں موت سے پہلے پہلے کسی نے کوئی بھی گناہ کیا ہو اللہ تعالیٰ اسکو معاف کر دیتے ہیں وہ تو اتنے کریم ہیں کہ بنی اسرائیل کی ایک طوائفہ تھی۔ جس نے سینکڑوں مردوں سے زنا کروایا تھا' اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلا دیا تھا اللہ نے اس کے گناہوں کو معاف فرما دیا۔ تو جو پروردگار اتنا کریم ہو اسکے کرم سے فائدہ اٹھایئے پچھلے گناہوں کی معافی مانگ لیجئے ۔ رمضان المبارک کی کچھ گھڑیاں باقی ہیں یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہم ان بابرکت گھڑیوں میں سچی توبہ کر سکتے ہیں سچی معافی مانگ سکتے ہیں۔ اس لئے دوستوں کے اصرار پر اس عاجز نے یہ پروگرام بنایا کہ کل کا بیان موت کے عنوان پر ہوگا۔ توبہ کے عنوان پر ہوگا۔ اور اسکے بعد جو بچیاں جو عورتیں سچی توبہ کرنا چاہیں گی انکو سنت کی مطابق توبہ کے کلمات بھی پڑھا دیے جائیں گے تاکہ اللہ ہمیں آئندہ نیکوکاری کی زندگی نصیب فرما دے۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین
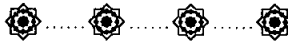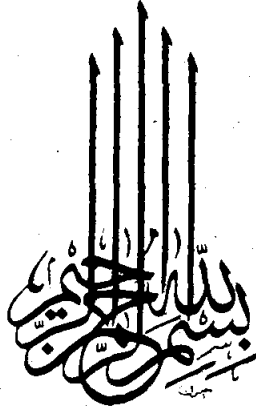
الصبور مالك الملك المنتقم

سفر آخرت کی تیاری

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا

حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سفر آخرت کی تیاری

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى امابعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم .بسم الله الرحمن الرحيم كل نفس ذائقة الموت ثم الينا ترجعون (سورۃ العنکبوت) وقال الله تعالىٰ فى مقام اخر كل نفس ذائقة الموت و انما توفون اجوركم يوم القيامة فمن زحزح عن النا ر وادخل الجنه فقد فاز وما الحيوة الدنيا الامتاع الغرور (سورۃ آل عمران) وقال الله تعالىٰ فى مقام اخر اينما تكونوا يدركم الموت ولو كنتم فى بروج مشيده (سورۃ النساء) وقال الله تعالىٰ فى مقام اخر.قل ان الموت الذى تفرون منه فانه ملقيكم ثم تردون الى عالم الغيب والشهادة فينبئكم بما كنتم تعملون (سورۃ الجمعہ)وقال الله تعالىٰ فى مقام اخر كل من عليها فان ٥ويبقى وجه ربك ذوالجلال والاكرام ٥(سورۃ الرحمٰن)وقال رسول الله ﷺ الموت جسر يوصل الحبيب الى الحبيب اوكماقال عليه الصلوة والسلام سبحان ربك رب العزت عما يصفون وسلم على المرسلين والحمد لله رب العلمين اللهم صل على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد وبارك وسلم.

انسانی زندگی

انسانی زندگی ہوا میں رکھے ہوئے چراغ کی مانند ہے بوڑھا آدمی اگر چراغ

سحر ہے تو جوان آدمی چراغ شام ہے۔ جس طرح ہوا کے جھونکوں میں رکھا ہوا چراغ ایک پل کا محتاج ہوتا ہے۔ انسانی زندگی بھی ایک پل کی محتاج ہوتی ہے۔

زندگی کیا ہے تھرکتا ہوا ننھا سا دیا
ایک ہی جھونکا جسے آ کے بجھا دیتا ہے
یا سرِ مژداں غم کا تھرکتا ہوا آنسو
پلک جھپکنا جسے مٹی میں ملا دیتا ہے

جس طرح رونے والے انسان کی پلکوں پر آنسو ہوتا ہے پلک جھپکنے کا محتاج' پلک جھپکی اور وہ آنسو مٹی میں جاملا یہی انسان کی زندگی کا معاملہ ہے پانی کے بلبلے کی مانند ہے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ بلبلہ کس وقت پھٹے گا۔ تھوڑی دیر کی بات ہوتی ہے یہی معاملہ انسان کی زندگی کا ہے کسی نے کیا ہی اچھی بات کہی۔

زندگی انسان کی ہے مانند مرغ بے نوا
شاخ پر کچھ دیر بیٹھا چہچہایا اڑ گیا

جس طرح پرندہ کسی شاخ پر آ کر بیٹھتا ہے تھوڑی دیر چہچہاتا ہے پھر اڑ کر چلا جاتا ہے۔ ہم بھی اس پرندے کی مانند ہیں اس دنیا کے درخت کے اوپر ہم تھوڑی دیر کیلئے آئے ہیں اور زندگی کا جتنا وقفہ ہے وہ ہم چہچہا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر میں اڑ کر اپنے اصلی گھر ہونگے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم دنیا سے دل لگانے کی بجائے آخر ت کی طرف دھیان رکھیں۔ اور اس کی تیاری میں ہم ہر وقت مشغول رہیں۔

دنیا میں ہوں دنیا کا طلب گار نہیں ہوں
بازار سے گزرا ہوں خریدار نہیں ہوں

ہم اس دنیا کے بازار سے گزر جائیں مگر اس کے گاہک نہ بنیں۔ خریدار نہ بنیں۔ ہم طلب گار تو اللہ رب العزت کے ہیں۔ آخرت کے ہیں دنیا تو مسافر خانہ ہے یہ امتحان گاہ ہے۔

دنیاامتحان گاہ

الدنیا دار المھن دنیاامتحان گاہ ہے۔ یہ سیر گاہ نہیں تماشا گاہ نہیں آرام گاہ نہیں قیام گاہ نہیں' یہ امتحان گاہ ہے۔افسوس کہ ہم نے اسے چراگاہ بنالیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم دنیا میں چرنے کیلئے پیدا ہوئے ہیں بس کھانا پینا ہے۔ اور موج میلہ کرنا ہے یاد رکھئے گا کچھ لوگ دنیا میں کھانے پینے کیلئے زندہ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ زندہ رہنے کیلئے کھاتے پیتے ہیں۔ تو ہم زندہ رہنے کیلئے کھائیں اور اپنے مقصد کو سامنے رکھیں۔ اگر دنیا کے چند ایام ہم نے عیش و آرام میں گزار بھی لیے اور آخرت کے عذابوں کو خرید لیا تو ہم نے بہت برا کام کیا۔ کسی بچے کو بھی کہا جائے کہ آپ کو ہم ایک لالی پاپ دیتے ہیں تھوڑی دیر چوس لیں۔ پھر اس کے بعد چند ایک تھپڑ لگائیں گے۔ تو چھوٹا بچہ بھی راضی نہیں ہوتا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ ہم دنیا کے لالی پاپ پر اتنا فریفتہ ہوتے ہیں کہ اسے چوسنے میں مشغول ہوتے ہیں اور بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ فرشتے آخرت میں عذابوں والے انتظار میں کھڑے ہیں۔ کاش کہ ہم اس کیلئے تیاری کر لیتے مجھے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ہم اتنے عقل مند ہیں۔ کہ دنیا کا ہر کام کرتے ہوئے سوچتے ہیں To be on the safe sight عورتوں کو دیکھو یا مردوں کو دیکھو ہر بندے کی سوچ ہوتی ہے کہ To be on the safe sight حج کے سفر پر جانا ہے سات بجے فلائٹ ہے اور ائیر پورٹ پر پہنچنا ہے تو عورتیں بات کریں گی کہ جی ہمیں تو ساڑھے چھ بجے پہنچ جانا چاہیے۔ To be on the safe sight اگر کوئی فنکشن ہے تو اس میں ایک سو آدمیوں کو آپ نے دعوت دی تو آپ ایک سو کا کھانا نہیں بنائیں گی ہمیشہ ڈیڑھ سو سوا سو آدمیوں کا کھانا بناتی ہیں۔ فرماتی ہیں To be on the safe sight اسی طرح آپ نے اگر کہیں جانا ہے سفر کا خرچہ لینا ہے تو خرچہ فرض کرو آپ کے حساب سے Five

thousand dollar بنتا ہے تو آپ Five thousand dollar
بھی علیحدہ کرلیں گی کچھ اور بھی رکھ لیں گی اور کہیں گی جی To be on the
safe sight تو وہ بندہ جو دنیا کے ہر کام میں To be on the safe
sight وہ کر کام کرتا ہے رسک نہیں لیتا۔ آخرت کے معاملے میں بڑے آرام
مزے کے ساتھ Hundred Percent رسک لے رہا ہوتا ہے وہاں کیوں
نہیں To be on the safe sight نہیں رہتے کبھی سوچا کہ میں اتنی
نیکیاں کرلوں کہ قبر میں جب عذاب والے فرشتے آئیں تو میں انکے جواب دے
سکوں میری نیکیاں میری ضرورت سے زیادہ ہوں To be on the safe
sight میں اتنے اعمال کر کے آخرت میں بھیجوں کہ اللہ رب العزت کے سامنے
مجھے سرخروئی ہو۔ To be on the safe sight میں دنیا کے اندر گھر کی
ضرورت مند رہتی ہوں۔ اور میرے دل میں یہ چاہت ہوتی ہے کہ میرا گھر دوسروں
کے گھروں سے اچھا ہو، بڑا ہو، خوبصورت ہو، ہر Facility اس میں موجود ہو، آخرت
میں بھی تو میرے دل کی تمنا ہوگی کہ میرا گھر دوسروں کی نسبت زیادہ اچھا اور بڑا ہوتا تو
میں نیک اعمال کروں۔ To be on the safe sight تا کہ مجھے یقینی
جنت مل جائے۔ آخرت کے معاملے میں انسان To be on the safe
sight اگر کسی جگہ ایک سو ٹافیاں رکھی ہیں اور ان میں سے فقط ایک کے
اندر زہر ہے۔ اور ننانوے اس میں سے ٹھیک ہیں تو آپ اگر کسی کو کہیں کہ ان میں سے
ایک ٹافی کھالو ننانوے تو ٹھیک ہیں وہ آگے سے جواب دے گی کہ نہیں چونکہ ایک میں
زہر ہے میں ایک فیصد بھی رسک نہیں لینا چاہتی تو وہ نوجوان بچی جس کو اپنی جان اتنی
عزیز ہے کہ ایک فیصد رسک نہیں لینا چاہتی۔ وہ اپنے ایمان کے بارے میں بے پرواہ
پھرتی ہے۔ سو فیصد رسک کے اوپر ہوتی ہے۔ پتہ نہیں ہماری عقل کیوں کام نہیں کرتی
کہ ہم آخرت کے بارے میں بھی اسی طرح سوچیں کسی مرد کو دیکھیں آپ اس سے

پوچھیں کہ جی آپ نماز پڑھیں۔تلاوت کریں' دین کیلئے وقت نکالیں وہ کہے گا جی مولانا میرا بزنس ہی ایسا ہے کہ مجھے ٹائم ہی نہیں ملتا۔ میں کیا کروں اتنا مصروف ہوں اکیلا ہوں کوئی help کرنے والا نہیں ہے۔اور جو نوکر چاکر ہیں ان پر تو بندہ اعتماد کر ہی نہیں سکتا۔ مجھے تو ٹائم دنیا پڑتا ہے۔بچوں کا معاملہ ہے تو میں تو ٹائم نکال ہی نہی سکتا اب جو بندہ مسجد میں آنے اور نماز پڑھنے کا وقت نکال ہی نہیں سکتا کہتا ہے کہ میں تو اتنا occupied ہوں over burden ہوں تھوڑے دنوں کے بعد وہی بندہ آتا ہے کہتا ہے کہ حضرت میرے لئے دعا کردیں ایک بزنس مل رہا ہے میں خریدنا چاہتا ہوں دعا کریں اللہ وہ بزنس مجھے عطا کردے۔اب اس نوجوان سے پوچھیے کہ اس بزنس کو چلانے کیلئے آپ کہاں سے وقت نکالیں گے۔وہ کہے گا کہ جی بزنس مل جائے ٹائم نکال لوں گا۔تو اگر ایک دوکان کے ہوتے ہوئے دوسری دوکان کیلئے ٹائم نکال سکتے ہیں ایک بزنس کے ہوتے ہوئے دوسرے بزنس کیلئے ٹائم نکال سکتے ہیں تو ہم دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کیلئے ٹائم کیوں نہیں نکال سکتے۔

دنیا کی حقیقت

حقیقت یہ ہوتی ہے کہ دنیا کی چیزیں آنکھوں کے سامنے ہوتی ہیں اور آخرت کی چیزیں پردے میں ہوتی ہیں۔اس لئے انسان اس کے اوپر کمزور یقین ہونے کی وجہ سے اتنا احتیاط نہیں کرتا ایک مچھلی تیر رہی تھی اس کو کسی بڑی مچھلی نے سمجھایا کہ اگر تم اس طرح وہی کانٹا دیکھو یا کوئی اس طرح کیڑا دیکھو یا گوشت کا ٹکڑا دیکھو تو اس چکر میں نہ پھنسنا اس لیے کہ اس کے پیچھے ایک دھاگہ ہوتا ہے دھاگے کے پیچھے شکاری ہوتا ہے جب تم اس گوشت کے ٹکڑے کو کھانے لگو گی تو کانٹا تمہارے گلے میں چبھ جائے گا پھر اس دھاگے کی مدد سے شکاری تمہیں کھینچ لے گا پھر وہ گھر لے جائے گا اسکی بیوی چھری سے تمہارے ٹکڑے بنائے گی۔پھر تمہیں وہ مرچیں نمک

لگائے گی اور پھر وہ کباب بنا کر تیل کے اندر تلے گی۔ دستر خواں پر سجائے گی مہمان آئیں گے اور وہ بتیس دانتوں میں چبا چبا کر تمہیں کھائیں گے۔ اس لئے تم یہ کام مت کرنا اب اگر وہ چھوٹی مچھلی کہے کہ اچھا میں دیکھتی ہوں کہ وہ دھاگہ کہاں ہے شکاری کہاں ہے اسکی بیوی کہاں ہے ان کا کچن کہاں ہے اور وہ اس کیلئے دریا کے پانی میں چکر لگاتی پھرے کہ یہ مجھے کہیں نظر آجائے تو اس کو وہاں یہ چیزیں کہیں بھی نظر نہیں آ سکتیں اگر وہ اعتماد یقین کر لے گی تو اس کا اپنا فائدہ اور اگر نہیں کرے گی اور بات نہ مان کر وہ اس گوشت کو کھانے لگے گی اور کانٹا حلق میں چھبے گا تو اس کو خود بخود شکاری بھی نظر آئے گا پھر اس کو اسکی بیوی بھی نظر آئے گی۔ پھر اس کو چھری اور چاقو کے ساتھ گوشت کے ٹکڑے بنتے ہوئے بھی نظر آئیں گے' پھر نمک مرچ بھی نظر آجائے گا' اور تیل کی کڑاہی بھی نظر آجائے گی' بالکل اسی طرح نبی ﷺ نے ہمیں بتایا لوگو! جب تمہاری موت آئے گی تو پھر جنت سے بھی فرشتے آئیں گے اور جہنم سے بھی فرشتے آئیں گے اگر تم نیک انسان ہوئے تو جنت کے فرشتے تمہاری روح لے جائیں گے اور اگر برے انسان ہوئے تو جہنم کے فرشتے تمہیں لے کر جائیں گے نیک لوگوں کی روح کو علیین پر لے کر جاتے ہیں۔ جو اوپر ہے برے لوگوں کی روح کو سجین میں لے کر جاتے ہیں جو نیچے ہے پھر قبر کو جنت کا باغ بنا دیتے ہیں یا جہنم کا گڑھا بنا دیتے ہیں۔ پھر قیامت کے دن سب لوگ کھڑے ہوں گے اس دن عرش کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ جو لوگ برے ہونگے ان کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ نیک لوگوں کو جنت میں لے جائیں گے۔ اب یہ باتیں اتنی واضح اور کھلی ڈھلی ہیں کہ جس بندے نے یقین کر لیا ورا اپنے نیک اعمال ابھی سے کرنے شروع کر دیئے وہ بندہ یقیناً جنت میں جائے گا۔ اور جس نے سوچا کہ یہ معاملہ دیکھا تو کسی نے ہے نہیں۔ آگے جائیں گے تو دیکھی جائے گی تو وہ انسان دنیا میں تو چند دن موج میلے کر لے گا لیکن جب مرے گا تو اس کو جہنم کے فرشتے بھی نظر آئیں گے قبر کو بھی دوزخ کا گڑھا بنا دیا جایا

گا۔قیامت کے دن بغیر سائے کے کھڑا ہونا پڑے گا اور پھر اسکو لمبے لمبے دانتوں والے کالے فرشتے دوزخ میں جو لے کر جائیں گے وہ بھی نظر آ جائیں گے۔مگر اس وقت افسوس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

مثال

ایک اور مثال سن لیجیے کہ اگر ایک انڈے کے اندر مرغی کا بچہ بن چکا اور تھوڑی دیر میں وہ باہر آنے والا ہے اب فرض کرو کہ اس چھوٹے سے بچے کے ذہن میں اگر کوئی ڈالے کہ تم تو ایک خول کے اندر بند ہو تھوڑی دیر کے بعد یہ خول ٹوٹ جائے گا۔تم ایک دنیا میں جاؤ گے جس میں چھ فٹ کا انسان ہوتا ہے۔پندرہ سے بیس تیس فٹ کے ان کے مکان ہوتے ہیں پہاڑ ہوتے ہیں درخت ہوتے ہیں' آسمان ہوتا ہے' ستارے ہیں' سمندر ہے آبشاریں ہیں اور وہ بچہ یہ ذہن میں سوچے کہ اچھا میں دیکھتا ہوں کہ یہ چیزیں نظر آتی ہیں کہ نہیں تو اس کو انڈے کے خول میں سے تو کوئی چیز نظر نہیں آ سکتی۔لیکن اگر وہ یقین کرلے گا تو جیسے ہی انڈے کے خول سے باہر آئے گا انسان کو بھی دیکھے گا' درختوں کو بھی دیکھے گا' مکانوں کو بھی دیکھے گا' اسکو اپنے دشمن بلی کا بھی پتہ چل جائے گا۔اور اس کو ہر چیز اپنی آنکھوں کے ساتھ نظر آ جائے گی لیکن اگر وہ کہے گا کہ میں یہاں دیکھوں تو یہاں اس کو انڈے کے اندر کچھ نظر نہیں آئے گا۔ بالکل اسی طرح نبی ﷺ نے ہمیں بتایا کہ ہم زمین اور آسمان کے انڈے کے اندر پھنسے ہوئے ہیں ایک جنت بھی ہے اور دوزخ بھی ہے۔قیامت کے دن اللہ میزان عدل بھی قائم کریں گے۔اگر ہم اس پر یقین کرلیں تو ہمارا فائدہ ہے۔اگر نہیں کریں گے تو موت کے وقت اللہ تعالیٰ پردے ہٹا دیں گے قرآن مجید میں فرمایا **فکشفنا عنک غطاء ک فبصرک الیوم حدید** (سورۃ ق آیت نمبر ۲۲) اس دن اللہ تعالیٰ آنکھوں کے پردے کھول دیں گے اور انسان اپنی آنکھوں سے آخرت کی ہر چیز کو دیکھ لے

گا۔ پھر پچھتائے گا کہ کاش میں نے دنیا میں نیک کام کر لئے ہوتے۔ اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیا چگ گئیں کھیت اب رونے کا کیا فائدہ یہ محنت تو پہلے کرنی چاہئے تھی۔ چنانچہ یہ فریاد کرے گا **قال ربی ارجعون ۔ لعلی اعمل صالحا فیما ترکت** (سورۃ المومنون) اللہ مجھے واپس جانے دیجئے ایک موقع اور دیجئے میں بہت نیک بن کر زندگی گزاروں گا۔ فرمائیں گے **کلا** ہرگز نہیں ہرگز نہیں تو اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم موت کی تیاری کریں۔ اگر کوئی مرغی بلی کو آتے ہوئے دیکھے اور اپنی آنکھیں بند کر لے تو اس کی جان بلی سے بچتی نہیں اس کی آنکھیں تب کھلتی ہیں جب بلی آ کر اس کا گلا دبوچ لیتی ہے۔ اسی طرح اگر ہم موت سے آنکھیں بند کر لیں گے تو ہم ملک الموت سے بچ نہیں سکتے ہماری آنکھیں تب کھلیں گی جب ملک الموت آ کر ہمارا گلا دبوچیں گے پھر احساس ہوگا کہ ہم نے دنیا کے اندر تیاری کر لی ہوتی تو اس لئے ہمیں چاہئے کہ نیکی پر زندگی گزاریں اور آج سے ہی اس پر محنت کرنی شروع کر دیں۔ دنیا کے اندر عورتیں اپنی Life کیلئے بڑی Planning کرتی ہیں کئی کئی سال اس سوچ میں لگا دیتی ہیں۔ کہ گھر ایسا ہو کچن ایسا ہو لاؤنج ایسا ہو اور ساری زندگی کی جو خواہشات ہوتی ہیں۔ سہولیات ہوتی ہیں ان کا خیال رکھ کر پھر کئی سالوں کے بعد ان کو مکان بنانے یا خریدنے کا موقع ملتا ہے۔ دنیا میں بھی اسی طرح انسان آخرت کو سامنے رکھ کر آج سے نیکی شروع کر دے۔ نبی ﷺ کی سنتوں پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے۔

آخرت کا انعام

یہ زندگی تو تھوڑی سی ہے مشکل میں گزر جائے گی لیکن آخرت میں تو اس پر وہ کچھ ملے گا۔

مالاعین رأت کسی آنکھ نے جسے دیکھا نہیں

ولا اذن سمعت کسی کان نے اسکے بارے میں سنا نہیں

ولا خطر علی قلب بشر کسی بشر کے دل پر جنت کا گمان تک بھی نہیں گزرا

اب ہم اگر تصور کریں تو ہم خوبصورت سے خوبصورت انسان کا تصور کرسکتے ہیں خوبصورت سے خوبصورت منظر کا تصور تو کرسکتے ہیں لیکن ہم جو کچھ سوچیں گے یہ سب چیزیں چھوٹی ہونگی' نیچی ہونگی' اور جنت کے حسن و جمال کا معاملہ اور جنت کے اندر کی زندگی کا معاملہ ہماری سوچ اور عقل سے بھی بہتر ہوگا۔ آپ ایک بات بتایئے کہ اگر کوئی آدمی آکر آپ کو کہے کہ آپ کو ایک عمل ایسا بتاتے ہیں کہ اس عمل کو کرلیں جو آپ کہیں گی وہ بات پوری ہوجائے گی۔ اتنا خوش ہوکر آپ وہ عمل کریں گی کہ اگر راتوں کو جاگ کر کرنا پڑتا ہے تو وہ بھی کریں گی نمازوں کے بعد بیٹھ کر کرنا پڑتا ہے تو بھی کریں گی اپنے آپ کو مشقتوں میں ڈالیں گی۔ کھانے میں دیر کرلیں گی روزے رکھ لیں گی' محنت مشقت برداشت کرلیں گی' مگر کہیں گی کہ مجھے ایک ایسا موقع ملے گا کہ میری ہر بات پوری ہوگی تو اگر دنیا کے اندر ہر بات پوری ہونے کی خاطر ہم اتنی قربانیاں دے سکتے ہیں تو پروردگار عالم نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا کی زندگی میں میرے حکموں پر عمل کرلیں گے جب میرے پاس آئیں گے۔ **ولکم فیھا ماتشتھی انفسکم ولکم فیھا ما تدعون** (سورۃ حم سجدہ آیت نمبر ۳۱) میں ان کو ایسی زندگی دونگا جو ان کے دل کی چاہت ہوگی ہر چاہت انکے دل کی پوری کردی جائے گی۔ تو یہ کتنے نفع کا سودا ہے کہ ہم تھوڑی سی زندگی میں اللہ رب العزت کی چاہت کو پورا کرلیں اور پھر آخرت میں اللہ رب العزت ہماری چاہت کو پورا کرے گا یاد رکھیں بندہ ایک جگہ ہی مرضی پوری کرسکتا ہے تو دنیا میں آپ اپنی من مرضی پوری کرتی پھریں یا پھر دنیا میں اللہ کی مرضی پوری کرلیں اور آخرت میں پھر آپ کی مرضی پوری ہوگی۔ ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی آپ کو آپ کی منشاء کے مطابق مل جائے گی تو ہمیں چاہیئے کہ دنیا میں ہم

آخرت کی تیاری کریں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کن فی الدنیا کانک غریب. تم دنیا میں ایسے زندگی گزارو جیسے کوئی پردیسی ہوتا ہے اور ورنہ طے شدہ بات ہے کہ پردیسی کو پردیس میں جتنی سہولیات ہوں۔ لوجتنی محبتیں دیں' لوگ جتنا ان کا خیال کریں مگر اس بندے کو اپنے وطن کی یاد آتی ہے ماں باپ یاد آتے ہیں' بیوی بچے یاد آتے ہیں' دوست احباب یاد آتے ہیں۔ ہر وقت اس کا دل تڑپتا ہے کہ میں اپنے وطن پہنچ سکتا تو اسی طرح ہمارا وطن بھی جنت ہے آدم علیہ السلام اور اماں حوا وہاں سے دنیا میں آئے۔ اب اس وطن کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس کیلئے تیاری کرلیں۔ ہم تو یہاں پردیسی ہیں تھوڑے دن کی بات ہے زندگی گزاریں گے بلآخر چلے جائیں گے کتنے لوگ تھے جو ہم سے پہلے آئے زندگی گزار کر چلے گئے آج ہم زندگی گزار رہے ہیں۔ کچھ عرصے کی بعد ہم بھی چلے جائیں گے کسی نے کیا پیاری بات کہی ۔

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کا ہے رنگ وہی
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

پہلے ہمارے ماں باپ اس زمین پر مہمان تھے وہ چلے گئے اب ہم زمین پر مہمان ہیں۔ ہم بھی چلے جائیں گے کچھ وقت کے بعد ہماری اولادیں ہونگی پھر ان کی اولادیں ہونگی یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ تو اب ہماری باری ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ڈٹ کر نیکی کرلیں جس طرح دنیا کی زندگی مختصر ہے تو چاہئے کہ خوب ڈٹ کر کام کرلیا جائے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کی عمریں بین سبعین وستین ساٹھ اور ستر کے درمیان ہونگی پہلے زمانے میں لوگوں کی عمریں زیادہ ہوا کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی قرآن مجید میں ہے کہ نوسو پچاس سال انہوں نے اپنی قوم کو تبلیغ کی۔ اور جب زیادہ لوگ ایمان نہ لائے اور ستایا لوگوں نے تو اس وقت انہوں نے بددعا کی اور عذاب پایا طوفان آیا پھر طوفان

کے بعد بھی وہ ساٹھ سال تک زندہ رہے تو گویا ایک ہزار پچاس سال کی زندگی ان کی ثابت ہوتی ہے۔ اب سوچئے ایک ہزار سال سے زیادہ کی انہوں نے زندگی گزاری اور آج تو سو سال کی عمر بھی کسی کسی کی ہوتی ہوگی۔ ورنہ اس سے بھی کم ہے۔

عورت کی حیرانگی

کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں ایک عورت آئی کہنے لگی حضرت دعا کیلئے آئی ہوں میرے بچے زندہ نہیں رہتے بچپن لڑکپن میں ہی فوت ہو جاتے ہیں پوچھا کتنی عمر میں؟ کہنے لگی' کوئی سو سال کا ہو کر فوت ہو جاتا ہے کوئی دو سو سال کا ہو کر فوت ہو جاتا ہے اور کوئی تین سو سال کا ہو کر فوت ہو جاتا ہے۔ وہ مسکرائے فرمانے لگے اللہ کی بندی قرب قیامت ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب کہ انسانوں کی عمریں ہی سو سال سے تھوڑی ہونگی جب انہوں نے یہ بات کی تو عورت حیران ہو کر دیکھنے لگی کہنے لگی' اے اللہ کے نبی جن لوگوں کی عمریں ہی سو سال سے تھوڑی ہونگی کیا وہ دنیا میں رہنے کیلئے مکان بنائیں گے۔ فرمایا مکان بھی بنائیں گے شادی بیاہ بھی کریں گے کام کاروبار بھی کریں گے۔ یہ سن کر اس عورت نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ کیوں ٹھنڈی سانس لی؟ وہ کہنے لگی اے اللہ کے نبی اگر میں کبھی اس وقت میں ہوتی جب عمریں ہی سو سال سے تھوڑی ہیں اتنا تھوڑا وقت تو میں ایک سجدے میں ہی گزار دیتی۔ ہماری زندگی تو اتنی مختصر ہے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر کے درمیان ہونگی۔ یعنی کوئی تو پیدا ہوتے ہی مرے گا اور کوئی سو سال سے اوپر جا کر مرے گا۔ لیکن جب Average نکالیں گے اوسط نکالیں گے تو Gross Average اس امت کی sixty to seventy بنے گی اب وہ عورتیں جو اس وقت چالیس سال سے اوپر کی عمر پہنچ چکی ہیں وہ اچھی طرح سن لیں کہ وہ اپنی زندگی کا second

half گزار رہی ہیں۔فسٹ ہافFirst Half گزار چکی یعنی وہ اپنی زندگی کا ظہر اور عصر کا وقت گزار رہی ہیں۔ظہر اور عصر کے بعد سورج ڈوبتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔تو ہمیں چاہئے کہ ہم آخرت کی ڈٹ کر تیاری کریں۔

زندگی کی شام

کسی آدمی کو اگر چھٹی ہو تو چھٹی کے دن جب وہ صبح کو اٹھتا ہے تو اس کی دل میں بڑی تسلی ہوتی ہے سارا دن ہے میں بڑے کام سمیٹ لوں گا لیکن جب ظہر کا وقت ہو جائے اسی بندے کو دیکھیں کہ بری Panick ہو رہا ہوگا۔کہ کام سمیٹے نہیں ظہر کا وقت آ گیا۔اور وہ سوچے گا کہ بس اب تو مغرب قریب آ گئی تو جیسے ظہر کے بعد مغرب کے قریب ہونے کا احساس ہوتا ہے تو جو چالیس سال سے اوپر کی ہیں۔وہ سمجھ لیں کہ اب ہم ظہر اور عصر کے وقت گزار رہی ہیں۔اور معلوم نہیں کہ یہ زندگی کا سورج کب ڈوب جائے گا یوں تو پتہ نہیں جوانوں کو بھی موت آ جاتی ہے بچوں کو بھی موت آ جاتی ہے لیکن ایک اصول بتا دیا مثال سمجھانے کیلئے بتا دی۔کہ اگر ساٹھ ستر کی عمر کو ہم Average عمر لگا لیں تو اس لئے جو چالیس پچیس سے اوپر کی عورتیں ہیں ان کو تو بہت seriously آخرت کی تیاری شروع کر دینی چاہئے ایک اور مثال سے بات یہ ذرا Clear ہو جائے گی کرکٹ کا کھیل ہے عام طور پر اس میں دو اننگز کھیلتے ہیں جب کوئی Player پہلی اننگز Innings کھیلنے کیلئے آتا ہے اس کے دل میں بڑا کونفیڈینس Confidance ہوتا ہے اور وہ بڑا کھل کر شارٹ کھیلتا ہے لیکن اس کو یقین ہوتا ہے کہ میں دوسری اننگ میں پھر ایک مرتبہ کھیلنے کا موقعہ حاصل کروں گا لیکن وہی کھلاڑی اگر سیکنڈ اننگز میں کھیلنے کیلئے آئے تو وہ بہت محتاط ہو کر کھیلتا ہے اسکو پتہ ہوتا ہے کہ ایک گیند آئے گی اور میری باری ختم ہو جائے گی۔اسی طرح جو پچیس چالیس سال سے اوپر کی عمر میں ہیں یہ عورتیں اپنی زندگی کی سیکنڈ اننگز کھیل رہی ہیں۔

اب کیا معلوم کب ملک الموت کی طرف سے بلاوا آئے گا اور کھڑے پیر جانا پڑ جائے گا۔ **فلا یستطیعون توصیة ولا الی اھلھم یرجعون** ۔(سورۃ یٰسین) جب ملک الموت آتے ہیں وصیت کرنے کی بھی فرصت نہیں ملتی کسی کو انسان good by بھی نہیں کہہ سکتا۔ کھڑے پیر جانا پڑ جاتا ہے تو جب ایسا ہے موت کا معاملہ تو ہمیں چاہئے کہ ہم اس کیلئے ابھی سے تیاری شروع کرلیں۔ اس دنیا میں آپ کو خدا کے منکر مل جائیں گے۔ نبی علیہ السلام کے منکر مل جائیں گے۔ قران کے منکر مل جائیں گے۔ اسلام کے منکر مل جائیں گے۔ پوری دنیا میں موت کا منکر کوئی بھی نہیں مل سکتا۔ ہر انسان یہی کہے گا مومن ہے یا کافر کہ ایک نہ ایک دن مجھے مرنا تو ضرور ہی ہے۔ جب مرنا ہی ہے تو پھر کیوں نہ ہم اس مرنے کی تیاری کرلیں۔

سمجھدار انسان کون؟

نبی علیہ السلام کے پاس ایک نوجوان صاحب آئے انصار میں سے بڑا ہی خوبصورت سوال پوچھا کہنے لگے اے اللہ کے نبی! **من کیس الناس وھذم الناس** انسانوں میں سب سے زیادہ عقل مند اور سمجھ دار انسان کون ہے؟ آپ نے فرمایا **اکثرھم ذکر اللموت** وہ جو موت کو کثرت سے یاد کرتا رہتا ہو۔ **واکثرھم استعدادللموت**. جوان میں سے موت کی تیاری دوسروں کی نسبت زیادہ کرتا ہو۔ **اولئک تکیاس** . یہ ہیں عقل مند لوگ **ذھبو بشرف فی الدنیا وکرامة لاخرة** دنیا کی شرافت اور آخرت کی تیاری کو مقصد زندگی بنالیں۔ دنیا میں ہم نے خشک روٹی کھائی یا تر روٹی کھائی دنیا میں ہم نے مشقت کا وقت گزارہ یا آرام کا وقت گزارہ اسکی کیا حیثیت ہے جبکہ دنیا کی زندگی تو سو پچاس سال ہے۔

دومنٹ کی زندگی

آخرت کی زندگی ہمیشہ ہمیشہ کی ہے۔ قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کا

ہوگا۔اب جس آدمی کی عمر سو سال ہو قیامت کے ایک دن کے مقابلے میں اگر اسکی کیلکولیشن کی جائے تو وہ دو منٹ کے حساب سے بنتی ہے۔اب سوچئے کہ دو منٹ کی یہ زندگی ہے۔آخرت کے ایک دن کے حساب سے اور ہم نے تو ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہنا ہے۔کسی آدمی کو کہیں کہ دو منٹ ذرا تنگی میں بیٹھ لیں۔پھر آپ کی ہر چاہت پوری کریں گے۔وہ کہے گا دو منٹ کیلئے میں ہر تکلیف اٹھالوں گا مگر اسکے بعد مجھے آسانی چاہئے۔اور اگر کوئی بندہ کہے کہ دو منٹ کیلئے مجھے مستیاں کرنے دیں پھر جو مرضی میرا حشر کر دینا۔اسے کوئی بھی عقل مند نہیں کہے گا آج ہمارا حال وہی ہے۔دو منٹ کے پیچھے مستیاں اڑاتے پھرتے ہیں۔نمازوں کی پروانہیں ہوتی۔پردے کی پروانہیں ہوتی۔محسوس کرتی ہیں، عورتیں پردہ کرلیں گی تو پھر ہم باہر کیسے نکلیں گی۔ان بیچاریوں کو محسوس ہوتا ہے کہ لوگ ہمیں کیا کہیں گے یہ جو سوچتی ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے یہ کیوں نہیں سوچتیں کہ اگر بے پردہ باہر نکلیں تو ہمیں اللہ کیا کہیں گے۔

بے پردگی کی نحوست

حدیث پاک کا مفہوم ہے جب بھی کوئی بے پردہ عورت گھر سے باہر قدم رکھتی ہے اللہ کے فرشتے اس پر لعنت برسانا شروع کر دیتے ہیں۔جب تک واپس گھر داخل نہیں ہوتیں۔اللہ کے فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں اب پھر روتی ہیں کہ ہماری زندگی میں برکت نہیں۔اولاد میں برکت نہیں' فرمانبردار ہیں خاوند کے کاروبار میں برکت آئے تیرے لئے اللہ کے فرشتے لعنتیں کر رہے ہیں اور اللہ کے محبوب نے صحیح حدیث میں اسکی تصدیق فرمادی۔تو ان لعنتوں کے برسنے کے بعد تیری اپنی زندگی میں بھی ایسا ہی معاملہ رہے گا اسی لئے بے پردہ عورت جو ہوتی ہے اسکی زندگی سے برکتیں اٹھ جاتی ہیں ہر وقت پریشان ہوتی ہیں۔دنیا کا مال بھی ہے سب کچھ ہے کبھی اولاد کی طرف سے پریشانی' کبھی صحت کی طرف سے پریشانی' کبھی خاوند کی طرف

سے پریشانی، کبھی جیٹھانی کی طرف سے پریشانی، کبھی ساس کی طرف سے پریشانی۔ آپ سوچئے اور اندازہ لگائیے ہر نعمت اس کے گھر میں موجود ہوگی مگر کوئی نہ کوئی اسکو پریشانی لگی ہوئی ہوگی۔ یہ حقیقت میں پریشانی اس بے برکتی کی وجہ سے ہوتی ہے جو وہ اللہ کے حکموں کو توڑتی ہے نبی علیہ السلام کی سنتوں کو چھوڑ دیتی ہیں۔اس لئے چاہئے کہ ہم عقل مندی کا ثبوت دیں اور دنیا کے اندر اپنی آخرت کی تیاری کرلیں۔

آخرت کے جہیز کی تیاری

یہ عورتیں اتنی سمجھ دار ہوتی ہیں کہ بچی پیدا ہوتی ہے اس وقت سے سوچنا شروع کر دیتی ہیں کہ میں نے اس کے جہیز کی تیاری کرنی ہے سمجھ نہیں آتی کہ ابھی بچی کھلونوں میں کھیل رہی ہے۔اور ان کو اس کے جہیز کی فکر پڑی ہوئی ہے اور ان کو اپنی فکر نہیں ہوتی۔ میں نے بھی تو رب کے سامنے پیش ہونا ہے۔میری اپنی عمر پچاس سال ہوگئی کیا میں نے آخرت کا جہیز تیار کرلیا۔تو ہر عورت کو زندگی میں دو مرتبہ جہیز کی ضرورت پڑتی ہے ایک جب زندگی میں شادی ہوتی ہے۔خاوند سے ملاقات ہوتی ہے اگر اس وقت جہیز بڑا ہوگا اچھا ہوگا تو سمجھتی ہے کہ خاوند کے پاس جا کر عزتیں ملیں گی۔اور دوسرا جہیز جب اسکی اللہ سے ملاقات ہوتی ہے اگر اس کے پاس نیکیوں کا جہیز زیادہ ہوگا تو اللہ کے پاس جا کر اسے عزتیں ملیں گی اب دنیا میں اگر خاوند نے عزت دی تو دنیا کی زندگی اچھی گزری اور اگر آخرت میں اللہ کے ہاں عزت نہ ملی پھر آخرت کی زندگی کیسے اچھی گزرے گی اس لئے چاہئے کہ جیسے دنیا کی فکر کرتی ہیں اسی طرح آخرت کی بھی فکر رکھیں اور اسکی تیاری ابھی کرلیں یہ نہیں ہوگا کہ اس کیلئے ایک علیحدہ وقت ملے گا۔اپنی زندگی میں ہی اسکی تیاری کرنی ہے آخرت کیلئے تیار رہنا ہے اور یہ بھی ذہن میں سوچیں کہ دنیا کا جو کچھ ہے وہ بالآخر یہاں رہ جائے گا۔

اصلی سرمایہ

آخرت میں تو فقط انسان کے اعمال ساتھ جائیں گے اسکی مثال آپ یوں سمجھئے کہ آپ نوساقہ میں رہتی ہیں اور بزنس کی وجہ سے آپ یہ فیصلہ کریں کہ خاوند میرا چپاٹا موو کرنا چاہتا ہے تو آپ کے گھر میں سو فیصد جو سامان ہے وہ سارا چپاٹا نہیں جا سکتا۔قالین جا سکتے ہیں نہ ساری چیزیں فرنیچر کی جا سکتی ہیں نہ کچن کے سب ایٹم جا سکتے ہیں آپ چند چیزیں یہاں سے سمیٹیں گی جو ضروری ہونگی۔شاید ایک ٹرک ہو اور اسکو آپ ایک کنٹینر میں سامان ڈلوا کر چپاٹا بھجوائیں گی۔اور کہیں گی کہ باقی چیزیں ردی ہیں پرانی ہیں میں یہی دے دوں گی کسی کو بیچ دوں چھوڑ دوں تو آپ ان چیزوں کو یہیں رہنے دیں گی اچھی اور قیمتی چیزیں اپنے ساتھ کنٹینر میں لے کر چلی جائیں گی یہ سامان ہے جو ایک شہر سے دوسرے شہر جاتے ہوئے آپ لے کر جا رہی ہیں۔اور اگر بالفرض آپ یہ فیصلہ کرلیں کہ میں نے یہاں سے مکہ مکرمہ مائی گریٹ کرنا ہے وہاں جا کر رہنا ہے تو اب آپ پورا سامان بھی ہوائی جہاز پر ساتھ لے کر نہیں جاسکتیں۔ہوائی جہاز والے لوگ کہتے ہیں کہ جی آپ دو بیگ ساتھ لے جا سکتی ہیں اور ان کا وزن بھی بیس کلو پچیس کلو سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔اب ان bags میں آپ اپنی جیولری رکھیں گی چیک بکس رکھیں گی قیمتی سامان رکھیں گی باقی ہر چیز یہیں چھوڑیں گی۔کہیں گی کہ اب میں ہمیشہ کیلئے مکہ مکرمہ جا رہی ہوں وہاں جا کر سامان خریدوں گی۔گھر خریدوں گی اور وہاں جا کر میں اپنی سیٹل منٹ کروں گی۔گویا فاصلہ جتنا بڑھتا جا رہا ہے سامان اتنا گھٹتا جا رہا ہے۔ایک ملک کے شہر سے دوسرے شہر میں جانا تھا سامان تھوڑا ہو گیا۔ایک کنٹینر بنا۔جب ایک ملک سے دوسرے ملک جانا پڑا سامان فقط دو بیگ بن گئے اور کچھ بھی ساتھ نہیں لے جا سکتے اور جب اس دنیا سے اگلی دنیا میں جانا ہوگا تو دو بیگ بھی نہیں لے جا سکیں گی۔آپ کو ایک بریف کیس لے

جانے کی اجازت ہوگی جس کا نام نامہ اعمال ہوگا۔اس میں نیکیاں لکھی ہونگی۔یا بدیاں لکھی ہونگی۔جو کچھ کریڈٹ ہوگا یا Dabit ہوگا۔اس میں لکھا ہوا اور یہی لے کر آپ اللہ کے حضور پیش ہو جائیں گی تو معلوم ہوا جتنا فاصلہ بڑھتا جا رہا ہے۔دنیا کی چیزیں ساتھ چھوڑتی جا رہی ہیں۔

دنیا ادھار کا مال

جب آخرت کا سفر پیش آئے گا تو دنیا کی سب چیزیں یہاں ہی رہ جائیں گی یہ اچھے اچھے آپ کے کپڑے ادھر رہ جائیں گے۔یہ مکان کی جتنی سیٹنگ کیلئے آپ فکرمند ہوتی پھرتی ہیں۔یہ ادھر رہ جائیں گی دنیا کا جو کچھ بھی آپ نے اپنے لئے بنایا یہ سب چیزیں یہیں رہ جائیں گی فقط آپ کے اعمال ہونگے نیک یا برے جو آپ کے ساتھ قبر میں جائیں گے تو جب قبر میں جانا ہی اعمال نے ہے تو کیوں نہ اعمال بنانے کی آج فکر کی جائے اور اس کیلئے فکرمند رہیں۔نیکی کی زندگی گزاریں میں سمجھتا ہوں آج کی خواتین اتنی لکھی پڑھی عقل مند ہیں کہ اپنے نفع نقصان کو اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ان چند مثالوں کو اگر وہ ذہن میں رکھیں گی تو ان کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے دنیا میں جو کچھ ہے ادھار کا مال ہے اور جو ادھا کے مال پہ فرفتہ ہوا پھرے اسی کو پاگل کہتے ہیں تو ہم دنیا کے ادھار مال پہ فریفتہ نہ ہوں۔بلکہ آخرت کی کمائی کرنے کی طرف دھیان دیں۔اور اپنے آپ کو نیک بنانے کی کوشش کریں۔اس لئے کہ بالآخر انسان کو دنیا سے جانا ہی ہے دنیا مٹی گارے کی بنی ہوئی ہے اور فنا ہونے والی ہے جبکہ جنت سونے چاندی سے بنی اور ہمیشہ باقی رہنے والی ہے تو ہم کیوں نہ آخرت کی تیاری کریں اور دنیا کے ہر دن کو قیمتی بنانے کی کوشش کریں

حضرت خواجہ ابوالحسن کا خوبصورت قول

ہمارے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ تھے خواجہ ابوالحسن خرقانیؒ انہوں

نے بڑی خوبصورت بات کہی مجھے تو بہت ہی اچھی اور پیاری لگتی ہے فرمانے لگے کہ جس بندے نے کوئی دن معصیت کے بغیر گزارہ گناہوں کے بغیر گزارا۔ ایسا ہی ہے کہ اس نے وہ دن نبی علیہ السلام کے ساتھ گزارا تو معلوم ہوا کہ اگر ہم روزانہ صبح اٹھیں۔ تو سوچ میں یہ ہو کہ آج میں نے کوئی بھی کبیرہ گناہ نہیں کرنا نہ بے پردگی کرنی ہے نہ ہم نے ٹی وی واچ کرنا ہے نہ ہم نے میوزک سنی ہے نہ ہم نے کسی کی غیبت کرنی ہے نہ کسی کے دل کو دکھ دینا ہے نہ جھوٹ بولنا ہے ہم نے کوئی گناہ نہیں کرنا تو اگر آپ نے کوئی دن گناہوں کے بغیر گزار لیا ایسا ہی ہے کہ آپ نے وہ دن نبی علیہ السلام کے ساتھ گزارنے کا موقع پایا تو اللہ کرے کہ زندگی کے ایسے دن گزارنے کی ہمیں بھی توفیق ہو کہ جس میں ہم گناہوں سے بچ جائیں اور آخرت کی تیاری کرنے والے بن جائیں موت تو بالآخر آنی ہی ہے اور موت کے وقت انسان کو سو سال کی زندگی بھی یوں محسوس ہوتی ہے۔ کہ جیسے یہ **الا عشية او ضحها** (سورۃ نازعات) صبح کا وقت گزر لیا شام کا وقت گزارا۔ اسی طرح کا یہ سلسلہ معلوم ہوگا۔

موت کا ذائقہ

حضرت نوحؑ کی جب وفات ہوئی ایک ہزار پچاس سال کی عمر گزارنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے میرے پیغمبر علیہ السلام بتایئے آپ نے زندگی کو کیسے پایا عرض کیا پروردگار عالم یوں محسوس ہوا کہ جیسے ایک مکان کے دروازے ہیں۔ میں ایک دروازے سے داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے باہر نکل آیا۔ ایک ہزار سال کے بعد یوں محسوس ہوتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جب وفات ہوئی اللہ تعالیٰ نے پوچھا میرے پیارے کلیم آپ نے موت کو کیسے پایا۔ فرمایا اے اللہ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا۔ ایک بکری زندہ ہے اور زندہ حالت میں اس کی کھال اتاری جا رہی ہے جس طرح زندہ بکری کو کھال اتارنے کی تکلیف ہوتی ہے مجھے موت کے وقت یوں تکلیف

محسوس ہوئی، اور یہ تکلیف ہمارے اوپر بھی آنی ہے۔ اسلئے قرآن پاک میں یہ نہیں فرمایا کہ تمہیں موت آئے گی قرآن پاک میں فرمایا **کل نفس ذائقة الموت** تم میں سے ہر جی نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اب ذائقہ کبھی کڑوا ہوتا ہے کبھی میٹھا ہوتا ہے معلوم نہیں ہماری موت کے وقت کیا معاملہ ہو ہم پروردگار عالم سے تمنا رکھتے ہیں فریاد کرتے ہیں امید رکھتے ہیں ہماری موت کو ہمارے لئے میٹھا جام بنا دے اور ہمیں ہر طرح کی تکلیفوں سے محفوظ فرمادے۔ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کی جب موت کا وقت آنے لگا۔ ملک الموت آئے عرض کیا اے اللہ کے خلیل اللہ تعالیٰ نے آپ کو یاد کیا ہے اور میں آپ کی روح نکالنے کیلئے آیا ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حیران ہوئے فرمانے لگے۔ ملک الموت **هل رائت خليلا يقبض روح خليله** .کیا تم نے کسی ایسے دوست کو دیکھا ہے جو اپنے دوست کی روح کو قبض کر رہا ہو۔ تو ملک الموت اللہ رب العزت کے حضور پیش ہوئے۔ اے مالک آپ کے خلیل نے یہ بات کہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ابراہیم خلیل اللہ سمجھ گئے۔ موت آئے گی اللہ کی ملاقات نصیب ہو جائے گی کہنے لگے ملک الموت **عجل عجل** جلدی کر میری روح قبض کر لے۔ اور مجھے اپنے پروردگار کے ساتھ واصل کروادے۔ اس لئے حدیث پاک میں آتا ہے۔ **الموت جسر** موت تو ایک پل کی مانند ہے۔ **یوصل الحبیب الی الحبیب** (الحدیث) ایک دوست کو دوسرے دوست کے ساتھ ملا دیتی ہے۔ اگر ہم نے دنیا میں اللہ کی فرمانبرداری کی ہوگی تو ہم قیامت کے دن اللہ سے اس طرح ملیں گے جس طرح پردیس میں گیا ہوا کوئی مسافر مدتوں کے بعد آئے اور وہ محبت والوں کے درمیان پہنچے تو لوگ کیسے ملتے ہیں۔ ایک دفعہ گلے ملتے ہیں۔ محبت کا جذبہ ٹھنڈا نہیں ہوتا پھر گلے ملتے ہیں۔ ہم نے دوستوں کو دیکھا پرائمری سکول کے دوست تھے بیس تیس سال کے بعد ملے ایک دفعہ گلے ملتے ہیں پھر گلے ملتے ہیں تین تین دفعہ گلے ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسی خوشی ہو رہی ہے بتا نہیں سکتے۔ تو جیسے وہ دوست ایک

دوسرے کو ملے اور محبت کا جذبہ اتنا تھا کہ ملنے سے بھی اس جذبے میں کمی نہیں آ رہی
اسی طرح جو بندہ دنیا میں اللہ کے حکموں کی فرمانبرداری کرے گا قیامت کے دن
جائے گا تو ایک دوست کی مانند اللہ کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔اب جس بندے
نے دنیامیں تیاری نہ کی یہ انسان قیامت کے دن مجرم بنا کر پیش کر دیا جائے گا۔

لمحہ فکریہ

ذرا ایک مثال آپ سمجھ لیجئے کہ اگر آپ نے کسی دوسرے شہر میں جانا ہو اور
وہاں آپ کے رشتے داروں کا کوئی گھر ہے مگر وہ رشتے دار آپ کو اچھا نہیں
سمجھتے۔آپ کو برا سمجھتے ہیں بدکردار سمجھتے ہیں بہتان لگاتے ہیں آپ کی غیبتیں کرتے
ہیں آپ کا برا مانگتے ہیں وہ سارے کے سارے آپ کے پکے مخالف ہیں اور آپ کو
اس شہر میں جانا پڑ گیا اور آپ کے میاں آپ کو کہتے ہیں۔یا تو میں آپ کو کسی ہوٹل
کے اندر Accommodation لے کر دے دیتا ہوں۔یا پھر آپ کو ان کے گھر
میں ٹھہرنا پڑے گا چوائس آپ کا ہے میرا خیال ہے ایک فیصد بھی آپ تیار نہیں
ہونگی۔ایسے گھر میں قدم رکھیں کہ جہاں آپ کو لوگ برا سمجھتے ہیں آپ کہیں گی میں تو
ایک منٹ کے لئے بھی وہاں نہیں جاسکتی۔مجھے تو وہاں سانس ہی نہیں آئے گی = ہو ہی
نہیں سکتا کہ میں وہاں جاؤں برائے مہربانی مجھے کہیں اور ٹھہرانے کا بندوبست کریں تو
دنیا میں کہیں اگر کوئی آپ کا مخالف ہے آپ اس کے گھر میں قدم رکھ ہی نہیں پاتی اور
اگر آپ نے دنیا میں رہتے ہوئے گناہ کر کے اپنے پروردگار کو اپنا مخالف بنا لیا تو
پھر قیامت کے دن اللہ کے سامنے کیسے پیش ہونگی۔سوچئے تو سہی کیا حالت ہوگی۔
اس لئے آج وقت ہے آخرت کی تیاری کرنے کا اپنے رب کو منانے کا وہ پروردگار اتنا
کریم ہے کسی بندے نے کتنے گناہ ہی کیوں نہ کیے ہوں اگر اللہ کے سامنے معافی
مانگنے کیلئے آجائے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتے ہیں ہمیں کیا پتہ ہماری موت کس

حالت میں آئے گی۔

امام غزالی رحمہ اللہ کا فرمان

امام غزالیؒ فرماتے تھے۔موت برحق ہے کفن کے ملنے میں شک ہے تو موت آنی ہی ہے کیا کفن ملے گا یا کہ نہیں ملے گا کبھی کبھی یہ فرماتے تھے اے دوست تجھے کیا معلوم بازار میں وہ کپڑا پہنچ چکا ہو جس سے تیرا کفن بننا ہے۔ہم موت کو بھول جاتے ہیں موت تو ہمیں نہیں بھولتی کتنے لوگ ہوتے ہیں جو شادی بیاہ میں مشغول ہوتے ہیں اور ان کے کفن کا کپڑا بازار میں آ چکا ہوتا ہے۔ایسا نہ ہو کہ ہم بھی اسی طرح اچانک موت کے منہ میں دبوچ لیے جائیں ہم عقل مندی کریں اور اس سے پہلے پہلے آخرت کی تیاری کرلیں۔

موت کا پیغام

نبی علیہ السلام نے فرمایا ملک الموت تم آنے سے پہلے کوئی Message ہی بھیج دیا کرو جیسے لوگ کہتے ہیں اپنے دوست کو آنے سے پہلے کوئی ای میل کردینی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا آنے سے پہلے پیغام بھیج دیا کرو تا کہ لوگ تیار ہو جائیں۔ملک الموت نے کہا اے اللہ کے محبوب پیغام تو بہت بھیجتے ہیں لوگ توجہ نہیں دیتے۔مثلاً کسی آدمی کی بینائی کا کم ہوجانا یہ ایک message ہے۔موت قریب ہے دانت کے اندر کیڑے کا لگ جانا اس بات کی علامت ہے کہ زندگی خوب گزار چکے۔کھا کھا کر دانتوں میں کیڑے پڑ چکے اب موت کا وقت قریب ہے۔کسی انسان کے بال کا سفید ہوجانا' یہ بھی موت کا Message ہے' کسی کی سماعت کا کم ہوجانا یہ موت کا Message ہے۔کسی کو شوگر' بلڈ پریشر اور Heart کی بیماری' لمبی بیماریوں کا ہوجانا یہ موت کے قریب ہونے کا Message ہے۔لیکن ہم اس Message کو receive نہیں کرتے' کان ہی نہیں دھرتے' اپنی

مستیوں میں لگے ہوتے ہیں۔اس لیے جب ملک الموت آتے ہیں تو ہم تیار نہیں ہوتے'ہمیں چاہئے کہ ہم اسکی تیاری کرلیں تا کہ ہم موت سے پہلے موت کیلئے تیار ہوں۔جس انسان نے آخرت کی تیاری کرلی وہ انسان خوش نصیب انسان ہے۔

آخرت کی تیاری کیسے؟

دنیا کے اندر رہ کر آخرت کی تیاری کرلینا موت کیلئے تیار رہنا یہ بڑے نصیبے کی بات ہے۔صحابہ کرامؓ کا یہ عالم تھا جب ملک الموت کو دیکھتے تھے فرماتے تے کیسا اچھا مہمان آیا میں تو بیس سال سے تمہارے انتظار میں تھا۔اوراب آپ آئے ہوتو میں تو جانے کیلئے تیار ہوں۔اس طرح وہ تیاریاں کر کے رکھتے تھے اور موت کے انتظار میں ہوا کرتے تھے۔یہی بات نبی علیہ السلام نے سمجھائی۔ کن فی الدنیا کانک غریب . دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی پردیسی ہوتا ہے۔او عابر سبیل یا راستہ چلنے والا مسافر ہوتا ہے۔مسافر اگر تھوڑی دیر رک بھی جائے تو اس کو پتہ ہوتا ہے کہ میں نے سفر آگے کرنا ہے تو یہ دنیا بھی اسی طرح ہمارے لئے مسافر گاہ ہے۔ہم نے یہاں سے گزر کر آگے اصلی وطن کی طرف جانا ہے۔لہٰذا موت کی خوب تیاری کرلیں اور موت کی تیاری کوئی ورزش کرنے کا نام نہیں کہ آپ صبح اٹھ کر کوئی Exercise کرنے بیٹھ جائیں گی۔تو موت کیلئے تیار ہو جائیں گی۔نہیں موت کی تیاری کہتے ہیں اپنے جسم کے کسی عضو سے بھی اللہ کی نہ فرمانی نہ کرنا' جسم کے ہر عضو کو سنت کے مطابق بنالینا۔جب اس طرح آپ زندگی کو بنالیں گی تو گویا آپ آخرت کیلئے تیار ہو جائیں گی۔پھر آپ کیلئے آخرت کی سب منزلیں آسان۔یاد رکھنا دنیا میں انسان جس ملک میں رہتا ہو۔اگر اس کے پاس اس ملک کی کرنسی بہت ساری ہے تو وہ سکھ کی زندگی گزار لیتا ہے مکان بھی بڑا لیتا ہے گاڑی بھی اچھی خرید لیتا ہے اور اسکو کھانے پینے کی ہر چیز من پسند کی مل جاتی ہے۔لباس من پسند کا مل جاتا ہے ہر چیز اسکی

مرضی کے مطابق مل جاتی ہے کیونکہ ان کے پاس کرنسی موجود ہے ضرورت پڑے تو وہ
کرنسی خرچ کر کے اپنی ہر ضرورت کو پورا کر لیتی ہے اور اگر اس کے پاس کرنسی نہ ہو تو وہ
تو پانی کو ترسے گی وہ تو روٹی کو ترسے گی۔ وہ تو پھٹے ہوئے لباس میں ہوگی مگر دوسرے
لباس کو ترسے گی سر چھپانے کی جگہ نہیں ہوگی چنانچہ اسکو سڑک کے کنارے بیٹھنا لیٹنا
پڑے گا آپ باہر نکل کر آتے جاتے نہیں دیکھتے لوگ بسا اوقات اتنے غریب ہوتے
ہیں کہ افورڈ نہیں کر سکتے کھلے آسمان کے نیچے زندگی گزار دیتے ہیں تو اس سے معلوم
ہوا کہ جس کے پاس کرنسی نہ ہو اسکی زندگی مشکل گزرتی ہے اور جس کے پاس وافر پیسہ
ہو اسکی زندگی آسانی سے گزر جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح آخرت کی کرنسی نیکیاں ہیں
جس انسان کے پاس نیکیاں زیادہ ہونگی قبر میں بھی اس کیلئے آسانیاں کہ جنت کا باغ
بن جائے گی۔ موت کے وقت آسانیاں کہ جنت کے فرشتے آجائیں گے' حشر کے
دن آسانیاں کہ عرش کا سایہ نصیب ہو جائے گا' اور جنت میں جانا آسان نیکیوں کی وجہ
سے Allot ment مل جائے گی۔ وہاں کے مکان ہوں گے ہر نعمتیں ہونگی۔

رحمت حق کے سمندر

جس طرح دنیا میں عورت کی خواہش ہوتی ہے مال اتنا زیادہ ہو کہ میں من
مرضی کی زندگی گزار سکوں ایسے ہی آپ کو سوچنا چاہئے کہ میرے پاس نیکیاں اتنی
ہوں کہ میں آخرت میں من مرضے کی زندگی گزار سکوں اور یہ نیکیاں کمانی بڑی آسان
ہیں۔ کسی کو میٹھا بول بول دیں تو یہ صدقہ ہے عورت کسی دوسری عورت کو خوش ہو کر مل
لے تو یہ صدقہ ہے کسی کی بات سن کر کوئی تسلی کے دو بول کہہ دیں تو یہ صدقہ ہے اتنی
چھوٹی چھوٹی باتوں پر نیکیاں ملتی ہیں۔ اپنے بچوں کو پیار دیں تو یہ صدقہ ہے۔ اپنے
میاں کے ساتھ پیار محبت کی زندگی گزاریں' جھگڑے کرنے' دلیلیں دینی ضد کرنی چھوڑ
دیں۔ ماننے والی عادت ڈالیں۔ تو آپ کو صدقے کا اجر ملے گا ماں باپ ساس سسر کو

خوش رکھیں۔ خدمت کریں آپ کو نیکیاں ملیں گی اپنے گھر کو صاف ستھرا رکھیں تو نیکیاں ملیں گی۔ گھر کے اندر جو کھانے وغیرہ بنواتی ہیں اس میں آپ نیت کریں کہ میں اللہ کی رضا کیلئے بنا رہی ہوں تو مہمانوں کو کھانا کھلانے کا اجر پائیں گی اپنے بچوں پر جو وقت صرف کریں گی نیت کریں کہ یہ میری ذمہ داری ہے تو آپ کو اس پر اجر ملے گا۔ میاں کے ساتھ جو وقت گزاریں یہ نیت کریں کہ میں اس کے دل کو خوش کروں گی اللہ اس کے بدلے میرے دل کو خوش فرمائیں گے۔ تو آپ کو اجر ملے گا ہر سنت پر عمل کریں کہ میں سنت پر عمل کروں گی تو مجھے اجر ملے گا تو عورت کیلئے اپنے آپ کو بخشوانا تو بہت آسان ہے ہر ہر نیک کام پر اسکو نیکیاں ملتی ہیں اگر اللہ نے آپ کو مال پیسہ دیا مسجد بنوائے مدرسہ بنوائے۔ نیک کاموں میں خرچ کریں۔ آخرت میں آپ کیلئے محل تیار ہو جائیں گے نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ من بنی لله مسجد بنی الله له بیتا فی الجنة. ترجمہ جو دنیا میں اللہ کا گھر بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے آخرت میں اسکا گھر بنا دیتے ہیں۔ اب دنیا کے گھر بنانے کیلئے لوگوں کو دیکھا کہ دو لاکھ چار لاکھ ڈالر لگانے ان کو کوئی مشکل نہیں ہوتی لیکن آخرت کیلئے ان کو بڑی مشکل ہوتی ہے تو ہم آخرت کی ضرورت کو بھی اپنی ضرورت سمجھیں اور دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کر لیں پھر ہمارے لئے سب معاملات آسان ہو جائیں گے اور جو گناہ اب تک کر چکے ہم ان کی معافی مانگیں۔ تا کہ اللہ رب العزت ہمارے ان گناہوں کو معاف فرما دیں۔ ہم چاہیں تو ہمارے سارے گناہ ہماری نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں ایک بنی اسرائیل کا آدمی تھا ننانوے قتل کیے تھے کسی ایک صوفی سے پوچھنے لگا میری توبہ کی کوئی صورت اس صوفی نے کہا توبہ توبہ ننانوے بندوں کو قتل کیا ایسے جانور اتنے خونخوار انسان سوچو ہے کھا کے بلی حج کو چلی جیسے ہم کہتے ہیں اس نے بھی اسی قسم کا کوئی کورا سا جواب دے دیا اس بندے کو بڑا غصہ آیا۔ اس نے کہا اچھا ننانوے تو پہلے قتل ہیں پھر Century کیوں نہ کرلوں اس نے اسکو بھی قتل کر دیا۔

کچھ عرصے کے بعد پھر دل میں خیال آیا کہ میں نے سو قتل کیے کتنا برا انسان ہوں میری توبہ کی کوئی صورت کسی عالم سے ملا کہ توبہ کی کوئی صورت اس نے کہا یقیناً توبہ کی صورت ہے فلاں جگہ پر اللہ کے نیک بندے رہتے ہیں ان بندوں کے پاس جاؤ وہ تمہیں توبہ کے کلمات پڑھا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول فرمالیں گے اب یہ بخاری شریف کی روایات ہے سب لوگ پڑھتے ہیں مگر ان کو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ بیعت کرنی کیوں ضروری ہوتی ہے اب حدیث میں جو فرمایا گیا کہ اسے نیکوں کی بستی کی طرف بھیجا گیا وہ بندہ اتنا بھی کہہ سکتا تھا کہ میاں دل میں توبہ کرلو۔ قبول ہو جائے گی مگر نہیں اسے نیکوں کی بستی کی طرف بھیجا گیا۔ وہاں جاؤ وہ تمہیں توبہ کے کلمات پڑھائیں گے تو پھر تمہاری توبہ جلدی قبول ہو جائے گی۔ تو معلوم ہوا کہ توبہ کرنے کیلئے یہ کلمات کسی اللہ والے کی سامنے پڑھنے پڑتے ہیں ' ان کے پیچھے پیچھے یہ کلمات دہرانے پڑتے ہیں تب یہ پکا کام ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اس طرح جلدی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔ بہر حال یہ نیت کر کے چل پڑا اللہ کی شان کہ اسکو راستے میں موت آ گئی جب موت آئی جنت کے بھی فرشتے آ گئے کہ اسکو ہم لے کر جائیں گے یہ توبہ کی نیت سے نکلا تھا جہنم کے فرشتے بھی آ گئے۔ نہیں نہیں اس نے تو سو بندوں کو قتل کیا یہ دوزخ میں جائے گا دونوں میں آپس میں بحث ہوئی اللہ کے حضور معاملہ پیش ہوا رب کریم نے فرمایا تم فاصلے کی پیائش کروا گر یہ اپنے گھر کے قریب ہے تو جہنم کی طرف لے کر جاؤ۔ اور اگر نیکوں کی بستی کے قریب ہے تو پھر اسے جنت کی طرف لے کر جاؤ۔ فرشتوں نے پیائش کی احادیث میں آتا ہے کہ اس آدمی کو جس جگہ موت آئی تھی وہ بالکل درمیان کی جگہ تھی آدھا آدھا فاصلہ تھا لیکن مرتے مرتے اس کی لاش نیکوں کی بستی کی طرف گر گئی تھی اور وہ اتنی ہی اس طرف قریب ہو گئی تھی چنانچہ وہ تھوڑی سی نیکوں کی بستی کی طرف تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ کو قبول کر کے اسکو جنت عطا فرمادی۔ تو سوچنے کی بات ہے مرتے مرتے بھی اگر لاش نیکوں کی

طرف گر جائے اللہ اس کا بھی لحاظ کر لیتے ہیں تو جو بندہ جیتے جاگتے بقائمہ ہوش حواس اللہ والوں کی محفل میں آ کر بیٹھے اور صدق دل کے ساتھ اپنے گناہوں سے توبہ کرے اور توبہ کے کلمات پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو کیوں نہیں قبول فرماتے۔ لہذا آج کی اس محفل میں توبہ کے کلمات پڑھائے جائیں گی جو بھی چاہتی ہیں کہ پچھلے گنہاوں سے سچی توبہ کریں آئندہ نیکوکاری کی زندگی گزاریں ان کو چاہئے کہ یہ توبہ کے کلمات پڑھیں اور جو باقاعدہ بیعت ہو کر ذکر سیکھنا چاہتی ہیں وہ دل میں یہ بھی نیت کر لیں کہ ہمارا قلبی روحانی تعلق ان بزرگوں سے ہوتا ہوا نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات تک پہنچے گا۔ تو وہ اس نیت کے ساتھ توبہ کے یہ کلمات پڑھیں گی۔ اللہ رب العزت ان کو روحانی نسبت بھی عطا فرمادیں گے۔ توبہ بھی ان کی قبول ہوگی۔ پروردگار عالم کا یہ معاملہ ہے دیکھئے یہ عاجز اس قابل نہیں کہ آپ کو توبہ کے کلمات پڑھا سکے اپنے آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتا لیکن مجبور ہے معذور ہے چونکہ میرے شیخ نے مجھ سے عہد لیا کہ تم یہ عمل آگے لوگوں کو بتاؤ گے اور کوئی یہ عمل کر کے تم سے اس سلسلے کی برکات کو حاصل کر سکیں گے۔ تو جیسے سر کے اوپر ایک بوجھ ہوتا ہے اس بوجھ کو سامنے رکھے ہوئے یہ کلمات پڑھا دیے جاتے ہیں تو ایک نمائندہ سمجھ لیجئے گا۔ جس طرح ایک آدمی کا کوئی وکیل ہوتا ہے وہ وکیل اپنی طرف سے کچھ نہیں کر رہا ہوتا بلکہ پیچھے سے اسکو جیسے حکم ہوتا ہے وہ تو ویسے ہی کر رہا ہوتا ہے۔ تو یونہی سمجھئے میری اپنی نیکی تو زیرو ہے میری محنت زیرو ہے میں اپنی زندگی میں کچھ نہ کر سکا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ لیکن میرے مشائخ کی دعائیں اور ان کی توجہات میرے اوپر رہی اور انہوں نے مجھے یہ بوجھ دے دیا کہ تم نے ساری زندگی اس پیغام کو پہنچانا ہے تو یہ ڈاکیا بن کر میں آپ تک ڈاک پہنچا رہا ہوں آپ کا ایک تعلق ان مشائخ کے دلوں سے جڑتا ہوا نبی علیہ السلام تک پہنچے گا۔ اس کے بدلے اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں برکتیں دیں گے اور آپ کیلئے اللہ تعالیٰ نیک بننا آسان فرمادیں گے۔ رب کریم ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے۔ اور

ہمیں اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل فرمالے۔

واخردعونا ان الحمد لله رب العلمين

کبیرہ گناہ کی فہرست

اجمالی طور پر ہم حافظ ذہبی کی کتاب سے کبیرہ گناہوں کی فہرست لکھتے ہیں

﴿۱﴾......شرک اور شرک کے علاوہ وہ عقائد واعمال جن سے کفر لازم آتا ہے (کفر و شرک کی کبھی مغفرت نہ ہوگی۔ کما جاء مصر حاً فی کتاب اللہ تعالیٰ)

﴿۲﴾......کسی جان کو عمداً قتل کرنا

﴿۳﴾......جادو کرنا

﴿۴﴾......فرض نماز کو چھوڑنا یا وقت سے پہلے پڑھنا

﴿۵﴾......زکوٰۃ نہ دینا

﴿۶﴾......بلا رخصت شرعی رمضان شریف کا کوئی روزہ چھوڑنا یا رمضان کا روزہ رکھ کر بلا عذر توڑ دینا۔

﴿۷﴾......فرض ہوتے ہوئے حج کے بغیر مر جانا

﴿۸﴾......والدین کو تکلیف دینا اور ان امور میں ان کی نافرمانی کرنا جس میں فرنبرداری واجب ہے۔

﴿۹﴾......رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا۔

﴿۱۰﴾......زنا کرنا

﴿۱۱﴾......غیر فطری طریقے پر عورت سے جماع کرنا یا کسی مرد یا لڑکے سے اغلام کرنا

﴿۱۲﴾......سود کا لین دین کرنا یا سود کا کاتب یا شاہد بننا۔

﴿۱۳﴾......ظلماً یتیم کا مال کھانا۔

﴿۱۴﴾......اللہ پر یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنا

﴿۱۵﴾......میدان جہاد سے بھاگنا۔

﴿۱۶﴾......جو اقتدار اعلیٰ پر ہو اس کا رعیت کو دھوکہ دینا اور خیانت کرنا۔

﴿۱۷﴾......تکبر کرنا۔
﴿۱۸﴾......جھوٹی گواہی دینا یا کسی کا حق مارا جا رہا ہو تو جانتے ہوئے گواہی نہ دینا۔
﴿۱۹﴾......شراب پینا یا کوئی نشہ والی چیز کھانا پینا
﴿۲۰﴾......جوا کھیلنا
﴿۲۱﴾......کسی پاکدامن عورت کو تہمت لگانا
﴿۲۲﴾......مال غنیمت میں خیانت کرنا۔
﴿۲۳﴾......چوری کرنا۔
﴿۲۴﴾......ڈاکہ مارنا۔
﴿۲۵﴾......جھوٹی قسم کھانا۔
﴿۲۶﴾......کسی بھی طرح سے ظلم کرنا (مار پیٹ کر ہو یا ظلماً مال لینے سے ہو یا گالی گلوچ کرنے سے ہو)
﴿۲۷﴾......ٹیکس وصول کرنا
﴿۲۸﴾......حرام مال کھانا پینا یا پہننا یا خرچ کرنا۔
﴿۲۹﴾......خودکشی کرنا یا اپنا کوئی عضو کاٹ دینا۔
﴿۳۰﴾......جھوٹ بولنا۔
﴿۳۱﴾......قانون شرعی کے خلاف فیصلے کرنا۔
﴿۳۲﴾......رشوت لینا۔
﴿۳۳﴾......عورتوں کا مردوں کی یا مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا (جس میں ڈاڑھی مونڈنا بھی شامل ہے)
﴿۳۴﴾......اپنے اہل وعیال میں فحش کام یا بے حیائی ہوتے ہوئے دور کرنے کی فکر نہ کرنا۔
﴿۳۵﴾......تین طلاق دی ہوئی عورت کے پرانے شوہر کا حلالہ کروانا اور اس کیلئے

حلالہ کر کے دینا۔

﴿۳۶﴾......بدن یا کپڑوں میں پیشاب لگنے سے پرہیز نہ کرنا۔

﴿۳۷﴾......دکھاوے کے لئے اعمال کرنا۔

﴿۳۸﴾......کسب دنیا کیلئے علم دین حاصل کرنا اور علم دین کو چھپانا۔

﴿۳۹﴾......خیانت کرنا۔

﴿۴۰﴾......کسی کے ساتھ سلوک کر کے احسان جتانا۔

﴿۴۱﴾......تقدیر کو جھٹلانا

﴿۴۲﴾......لوگوں کے خفیہ حالات کی ٹوہ لگانا' تجسس کرنا اور کنسوئی لینا۔

﴿۴۳﴾......چغلی کھانا۔

﴿۴۴﴾......لعنت بکنا۔

﴿۴۵﴾......دھوکہ دینا اور جو عہد کیا ہو اس کو پورا نہ کرنا۔

﴿۴۶﴾......کاہن اور منجم (غیب کی خبریں بتانے والے) کی تصدیق کرنا۔

﴿۴۷﴾......شوہر کی نافرمانی کرنا۔

﴿۴۸﴾......تصویر بنانا یا گھر میں لٹکانا۔

﴿۴۹﴾......کسی کی موت پر نوحہ کرنا' منہ پیٹنا' کپڑے پھاڑنا' سر منڈانا' ہلاکت کی دعا کرنا۔

﴿۵۰﴾......سرکشی کرنا' اللہ کا باغی ہونا' مسلمانوں کو تکلیف دینا۔

﴿۵۱﴾......مخلوق پر دست درازی کرنا۔

﴿۵۲﴾......پڑوسی کو تکلیف دینا۔

﴿۵۳﴾......مسلمانوں کو تکلیف دینا اور ان کو برا کہنا۔

﴿۵۴﴾......خاص کر اللہ کے نیک بندوں کو تکلیف دینا۔

﴿۵۵﴾......ٹخنوں پر یا اس سے نیچے کوئی کپڑا پہنا ہوا لٹکانا۔

﴿۵۶﴾......مرد کو ریشم اور سونا پہننا۔

﴿۵۷﴾......غلام کا آقا سے بھاگ جانا۔

﴿۵۸﴾......غیر اللہ کیلئے ذبح کرنا۔

﴿۵۹﴾......جانتے بوجھتے ہوئے اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو باپ بنالینا۔ یعنی یہ دعویٰ کرنا کہ فلاں میرا باپ ہے حالانکہ وہ اس کا باپ نہیں۔

﴿۶۰﴾......فساد کے طور پر لڑائی جھگڑا کرنا۔

﴿۶۱﴾......(بوقت حاجت) بچا ہوا پانی دوسروں کو نہ دینا۔

﴿۶۲﴾......ناپ تول میں کمی کرنا۔

﴿۶۳﴾......اللہ کی گرفت سے بے خوف ہو جانا۔

﴿۶۴﴾......اولیاء اللہ کو تکلیف دینا۔

﴿۶۵﴾......نماز با جماعت کا اہتمام نہ کرنا۔

﴿۶۶﴾......بغیر شرعی عذر نماز جمعہ چھوڑ دینا۔

﴿۶۷﴾......ایسی وصیت کرنا جس سے کسی وارث کو ضرر پہنچانا مقصود ہو۔

﴿۶۸﴾......مکر کرنا اور دھوکہ دینا۔

﴿۶۹﴾......مسلمانوں کے پوشیدہ حالات کی ٹوہ لگانا اور ان کی پوشیدہ چیزوں پر دلالت کرنا۔

﴿۷۰﴾......کسی صحابی کو گالی دینا۔

النافع الضار المانع عبد